مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب النکاح ⊙ جلد ہفتم ⊙

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی قدس سرہ

مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد ظفیر الدین

شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد ہفتم

تیسرا باب

وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ہفتم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل مدلل

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر سے لبریز ہے کہ فتاویٰ کی ساتویں جلد طبع ہو کر آج ملک وملت کے سامنے پیش ہو رہی ہے، اگر کاتبوں کی وعدہ خلافی اور ٹال مٹول کی مصیبت پیش نہ آئی ہوتی، تو سال ڈیڑھ سال پہلے ہی طبع ہو چکی ہوتی، مگر جو کام اپنے اختیار میں نہیں اس میں آدمی کر بھی کیا سکتا ہے۔

زیر نظر جلد کتاب النکاح سے متعلق ہے، اس میں اس کے چار ابتدائی ابواب پوری تفصیل سے آئے ہیں، پانچویں باب سے بقیہ حصہ اگلی جلد میں آ رہا ہے۔

ترتیب وتزئین اور حوالجات میں اپنی سی ساری محنت وکاوش کی گئی ہے، کامیابی رب العزت کے ہاتھ ہے۔ اس جلد میں مسائل کی تعداد ۸۶۹ ہے، اور یہ ۵۰۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب کی یہ سعی پیہم قبول فرمائیں اور مسلمانوں کو اس سلسلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع عنایت کریں۔

بحمداللہ علماء ومشائخ، طلبہ علوم دینیہ اور دوسرے اہل علم میں فتاویٰ کا یہ سلسلہ پسند کیا جا رہا ہے۔ اب تمام شائع شدہ جلدوں کا جدید اڈیشن آنا شروع ہو گیا ہے، گذشتہ سال جلد اول کا دوسرا اڈیشن آیا تھا، اس سال جلد دوم کا دوسرا اڈیشن آیا اور جلد سوم کا دوسرا اڈیشن آ رہا ہے، بلکہ جلد چہارم کا دوسرا اڈیشن بھی اسی سال لانا پڑے گا۔

عبادات میں نماز اور معاملات میں نکاح وطلاق کا مسلمانوں میں جو درجہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، ان سے ہر عاقل بالغ مسلمان کو دن رات واسطہ پڑتا ہے اور زمانہ کی رفتار کے پیش نظر مسائل کی نئی نئی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نکاح وطلاق سے متعلق جس جس نوع اور جتنے سوالات دارالافتاء میں آتے ہیں۔ دوسرے مسائل

اس تعداد میں نہیں آتے، یہی وجہ ہے کہ مکررات کا کافی حصہ حذف کرنے کے بعد بھی مسائل کی تعداد کم ہوتی نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن قدس سرہٗ کے فتاویٰ کی یہ ترتیب و تزئین خاکسار کے ہاتھ مکمل ہو کر ملت اسلامیہ کے سامنے آجائے تاکہ مرتب مطمئن ہو کر کہہ سکے ؏ شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر خاکسار اس جلد کی اشاعت پر اپنے اساتذہ کرام، اراکین مجلس شوریٰ اور سرپرست شعبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں ہدیہ عقیدت و محبت اور جذبۂ امتنان و تشکر نہ پیش کرے جن کی تعلیم و تربیت، حوصلہ افزائی و قدردانی اور دعاؤں سے یہ حقیر اس خدمت گرامی کے لائق ہو سکا رب العالمین ان تمام حضرات کا سایۂ عاطفت تادیر ملک و ملت پر قائم رکھے اور خاکسار کو اخلاص کے ساتھ علمی اور دینی کاموں میں پورے سکون کے ساتھ منہمک رکھے تاکہ اس کا یہی انہماک ایک دن اس کی دینی اور دنیاوی ترقیوں کا ذریعہ اور نجات اخروی کا وسیلہ بن جائے ناظرین سے التجا ہے کہ مرتب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم مرکز علوم دینیہ دارالعلوم دیوبند کو اپنے خصوصی حفظ و امان میں رکھے اور اس سے تبلیغ دین اور اشاعت علم و فن کی خدمت برابر لیتا رہے دارالعلوم دیوبند ایک سو آٹھ سال سے دین اور علم دین کی بیش بہا خدمت میں مشغول ہے، خدا کرے تا قیامت اس کا یہ سلسلۂ فیض جاری رہے، آمین یا رب العالمین۔

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہٗ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

کتابُ النِّکاح

نکاح کرنا فرض ہے یا سنت

سوال (۱) نکاح کرنا فرض ہے یا سنت اور اسکے حقوق اور فوائد کیا ہیں؟۔

الجواب:۔ نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہیں[1]۔ اور جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے اس کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے۔ فقط۔

---

[1] ویکون (ای النکاح) واجباً عند التوقان فان تیقن الزنا الا به فرض نہایۃ وھذا ان ملک المھر والنفقۃ والا فلا اثم بترکہ بدائع ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح فیأثم بترکہ ویثاب ان نوی تحصیناً وولداً حال الاعتدال ای القدرۃ علی وطء ومھر ونفقۃ ورجح فی النھر وجوبہ للمواظبۃ علیہ والانکار علی من رغب عنہ ومکروھاً لخوف الجور فان تیقنہ حرم ذلک الدر المختار علی ھامش رد المحتار (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

نان نفقہ کی قدرت ہو تو شادی کرنا افضل ہے

سوال (۲) ایک شخص کی بیوی مرگئی اور وہ مرد نان و نفقہ وغیرہ فرض کی طاقت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اب بے شادی گذر کروں گا، اس شخص کو نکاح کرنا افضل ہے یا مجرد رہنا۔

الجواب:- ایسے شخص کو نکاح کرے بہ نیت سنت۔

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے یا نہیں

سوال (۳) زید کے دو لڑکیاں جوان بلکہ قریب ادھیڑ کے پہونچ گئی ہیں، زید ان کی شادی کرنے میں دیر کر رہا ہے اس بارہ میں اگر کوئی وعید ہو تو لکھئے۔

الجواب:- حدیث شریف میں ہے من ولد له ولد فليحسن اسمه و ادبه

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) (کتاب النکاح ص۲۵۷ و ص۲۵۸ و ص۲۵۹) ظفیر مفتاحی ۔ ارشاد نبوی ہے "یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج" (مشکوٰۃ باب النکاح) یعنی نکاح، نگاہوں کو نیچی رکھتا ہے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے۔ ایک دفعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين" (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۸) جب بندے نے شادی کر لی تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کر لیا۔ ایک موقع سے ارشاد ہوا "تزوجوا الودود الولود وتناسلوا" بہت بچے دینے والی عورت سے شادی کرو اور نسل بڑھاؤ۔ تفصیل کے لئے دیکھئے خاکسار مرتب کی کتاب "نظام عفت وعصمت" شائع کردہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ نیز حدیث ہے "تزوجوا فمن رغب عن سنتی فلیس منی" [illegible] في [illegible] عن عکاف ابن بشر تمیمی ایک صحابی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عکاف بیوی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے دریافت کیا لونڈی؟ کہا یہ بھی نہیں [illegible] فرمایا خوشحال بھی ہو اور پھر شادی سے گریز، "اذاً انت من اخوان الشياطين" تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو (جمع الفوائد کتاب النکاح عن احمد) قالوا ان الاشتغال به اي بالنكاح افضل من التخلي لنوافل العبادات اي الاشتغال به وما يشتمل عليه من القيام بمصالحه وإعفاف النفس عن الحرام وتربية الولد ونحو ذلك (رد المحتار كتاب النكاح ج۲ ص۲۵۵) ظفیر

ولدٌ فلم یزوجہ فاثمہ علی ابیہ، اور دوسری روایت میں ہے من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجہا فاصابت اثماً فاثم ذلک علیہ۔ الحاصل جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت برا ہے۔ درحدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہوا تو وبال اس کا باپ پر ہے۔ فقط۔

نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے

سوال (۴) میری عمر ۲۲ سال ہے اور خدمت سجادہ نشینی مزار صاحب پر مامور ہوں، اب میرے بزرگان و مریدان کو میرے نکاح کا خیال مطابق رسم نبوی پیدا ہوا ہے، و نیز بتقاضائے سن خود میری طبیعت کا اس طرف میلان و رجحان ہے مگر چند اشخاص اعتراض کرتے ہیں کہ سجادہ نشینی مزار صاحب کو نکاح کرنا فعل عبث بلکہ ممنوع و خلاف شرع ہے۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:- اعتراض معترضین غلط اور خلاف حکم شریعت ہے حکم فانکحوا ما طاب لکم[۲] عام ہے اور حکم حدیث "النکاح سنتی"[۳] سب کو شامل ہے۔ پس نکاح کرنے میں اجر و ثواب و اتباع سنت[۴] ہے، در بحالت ضرورت نکاح نہ کرنا موجب خوف

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح ص ۲۷۱ ۔ ۲ بقرہ ۳ ایضاً ۔ ۲ ظفر ۳ سورۃ النساء ۔ ۳ مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۔ حدیث میں الفاظ یہ آئے ہیں:۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ ۔ ایضاً ۔ ظفیر مفتی ۴ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یلقی اللہ طاہراً مطہراً فلیتزوج الحرائر (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص ۲۶۸) ویکون (النکاح) واجبا عند التوقان او ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح حال الاعتدال الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵/۲ و ص ۳۵۸/۲) ظفیر

نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں

سوال (۷) نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں۔ شرعاً لڑکے لڑکی کی شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے۔

الجواب:۔ نابالغوں کا نکاح جو ولی کریں صحیح ہے۔ نابالغوں کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اولیاء کا سمجھنا اور اجازت دینا کافی ہے۔ عمر کی کچھ تحدید لازمی نہیں ہے[1]۔ فقط

بالغ ہو جانے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ بیٹی لڑکی کی شادی کرے

سوال (۸) جس شخص کی لڑکی پچیس سال کی ہو گئی ہو اور وہ شادی نہ کرتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اپنی دختر کی شادی کرنا موقع اور کفو کے ملنے پر ضروری ہے۔ بعد ملنے کفو کے اور موقع مناسب کے دیر نہ کرنی چاہئے۔ حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید ہے کہ لڑکا لڑکی بعد بالغ ہونے کے ان کے نکاح میں جلدی کرنا چاہئے اور اچھا موقع ملنے پر فوراً نکاح کر دینا چاہئے[2]۔

نابالغہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۹) چار سال ہوئے یہ نکاح حرمت اللہ کی ہمشیرہ سے بحالت نابالغی ہوا تھا۔ اب ہم دونوں بالغ ہیں اور ہماری شادی واقع ہے۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ لڑکی کا بھائی رحمت اللہ کہتا ہے کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا۔

الجواب:۔ یہ نکاح شرعاً صحیح ہو گیا اور لڑکی کے بھائی رحمت اللہ کا یہ کہنا کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا غلط ہے[3]۔ فقط۔

---

(۱) ويجوز نكاح الصغير والصغيرة اذا زوجهما الولي بكراً كانت الصغيرة او ثيباً. هدايه باب في الاولياء ص ۲۹۵ ج ۲ ظفير

(۲) عن ابي سعيد وابن عباس قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثماً فانما اثمه على ابيه (مشكوٰة كتاب النكاح باب الولي ص ۲۷۱) ظفير

(۳) عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين وزفت اليه وهي بنت تسع سنين ولعبها معها ومات عنها وهي بنت ثماني عشرة رواه مسلم (مشكوٰة باب ... ص ۲۷۰) ظفير مفتاحی۔

بالغ لڑکی کو بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے

سوال (۱۰) جو شخص لڑکی بالغہ کو عرصہ دراز تک بٹھائے رکھے بدون نکاح کے تو اس کو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر باوجود ملنے کفو کے نکاح دختر بالغہ میں تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لڑکا یا لڑکی جب بالغ ہوجاوے اور ان کا باپ ان کا نکاح نہ کرے اور ان سے کوئی گناہ یعنی زنا سرزد ہوجاوے تو وہ گناہ باپ کو بھی ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کو پہونچ جاوے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی معصیت سرزد ہو تو وہ معصیت باپ کے ذمہ ہے۔ لفظ حدیث یہ ہیں:- وعن عمر بن الخطاب وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في التوراة مكتوب من بلغت ابنته اثنتى عشرة سنة ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه رواه البيهقى[1]۔ و غرض بارہ برس کو پہنچنے سے بالغ ہونا ہے اور یہ تنبیہ و زجر فرمایا ہے تاکہ لوگ نکاح دختر بالغہ میں بے وجہ تاخیر نہ کریں۔ فقط۔

ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے

سوال (۱۱) فقہ کی رو سے مرد کس حالت میں ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔

الجواب:- شریعت سے مرد کو چار زوجہ تک کی اجازت ہے بشرطیکہ ان میں عدل و مساوات کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک ہی پر اکتفا کرے کما قال الله تعالیٰ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً الآية (النساء-۱)

---

[1] مشکوٰۃ باب الولی ص ۲۷۱ ج ۲۔ دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه (ايضاً) ظفير

بیوہ سے نکاح وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے

سوال (۲) زید نے ایک بیوہ خاندانی مسماۃ ہندہ سے عقد کر لیا ہے، اہل خاندان اس پر ناراض ہیں اور انواع و اقسام سے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ جمعہ کے روز ایک واعظ صاحب نے دوران وعظ میں یہ بیان کیا کہ جس سنت کے اجراء سے فتنہ آوے اس پر عمل کرنا ناجائز ہے اور مثال میں ایک واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا کہ خانہ کعبہ کی دیوار خمیدہ تھی، حضور نے فتنے کے خوف سے اس کو سیدھا نہیں فرمایا، اور یہ ارشاد فرما کر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا کہ سیدھا کرنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے، لہٰذا اس کو اسی حالت پر چھوڑتا ہوں۔ نظر بر حالات معروضہ بالا زید متردد ہے کہ یہ روایت اس کے حال پر منطبق ہو کر عنداللہ اس کا مواخذہ دار تو نہیں ہوگا؟ اور اگر خدانخواستہ مواخذہ دار ہے تو اب کیا کرنا چاہئے کہ آخرت کے مواخذہ سے بری ہو؟۔

الجواب:- بیوہ سے نکاح کرنا شرعاً کسی طرح معیوب اور سبب طعن و ناراضی کا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نکاح بیوہ کا آیات و احادیث و عمل مستمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہؓ سے ثابت ہے۔ طعن کرنے والا اس پر اور ناراض ہونے والا مخالف ہے حکم خدا تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جو لوگ اہل خاندان اس نکاح کی وجہ سے ناراض ہیں اور درپے ایذا رسانی کے ہیں، اگر یہ ناراضی اور ایذا رسانی محض اس وجہ سے ہے کہ بیوہ کے نکاح کو وہ معیوب اور سبب عار کا جانتے ہیں تو سخت جہالت اور معصیت ہے ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے ورنہ خوف کفر ہے۔ اس واعظ کا بیان صحیح نہیں ہے۔ اس نے جو مسئلہ بتایا وہ بھی غلط ہے اور جو مثال میں واقعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا..... وہ بھی غلط ہے، وہ واقعہ اس طرح نہیں ہے جو اس نے بیان کیا بلکہ کتب حدیث مسلم شریف و ابوداؤد و ترمذی شریف میں وہ واقعہ اس طرح وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ نذر کی تھی کہ اگر مکہ معظمہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح ہو گیا

نہیں دو رکعت خانہ کعبہ کے اندر پڑھتی رہوں گی۔ جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر حطیم کے اندر داخل کیا اور یہ فرمایا کہ حطیم میں دو رکعت ادا کر لو، کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ میں سے ہے۔ تمہاری قوم نے بسبب قلت خرچ بوقت تعمیر حطیم کو خانہ کعبہ سے خارج کر دیا۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر از سر نو بنائے ابراہیمی کے موافق بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ کے اندر داخل کر لیتا اور چوکھٹ خانہ کعبہ کو زمین سے ملا دیتا اور دو دروازے خانہ کعبہ کے کرتا۔ ایک دروازہ شرقی اور ایک غربی، اور اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایسا ہی کروں گا[1]۔ انتہی۔

معلوم ہوا کہ اس واعظ نے جو واقعہ بیان کیا وہ صحیح نہیں ہے اور نہ اس میں فتنہ کے خوف سے کسی سنت کے ترک کرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم قریش چونکہ ابھی اسلام لائی ہے، زمانہ کفر اور جاہلیت قریب ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے ایمان و اسلام میں کچھ خلل واقع ہو، اور فی الحال خانہ کعبہ کا متغیر کرنا امر ضروری نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ سال آئندہ تک اگر زندہ رہا تو اس کام کو کروں گا۔ مگر آپ کی وفات اس سے پہلے ہی ہو گئی۔ الغرض اس واقعہ کو مسئلہ نکاح بیوہ سے کچھ مناسبت نہیں ہے، کسی امر دینی کو اس وجہ سے کہ لوگ ناراض ہوں گے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ اور زید پر اس نکاح کی وجہ سے کچھ مواخذہ نہیں ہے، بلکہ وہ ماجور ہے۔ فقط

آنحضرت ﷺ کے لئے کتنی ازواج درست تھیں

سوال (۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بحکم خدا تعالیٰ ازواج مطہرات بیک وقت کس قدر جائز تھیں۔

[1] عن الاسود بن يزيد ان ابن الزبير قال له حدثني بما كانت تفضي اليك ام المومنين يعني عائشة فقال حدثتني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها لولا ان قومك حديث عهد بالجاهلية لهدمت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك ابن الزبير هدمها وجعل لها بابين (ترمذی باب ما جاء فی کسر الکعبۃ ص ۱۰۷، ظفیر)

بادشاہ اسلام کتنی بیویاں کرسکتا ہے | **سوال (۱۴/۲)** بادشاہ اسلام کو شرعاً منکوحہ بیویاں بیک وقت کس قدر جائز نہیں۔

الجواب (۱): نو تک جائز نہیں جیسا کہ جلالین شریف میں ہے لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ التسع اللاتی اخترنک[1] الخ اور کثر علماء کا یہی مذہب ہے کذا فی الکمالین۔ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں یا اس سے زیادہ، لیکن ایک وقت میں نو سے زیادہ اکٹھی نہیں ہوئیں۔ فقط۔

(۲) چار سے زیادہ بیک وقت درست نہیں[2]۔

یکے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کرسکتا ہے | **سوال (۱۵/۱)** ایک شخص اپنی عمر میں کتنے نکاح کرسکتا ہے۔؟

ایک وقت میں چار بیوی سے زیادہ جائز نہیں | **سوال (۱۵/۲)** اور کے عورتیں رکھ سکتا ہے؟

الجواب:- (۱) عمر بھر میں یکے بعد دیگرے جتنے چاہے نکاح کرسکتا ہے۔

(۲) لیکن ایک وقت میں چار زوجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا[3]۔

دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے | **سوال (۱۷)** میری شادی کو عرصہ ہوا مگر کوئی لڑکا بالا نہیں ہوا جس وجہ سے میں نے دوسری جگہ اپنی شادی کا بندوبست کیا۔ ایک

---

[1] جلالین، سورۃ الاحزاب ص۳۵۶ ۱۲ ظفیر

[2] جلالین مع حاشیہ ص۳۵۶

[3] فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ (ای تزوجوا ما بمعنی من) مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ولا تزیدوا علی ذلک (سورۃ النساء جلالین ص۶۹) ظفیر۔ قال اللہ تعالی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (سورۃ نساء۔ ۱) وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر وله التسری بما شاء من الاماء (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۳۹۲) ظفیر۔

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پہلی زوجہ سے اجازت لو تب نکاح ثانی جائز ہوگا اور پہلی زوجہ راضی نہیں انکار کرتی ہے تو دوسرا نکاح باوجود ناراضی اور انکار زوجہ اول کے درست ہے یا نہیں اور اجازت زوجہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

الجواب:- یہ قول صحیح نہیں ہے کہ بدون اجازت پہلی زوجہ کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ سائل کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے، پہلی زوجہ کے انکار کی وجہ سے اور راضی نہ ہونے سے دوسرا نکاح ناجائز نہیں ہے[1]۔ البتہ دوسرے نکاح کے بعد یہ ضرور ہے کہ ہر دو زوجہ کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابری اور عدل کرے[2]۔ فقط۔

---

[1] وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲) ظفیر

[2] یجب وظاہر الآیۃ انہ فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتوتۃ وفی الملبوس والماکول والصحبۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القسم ص ۵۴۶ ج ۲) ظفیر۔

پہلا باب

نکاح کے ارکان، اس کے صحیح ہونے کی شرطیں

اور اس کے انعقاد کی صورتیں

نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں

سوال (۱۸) نکاح میں کتنے امور فرض اور واجب ہیں۔ (۲) عاقدین کو یہ اختیار ہے کہ نہیں کہ وہ جس سے چاہیں نکاح پڑھوا لیں یا شریعت کسی خاص شخص کو حکم دیتی ہے (۳) کیا قاضی اور ملّا یا ارد مندی اور بلا طلب عاقدین کے نکاح پڑھانے اور سرکار میں جبراً نالش کر کے اجرت نکاح حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔

(۴) اور جب کہ وہ نکاح ہی نہ پڑھائیں تو اجرت نکاح خوانی کے مستحق ہو سکتے ہیں اور جبرا بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۵) جو فطری حقوق شارع علیہ السلام نے مسلمانوں کو مرحمت فرمائے ہیں ان میں کوئی شخص مداخلت کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۶) اگر کوئی شخص مسلمانوں کو ان کے فطری حقوق عطا کردہ شارع علیہ السلام سے بطمع نفسانی رسم جہالت کے پیش کر کے سرکار میں نالش کر کے جبراً محروم کرنے والا کیسا ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- نکاح نام ایجاب وقبول کا ہے یہ دونوں رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب وقبول کو

یہ شرائط میں سے ہیں، اور سنن و مستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے جس کو در مختار میں اس عبارت میں بیان کیا ہے: ویندب اعلانہ وتقدیم خطبة وکونہ فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید وشهود عدول[1] ۔الخ۔ وفیہ ایضاً وینعقد بایجاب وقبول[2] ۔الخ۔ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر، وشرط حضور شاهدین[3] ۔ ملخصاً والتفصیل یطلب من کتب الفقه۔

(۳) شرعاً عاقدین کو یہ حق حاصل ہے کہ خواہ وہ خود بلا واسطہ ایجاب و قبول کر لیں یا کسی دوسرے شخص سے ایجاب و قبول بنیابت وتوکیل کرائیں اور اگر انتظاماً حکام کی طرف سے اس کام پر کوئی قاضی وغیرہ مقرر ہو تاکہ ناجائز طور سے نکاح نہ ہوا کرے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے کہ اس سے نکاح پڑھوائیں۔

(۴) شرعاً ان کو از خود یہ حق نہیں ہے لیکن اگر حکام کی طرف سے وہ اس کام پر مقرر ہیں اور انتظام اس کو مقتضی ہے کہ جو اشخاص اس کام کے لئے منجانب حکام مقرر ہیں انہیں سے نکاح پڑھوایا جائے اور درج رجسٹر کرایا جائے تاکہ بعد میں جھوٹے دعوی اور غلط انکار کا نزاع پیش نہ آوے تو شریعت اس کو منع نہیں فرماتی بلکہ یہ بھی شرعی حکم ہے کیونکہ انتظام معاملات اور دفع خصومات و رفع نزاع بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ بیع و شراء کے لئے اس قسم کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں کہ ان کی پابندی حکام کے امر سے کی جاتی ہے (۴) اس صورت میں وہ مستحق اجرت کا نہیں ہے۔ باقی تحریر وغیرہ کی اجرت جو اس کے لئے حکام کی طرف سے مقرر ہو، اس کی بابت موافق قواعد مقررہ عمل کیا جاوے گا۔

(۵) در اصل تمام معاملات شرعیہ میں کسی تحریر اور دستاویز اور رجسٹر وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ جملہ عقود بیع و شراء، نکاح وغیرہ زبانی طے ہو سکتے ہیں، لیکن حکام اگر کوئی انتظام

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر (۲) ایضاً ص ۳۶۲ ج ۲ ظفیر (۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر

اور قواعد اس کے لئے مصلحت سمجھیں تو وہ بھی خلاف شریعت نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ[1] پس یہ لکھنا اگرچہ ضروری نہیں تھا لیکن مصلحت کی وجہ سے مفید ہے اس لئے ان امور کی بھی شریعت میں اجازت ہے۔

(۶) ایسا شخص گنہگار رہوگا۔ فقط۔

ایجاب و قبول ضروری ہے شش کلمہ وغیرہ ضروری نہیں

سوال (۱۹) عند النکاح اگر مہر و صفت ایمان اور شش کلمہ نہ پڑھے جائیں اور محض ایجاب و قبول ہی فرض سمجھ کر چھوڑ دئے جائیں تو کیا حکم ہوگا۔

الجواب:- نکاح میں ایجاب و قبول ضروری ہے۔ بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا۔[2] اور صفت ایمان اور کلموں کا پڑھنا اس وقت انعقاد نکاح کے لئے شرط نہیں ہے، بدون پڑھنے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور سنت طریقہ نکاح کا یہ ہے کہ اول خطبہ مسنونہ پڑھا جاوے اور پھر ایجاب و قبول مجلس نکاح میں کیا جاوے اور کم از کم دو گواہ سننے والے ایجاب و قبول کے موجود ہوں۔ فقط۔

اکیلے مرد کی گواہی کافی نہیں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۰) ایک عورت اور ایک مرد نے بل تنہائی میں ایجاب و قبول کر لیا اس جگہ اور کوئی موجود نہ تھا خدا اور رسول کو دونوں نے درمیان میں دیا تھا، پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں کے

---

[1] سورۃ البقرۃ رکوع ۳۹۔

[2] وینعقد ای النکاح ای یثبت ویحصل انعقادہ بالایجاب والقبول (در مختار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲ ظفیر) ویستحب ان یکون النکاح ظاہراً وان یکون قبلہ خطبۃ وان یکون عقدہ فی یوم الجمعۃ وان یتولی عقدہ ولی رشید وان یکون بشہود عدول (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۶ ج ۳ ظفیر)

قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ ہکذا فی الدرالمختار[1]۔ فقط۔

بلا ایجاب و قبول نکاح نہیں ہوتا۔

سوال (۲۳) زید اپنے نابالغ لڑکے کی برات بکر کی دختر نابالغہ سے لے گیا۔ جب ملا صاحب واسطے نکاح کے بیٹھے۔ شاہدان کے لئے جو کلمات برائے شناخت گواہان کہلوائے جاتے ہیں اس مے نہ کہا اور نہ قبولیت کے الفاظ اپنی زبان سے کہہ سکا نہ زید نے قبول کیا۔ اب زوجین بالغ ہو گئے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ اس وقت نکاح منعقد نہیں ہوا تھا لہٰذا ہم رخصت نہیں کر سکتے بلکہ دوسری جگہ شادی کا سامان کر رہا ہے۔ آیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور دوسری جگہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے: وینعقد متلبسا بایجاب من احدھما و قبول من الآخر وضعا للمضی الخ و فیہ ایضاً وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھما معاً علی الاصح فاہما انہ النکاح[2]۔ فقط۔

مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں

سوال (۲۴) الٰہی بخش نے مسماۃ چندو کو منی آرڈر بھیجا اور اس میں لکھا کہ چندو اگر تم نے منی آرڈر لیا تو تم میرے نکاح میں آجاؤ گی۔ اور گواہ نکاح کے وہ لوگ ہوں گے جن کے سامنے منی آرڈر وصول کرو گی۔ اس طرح نکاح منعقد ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوتا[3]۔ فقط۔

---

[1] وینعقد ای النکاح بایجاب من احدھما و قبول من الآخر و کزوجت نفسی او منك و یقول الآخر تزوجت (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲) ظفیر۔
[2] دیکھئے الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ و ص ۳۶۳ ج ۲۔ ظفیر۔
[3] بنیادی بات یہ ہے کہ ایجاب و قبول پایا گیا، اور شرعی گواہ جو ارکان و شرط ہیں: وینعقد بایجاب من احدھما و قبول من الآخر الخ۔ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر۔

دو شرعی گواہوں کے سامنے بالجہر ایجاب قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

سوال (۲۵) زید و ہندہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی مکان میں خالد و صالحہ و حمیدہ بھی موجود ہیں۔ زید نے ہندہ سے تین مرتبہ بآواز بلند یہ کہا کہ تمہارے ساتھ نکاح کرتے ہیں تم کو منظور ہے۔ ہندہ نے تینوں مرتبہ یہ کہا۔ مجھے منظور ہے، تو اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہ اور خطبہ نکاح میں ضروری ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح و لازم ہو گیا کیونکہ صحت نکاح کی شرط شاہدین اور اس کا رکن ایجاب و قبول ہے اور یہ دونوں اس صورت میں موجود ہیں خطبہ مسنون ہے۔ نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں۔[1] فقط کتبہ عتیق الرحمن عثمانی۔ قال فی الدر المختار لو قال بمضارع ذی الهمزة انزوجك فقالت زوجتُ نفسي ينعقد۔[2] فقط عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند۔

دو شرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب و قبول ہوا ہے تو نکاح ہو جائیگا

سوال (۲۶) زید مدعی ہے کہ ہندہ نے میری عدم حاضری میں اپنے نفس کو مجھکو دے دیا تھا اور میں نے بھی اس کی عدم حاضری میں قبول کر لیا تھا، اور عمرو خالد زید و ہندہ شاہد ہیں تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر ہندہ و زید دونوں کے ایجاب و قبول پر شرعی شہادت موجود ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا صحت نکاح کا اصلی مدار شاہدین پر ہے۔ پس اگر عمرو و خالد اس امر کے شاہد ہیں کہ ہم دونوں کے سامنے زید و ہندہ نے ایجاب و قبول کر لیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی کتب الفقہ۔[3] فقط۔

---

[1] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ (درمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) ظفیر۔

[2] ردالمحتار کتاب النکاح تحت قول الماتن اذا لم توارد مستقبل ص ۳۶۲ ۱۲ ظفیر

[3] وشرط حضور شاہدین (درمختار) ای یشهدان علی العقد (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳) ظفیر

اور مرد اسی مجلس میں قبول کرے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شرعاً نکاح منعقد ہو گیا۔ درمختار میں ہے وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح وھو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملة فی الحال ای کھبة وتملیک وصدقة وعطیة اھ بشرط نیة او قرینة وفھم الشھود المقصود اھ انتہی ملخصاً[1] فقط

ایجاب و قبول بغیر نکاح درست نہیں

سوال (۳۰) اگر عورت بالغ ہو اور بوقت نکاح ایجاب و قبول نہ ہو تو نکاح جائز ہو گا یا نہ؟۔

الجواب:۔ بدون ایجاب و قبول کے نکاح نہ ہو گا[2]۔ فقط۔

عورت و مرد باہمی رضامندی سے دو گواہوں کے سامنے نکاح کر لیں تو یہ درست ہے

سوال (۳۱) زید و ہندہ نے برضائے باہمی دو گواہ عابد و زاہد کے روبرو عقد کر لیا۔ اس عقد کا علم صرف زاہد و عابد کو ہے، آیا ان پر اس کا اظہار ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نکاح اس صورت میں شرعاً صحیح اور منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ جو اعلان شرط انعقاد نکاح ہے وہ اس صورت میں حاصل ہو گیا[3]، البتہ مستحب اور سنت یہ ہے کہ عام اعلان نکاح کا ہو۔ کما ورد اعلنوا ھذا النکاح واضربوا علیہ بالدف[4]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب النکاح ص ۳۶۸ / ۲۔ ظفیر

[2] ینعقد ملتبساً بایجاب من احدھما وقبول من الآخر (درمختار) ینعقد ای النکاح ای یثبت ویحصل انعقادہ بالایجاب والقبول (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ / ۲) ظفیر

[3] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاہدین حرین عاقلین بالغین الخ (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۵ / ۲) ظفیر

[4] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبة وکونہ فی مسجد یوم جمعة (درمختار) قولہ ویندب اعلانہ لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدف فتح (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ / ۲) ظفیر

عورت کا کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۳۲) ہندہ نے عمر سے کہا کہ میں تیری منکوحہ ہوں اور عمر ان الفاظ کے بعد ساکت رہا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:- ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ اس صورت میں ایجاب پایا گیا اور قبول نہیں پایا گیا اور گواہوں کا وجود بھی بوقت عقد نہیں ہے جو کہ شرط نکاح کی ہے[1]۔ فقط۔

گونگے کا نکاح کیسے ہوگا

سوال (۳۳) ایک لڑکا بہرا اور گونگا ہے اور بالغ ہے اس کا نکاح کس طرح ہو سکتا ہے؟۔

الجواب:- جو لڑکا بہرہ گونگا اور بالغ ہو تو خود اس کا قبول کرنا جواز نکاح کے لئے شرط ہے۔ لیکن چونکہ وہ بول نہیں سکتا تو اشارے سے اس سے قبول کرایا جاوے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے، اس پر وہ لکھدے کہ مجھے قبول ہے، اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرایا جاوے۔ اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جاوے، اس پر وہ لکھدے کہ مجھ کو قبول ہے، اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارے سے قبول کرایا جاوے[2] کما فی الحاکم الشہید ما نصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکان له اشارة تعرف فی طلاقه ونکاحه وشرائه وبیعه فهو جائز [2] فقد رتب جواز الاشارة علی عجزه عن الکتابة فیفید انه ان کان یحسن الکتابة لا تجوز اشارته. (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ ظفیر)

---

[1] وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر وضع للمضی ... وحضور شاهدین حرین ... مکلفین سامعین قولهما معاً. الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۰ ج ۲ ظفیر۔

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب و قبول کرایا کیا صحیح ہے

سوال (٣٤) عمرو کو ہندہ عاقلہ بالغہ نے اپنے نکاح کا وکیل روبرو دو گواہوں کے بنایا تھا۔ چنانچہ عمرو نے زید سے کہا کہ تم ہندہ کا نکاح خالد سے پڑھا دو، معاً زید نے خطبہ مسنونہ پڑھ کر خالد سے ایجاب و قبول کرا دیا۔ بعدہٗ دعا و تبریک کی گئی اور چھوہارے بھی تقسیم ہوئے۔ اس صورت میں نکاح شرعاً صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں موافق صورت بالا کے نکاح صحیح ہو گیا۔ ہندہ عاقلہ بالغہ کے وکیل نے جب کہ اجازت نکاح خوانی کی زید کو دیدی اور زید نے بعد تحقیق حال بیان شہود روبرو شاہدین کے ایجاب و قبول کیا تو وہ نکاح حسب قواعد شرعیہ و تصریح کتب فقہ صحیح ہو گیا۔ کچھ خامی و خلل نہیں ہوا۔ نیم ملاؤں کا اعتراض غلط ہے[1]۔ فقط۔

لڑکی دیدی کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (٣٥) دو شخصوں نے غلام محمد سے کہا کہ تم اپنی لڑکی رحم علی کے لڑکے کو دیدو۔ غلام محمد نے کہا میں نے دیدی۔ مذکوران نے رحم علی کو کہا کہ غلام محمد نے لڑکی دیدی ہے، وہ خوش ہو کر منظور کرتا ہے۔ تو کیا یہ نکاح یا ناطہ صحیح ہوا۔

الجواب: اگر روبرو شاہدین کے مجلس نکاح میں ایجاب و قبول ہوا ہے تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ در مختار میں ہے وهل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد[2]۔ الخ فقط۔

نسبت کے ساتھ نکاح کا حکم

سوال (٣٦) شخصے بمحفل عقد گفت کہ دختر صغیرہ فلاں را

---

[1] وينعقد متلبسا بايجاب من احدهما وقبول من الآخر وضعا للمضي كزوجت نفسي وبنتي او موكلتي منك ويقول الآخر تزوجت الخ وشرط سماع كل من العاقدين لفظ الآخر ليتحقق رضاهما وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٦١ ج ٢ و ص ٣٦٣ ج ٢) ظفير

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب النكاح ص ٣٦٣ ج ٢ ظفير۔

انشاء اللہ تعالیٰ " اعنی بزبان بنگالہ معنی انش اللہ ویلی می گویند " بنکاح فلاں دادم، پس بموجب شرع از اتصال جملہ انشاء اللہ نکاح منعقد خواہد شد یا نہ ؟

الجواب :- در ایجاب و قبول انشاء اللہ گفتن مفید جواز و صحت نکاح نخواہد شد کہ بانشاء اللہ تحقق عقد حاصل نیست، وقد قال فی الدر المختار ھو عقد یفید ملک المتعۃ الخ وفی الشامی العقد مجموع ایجاب احد المتکلمین مع قبول الآخر او کلام الواحد القائم مقامھما الخ شامی ص ۳۵۵) وینعقد بایجاب و قبول وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق (در مختار) وقولہ علی التحقیق ای تحقیق وقوع الحدث الخ شامی ص ۳۶۱/۲) وظاہر ان لا تحقیق مع الاستثناء[1] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔

جب تک ایجاب و قبول باضابطہ نہیں ہوتا، نکاح منعقد نہیں ہوتا

سوال (۷۳) بمقام ہائی ایک نکاح خوانی کا جلسہ منعقد ہوا، جیسا کہ یہاں کا دستور ہے کہ پہلے سے دفتر میں ناکح منکوحہ وکیل یا ولی اور شاہدین کے نام درج کر لیتے ہیں اور بعد ایجاب و قبول کی ہر فریق اپنے اپنے دستخط ثبت کر دیتا ہے، لہذا چونکہ دو قاضی موجود تھے، پہلے نے دفتر میں نام وغیرہ لکھنا چاہا تو وکیل نے جو کہ ہندہ کا چچا تھا، کہا۔ اس قاضی کے لکھنے پر مجھے اعتراض ہے البتہ یہ دوسرا قاضی نکاح پڑھائے تو میں اجازت دوں گا ورنہ نہیں ۔ اس پر ہندہ کے والد نے کہا کہ لکھنے دو، نکاح دوسرا ہی پڑھائے گا، قاضی اول نے دفتر میں لکھنے کے بعد سوال کیا کہ آیا نکاح پڑھانے کی اجازت ہے، اس پر وکیل نے کہا تمہیں ہرگز اجازت نہیں، پھر اہل مجلس میں کچھ گفت و شنید کے بعد نوشہ (زید) کے ماموں نے مہر توڑ ڈالا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا ۔ زید بھی کھڑا ہو گیا اور زید کے بھائی نے چھوہارے وغیرہ کے طشت کو لات ماری

---

[1] سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایجاب میں کہا گیا، انشاء اللہ میں نے نکاح میں دیا۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ انشاء اللہ کے ساتھ ایجاب و قبول سے جو نکاح کیا جائے گا درست نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ انشاء اللہ کے لفظ کے ساتھ عقد کا تحقق حاصل نہیں ہوتا ہے ۱۲ ظفیر۔

نکاح کی کوئی صورت نہیں۔ قال فی الدر المختار وتابعة اصله انه دخل بها اولا[1]۔ فقط

نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا یہ درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰) زید کا نکاح اس کے ولی نے بعمر دس سال کر دیا، مگر قبول زید ہی نے کیا۔ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کا نکاح ہو گیا[2]۔ فقط

طریق مذکور سے نکاح ہو گیا

سوال (۴۱) ایک خطیب نکاح نے اس طرح ایجاب و قبول کرایا کہ بعد خطبہ نکاح کے اول وکیل منکوحہ کی جانب مخاطب ہو کر اس کا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے ملا کر کہا کہ آپ نے اپنی وکالت اور فلاں فلاں دو صاحبوں کی شہادت سے بحضور مجلس مسماۃ فلاں عاقلہ بالغہ کو بعوض اکیسو ساڑھے ستائیس روپے کے مسمی فلاں ابن فلاں کے نکاح میں دیا۔ زن کر کے دیا۔ حق حلال کر کے دیا۔ تینوں مرتبہ وکیل منکوحہ نے کہا کہ دیا۔ اس طرح ناکح سے قبول کرایا اور ناکح نے کہا کہ قبول کیا۔ آیا اس طرح ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ ایجاب کے اندر لفظ دیا اور قبول کے اندر لفظ کیا کہنے سے نکاح نہیں ہوا بلکہ لفظ دی اور کی کہنے سے نکاح صحیح ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایجاب و قبول بطریق مذکورہ سے نکاح صحیح ہو گیا۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ من ان النکاح ینعقد بایجاب وقبول بشرط حضور الشاہدین[3]۔ اور لفظ دیا اور دی اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب و قبول کے حاصل ہو گئے۔ لفظ قبلت کا ترجمہ اگر یہ کیا جاوے کہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۲۸۳ ج ۲۔ ظفیر۔
[2] والولایة تنفیذ القول علی الغیر الخ وھو شرط صحة نکاح صغیر الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۶ ج ۲) ظفیر۔
[3] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین یعبر بهما عن الماضی الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین او رجل وامرأتین (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۵ و ص ۲۸۶ ج ۲) ظفیر۔

میں نے قبول کیا یا میں نے قبول کی۔ ہر دو صحیح ہیں۔ فقط

ان ایجاب و قبول سے نکاح ہوگیا

سوال (۴۲۱) دختر کے والد نے نکاح خواں سے کہا ہماری لڑکی کا نکاح کر دو۔ نکاح خواں نے اس طرح کر دیا، تم نے اے عمر زید کی لڑکی بعوض سو روپے مہر کے قبول کی۔ اس نے کہا ہاں میں نے قبول کی۔ اس سے نکاح ہوگیا یا نہیں۔ اور نکاح خواں باپ کا وکیل ہے یا عورت کا۔

الجواب: اس صورت میں ایجاب و قبول مذکور کے ساتھ جب کہ دو دو برو شاہدین کے ہوا، نکاح صحیح ہوگیا۔ نکاح خواں عورت کے باپ کا وکیل ہے[1]

دو گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہوگیا

سوال (۴۲۳) زید نے اپنے حالت مرض میں جب کہ اس کے ہوش و حواس صحیح تھے رو برو ہم شیخ تصدق حسین و نجم حسین و صفی اللہ کے یوں کہا کہ ہم اپنی لڑکی کلثوم نابالغہ کو بعوض دین مہر مبلغ مال اللعہ[22] کے نکاح میں نور محمد جو پسر نابالغ شیخ بھید و کا ہے، دے دیا۔ اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنے کو منگائی لیکن قبل تقسیم شیرینی زید قضا کر گیا۔ بعد انقضائے ایام چھ ماہ کے زید موصوف کی ہمشیرہ حقیقی نے جو کلثوم کی پھوپی ہے، ولی نکاح ہو کر دوسرا نکاح کلثوم کا زین الدین نابالغ پسر مرزا بخش مرحوم سے کرا دیا ہے۔ اس صورت میں کونسا نکاح صحیح ہے۔

الجواب: یہ جو زید کی طرف سے الفاظ مذکورہ کہ ہم نے اپنی دختر کلثوم نابالغہ کو ... یہ ایجاب ہے۔ اگر اس کے بعد نور محمد کی طرف سے اس کے باپ شیخ بھید و نے یہ لفظ کہہ لیا ہے کہ میں نے اپنے پسر نور محمد کے لئے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہوگیا ہے[2]۔ دوسرا نکاح اس لڑکی کا

---

[1] ... رجل اراد ان یزوج صغیرته فزوجها عند رجل او مرأتین والحال ان الاب حاضر صح ... محمد ... کتاب النکاح ... [illegible]

[2] ... وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی عنک ویقول الآخر تزوجت ... کزوجت نفسی ... بلا فرق بین ان یکون الموجب اصیلاً او ولیاً او وکیلاً عنه ویقول الآخر تزوجت ... وقبلت لنفسی او لموکلی او بنتی او موکلتی ... کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲

صحیح نہ ہوگا۔ کذا فی الدرمختار وغیرہ۔ من کتب الفقہ[1]۔ فقط (لیکن اگر قبول نہیں پایا گیا ہے تو درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر)

عورت مکان میں تنہا تھی اس نے گواہ کے سامنے ایجاب کیا، مرد نے قبول کیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۴) ایک مرد اور عورت میں جائز نکاح کی رغبت تھی مگر عورت بضرورت مصلحت خانگی نکاح میں توقف کرتی تھی۔ پس مرد نے دو گواہ باہر دروازے کی طرف کھڑے کرکے عورت سے ایجاب چاہا، جب اس نے ایجاب کیا مرد نے قبول کرلیا۔ اس صورت میں نکاح ان کا شرعاً درست ہے یا نہیں، دراںحالیکہ اس مکان کے اندر صرف وہی عورت تھی اور گواہ اس کی آواز کو خوب پہچانتے تھے، کیونکہ ایک جگہ کے رہنے والے ہیں۔

الجواب:- شامی میں ہے ولابد من تمیز المنکوحة عند الشاہدین لتنتفی الجہالة فان کانت حاضرةً منتقبةً کفی الاشارة الیہا والاحتیاط کشف وجہہا فان لم یروا شخصہا وسمعوا کلامہا من البیت ان کانت وحدہا فیہ جاز ولو معہا اخری فلا لعدم زوال الجہالة الخ شامی[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہوگیا۔ فقط۔

خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے ہوا، کیا حکم ہے

سوال (۴۵) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح روبرو شاہدین کے کیا اور ایک عرصہ تک خفیہ ہی رہ کر کئی اسقاط حمل کئے ہوں یہ جائز ہے یا نہ؟ **الجواب**:- اس صورت میں نکاح ہوگیا[3] اور اسقاط حمل قبل از چار ماہ

---

[1] اما نکاح منکوحة الغیر ... فلم یقل احد بجوازہ (ردالمحتار ص ۷۸۳ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] ولا یشترط الاعلان مع الشہود ولہما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاہدین یخرج عن ان یکون سراً ویحصل بحضورہما الاعلان۔

(البحر الرائق ص ۹۳ ج ۳ کتاب النکاح) ظفیر

درست سمجھا ہے۔ اور خوف فتنہ کی وجہ سے ایسے وقت اسقاط حمل میں کچھ حرج نہیں ہے[1] فقط (مگر یہ طریقہ شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ جو ہوا سو ہوا، اب پچھتانا ضروری ہے۔ ظفیر)

بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۴۶) ایک شخص کسی عورت کو بھگا کر لایا، وہ عورت حمل سے ہے، اس بھگانے والے شخص نے اپنے رشتہ کے چار آدمی بلا کر بند مکان میں اس عورت سے ایام حمل میں عقد کر لیا۔ سوائے چار آدمیوں کے محلہ کے کسی آدمی کو اطلاع نہیں کی۔ یہ عقد شرع کے مطابق ہوا یا نہیں۔ وہ شخص عورت کو چھوڑ کر چلا گیا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اپنی مرضی سے دوسرا عقد کر سکتی ہے یا نہیں

الجواب:- اگر دو مرد ایجاب و قبول کو سننے والے موجود ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ چار آدمی ایجاب و قبول کو سننے والے موجود تھے تو نکاح مذکور صحیح ہو گیا[2] اب تاوقتیکہ وہ شوہر طلاق نہ دے دوسرا نکاح اس کا درست نہیں ہے[3] فقط

صرف ایک مرتبہ ایجاب و قبول سے بھی نکاح درست ہو جاتا ہے

سوال (۴۷) ایک مرتبہ ایجاب و قبول کر لینے سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں اور عورت کو اختیار فسخ نکاح رہتا

---

[1] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر ولو بلا اذن الزوج (در مختار) قال فی النهر بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوما الخ اثم هنا اذا اسقطت بغیر عذر فاباحة الاسقاط محمولة علی حالة العذر او انها لا تاثم اثم القتل (رد المحتار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲) ظفیر

[2] نکاح ینعقد بالایجاب والقبول الخ ولا ینعقد الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین الخ (هدایہ کتاب نکاح ص ۲۸۵ ج ۲) ظفیر

[3] اما نکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازه (رد المحتار مطلب فی النکاح الفاسد ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر۔

ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ نکاح ہوجاتا ہے[1]۔ فقط۔

زبردستی عورت سے اقرار لیا تو نکاح ہوگیا

سوال (۴۸) ایک لڑکی زبردستی اس کے والدین نے زدوکوب کرکے ایجاب کرایا ہے اور ایک لڑکے سے نکاح کردیا ہے یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ زبردستی کرکے اور زدوکوب کرکے لڑکی سے ایجاب یا قبول کرا لینے سے بھی نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط۔

باپ اور تین عورت کی موجودگی میں لڑکے لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر منظور ہے تو میں نے بھی منظور کیا، نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۴۹) ہندہ نے اپنے لڑکے بکر سے بموجودگی خالد و صالحہ و کلیمہ یہ کہا کہ تم اپنا نکاح عائشہ سے کرنا۔ بکر نے جواب دیا کہ اگر عائشہ کو منظور ہے تو میں نے منظور کیا۔ عائشہ نے جواب میں کہا کہ اگر تم منظور کرتے ہو تو میں بھی منظور کرتی ہوں۔ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاوے گا یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا[3] اور مہر مثل لازم ہوگیا۔ کما فی الدر المختار و کذا یجب مہر المثل فیما اذا لم یسم مہراً[4]۔ فقط۔

بلا گواہ نکاح جائز نہیں، بعد میں تذکرہ سے کچھ نہیں ہوتا

سوال (۵۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا

---

[1] وینعقد بایجاب من احدہما وقبول من الآخر الخ۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ظفیر۔

[2] لان حقیقة الرضا غیر مشروط فی النکاح لصحته مع الاکراه والهزل رحمتی (الی قوله) بل عبارتهم مصرحة فی ان نکاح المکره صحیح الخ۔ وسقط المکره منه مثل الرجل والمرأة (رد المحتار کتاب النکاح فی ضمن تحقیق رضا هم ص ۳۶۳ ج ۲)

[3] اس لیے کہ ایجاب و قبول باہم پائے گئے۔ وینعقد متلبساً بایجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ۔ (ایضاً کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ظفیر)

[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۴۶۰ ج ۲ ظفیر۔

یا نہیں۔

الجواب: - جب کہ ایجاب و قبول روبرو دو گواہوں کے ہو گیا، نکاح منعقد ہو گیا اگرچہ شہرت نہ ہو۔ پس اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل اور حرام ہے۔ در مختار میں ہے وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح الخ وما وضع لتملیک عین الخ فی الحال الخ کھبۃ وتملیک الخ بشرط نیۃ وقرینۃ وفہم الشہود المقصود[1] الخ پس معلوم ہوا کہ تملیک بہ نیت نکاح و فہم شہود و تقرر مہر سے بعد قبول شوہر بموجودگی شاہدین سامعین قولہما[2] نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ فقط۔

دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۳) زید نے ایک عورت سے عقد کیا اور اہل محلہ سے پوشیدہ رکھا، عقد اس طرح کیا کہ عورت نے دو گواہوں کے سامنے بغیر نام و پتہ والدین کا بتائے بلا تعین مہر کے صرف یہ کہدیا کہ میں اس سے رضامند ہوں تو اس طرح سے عقد ہوا یا نہیں، اور اس عقد کے بعد پوشیدہ ہی طریقہ سے طلاق بھی دیدی اور اس عورت نے دوسری جگہ عقد کر لیا۔

الجواب: - دو گواہوں کے سامنے جب کہ کسی عورت نے یہ کہدیا کہ میں فلاں شخص سے رضامند ہوں اور نکاح کرتی ہوں، اور شوہر نے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا[3] اور پھر جو طلاق دی وہ واقع ہو گئی، اور بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

مرد و عورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں تو نکاح درست ہے

سوال (۵۴) زید اور ہندہ نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] وشرط حضور شاہدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین قولہما معاً علی الاصح فاہمین انہ نکاح علی المذہب الخ (ایضاً ص ۳۷۲ ج ۲)

[3] وینعقد ملتبساً بایجاب من احدہما وقبول من الآخر وضع للماضی الخ کزوجت نفسی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۱) ظفیر۔

آپس میں لفظ ایجاب و قبول بحضور شاہدین کرلیا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اگر کوئی شخص اپنا نکاح بغیر اجازت قاضی یا مفتی کے کرلیوے سا تھ ادکان و شرائط نکاح کے تو جائز ہوگیا یا نہ؟

الجواب:- اس صورت میں جب کہ مرد و عورت جو کہ دونوں بالغ ہیں اور ہم کفو ہیں بحضور شاہدین خود ایجاب و قبول کرلیویں، بدون وکیل و قاضی کے تو نکاح صحیح ہے اور منعقد ہوجاتا ہے اور نکاح خواں اور وکیل اور زیادہ کے گواہوں کی موجودگی کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔ فقط۔

صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو اور بیوی خادمہ کے طور پر رکھا تو جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵) زید نے ہندہ سے اس کی رضامندی سے بموجودگی دو نفر گواہان ایسی جگہ اور ایسے وقت نکاح کیا جب کہ دونوں میں سے کسی کے رشتہ دار حاضر موجود نہ تھے۔ نکاح کے بعد زید ہندہ کو بطور خادمہ اپنے گھر لے گیا اور تاکید کردی کہ وہ نکاح کا ذکر کسی سے نہ کرے اور گھر میں بظاہر بطور خادمہ کے رہے، کیا ایسے تعلقات کی بنا پر دونوں کے درمیان تعلقات زن و شوہر شرعاً جائز ہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اگر یہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو شرعاً صحیح ہوگیا اور ان دونوں میں تمام تعلقات زن و شوئی جائز ہیں۔ درمختار میں ہے فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی[۲]۔ الخ فقط۔

مذاق میں ایجاب قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۵۶) زید مع چند کس بروز عید

---

[۱] وینعقد متلبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت (درمختار) اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلا او ولیا او وکیلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱) ظفیر۔

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۶۴ ج ۲ ظفیر۔

عمر کے گھر مدعو ہو کر دعوت کھانے گیا۔ زید نے عمر سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنی فلانی لڑکی کو میرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دو۔ عمر نے کہا میں نے اپنی فلاں لڑکی تیرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دی۔ زید نے بطور ولایت لڑکے مذکور کے واسطے قبول کر لی۔ گواہ موجود تھے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ بعد از چند سال جب لڑکی بالغ ہوئی تو عمر نے دوسری جگہ نکاح کر دیا اور کہتا ہے کہ میں نے بطور مسخری زید سے ایجاب و قبول کیا تھا اور مسخری سے نکاح نہیں ہوتا۔ قاضی نے حکم دیا کہ نکاح اول منعقد ہے مگر پھر بھی عمر نے فیصلہ شرعی کو نہ مانا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں پہلا نکاح شرعاً منعقد ہو گیا[1] دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی منکوحہ سابقہ کا صحیح نہ ہوگا[2] اور عذر عمر کا شرعاً قابل سماعت نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدہن جد وھزلھن جد وعد صلی اللہ علیہ وسلم منہا النکاح[3]۔ پس دوسرا نکاح کرنے والا اور اس کو جائز رکھنے والا فاسق ہے اور فیصلہ شرعیہ سے انحراف کرنا بھی فسق اور معصیت ہے[4]۔ فقط۔

بالغہ خود پردے سے ..... گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۷) ایک کنواری بالغہ ۱۷ سالہ لڑکی جس کو ایک سال سے حیض آ رہا ہے۔ اپنا نکاح بغیر مشورہ والدین کے کر سکتی ہے۔ گواہوں کے روبرو جب کہ لڑکی اندھیرے میں یا در پردہ یا پس دیوار بیٹھی ہو اور دو گواہ لڑکی اور لڑکے کے ایجاب و قبول کو بخوبی سن سکیں اور بغیر اس لڑکی اور لڑکی

[1] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر کزوجت نفسی وبنتی او موکلتی الخ ویقول الآخر تزوجت وقبلت لنفسی وموکلی او ابنی او موکلتی الخ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[2] اما نکاح منکوحۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ [illegible] (ردالمحتار باب المحرمات ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر

[3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر

والدین کا نام لینے کے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ وہ لڑکی بالغہ ہے بدون مشورہ و اجازت والدین کی اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے[1] اور دولہا دلہن جب کہ خود ایجاب و قبول مواجہۃً کریں تو لڑکی کا نام اور اس کے باپ کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پس اگر دو گواہوں کے روبرو دولہا دلہن خود ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط۔

بلا گواہ نکاح جائز نہیں

سوال (۵۸) نکاح بلا گواہ و ناکح کے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسے نکاح کے لئے بعد نفاذ حقوق زن و شوہر کے طلاق ضروری ہے یا نہیں اور گواہان کے لئے کیا کیا شرائط و قیود شرعی ہیں۔

الجواب: ۔ جب تک دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے بوقت نکاح موجود نہ ہوں گے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار۔ وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً على الاصح[3] الخ اور ان دو گواہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حر اور مسلمان ہوں اور بالغ ہوں، اگرچہ فاسق ہوں۔ کما فی الدر المختار ایضاً ولو فاسقين الخ

قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۵۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح پڑھنے کے واسطے قاضی کو اجازت دی۔ قاضی نے صرف لڑکے سے جو نابالغ ہے قبول کرایا۔ حالانکہ اس کا باپ بھی مجلس میں موجود تھا، نہ اس سے قاضی نے کچھ کہا اور نہ بولا، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ لڑکے کا باپ اس نکاح سے راضی تھا اور لڑکے کے قبول

---

[1] فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولي (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ص ۲۹۶ ج ۲) ظفیر۔
[2] وينعقد بايجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ وشرط حضور شاهدين الخ ايضاً كتاب النكاح ص ۳۶۱ و ص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر۔
[3] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶۳ و ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر۔

کرنے کو اس نے جائز رکھا تو نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ نکاح ان تصرفات میں سے ہے کہ صبی (بچہ) ممیز (تمیزدار) اپنے ولی کی اجازت سے ان کو کرسکتا ہے۔ فی الدر المختار وما تردد من العقود بین نفع و ضرر . . . توقف علی الاذن . فان اذن لہا الولی فھما فی شراء وبیع کعبد ماذون الخ ۔ فقط

نکاح ہو کہ ہبہ نامہ لکھیں گے، ہبہ نامہ نہیں لکھا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۶۰) زید نے اپنے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی زاہدہ سے کیا، وقت انعقاد نکاح مہر میں گفتگو ہوئی۔ غرض یہ کہ لڑکے کے باپ نے یہ کہا کہ ہم اپنی جائداد میں سے کچھ اس کو ہبہ کر دیں گے۔ جائداد ہبہ بھی کر دیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر مہر سو سو سے زیادہ نہیں باندھے جاویں گے۔ . . . . پس نکاح سوا سو پر ہوگیا۔ اب خالد کی طرف سے تقاضا ہوا کہ ایسا ہبہ نامہ لکھو کہ جس کا مضمون جزو مہر یا شرط عقد ہو، ورنہ نکاح تام نہ ہوگا بلکہ معلق رہے گا۔ زید کہتا ہے کہ ہبہ نامہ مطلق لکھیں گے نکاح تام ہوا یا معلق ۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح تام ہوگیا۔ نکاح میں کچھ توقف نہیں رہا۔ زید نے جو کہا صحیح کہا اور خالد کا قول غلط ہے کیونکہ نکاح تعلیق کو قبول نہیں کرتا۔ اور نکاح معلق صحیح نہیں ہوتا۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط ۔ فقط۔

پیغمبروں کے نکاح کے سلسلے کے چند سوالات

سوال (۶۱) پیغمبروں کا نکاح بلا گواہوں کے صحیح ہے یا نہیں۔ (۲) پھوپی اور ماموں کی بیٹیاں جو ہجرت کریں وہ نبی کے لئے نکاح سے درست ہیں یا بغیر نکاح کے (۳) جو عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے وہ نکاح سے درست ہے یا بے نکاح، یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی (۴) نکاح کے احکام و شرائط پیغمبروں کے لئے بھی تھے یا نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کس نے پڑھایا۔

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الماذون ص ۱۵/۵ ج ۱۲ ظفیر۔

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۵/۲ ج ۱۲ ظفیر

الجواب :- لا نکاح الا بشہود[1] حکم عام ہے، پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو شامل ہے اور جو امر بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے منصوص ہے اس پر قیاس نہیں ہو سکتا۔

(۲) نکاح سے ساتھ درست ہیں۔

(۳) یہ نکاح خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے[2]۔

(۴) نکاح کی جو شرائط ہیں، وہ سب کے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نکاح غالباً خود ہی پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

نفس کا ہبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

سوال (۶۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے تو آپ اس سے بے نکاح و بے مہر وطی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں تو صرف مہر کی معافی ہے اور نکاح کی شرط تو رکھی ہے۔ مشرح بیان فرمائیے۔

الجواب :- بہر صحیح ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس خصوصیت سے مراد صرف مہر نہ ہونے کی خصوصیت ہے اور ہبہ کا لفظ ان کے نزدیک مجاز ہے۔ نکاح سے بہرحال مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی اور آپ منظور فرما لیتے، تو بلا مہر کے نکاح ہو جاتا ہے اور علاوہ لفظ ہبہ کے اور کسی لفظ سے نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی عورت نے کہا وھبت نفسی، آپ نے قبول کیا، نکاح

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۹۶/۲ ۱۲ ظفیر [2] عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءته امرأة فقالت یا رسول اللہ انی وھبت نفسی لک الحدیث (مشکوٰۃ باب الصداق ص ۲۷۷) فی الحدیث ایماء الی قوله تعالیٰ و امرأة مومنة ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا قال صاحب المدارک ای احللنا لک الخ خالصة لک من دون المومنین الخ قال النووی ھذا من خواص النبی ولا یجب مہرھا علیہ ولو بعد الدخول بخلاف غیرہ (مرقاۃ المفاتیح علی مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۶/۳) ظفیر مدیقی مفتاحی

ہوگیا۔ اور مہر لازم نہ ہوا۔ یہ مطلب ہے آیۃ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین کا۔ اس کی تفسیر صاحب جلالین لکھتے ہیں: نکاحا بلفظ الہبۃ من غیر صداق[1] یہ تفسیر موافق مذہب امام شافعی کے ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک ہبہ کے لفظ سے دوسروں کا نکاح بھی منعقد ہوجاتا ہے۔ ان کے یہاں خصوصیت صرف مہر کے نہ ہونے میں ہے کذا فی الکمالین[2]۔

وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب قبول کرایا، کیا حکم ہے

سوال (۶۳) زید و ہندہ میں برسوں ناجائز مخالطت رہی، جب دل میں ہدایت آئی زید و ہندہ میں مشورہ ہوا کہ ہم دونوں کا نکاح ہوجانا چاہئے۔ چنانچہ زید نے عمرو وکیل کو زنانہ مکان میں بلا کر ہندہ کے سامنے عمرو وکیل سے کہا کہ ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں، نکاح کردیجئے۔ عمرو وکیل نے زید سے ہندہ کے سامنے پوچھا کہ مہر کس قدر مقرر ہو۔ زید نے کہا کہ دس درہم شرعی۔ اس بعد عمرو وکیل نے ہندہ سے کہا کہ گواہ کون کون ہیں۔ ہندہ نے کہا کہ شمس الہدیٰ و عثمان۔ اس کے بعد عمرو وکیل اور زید دونوں زنانہ مکان سے باہر نشست کے مکان میں آئے اور وہاں شمس الہدیٰ اور محمد عثمان موجود تھے۔ پھر عمرو وکیل نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ کردیا ان دونوں گواہوں کے روبرو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ عورت جب کسی کو وکیل بالنکاح مقرر کرے تو گواہان کا بھی موجود ہونا عورت کے سامنے شرط ہے یا نہیں اور یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔ ہدایہ جلد اول باب النکاح فصل فی الوکالت وغیرہ میں مسطور ہے وکذلک لو زوج رجل امرأۃ بغیر رضاہا او رجلا بغیر رضاہ وھذا عندنا فان کل عقد صدر من الفضولی ولہ مجیز انعقد موقوفا

---

[1] جلالین مطبوعہ اصح المطابع سورۃ احزاب ص ۳۵۶ ۱۲ ظفیر [2] وقال ابوحنیفۃ ینعقد نکاح غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا وانما خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بترک المہر وحرمۃ نسبہ (کمالین ج

عنی وذ جانا تھا۔ اس نکاح فضولی میں جو منعقد عورت کی رضا پر موقوف ہے باوجودیکہ شہودین کی موجودگی عورت کے نزدیک نہیں اور صورت مذکورہ مسئولہ اس سے اقوی ہے اس لئے کہ عورت خود اجازت دیتی ہے اور شاہدین غائبین کو مقرر کرتی ہے اور یہ بیوہ عورت تھی نکاح ثانی زید سے ہوا۔

الجواب:۔ جب کہ ہندہ نے عمر کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور عمر نے باہر آ کر دو گواہوں کے سامنے ہندہ کا نکاح زید سے کیا اور زید نے قبول کیا تو یہ نکاح منعقد ہو گیا، کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا بوقت ایجاب و قبول ضروری ہے۔ وکیل ہونے کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ شہادت علی التوکیل ہے یہ اس وقت ضروری ہوتی ہے کہ عورت توکیل سے انکار کرے[1]۔ قال فی الدر المختار وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولهما معاً فاہمین انه نکاح[2] الخ اور واضح ہو کہ یہ نکاح فضولی کا نہیں بلکہ اس میں عورت نے عمر کو وکیل بنایا ہے۔ پس ایجاب عمر کا بمنزلہ ایجاب عورت کے ہے اس کے بعد قبول کرنا شوہر کا مفید عقد نکاح کو ہے جب کہ ایجاب وکیل عورت کا اور قبول کرنا شوہر کا روبرو دو گواہوں کے ہو۔ فقط۔

جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۶۴) میری بیوہ بھاوج کو ناجائز حمل رہ گیا، میرے والد نے مجھ پر زور دیا کہ تو کہہ کہ میرا نکاح اس سے پہلے ہو چکا ہے لہذا اس نے جبراً اقرار کر لیا۔ لیکن میں نے نہ ہمبستری کی نہ نکاح، تو نکاح و حمل مانا جائے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے جھوٹے اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اور جب کہ درحقیقت نکاح نہیں ہوا تو حمل بھی ثابت نہ ہوگا۔

---

[1] دیکھئے ہدایہ ص ۳۲۲ ج ۲۔ ظفیر [2] وقد منا ان الشہادة علی الوکالة لا تلزم الا عند الجحود (رد المحتار، باب الکفاءة مطلب فی الوکیل ص ۴۴۸ ج ۲) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲۔ ظفیر [4] اس لئے کہ ایجاب و قبول جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے، پایا نہیں گیا۔

عورت کسی کو وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۵) عورت اور مرد جن میں عشقیہ تعلق ہوجاتا ہے اس طرح خفیہ نکاح کرتے ہیں کہ کسی کو ہمارے نکاح کا پتہ نہ چلے صرف دو گواہ مقرر کر لیتے ہیں اور ان کے سامنے اپنا نکاح کرنا بتلاتے ہیں، مگر ان سے قسم لیتے ہیں کہ کسی دوسرے سے ہرگز نہ بتلانا مگر عورت ان گواہوں کے سامنے اقرار نکاح نہیں کرتی۔ نکاح کرنے والا مرد گواہوں سے کہدیتا ہے کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کر لیا ہے، تم گواہ رہو۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ عورت کو تمہارے سامنے اقرار کرنے کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ عورت نے مجھے اپنا ولی بنا لیا ہے کہ تم میرے ساتھ نکاح کر لو، کیا یہ صورت نکاح جائز ہے۔ اور اسقاط حمل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اور عورت کا نان ونفقہ مرد اپنے ذمہ نہیں سمجھتا، کہتا ہے جب عورت میرے گھر آباد نہیں ہوتی تو اس کا نان ونفقہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا۔

الجواب:۔ عورت بالغہ اگر مرد کو اپنا وکیل بنا دیوے کہ تو مجھ سے نکاح کرنے تجھ کو اجازت ہے، اور وہ مرد دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح اس عورت سے کر لیوے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے[1]۔ جیسا کہ در مختار میں ہے و شرط حضور شاهدين[2] (یعنی نکاح کے صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو) پس نکاح خفیہ جس کی صورت سوال میں بیان کی گئی ہے شرعاً صحیح ہے اور اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ نفخ روح سے پہلے پہلے اسقاط حمل جائز ہے اور اس کی مدت چار ماہ لکھی ہے اس سے پہلے پہلے اسقاط حمل عند البعض جائز ہے۔

---

[1] ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب ووکیلا او ولیا من آخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل ص ۴۲۲/۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳/۲) ۱۲ ظفیر۔

________ کذا فی الشامی[1]۔ اور نفقہ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر باوجود طلب کرے شوہر کے اس کے گھر نہ آوے تو شوہر کے ذمہ نفقہ واجب نہیں ہے[2]۔ الغرض اگرچہ خفیہ نکاح بطریق مذکور منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن جو صورت سوال میں لکھی ہے اس میں تہمت کا موقع ہے اور موقع تہمت سے بچنا مناسب ہے۔ اس لئے مناسب نہیں ہے کہ بطریق مذکور نکاح کرے کہ غرض مشروعیۃ نکاح کے یہ امر منافی ہے اور اس میں اگرچہ اعلان واجب تو ادا ہو جاتا ہے مگر وہ اعلان و اظہار جو مقصود شارع علیہ السلام کو ہے اور مستحب ہے حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ درمختار میں ہے (یندب اعلانہ) ای اظہارہ الخ لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف[3]۔ فقط۔

دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۹) ہندہ کا عقد ثانی ہندہ کے مکان میں زید سے دو گواہوں کے سامنے ہوا، جو مکان و مالک مکان سے خوب واقف تھے، لیکن وقت نکاح معرفت ہندہ کی شاہدین کو نہ دی گئی، اور زید نے ان سے یہ کہا کہ ایک عورت اس مکان میں بغرض نکاح آئی ہے، میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، تم گواہ رہو، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟ پھر زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیا اور نہ ہندہ نے زید پر جبر کر کے تین طلاق دلائی۔ اس صورت میں طلاق بائن کی عدت میں بعد کی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟۔

---

[1] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعۃ اشھر ولو بلا اذن الزوج (درمختار) ھل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منہ شئی ولن یکون ذلک الا بعد مائۃ وعشرین یوما الخ وفی کراھۃ الخانیۃ ولا اقول بالحل اذ المحرم لوکسر بیض الصید ضمنہ لانہ اصل الصید فلما کان یواخذ بالجزاء فلا اقل من ان یلحقہا اثم ھنا اذا اسقطت بغیر عذر ا ھ (ردالمحتار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲) ظفیر۔

[2] لا نفقۃ الخ خارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی الناشزۃ حتی تعود (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب النفقۃ ص ۸۸۹ ج ۲ و ص ۸۹۰) ظفیر

[3] ترمذی ص ۱۲۹ ج ۱۔

الجواب :۔ شامی میں ہے فان کانت حاضرۃ منتقبۃ کفی الاشارۃ الیہا[1] الخ معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور تین طلاق اس پر واقع ہوگئی کیونکہ جبریہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ کی عدت میں دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدۃ[2] الخ۔ فقط

سوال (۶۷) ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت فلاں مہر پر قبول کی پھر بھی لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا، نکاح ہوا یا نہیں

زید بالغ و ہندہ بالغہ کا عقد ہو رہا ہے، بایں صورت کہ ہندہ مکان خاص میں بیٹھی ہوئی تھی اور زید دہلیز میں، عمرو مکان خاص میں جا کر ہندہ کو کہا کہ تم نے پچاس روپے مہر میں زید کی زوجیت کو قبول کیا؟ ہندہ نے کہا قبول کیا (اس وقت مکان خاص میں ہندہ کے پاس علاوہ عمرو کے اور بھی صرف دو عورتیں بالغہ حاضر تھیں۔ پھر عمرو دہلیز پر آکر زید کو کہا کہ تم نے ۵۰ روپے مہر میں ہندہ کو قبول کیا؟ زید نے کہا قبول کیا۔ اس وقت بہت لوگ زید کے پاس قابل شہادت فی النکاح ماحضر تھے۔ اب اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے۔ اگر نکاح صحیح ہوگیا تو یہ اقرار بالنکاح کی صورت ہوگی یا توکیل فی النکاح کی یا غیر ازیں۔ اور اگر اقرار بالنکاح کی صورت ہے تو عمرو مع ان دو اجنبی عورتوں کے جو مکان خاص میں تھیں، ہندہ کے اقرار بالنکاح کے شاہدین بن سکتی ہیں۔ بینوا توجروا! فقط۔

الجواب :۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ عمرو کا ہندہ سے یہ کہنا کہ تم نے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲/۲ ۱۲ ظفیر . . . . . . [2] ایضاً کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۴۵/۲ ۱۲ ظفیر

پچاس روپے الخ توکیل پر محمول ہے یعنی میں نے عمرو کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور اجازت زید سے نکاح کرنے کی دیدی۔ پھر جس وقت عمرو نے زید سے ایجاب وقبول نکاح کیا بحضور شہود اسی وقت نکاح منعقد ہو گیا۔ پس عمرو کا یہ قول زید سے کہ تم نے ۵۰ روپے میں ہندہ کو قبول کیا؟ ایجاب ہے، اور زید کا یہ کہنا کہ میں نے قبول کیا قبول ہے۔ لہٰذا اگر ہندہ معروفہ ہے مجہولہ نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ درمختار میں ہے وینعقد ملتبسًا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ[۱]۔ اور ظاہر ہے کہ وکیل زوجہ کا احدہما میں داخل ہے اور قائم مقام ہے زوجہ کا اس کا نکاح کرنے میں۔ فقط۔

صرف اقرارنامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۶۸) زید نے اپنی دختر ۱۹ سالہ کی نسبت خالد سے کر رکھی تھی جس کو طے ہوئے تقریباً دس سال ہوئے ہیں ابھی تک نکاح کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ زید کو اپنے شہر سے دوسرے شہر میں بغرض روزگار جانا پڑا۔ وہاں کے لوگوں نے اس سے کسی نہ کسی طرح سے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا لکھا لیا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح اس دوسرے شخص سے کر دیا اور کر دوں گا اور اگر نہ کروں تو اس قدر ہرجانہ دوں گا۔ زید کہتا ہے کہ یہ اقرارنامہ مجھ سے ایسی حالت میں لکھایا گیا ہے کہ مجھے دوا دیکر بیہوش کر دیا تھا۔ میں اس جگہ نکاح کرنا نہیں چاہتا۔ پہلے شخص سے کرنا چاہتا ہوں۔ آیا زید کا وہ اقرارنامہ لڑکی کا نکاح سمجھا جائے گا یا محض وعدہ اور انعقاد نکاح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لڑکی خود بالغہ ہے، اس کو اس اقرار کی کچھ خبر نہیں نہ ایجاب وقبول ہوا نہ نکاح پڑھا گیا۔ محض زید کو مجبور کر کے اقرارنامہ لکھا لیا۔ اگر زید اپنی لڑکی کا نکاح پہلی جگہ کر دے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جائے گا، اور اس میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں۔

الجواب:۔ لڑکی اگرچہ بالغہ ہو اگر اس کا باپ اس کا نکاح کسی شخص سے بلا اطلاع

[۱] درمختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۲۔ ظفیر۔

دیا موجودگی دختر بالغہ کے کر دے اور لڑکی کو جس وقت خبر پہنچے تو وہ خاموش رہے تو وہ نکاح صحیح و منعقد ہو جاتا ہے کذا فی الدر المختار۔ اور لڑکی اس کو فسخ بھی نہیں کر سکتی لیکن انعقاد نکاح کے لئے ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے۔ اس طرح کہ دو دونوں گواہ ایجاب و قبول کو سنیں، اور باپ کا یہ کہنا لوگوں کے دباؤ وغیرہ سے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ایجاب ہے۔ اگر اس ایجاب کو شوہر نے قبول کر لیا اگر وہ وہاں موجود تھا اور دو گواہ سننے والے موجود تھے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ اس طرح اگر شوہر وہاں موجود نہ تھا اور شوہر کی طرف سے کسی دوسرے شخص ولی یا فضولی نے قبول کر لیا شاہدین کے سامنے، اور پھر شوہر کو خبر ہونے پر وہ اس نکاح پر راضی رہا اور اس نے اس کو رد نہ کیا بلکہ جائز رکھا اور قبول کیا۔ تب بھی نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔ اور اگر باپ کے اس کہنے کے بعد کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح فلاں شخص سے کر دیا کسی نے اس کو قبول نہیں کیا نہ شوہر نے نہ اس کے ولی وغیرہ نے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کذا فی کتب الفقہ۔ اور فقہاء نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ نشہ والے کے تصرفات بیع و شراء و نکاح دختر وغیرہ نافذ و صحیح ہوتے ہیں۔ پس یہ عذر باپ کا کہ میں بیہوش تھا اور نشہ میں تھا لغو اور باطل ہے۔ فقط۔

لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۷۵) مشرف علی میانجی نے اپنے لڑکے الٰہ بخش کو اپنی بنت صغیرہ کلثوم کو مولوی اعظم اللہ کو دینے کے لئے اجازت دی۔ پس الٰہ بخش نے کہا کہ میں نے مسماۃ کلثوم کو مولوی اعظم کو دیا۔ [illegible] الدین نے کہا کہ میں نے مولوی اعظم اللہ کی جانب سے قبول کیا اور عاقدین کے بھی حسب رواج دیدیئے اور الٰہ بخش نے لے لئے۔ صورت مسئولہ میں کلثوم کا نکاح مولوی اعظم اللہ کے ساتھ منعقد ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ادھن اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح

وان لم یعلم فوعد الخ وفی رد المحتار قوله ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقده لانه یفهم منه التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکها او فعلت لزم الخ اور نیز درمختار میں ہے کہ الفاظ هبه و تملیک و صدقه و عطیه یہ سب کنایات ہیں اگر نیت ان الفاظ میں نکاح کی ہے یا قرینہ ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا الخ پس صورت مسئولہ میں اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کی تھی اور یہ کلام بطور خطبہ نہ تھا اور شہود کے سامنے ایجاب و قبول واقع ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

اس ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۷۰) ایجاب و قبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایۃً بایں طور کہ عورت نے کہا میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا۔ مرد نے کہا میں نے قبول کیا، اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔ یہ زنا تو نہیں ہے۔

الجواب: اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا قال فی الدر المختار وما عدا هما کنایة وهو کل لفظ وضع لتملیک العین الخ کهبة وتملیک وصدقة وعطیة الخ بشرط نیة او قرینة الخ وفیه ایضاً وشرط حضور شاهدین الخ ولو فاسقین الخ او ابنی الزوجین وفی الشامی دلیس هذا خاصا بالابنین[1] الخ نکاح مذکور اگرچہ قاضی کے یہاں ثابت نہیں ہوتا ہے لیکن عند اللہ نکاح صحیح ہے اور مقاربت اور مجامعت درست ہے، اور یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے۔

ایسی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہو جائے

سوال (۷۱) بعض قوموں میں دستور ہے کہ جس کے خاندان میں کوئی ماتم ہو جائے وہ ایک سال سے پہلے شادی نہ کریں گے

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ظفیر ۔ دیکھئے رد المختار کتاب النکاح ص ۳۷۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر صدیقی۔

ہندہ کا ایجاب وقبول ہوا لیکن زید کے قبول کو گواہوں نے نہیں سنا اس کے بعد زید نے ہندہ سے مباشرت کی اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ جو فعل زید سے ہوا اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: جب کہ زید کے قبول کو دو گواہوں نے نہیں سنا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ کذا فی الدر المختار[1] پس ان دونوں پر پھر ایجاب وقبول دو گواہوں کے سامنے کرنا چاہیے اور جو فعل زید سے ہوا اس سے توبہ کرے۔ فقط۔

فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۷۴) بدون گواہوں کے کس طرح نکاح منعقد ہو سکتا ہے۔ اگر فرشتوں کو گواہ کر کے نکاح پڑھا جاوے تو منعقد ہوگا یا نہیں

الجواب: ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون دو گواہوں کے بوقت ایجاب قبول موجود ہونے کے نکاح منعقد ہو جاوے ایسا نکاح جو بدون موجودگی دو گواہوں کے ہو باطل وکالعدم ہے، وہ نکاح نہیں ہے، زنا کا مواخذہ اس پر ہوگا۔ اور فرشتوں کو گواہ بنانے سے بھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کراماً کاتبین وہ فرشتے تو بدون گواہ کے بھی ہر ایک انسان کے کاتب وشاہد ہیں مگر نکاح کے لئے یہ کافی نہیں ہے بلکہ دو مسلمان عاقل بالغ مرد یا ایک مرد دو عورتیں بوقت ایجاب وقبول موجود ہونی چاہئیں۔ فقط

نکاح کے لئے تحریر ضروری نہیں ہے

سوال (۷۵) نکاح میں اگر حاکم کی طرف سے تحریر کو ضروری قرار دیا ہے تو تحریر ضروری ہے یا نہ، بغیر تحریر کے نکاح منعقد ہوگا

---

[1] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً على الاصح ... فلا ينعقد بحضرة النائمين والاصمين. رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲

[2] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً على الاصح ... الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲ ظفير. وفي الخانية والخلاصة تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد اهـ البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۴ ج ۳ ظفير

یا نہ ؟

الجواب:۔ بلاتحریر نکاح منعقد ہو جاوے گا، تحریر ضروری نہیں ہے، شرائط نکاح مثل شہود وغیرہ ہونی چاہئے، تحریر ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے[1]۔ فقط

لفظ ہبہ کے ساتھ بالغہ نے جو نکاح کیا وہ ہو گیا

سوال (۷۶) زید نے مثلاً پانچ چھ آدمی مسلمان عاقلین، بالغین کی روبرو عقد نکاح مثلاً ہندہ عاقلہ بالغہ سے بلفظ ہبہ کر لیا، مثلاً زید جب ہندہ نے زید کی روبرو بالمشافہ کہا کہ میں نے اپنی ذات تجھکو بخش دی، زید نے کہا میں نے تجھکو قبول کی، بعدہٗ ہندہ عاقلہ بالغہ کا نکاح ہندہ کے باپ نے زبردستی جبراً دوسرے شخص مثلاً بکر سے کرا دیا۔ صورت مذکورہ میں نکاح اول جو زید سے ہوا وہ ثابت ہوگا یا نکاح ثانی بکر کا ثابت ہوگا۔

الجواب:۔ لفظ ہبہ کنایات نکاح میں سے ہے، اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ روبرو شاہدین، عاقلین، بالغین کے عورت نے کہا اور مرد نے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا[2] اور جبکہ یہ نکاح کفو سے ہوا تو باپ کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور دوسری جگہ نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔ پس باپ نے جو جبراً نکاح اس بالغہ کا دوسرے شخص سے کر دیا وہ صحیح نہیں ہوا۔ نکاح اول صحیح و نافذ ہے۔ درمختار میں ہے وھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صبي و مجنون الخ لا مکلف الخ فنفذ نکاح حرۃ بالغۃ بلا رضا ولی انتفی ملخصاً[3]۔

منذرجہ ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۷۷) نکاح خوان نے ہندہ کا نکاح اسکی اجازت سے بولایت اس کے ماموں کے عمر کے ساتھ بایں طور پڑھا، اے عمر تم نے مسماۃ

---

[1] والثانی اعنی الشرط الخامس انعقاد سماع اثنین بوصف خاص للایجاب والقبول الخ درکنہ الایجاب والقبول حقیقۃ او حکما (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۳ ج ۳) ظفیر

[2] فینعقد النکاح بلفظ الہبۃ والعطیۃ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۱ ج ۳) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

یا کہ میری دختر فلاں کو بعوض سو روپے مہر کے قبول کیا۔ عمر نے کہا ہاں قبول کیا۔ ایسے ایجاب و قبول سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ایجاب و قبول بطریق مذکور سے نکاح ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے باپ کا نام لیا جائے، یا یہ کہ گواہوں کو اس کا حال معلوم ہو اور وہ اس لڑکی کو جانتے ہوں کہ فلاں شخص کی بیٹی ہے[۱]۔ فقط۔

ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہ ہوا

سوال (۷۸) طائفہ اہل اسلام کی ایک مجلس بغرض نکاح منعقد ہوئی۔ مجلس حاضرہ میں لڑکی کے والد نے نکاح خواں کے اشارہ پر ایجاب کیا، پھر لڑکے کو جو عاقل بالغ اور مجلس میں موجود تھا، قبول کے لئے کہا گیا تو اس نے اور اس کے والد نے قبول سے سکوت کیا، تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب: در مختار میں ہے وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ فلا ینعقد بقبول بالفعل کقبض مھر الخ قولہ فلا ینعقد تفریع علی ما تقدم من انعقادہ بلفظین[۲] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

تاریک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد و عورت نے ایجاب قبول کیا، کیا حکم ہے

سوال (۷۹) ایک شخص نے اپنی ہم کفو بالغہ لڑکی سے بدون اجازت اس کے والدین کے اس طریقہ پر نکاح کیا کہ دو گواہوں کو جو مسافر اور رہ گذر تھے ایک مقام پر ٹھیرا کر اس بالغہ لڑکی کو بھی

---

[۲] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق کزوجت نفسی، و بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت۔

(الدر المختار علی هامش رد المحتار ص۲۶۱ ج۲) لو کانت غائبة و زوجھا وکیلھا فان عرفھا الشھود وعلموا انه اراد ها کفی ذکر اسمھا والا لا بد من ذکر الاب والجد ایضاً، (رد المحتار ص۳۶۱ ج۲) ظفیر

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲ ظفیر۔

وہاں سے گیا۔ بسبب تاریکی شب اور برقع ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے نہ پہچان سکے وہ شخص لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تم نے مجھے حق نکاح میں قبول کیا یا تم نے مجھے اپنے نفس کا اختیار بخشا ہے، وہ لڑکی بجواب کہتی ہے، ہاں میں نے قبول کیا ہے۔ اختیار دیا ہے وغیرہ یہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

الجواب: - شامی جلد ثانی میں بحر سے منقول ہے فان کانت حاضرة منتقبة کفی الاشارة الیہا والاحتیاط کشف وجہہا فان لم یروا شخصہا وسمعوا کلامہا من البیت ان کانت وحدہا فیہ جاز[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہو یا نہیں

سوال (۸۰۱) زید اپنے مکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس اثناء میں ہندہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا زید کے گواہ نے دریافت کیا کہ مہر کیا ہے۔ ہندہ نے کہا ایک سو ساڑھے ستائیس روپے زید نے قبول کر لیا۔ بعد ازاں ہندہ نے اپنا عقد عمر سے کر لیا۔ یہ عقد ثانی صحیح ہے یا نہیں

الجواب: - یہ لفظ کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا کنایات نکاح میں سے ہے اس میں نیت نکاح یا قرینہ کی ضرورت ہے اور صرف ذکر مہر قرینہ نہیں ہے کما حققہ الکمال۔ شامی[2]۔ اور یہ کہ گواہان کو معلوم ہو کہ یہ نکاح ہے۔ پس اگر یہ امور پائے گئے

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ / ۲ ظفیر۔

[2] وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح لانہما صریح وما عداہما کنایة وہو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملة فی الحال کہبة وتملیک وصدقة وعطیة الخ وکل ما تملک بہ الرقاب بشرط نیة او قرینة وفہم الشہود المقصود (در مختار) ھذا ما حققہ الفتح ردا علی ما قدمناہ عن الزیلعی حیث لم یجعل النیة شرطا عند ذکر المہر وحاصل الرد ان المحتار انہ لابد من فہم الشہود المراد (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ / ۲ و ص ۳۶۹ / ۲ و ص ۳۷۰ / ۲ ظفیر

تو نکاح منعقد ہو گیا۔ اس صورت میں دوبارہ نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ نہیں تھا اور قرینہ بھی کوئی علاوہ ذکر مہر کے موجود نہیں ہے تو زید سے اس کا نکاح نہیں ہوا۔ اس صورت میں عمر کے ساتھ نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

ایک شبہ کا جواب | **سوال (۸۱)** اس شبہ کا کیا جواب ہے ولو زوج ابنته البالغة العاقلة بمحضر شاهد واحد جاز ان كانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا فلا[1]۔ یہ دال ہے جواز نکاح پر۔ اس وجہ کہ مامور جو کہ بظاہر عاقد معلوم ہوتا ہے، سفیر محض ٹھیر کر شاہد ہو جاتا ہے اور خود عاقلہ بالغہ عاقدہ ٹھیرائی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مامور کا بننا پھر آنا عاقد فی الشہادت لغو ہے اور آئندہ عبارت سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ لغو نہیں ہے۔ وہ یہ ہے ثم انما تقبل[2] دریافت طلب یہ ہے کہ ترجیح کس کو ہے۔

الجواب: ان دونوں عبارتوں میں جو آپ نے لکھی ہیں کچھ تناقض اور تدافع نہیں ہے۔ اول عبارت سے انعقاد نکاح کا حکم بیان کیا ہے اور دوسری عبارت میں قبول و عدم قبول شہادت کا ذکر ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں کہ شاہدین، فاسقین سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن اگر نزاع ہو اور شہادت کی ضرورت ہو گی تو فاسقین کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہو گا[3]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲۔ ۱۲ منہ

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ ــ ۱۲ ظفیر

[3] ولو فاسقين (در مختار) اعلم ان النكاح له حكمان حكم الانعقاد وحكم الاظهار فالاول ما ذكره والثانی انما يكون عند التجاحد فى الاظهار فلذا انعقد بحضور الفاسقين والاعميين الخ وان لم يقبل اداءهم عند القاضی (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۶ ج ۲) ظفیر۔

یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا | **سوال (۸۲)** زید کہتا ہے کہ بلا حضور شاہدین عقد نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

الجواب: - بلا حضور شاہدین نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ فقط[1] کذا فی کتب الفقہ

عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے | **سوال (۸۳)** ایک مرد اور ایک عورت ایک شخص کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تم ہم دونوں کا نکاح پڑھا دو۔ اس شخص نے کہا کہ نکاح کے واسطے ایک وکیل اور دو گواہ کی ضرورت ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ اگر میں موجود نہ ہوتی تب وکیل اور گواہ کی ضرورت تھی۔ اس شخص نے دونوں کا نکاح پڑھا دیا۔ وہ دونوں مثل زوجین کے رہتے ہیں اور اولاد بھی ہو گئی ہے، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔ آیا دو گواہوں کا ہونا نکاح کے واسطے ضروری ہے اور جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔ نکاح کے وقت گو دو گواہ موجود نہ تھے۔ لیکن شہادت نکاح کے واسطے ایک گواہ نکاح پڑھانے والا موجود ہے اور بعد نکاح جن مرد اور عورتوں کو زوجین نے اپنے نکاح کے تذکرے کئے ہیں، وہ بھی نکاح ہونے کے گواہ ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ -

الجواب: - بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا نکاح الا بشہود[2] اور درمختار میں ہے وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولہما معاً[3] الخ فقط

---

[1] ومنہا الشہادۃ قال عامۃ العلماء انہا شرط جواز النکاح ھکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح ص ۲۵۳) وشرط حضور شاہدین حرین او مکلفین سامعین قولہما معا علی الاصح (الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲) ظفیر

[2] ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲ - ۱۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ - ۱۲ ظفیر۔

پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا اور صحیح نہیں ہوا کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔ اور جب کہ شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا گیا۔ جیسا کہ قاعدہ ہے اذا فات الشرط فات المشروط اور ہدایہ میں ہے ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین[1] الخ اور ایک شخص کی شہادت صوت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے اور بعد میں مشہور ہو جانا اس نکاح کا اور تذکرہ کرنا زوجین کا دوسرے لوگوں کے سامنے سے بھی انعقاد نکاح نہیں ہوتا[2] اور نکاح مذکور سے جو اولاد ہوئی وہ ولدالحرام ہے اگرچہ احتیاطاً نسب ان کا اس شوہر سے عند البعض ثابت ہے جیسا کہ شامی میں ہے ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثل له فی البحر هناك بالتزوج بلا شهود[3] الخ۔ فقط۔

صرف مرد و عورت کے ایجاب و قبول سے جب کہ گواہ نہ ہوں نکاح جائز نہیں

سوال (۸۴) ایک بیوہ عورت اگر اپنے میکے والوں کے خوف سے جو کہ جاہل ہیں اور نکاح ثانی کو معیوب جانتے ہیں۔ کسی نیک مرد سے آپس میں کلمہ کلام اور حسب شرع مہر مقرر کر کے مرد و عورت دو بدو ایجاب و قبول کر لیں اور تیسرے شخص کو خبر نہ ہو تو کیا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ اگر نکاح درست نہیں تو مجامعت کرنے پر کیا کفارہ ہوگا۔

الجواب:- بدون اس کے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو، نکاح صحیح نہ ہوگا۔ پس یہ جائز ہے کہ بیوی بالغہ خود اپنی رضا سے اپنا نکاح کفو میں کرے اور میکہ والوں کو خبر نہ کرے لیکن بوقت ایجاب و قبول دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے بدون اس کے نکاح نہ ہوگا البتہ یہ جائز ہے کہ سوائے ان دو گواہوں کے

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] ولو تزوج بغیر شهود ثم اخبر الشهود علی وجه الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقدا بحضرتهم (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴ ج ۳) ظفیر۔

[3] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد الباطل ص ۸۲۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

اور کسی کو بوجہ مصلحت کے اطلاع نہ کی جاوے۔ پس اگر ایسا کیا کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح صحیح ہے اور شوہر کو مجامعت وغیرہ درست ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو نکاح نہیں ہوا اور مجامعت حرام ہے اور جو کچھ ہوا وہ زنا ہوا۔ اس سے دونوں توبہ کریں اور تب دوبارہ نکاح روبروئے شاہدین کے کریں۔

نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے

سوال (۵۸) نکاح میں جو شہادت جزو نکاح ہے اس کا کیا مطلب ہے، کیا وہ نکاح صرف عندالناس معتبر نہ ہوگا یا عنداللہ بھی معتبر نہ ہوگا۔ اگر عورت مرد میں ایجاب وقبول ہو جاوے اور شہادت نہ ہو تو کیا ان دونوں کا یہ فعل اور باہمی اختلاط عنداللہ بھی زنا میں شمار ہوگا اور وہ دونوں گنہگار ہوں گے یا صرف عندالناس یہ زنا میں شمار ہوگا۔

ایجاب وقبول بغیر گواہ ہو اور بعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹) اگر بوقت ایجاب وقبول شہادت نہ ہوا اور بعد خلوت صحیحہ یا قبل خلوت صحیحہ کے وہ دونوں یا ایک اگر مشہور کردے کہ میرا نکاح ہو گیا ہے اور لوگ اس کو یقین بھی کرلیں تو کیا یہ شہرت شہادت کے قائم مقام ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہوگی تو کیوں، اور اگر ہوگی تو نکاح کا تحقق وجود شہرت کے وقت سے سمجھا جاوے گا یا اس کے پہلے سے کیا عنداللہ عندالناس کی بھی کوئی توجیہ اس میں نکل سکتی ہے یا نہیں۔

شہادت کا مفہوم ایجاب وقبول کے بعد شہرت سے ادا ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۶۰) نکاح میں شہادت کا اصلی راز کیا ہے اور جو راز ہے وہ راز وفلسفہ بعد ایجاب وقبول

۱؎ عند حرین او حر وحرتین مکلفین بالغین مسلمین ولو فاسقین (کنز) بیان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح النکاح بغیر شهود ولا یشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج عن ان یکون سرا ویحصل بحضورهما الاعلان (بحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۶) ظفیر

شہادت نامہ کے وقت حاضر ہونا شرط ہے یا نہیں۔

عدم شہودت پر ثمار اعمال / منیت کا اثر کیوں نہیں ہوتا

سوال ۱۸۵: اگر عدم شہادت والا ایجاب وقبول عند اللہ بھی معتبر نہیں ہے تو کیونکر انما الاعمال بالنیات سے کلیہ سے یہ جزئیہ کیوں خارج ہے اور اس کا حقیقی فلسفہ کیا ہے۔

الجواب: (۱) عند اللہ وعند الناس دونوں اعتبار سے بدون دو گواہوں کے ایجاب وقبول سننے کے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وطی جو اس حالت میں ہوگی وہ زنا شمار ہوگی۔[1]

(۲) دو گواہوں کا بوقت ایجاب وقبول موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا ضروری ہے اور شرط انعقاد نکاح کی ہے۔ بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے بوقت ایجاب وقبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا نہ عند اللہ اور نہ عند الناس اور دلیل اس کی یہ عبارت درمختار کی ہے وشرط حضور شاہدین الخ۔[2]

(۳) حکم وارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونے کے بعد کسی راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکم شریعت بلا چون وچرا وبلا کشف حقیقت ودریافت راز ماننا چاہئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا[3] گواہ کا منشا یہ ہے کہ زنا کی تہمت دور ہو جائے اور یہ تہمت عاید نہ ہو سکے

---

[1] فلا یصح النکاح بغیر شہود لحدیث الترمذی البغایا اللاتی ینکحن انفسہن من غیر بینۃ ولم یرد ہ محمد بن الحسن مرفوعا لا نکاح الا بشہود فکان مشہورا ولذا قال فی ملتقی الفتاوی لو تزوج بغیر شہود ثم اخبر الشہود علی وجہ الخبر لا یجوز (البحر الرائق کتاب النکاح صفحہ ۹۴ ج ۳) خفیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح صفحہ ۳ ج ۲ خفیر

[3] سورۃ الحشر ۱

بعد میں شہرت سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی[1]۔ ظفیر)

(۴) اس کے متعلق بھی وہی جواب ہے جو نمبر ۳ میں گذرا کہ بحکم شریعت حقیقی نسب دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ابطال احکام شرعیہ حقیقی فلسفہ کی بنا پر صحیح نہیں ہے (یہاں صرف اس کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سماج شہر اور خاندان سے ہے، اس لئے صرف نسبت پر اعتماد کافی نہ ہوگا۔ گواہ کے ذریعہ نیت کا مظاہرہ بھی ضروری ہوگا۔ ظفیر)

عالم نے بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں ہوا

سوال (۸۵) اگر خالد مع ہندہ کے زید عالم کے پاس گیا کہ ہندہ کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ زید نے ہندہ سے دریافت کیا، اس نے بھی رضامندی ظاہر کر دی۔ زید نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب وقبول کرا دیا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو اب کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:- یہ نکاح نہیں ہوا۔ نکاح بدون دو گواہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں منعقد نہیں ہوتا، اس صورت میں دوبارہ باقاعدہ بحضور شاہدین نکاح ہونا چاہئے اور ما مضیٰ سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے[2]۔ فقط

---

[1] وفی البحر ثم ان الاشهاد فی النکاح ولدفع تهمة الزنا لا لصيانة العقد عند الجحود والانكار والتهمة تندفع بالحضور من غير قبول على ان معنى الصيانة تحصل بسبب حضورهما وان كان لا تقبل شهادتهما لان النكاح يظهر ويشتهر بحضورهما (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۲/۳) ظفیر

[2] ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين مسلمين الخ اعلم ان الشهادة شرط فى باب النكاح لقوله عليه السلام لا نكاح الا بشهود (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶/۲) ظفیر۔

ناجائز نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے

سوال (۹۰) زید ہندہ سے بلا شہود نکاح کرتا ہے۔ گرچہ یہ نکاح بلا شہود ناجائز ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ گرچہ یہ نکاح بغرض تسلیم من الناس منعقد نہیں ہوا۔ لیکن کیا عند اللہ بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسے نکاح بلا شہود میں گر ناکح منکوحہ سے مجامعت کرے تو کیا ناکح و منکوحہ عند اللہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔

الجواب:- وہ نکاح جس میں دو گواہ نہ ہوں، عند اللہ بھی نکاح نہیں ہے[1] اور وطی کرنا اس میں زنا ہے کما جاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسهن بغیر بینة والاصح انه موقوف عن ابن عباس رض رواه الترمذی۔ اقول والموقوف فی مثل هذا له حکم المرفوع کما تقرر فی الاصول قال فی اللمعات وفیه ان النکاح بلا شهود فاسد وهو مذهب عند جمهور الائمة الخ[2] وفی الدر المختار تزوج بشهادة الله ورسوله لم یجز بل قیل یکفر[3] فقط۔

شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب قبول ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۹۱) زید نے اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کی کہ مجلس ایجاب و قبول میں صرف دو چار شیعہ تھے۔ جو گواہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں جو غالی ہونے میں تھے۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- نکاح کے گواہوں میں فقہاء نے مسلمان گواہوں کی شرط لگائی ہے شیعہ کے بعض فرقے کافر کے حکم میں ہیں۔ جو غالی نہیں ہوتے وہ گو فاسق ہیں مگر مسلمان ہیں احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح پھر مسلمان سنی گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کیا جائے[4] فقط

---

[1] ومنها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النکاح هکذا فی البدائع عالمگیری

شرح کتاب نکاح باب اول ص ۲۵ ج ۱ [2] ترمذی مع حاشیہ ص ۱۳۰ ج ۱ و ص ۱۳۱ ظفر

[3] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ و ص ۳۸۰ ج ۲ ظفر

[4] شرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا الخ (بقیہ حاشیہ بر ص ۹۶)

سوال (۹۲) مدعی اور مدعا علیہ ایک عالم کے پاس نکاح کا معاملہ لے کر گئے۔ عالم نے مدعی سے پوچھا	دو گواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی، تو کیا حکم ہے

کہ دعویدار نکاح کا کون ہے۔ مدعی نے کہا میں خود ناکح نہیں ہوں، ناکح سفر میں ہے۔ میں اس کا برادر ہوں۔ ایک شخص نکاح ہونا بیان کرتا ہے اور دوسرا منگنی کا ہونا بیان کرتا ہے کہ خطبہ ہوا ہے نکاح نہیں ہوا ہے۔ اور مدعا علیہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنی دختر کا خطبہ کیا ہے۔ مدعا علیہ سے عالم نے کہا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا، تم اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتے ہو، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: جب کہ نکاح کے دو گواہوں میں اختلاف ہو جاوے، ایک نکاح کا ہونا اور ایک صرف خطبہ اور منگنی کا ہونا بیان کرے تو ظاہر ہے کہ بصورت انکار مدعا علیہ (از نکاح) . . . . . . نکاح ثابت نہ ہوگا۔ فتویٰ اس عالم کا جس نے بسبب نہ متفق ہونے دو گواہوں کے نکاح پر فتویٰ عدم صحت نکاح کا دیا ہے صحیح ہے جیسا کہ درمختار میں ہے: وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولهما معاً علی الاصح الخ[1]

سوال (۹۳) بکر نے ہندہ سے اپنی رضامندی	خود نکاح کیا مگر کہتا ہے کہ نشہ میں تھا تو کیا حکم ہے

سے نکاح کیا، بکر کی عمر ۲۰ سال اور ہندہ ۱۲ سال کی ہے۔ تین روز بعد بہن بہنوئی کے بہکانے سے نکاح کا یکدم انکار کر کے کہتا ہے کہ ہم نشہ میں تھے، لوگوں نے ہم کو بہکا کر نشہ میں اقرار

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۸۵) مسلمین لنکاح مسلمة ولو فاسقین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲) ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

کرادیا ہوگا جس کی ہمیں خبر نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اب نہ وہ ہندہ کو گھر لیجاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ نفقہ دیتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ نابالغہ کے ولی کی وساطت سے اگر [illegible] شوہر دو گواہوں کے سامنے جنھوں نے ایجاب وقبول کو سنا [illegible] نکاح صحیح ہوگیا[1]۔ انکار شوہر کا معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق یا وفات شوہر کے اور کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ نفقہ عورت کا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔ فقط

بے گواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے، اور اولاد کی امامت جائز ہے یا نہیں

سوال (۹۷) ایک شخص نے ہندہ بھاوج سے نکاح ہونا ظاہر کیا اور دو غیر قوم شخصوں کو دیہات کی آڑ میں مسماۃ سے یہ بیان کرادیا کہ میرا نکاح فلاں سے ہوگیا ہے۔ نہ کوئی نکاح پڑھنے والا ہے نہ گواہ ہیں۔ تو نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس نکاح سے جو اولاد ہو وہ صحیح سمجھی جاوے گی یا ولدالزنا۔ اور اولاد مذکورین سے کسی کو امام بنانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دو گواہ بوقت ایجاب وقبول ہونا ضروری ہے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا[2]۔ اور بلا گواہ کے نکاح سے جو اولاد ہوئی وہ ولدالزنا ہے[3]۔ باقی ولدالزنا اگر صالح ہو تو امامت اس کی درست ہے۔

---

[1] ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين الخ (هدايه كتاب النكاح ص ۲۸۶ ج ۲) ظفير۔

[2] وشرط حضور شاهدين مكلفين [illegible] سامعين قولهما معا (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲) ظفير۔

[3] والمراد بالنكاح الفاسد النكاح الذي لم يجتمع شرائطه كتزوج الاختين معا والنكاح بغير شهود الخ يجب على القاضي التفريق بينهما الستر [illegible] فلا يعد ان وان النسب يثبت فيه (البحر الرائق باب المهر ص ۱۸۱ ج ۳) ظفير۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایجاب وقبول بغیر گواہ ہوا ہے تو [illegible] نسب ثابت ہوگا۔ ظفیر

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح درست نہیں ہوا

سوال (۹۵) ایک بالغہ لڑکی نے ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایک بالغ لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بعوض پانچ ہزار روپے کے آپ مجھکو اپنی زوجیت میں قبول کریں۔ لڑکے نے قبول کر لیا۔ سوا اس کے اور کوئی احکام عقد کے ادا نہ ہو سکے مثلاً خطبہ و گواہ وغیرہ کا ہونا۔ یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے وشرط حضور شاہدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولہما معاً الخ[۱] پس معلوم ہوا کہ بدون حاضر ہونے دو مرد آزاد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہ ہوگا پس صورت مسئولہ میں کہ صرف ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فقط۔

عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے

سوال (۹۶) اگر زنے۔ زنے را در نکاح خود یا شخصی وکیل کند و آں وکیل بعد ثبوت وکالت نفس موکلہ مذکورہ بہ شخص مذکور نکاح کرد، نکاح درست شود یا نہ۔

الجواب:۔ اگر بحضور شاہدین ایجاب و قبول نکاح شود نکاح صحیح است۔ الی میں وکالت زن معتبر است۔ فقط

بذریعہ خط ایجاب و قبول سے نکاح کب درست ہوگا

سوال (۹۷) فاطمہ ایک عاقلہ بالغہ نوجوان خواندہ لڑکی ہے۔ مسائل شرعیہ سے بھی واقفیت رکھتی ہے ایک قوم سے ہے جس کے یہاں اب تک یہ رسم بند دانہ چلی آتی ہے کہ وہ یک گوت میں رشتہ ناتہ نہیں کرتے۔ لڑکی خود ایک لڑکے سے جو انہیں کے گوت میں سے ہے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے گویا برادری کی رو سے نکاح نہیں کر سکتی باقی دینی لحاظ سے لڑکا

---

[۱] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۷۳ ج ۲۔ ظفیر

اس کا بالکل کفو ہے۔ اب یہ لڑکی چاہتی ہے کہ میں پہلے اس کے ساتھ خفیہ نکاح کرلوں اور بعد میں اس کا اظہار کردوں، بعد میں والدین مجبور ہو کر نکاح کو مان لیں گے اب یہ لڑکی گاؤں کے گواہاں تو برائے نکاح نہیں کرسکتی کیونکہ پہلے ہی راز افشا ہونے کا خوف ہے اس لئے لڑکی خود اپنے ہاتھ سے اپنا مکمل حال اور ایجاب لکھ کر دیتی ہے کہ لڑکا کہیں دوسری جگہ جاکر گواہوں کے روبرو ایجاب پڑھ کر سنادے اور وہ قبول کرے اور اسی کاغذ پر لکھدے۔ آیا اس طور سے نکاح منعقد ہوجاوے گا یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اگر مرد اس ایجاب مکتوب از جانب عورت کو دو گواہوں کے سامنے پڑھ کر سنادیوے اور انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے تو نکاح منعقد ہوجاوے گا[1]۔ اور ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ وہ عورت اس مرد کو وکیل اپنے نکاح کا بنادیوے یعنی یہ کہدے یا لکھدے کہ میں نے تجھکو اختیار دیا کہ اپنا نکاح مجھ سے کرے اور مرد دو گواہوں کے اس کو ظاہر کر کے انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے یا یہ کہدے کہ میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کرلیا تب بھی نکاح منعقد ہوجاوے گا۔ کذا فی الشامی[2] وغیرہ۔ اور چونکہ یہ نکاح کفو میں ہے لہذا اس کی صحت کے لئے اجازت اولیاء کی ضرورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار[3]

---

[1] وافاد المصنف ان انعقاد النکاح بکتاب احدھما یشترط فیہ سماع الشاھدین قراءۃ الکتاب مع قبول الآخر (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۵ ج۳) ظفیر

[2] واذا اذنت المرأۃ للرجل ان یزوجھا من نفسہ نعقد بحضرۃ شاھدین جاز (ہدایہ فصل فی الوکالۃ ص۳۰۲ ج۲) ظفیر۔

[3] نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی الخ ولہ الاعتراض فی غیر الکفوء (در مختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۴۰۷ ج۲) ظفیر۔

دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیجدیا اور مرد نے خط پڑھ کر قبول کیا کیا حکم ہے

سوال (۹۸) ایک عورت نے دو تین آدمیوں کے سامنے ایک شخص کو لکھ کر بھیجدیا کہ میں اپنی راضی سے بالعوض مہر شرعی تمہارے نکاح میں آچکی، اس نے قبول کر لیا تو یہ نکاح ہوگیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے کہ جس مرد کو عورت نے ایسا لکھا ہے وہ دو گواہوں کے سامنے عورت کی تحریر کو سنا کر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ غرض دو گواہوں کا ہونا اور اعادہ تحریر عورت کا کرنا اور اس کے بعد روبرو دو گواہ کے قبول کرنا شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

دھوکہ سے تحریر کے ذریعہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۹۹) اگر کوئی شخص فریب سے عورت کے سامنے یہ لفظ لکھ کر پیش کرے اور کہے کہ یہ تحریر پڑھو "زوجنی معک" پھر اس کے جواب میں خود کہے "قد قبلت معک"۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی صورت میں انعقاد نکاح میں اختلاف ہے[2]۔ علاوہ بریں حضور

---

[1] قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلاناً کتب الیّ یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب او التعبیر منه منها قد سمعوا الشطرین (رد المحتار کتاب النکاح مطلب التزوج بارسال کتاب ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر

[2] فی الفتح لو لقنت المرأة زوجت نفسی بالعربیة ولا تعلم معناه وقبل والشهود یعلمون ذلک او لا یعلمون صح کالطلاق وقیل لا کالبیع کذا فی الخلاصة ومشی فی الخانیة ... رجل اذا لقنه ولا یعلم معناه (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۶ ج ۲) ظفیر

شاہدین ذی تمییز شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

جب دعا کے بہانے ایجاب کرایا اس طرح کہ گواہ نہ سمجھے تو نکاح درست نہیں ہو

سوال (۱۰۰۱) زید پڑھا لکھا اور درویش آدمی بکر کے مکان پر آیا کرتا تھا۔ اتفاق سے اس کا قصد حج بیت اللہ کا ہوا۔ اس کی معیت میں خالد اور ولید تھے۔ وہ بکر کے مکان پر گیا دروازہ میں سے بکر کی زوجہ کو بلایا اور کہا کہ میرا قصور معاف کرو میں حج کو جاتا ہوں۔ بکر کی زوجہ نے کہا تم نے ہمارا کیا قصور کیا ہے۔ اس پر زید نے بہت اصرار کیا کہ ہمارا قصور معاف کرو۔ زید کے اصرار کی وجہ سے زوجہ بکر نے کہا کہ معاف کیا۔ اس کے بعد دختر بیوہ بکر کو آواز دی اور کہا کہ تم کچھ وظیفہ پڑھتی ہو۔ اس نے کہا کہ نماز پڑھتی ہوں اور جو دعا آپ نے بتائی تھی وہ پڑھتی ہوں وہ کیا دعا ہے۔ تب اس نے کہا کہ یہ ہے نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اس کے بعد زید نے کہا یہ اور پڑھا کرو منقولہ یعنی دختر مذکور رب زوجنی مولنا یا رب زوجنی مولنا جس وقت یہ الفاظ تعلیم کر رہے تھے تب بیرونی دروازے سے خالد و ولید کے ایک نے بھی خوب غور سے بھی سنا، اس کا بیان ہے کہ یہ الفاظ تھے زوجنی للہ یا مولا۔ اس دختر سے یہ الفاظ صحیح ادا نہ ہوئے تو زید نے پھر بتلائے تب اس دختر نے زوجتی للہ یا مولا کہا اور زید نے قبلت کہا۔ ایسی حالت میں کہ دختر مذکورہ اور موجودین میں سوائے عربی خواں کے یہ جانتے ہیں کہ یہ درویش دعا تعلیم کر رہے ہیں، ان کو ہرگز خیال نہیں ہے کہ ایجاب و قبول ہو رہا ہے اور نہ یہ لوگ گواہ ہیں بلکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دعا تعلیم ہو رہی ہے اور وہ دختر بھی یہی جان کر تمام تر کہہ رہی ہے کہ میں دعا سیکھ رہی ہوں۔ اس صورت میں کہ نہ عورت جانتی ہے کہ میں اپنا نکاح کر رہی ہوں اور نہ گواہ جانتے ہیں کہ اس عورت کا نکاح ہو رہا ہے سوائے عربی خواں کے۔ ایسی حالت میں زوجتی للہ یا مولا کہنے سے ایجاب ہو جائے گا یا نہ اور نکاح زید کا دختر مذکورہ سے صحیح ہو گا یا نہیں، نہ اس وقت مہر کا ذکر ہوا نہ اس کے بعد۔

---

[1] و شرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر لیتحقق رضاهما و شرط حضور شاہدین حرین او حر و حرتین [illegible] جلد [illegible] ص ۳۲۵۔ ظفیر

الجواب: - اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا کیونکہ اس قدر جاننا عورت کا اور دو گواہوں کا ضروری ہے کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور یہ نکاح کے الفاظ ہیں اور یہ مجلس نکاح ہے اگرچہ حقیقت معنی نہ جانتے ہوں چنانچہ شامی نے صاحب درمختار کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے ولا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول الخ - لکن قید فی الدر رعدم الاشتراط بما اذا علما ان هذا اللفظ ينعقد به النكاح اى وان لم يعلما حقيقة معناه الخ[1]

خط کے ذریعہ نکاح | **سوال** (۱۰۱) زید نے اپنی لڑکی کو بکر کو دیا اور اس سے یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تم کو دی، اس کے زید نے بکر کو خط لکھا اور تین آدمیوں کے دستخط کرائے، تو خط پر نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب: - اگر زید نے بکر کو خط اس مضمون کا بھیجا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح تم سے کیا اور مکتوب الیہ نے اس کے مضمون کو حاضرین کو سنایا اور قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

نکاح خط وکتابت کے ذریعہ | **سوال** (۱۰۲) مثلاً ایک عورت نے ایک شخص کو خط لکھ کر میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اتنے مہر پر، آپ منظور کریں۔ ادھر سے اس شخص نے اس کے جواب میں لکھ کہ مجھے منظور ہے۔ اور وہ شخص دو شخصوں کے سامنے پڑھ کر اور اس کا جواب بھی ان کو سنا کر لکھ دیا تو کیا یہ نکاح ہو گیا۔ مگر اس عورت نے خفیہ بلا دو شرعی گواہ کے خط لکھا ہو۔ تو کیا یہ نکاح ہو جاوے گا یا ادھر سے بھی دو گواہ شرعی ہونے کی ضرورت ہو گی، اور ان دونوں خطوں پر دونوں فریق کے گواہان کے دستخط بھی ہونے چاہئیں یا نہیں۔

الجواب: - شامی میں خط پر جواز نکاح کی یہ صورت لکھی ہے کہ مثلاً عورت کو

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر

خط لکھے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اور عورت دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اس خط کو پڑھے اور کہہ دے کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا اور اس صورت کے موافق یہ بھی جائز ہے کہ عورت مرد کو خط لکھے اور مرد دو گواہوں کے سامنے اس کا خط پڑھے اور یہ کہہ دے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا۔ غرض یہ کہ اگر دو گواہوں کے سامنے شوہر نے اس خط کو پڑھ دیا اور قبول کر لیا تو نکاح ہو گیا۔ فقط

مذکورہ تحریر سے نکاح نہیں ہوا

سوال (١٠٣) ایک دختر سالہ نے اپنا عقد خلاف مرضی والدین اس طریقہ سے کیا ہے کہ جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی اس کو یہ تحریر لکھی کہ میں بصحت و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار برضائے خود اپنے نفس کو بعوض پانچسو روپے دین مہر مؤجل کے تمہاری زوجیت میں دیتی ہوں اور چند گواہوں کے نام بھی یہ تحریر بھیج دی اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ صورت جواز نکاح بذریعہ تحریر شامی میں فتح القدیر سے نقل کی ہے اگر کسی مرد نے عورت کو لکھا کہ مجھ سے نکاح کر لو اور اس عورت نے گواہوں کو بلا کر ان سے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر لیا ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر عورت نے گواہوں کے سامنے مرد کی طرف سے کچھ کلام نقل نہ کی اور صرف یہ کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں شخص سے کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا، البتہ اگر عورت مرد کو یہ لکھے کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو اس پر مرد نے

۱؎ ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب۔ وصورتہ ان یکتب الیہا یخطبہا فاذا بلغہا الکتاب احضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منہ، او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشہدوا انی زوجت نفسی منہ، اما لو لم تقل بحضرتہم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد۔ لان سماع الشطرین شرط صحۃ النکاح واسماعہ بکتاب او التعبیر عنہ منہا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲) ظفیر۔

دو گواہوں کے سامنے عورت کے اس پیام کو نقل کرے کہا کہ تم گواہ رہو میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کر لیا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ الغرض جواز نکاح کے لئے اس صورت میں ضروری ہے کہ مرد روبرو دو گواہوں کے یہ نقل کرے کہ فلاں نے مجھ کو لکھا ہے اور وہ مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور قبول کر لیا۔ اس طرح اگر کیا جاوے گا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ شامی[1]۔ فقط (صورت مسئولہ میں نکاح درست نہیں ہوا۔ ظفیر)

جب گواہوں کا ایجاب و قبول کو سننا محتمل ہے تو دوبارہ نکاح کیا جاوے

سوال (۱۰۴) عمرو کہتا ہے کہ میری مناکحت اس طرح ہوئی تھی کہ میری منکوحہ کا چچا ولی مع دو شاہدوں کے ان کے پاس جا کر اجازت لے آیا۔ مجلس نکاح میں اس نے میرے کان میں آہستہ سے ایجاب کیا۔ میں نے بھی آہستہ سے قبول کیا اور مجھے یقین ہے کہ یہ الفاظ ایجاب و قبول کے ہم عاقدین کے سوا کسی نے بھی نہیں سنے ہوں گے۔ اس صورت میں نکاح فسخ کر کے تجدید نکاح کی جاوے یا کیا کرنا چاہئے۔ اگر بوجہ فسخ دیانتہً ہے تو حقوق عباد عدم توریث و مہر مثل وغیرہ فسخ پر قضاءً مرتب ہوتے ہیں، اس پر بھی مرتب ہوں گے یا نہیں۔

الجواب :- ظاہر ہے کہ سننا دونوں شاہدین کا ایجاب و قبول کو محتمل ہو گیا۔ پس تجدید نکاح بلا فسخ نکاح کر لیا جاوے تجدید نکاح احتیاط کے لئے پہلے نکاح کو فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ کفر محتمل میں فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تجدید نکاح

---

[1] تنویر و شرح و شامی قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح (رد المحتار کتاب النکاح مطلب التزوج بارسال کتاب ص ۳۶۴/ ج ۲) ظفیر

بمہر جدید کرلی جاوے اور عدم توریث وغیرہ ثمرہ اس پر مرتب نہ ہوں گے اور مہر پہلا بھی لازم ہوگا اور دوسرا بھی[1]۔ فقط

صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں ہے

سوال (۱۰۵) اگر پدر نفس دختر نابالغ خود بہ پسر شخص بہ نکاح بدہد آں شخص برائے پسر قبول کند گواہ صرف ملا صاحب دارد آں نکاح راچہ حکم است۔

الجواب: اگر آں پسر ہم نابالغ است نکاح منعقد نشد کہ صرف یک گواہ ملا صاحب باقی ماند۔ البتہ اگر پسر بالغ باشد تعبیر ماپدرش بورانع شود و پدر ہم گواہ متصور شود پس نکاح منعقد شود۔ کما صرح بہ الفقہاء[2]۔

بیوہ کا نکاح ایک مولوی صاحب نے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مرد سے کردیا کیا حکم ہو

سوال (۱۰۶) ایک مولوی صاحب نے یک بیوہ بالغہ سے اذن لے کر روبرو دو گواہوں کے، یعنی دو عورتوں کے اس کا نکاح ایک مرد سے کردیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔

الجواب: اگر وہ بیوہ عورت اس مجلس نکاح میں موجود تھی تو وہ مولوی صاحب نکاح خواں گواہ سمجھے جاویں گے اور دو عورتیں مل کر ایک مرد اور یہ مولوی گواہ نکاح کے ہو جاویں گے۔

---

[1] وشرط حضور شاہدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولہما معاً علی الاصح (در مختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲) ظفیر۔

[2] و لو زوج بنتہ البالغۃ العاقلۃ بحضرۃ شاہد واحد جاز ان کانت ابنتہ حاضرۃ (در مختار) قید بالبالغۃ لانہا لو کانت صغیرۃ لا یکون الولی شاہدا لان العقد لا یمکن نقلہ الیہا بحر (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲) ظفیر۔ سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح ایک دوسرے شخص کے لڑکے سے کیا مگر اس طرح کہ اس مجلس میں لڑکے کے والد کے سوا صرف ایک قاضی صاحب تھے اور کوئی نہ تھا۔ جواب کا منشا یہ ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا اس لئے کہ صرف ایک گواہ تھا۔ البتہ اگر لڑکا بالغ ہوتا تو نکاح اس صورت میں درست ہو جاتا۔ ظفیر

اوران کا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کما فی الدر المختار ولو زوج بنته البالغة العاقلة بحضرۃ شاهد جاز ان كانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا لا۔ الى ان الامر متى حضر جعل مباشرا ۱ھ[1]۔ درمختار۔ فقط

ولی کی اجازت لینے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں۔ لہذا نکاح ہو گیا

سوال (۱۰۷) زید نے اپنی لڑکی باکرہ بالغہ سے تنہا کہا کہ میں تیرا نکاح محمود سے کرتا ہوں زید کی لڑکی سنکر چپ رہی۔ بعد میں زید نے مجمع عام میں آکر بکر سے کہا کہ میری لڑکی کا نکاح محمود سے پڑھ دے اور اس قدر مہر مقرر کر دے۔ بکر نے خطبہ پڑھ کر محمود سے کہا کہ زید نے اپنی لڑکی کا بعوض ڈیڑھ سو روپے کے تجھ سے نکاح کیا۔ محمود نے کہا قبول کیا میں نے، اور بکر نے عقد کے وقت زید کی لڑکی کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ زید کے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو صورت مسئولہ میں زید کی لڑکی کا نکاح محمود سے صحیح ہے یا نہیں۔ اور اجازت لینے کے وقت اپنی لڑکی سے زید کا شہادت کو ترک کرنا یعنی دو گواہوں کو اپنے ہمراہ نہ لیجانا، یا عقد کے وقت بکر کا ایجاب میں زید کی لڑکی کا نام نہ لینا نکاح میں فساد ڈالتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح محمود کا اس صورت میں زید کی دختر سے صحیح ہو گیا کیونکہ ولی کی لڑکی سے اجازت لینے کے وقت اشہاد ضروری نہیں ہے[2]۔ صرف ایجاب و قبول کا منعقد

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲۔ ظفیر۔

[2] ولا يشترط الاشهاد على التوكيل (بحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۵ ج ۳) فان استاذنها هو اى الولى وهو السنة او وكيله او رسوله او زوجها وليها واخبرها رسوله او فضولي عدل فسكتت عن رده مختارة او ضحكت غير مستهزئة او تبسمت او بكت بلا صوت الخ فهو اذن اى توكيل فى الاول (درمختار) اى فيما اذا استاذنها قبل العقد حتى لو قالت بعد ذلك رضيت ولم يعلم به الولى فزوجها صح (رد المحتار باب الولى ص ۴۰۸ ج ۲) ظفیر۔

دو گواہوں کا شرط ہے۔ کما فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين الخ سامعين قولهما معا فاهمين انه نکاح[1]۔ اور جب کہ زید کے صرف ایک دختر ہے تو جہالت مرتفع ہے اور یہ امر جواز نکاح کے لئے کافی ہے جیسا کہ رد المحتار شامی میں بہ شرح قول ماتن ولا المنکوحة مجهولة مذکور ہے فلو زوج بنته منه وله بنتان لا يصح الا اذا كانت احدهما متزوجة فينصرف الى الفارغة[2] الخ فقط

بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح صرف لڑکے باپ کی موجودگی میں قاضی نے پڑھا دیا تو نکاح ہوگیا

سوال (۱۰۰۱) مسماۃ بگو کا نکاح غنی زماں سے کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل جزئیات ہیں۔ فریقین کے رہائشی مکانوں کے درمیان دس قدم کا فاصلہ ہے۔ بوقت نکاح علی زماں کی والدہ اور مسمی بہندہ گواہ تھے اور ایک قاضی صاحب۔ مہر کا نام تک نہیں لیا گیا۔ قاضی کو نکاح خوانی بھی نہیں دی وکیل کوئی نہ تھا۔ فریقین بالغ تھے۔ نکاح کو عرصہ چھ سال ہوا تک آباد نہیں ہوئے نہ مسماۃ کو روٹی کپڑا دیا۔ یہاں کے علماء اس نکاح کو فاسد کہتے ہیں آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر مسماۃ بگو بالغہ بھی مجلس نکاح میں موجود تھی تو قاضی صاحب بھی گواہ شمار ہو کر نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اصل یہ ہے کہ نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا شرط ہے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں تب بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے[3]۔ اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس نے نکاح خواں کو اجازت نکاح کی دی اور اس نے روبرو ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح پڑھ دیا تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نکاح خواں بھی گواہ شمار ہو جاتا ہے جیسا کہ در مختار

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار، کتاب النکاح ص [illegible] ج ۲۔ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص [illegible] ج ۲۔ ظفیر۔ [3] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص [illegible] ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔

میں ہے ولو تزوج بنتہ البالغۃ العاقلۃ بحضرۃ شاھد واحد جاز ان کانت ابنتہ حاضرۃ لانھا تجعل عاقدۃ الخ[1] اور مہر کا ذکر نہ ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے[2] اور نکاح خواں کو نکاح خوانی نہ دینا یا وکیل نہ ہونا کچھ خلل انداز انعقاد نکاح میں نہیں ہے اور ایک جگہ زوجین کا نہ رہنا یا نان و نفقہ نہ دینا موجب فسخ نکاح نہیں ہے، لیکن شوہر اگر حقوق زوجہ ادا نہ کرے یا نفقہ نہ دیوے تو عاصی ہے اور نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے[3]. فقط

عورت مرد کو وکیل بنادے کہ اپنے ساتھ نکاح کرلو تو اس کے کرنے سے نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۰۹) مسماۃ زینب چاہتی ہے کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ ہو جائے۔ مگر خوف کی وجہ سے عمر کو بلا کر گھر پر نہیں کر سکتی، لہذا عمر ہی کو اپنا وکیل مقرر کر دے۔ وہ اپنا نکاح زینب سے کرلیوے، درست ہے یا نہ؟

الجواب: اس طریق سے نکاح کرنا جائز اور صحیح ہے۔ زینب و عمر کا نکاح اس طور سے منعقد ہو جاوے گا۔ درمختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب و وکیلا او ولیا من آخر او ولیا من جانب و وکیلا من آخر[4] فقط

مشروط نکاح درست ہے اگرچہ شرط پوری نہ کرے

سوال (۱۱۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۰ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر [2] وان لم یسمه او نفاہ فلھا مھر مثلہا ان وطئ او مات عنھا لما روی فی السنن والجامع للترمذی عن عبداللہ بن مسعود فی رجل تزوج امرأۃ فمات عنھا ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا الصداق فقال لھا الصداق کاملاً الخ (البحرالرائق باب المھر ص ۱۵۶ ج ۳) ظفیر [3] فتجب النفقۃ للزوجۃ بنکاح صحیح علی زوجھا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب النفقۃ ص ۸۸۶ ج ۲) ظفیر [4] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار مطلب فی الوکیل والفضولی بالنکاح ص ۴۸۹ ج ۲ ظفیر۔

مسئلہ میں کہ عمر نے زید سے درخواست کی کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کردے میں ہمیشہ تیری خدمت میں رہوں گا اور کسی امر میں نافرمانی نہ کروں گا۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میری شرطیں یہ ہیں کہ تو اپنی جائے قیام کو چھوڑ کر میرے پاس رہے میرے خلاف نہ ہو۔ اور راستے میرے گھر کے آدمی وہاں رہیں ان کے خرچ کا متکفل ہو اور نکاح کے معاملہ کو فاش نہ کرے تو میں اس وقت تیرا نکاح کئے دیتا ہوں اور پھر جب میرے گھر کے آدمی آجائیں ان کی رضامندی سے کہ تیرا دستور کے موافق پھر نکاح پڑھا کر رخصت کردوں گا، یہ کہہ کر محض اس کے اطمینان کے لئے دو آدمیوں کے سامنے ایجاب وقبول کرایا۔ یعنی نابالغ کی طرف سے زید نے خود ولی کی صورت نکاح کر دیا، اس کے بعد جب گھر کے آدمی زید کے آگئے تو نہ تو دختر کی ماں یعنی زید کی بیوی رضامند ہوئی نہ عمر نے شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط پوری کی، یعنی نکاح کا راز بھی فاش کر دیا اور اپنی جائے مسکن نہ چھوڑ کر زید کے پاس بھی نہ رہا اور اس کے خرچ کا متکفل بھی نہ ہوا اور باوجود اس کے اب مصر ہے کہ میری بیوی کو رخصت کردو اس صورت میں شرائط مذکورہ کا لحاظ ہو کر نکاح ناجائز قرار دیا جاوے گا یا یہ نکاح جائز قرار دیکر شرائط کا بالکل لحاظ نہ کیا جاوے گا۔

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح ہو گیا، شرائط کے پورا نہ کرنے سے نکاح میں فرق نہیں آیا، اگرچہ شوہر کو دیانۃً پورا کرنا شرائط کا ضروری تھا مگر پورا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ مفتی مدرسہ ہذا۔

---

[1] وللولی نکاح الصغیر والصغیرۃ جبراً ولو ثیبا ..... لزم النکاح (الدر المختار ص ۱۹۲ ج ۲ باب الولی) ولا یثبت فی النکاح خیار الرؤیۃ والعیب والشرط (الی قولہ) حتی اذا فعل ذلک فالنکاح جائز والشرط باطل اھ (عالمگیری مصری ص ۲۵۵ ج ۱) ظفیر

ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۱۱) ایک شخص کا ایک طوائف سے ایک سال تک ناجائز تعلق رہا بعد میں ایک مرد معمر پرہیزگار نے ان دونوں کا نکاح بلا موجودگی وکیل و گواہ کے کر دیا، عورت مکان کے اندر موجود تھی، اس کے پاس اسکی ماں اور بہن اور ان معمر شخص کی عورت اور وہ مرد معمر موجود تھے۔ تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب:- نکاح میں شرط ہے کہ دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب و قبول کی سننے والی موجود ہوں[۱]۔ پس اس صورت میں ایک مرد معمر اور ان کی زوجہ اور دو عورتیں اور بھی موجود تھیں۔ لہٰذا اگر طوائف مذکورہ نے اس مرد معمر کو وکیل اپنے نکاح کا بنا دیا تھا اور اس نے شوہر سے قبول کرایا، اور ایک مرد معمر اور دو عورتوں نے سن لیا تو نکاح شرعاً صحیح و منعقد ہو گیا۔ درمختار وغیرہ[۲]۔

لڑکی کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۲) دولہا و دلہن کی طرف سے لوگوں نے حاضر ہو کر دلہن سے کہا کہ بعوض دو سو روپے مہر زید کو قبول کیا، ہندہ نے کہا میں نے قبول کیا۔ حالانکہ وکیل نے دولہا کے باپ کا نام نہیں لیا، اس صورت میں نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- دولہا اگر حاضر مجلس نکاح ہے اور اس نے خود قبول کیا ہے تو اس کے باپ کا نام معلوم ہونے کی ضرورت نہیں ہے[۳] اور اگر مجلس نکاح میں موجود

---

[۱] و شرط حضور شاهدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین معًا ... علی الاصح، (الدر المختار کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲) ظفیر۔ [۲] و الوکیل شاهد ان حضر موکله کالولی ان حضرت مولیته بالغة ولانه لا فرق بین ان یکون المامور رجلا او امرأة فان کان رجلا اشترط ان یکون معه رجل آخر او امرأتان وان کان امرأة شرط ان یکون معها رجلان او رجل و امرأة اخری (رد المحتار ص ۳۹۵ ج ۲) ظفیر۔ بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۱۱

نہ ہو لیکن گواہ وغیرہ اور دلہن اس کو جانتی ہو تب بھی نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط۔

عبدالرحمٰن کی جگہ رحمان کی بیٹی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۱۳) عبدالرحیم کسی کا نام ہے یا عبدالرحمٰن اور عبداللہ۔ اگر تنہا رحمان یا رحیم کہا جائے اور نکاح کے وقت یہ لفظ کہے جاویں کہ رحمان کا لڑکا، رحیم کی لڑکی اتنے مہر کے بالعوض، اس میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے[۱] اور بہتر یہ ہے کہ نام پورا لے، اگرچہ بوجہ عرف کے گناہ اس کو نہیں ہوا۔

ولد الزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے

سوال (۱۱۴) ایک ہندو نے ایک مسلمان عورت کو رکھا اس سے اولاد ہوئی ہیں۔ بلوغ اس نے یک لڑکی کی شادی کسی ایک مسلمان سے کی، نکاح کے وقت لڑکی سے اجازت لینے کے بعد ایجاب وقبول کے وقت یہ کہا گیا کہ شیو پرشاد کی لڑکی مسماۃ فلاں، اس سے نکاح میں کچھ خرابی تو نہیں ہوتی۔ زید کا یہ خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگر نام لیا جائے تو ماں کا۔ بعد نکاح لوگوں کی کھانے کی دعوت دی گئی، اس پر یہ اعتراض ہوا کہ اجرت زانیہ حرام ہے اس لئے دعوت کھانا درست نہیں۔ اس پر ہندو مذکور نے یہ کہا کہ میں دعوت دیتا ہوں اس کی ماں سے کوئی مطلب نہیں۔ تب شرکاء جلسہ نے یہ خیال کر کے کہ ہندو کی دعوت درست ہے قبول کر لیا۔ یہ کھانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ صحیح ہے کہ ولد الزنا کا نسب ماں سے ثابت ہوتا ہے اور وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰) [۳] ینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر کزوجت نفسی او بنتی وبقول الآخر تزوجت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[۱] ان کانت غائبۃ ولم یسمعوا کلامھا بان عقد وکیلھا ان کان الشہود یعرفونھا کفی ذکر اسمھا اذا علموا انہ ارادھا ... رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ظفیر[۲] لان المقصود من التسمیۃ التعریف وقد حصل (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر۔

اولاد ماں کی طرف منسوب ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں ماں کا نام لینا چاہئے۔ لیکن اگر گواہان نکاح اس کو جانتے ہیں کہ فلاں لڑکی مراد ہے تو اس کا نکاح بصورت مذکورہ صحیح ہو جاوے گا لما فی الشامی وظاہرہ انہا لو جرت المقدمات ای مقدمات الخطبۃ علی معنیۃ وتمیزت عند الشہود ایضاً یصح العقد وہی واقعۃ الفتوی لان المقصود نفی الجہالۃ وذلک حاصل بتعیینہا عند العاقدین والشہود وان لم یصرح باسمہا کما اذا کانت احداہما متزوجۃ ویؤیدہ ما سیاتی من انہا لو کانت غائبۃ وزوجہا وکیلہا فان عرفہا الشہود وعلموا انہ ارادہا کفی ذکر اسمہا والا لابد من ذکر الاب والجد ایضاً[1] الخ اور کھانا کھانا ہندو کی دعوت کا جائز ہے لہذا کھانا صورت مسئولہ میں جائز ہے[2]۔ اگرچہ مقتداؤں کے لئے شرکت ایسی مجالس میں مناسب نہیں ہے۔

جس کا نکاح کر رہا تھا نام اس کی بہن کا لیا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۱۵) مسماۃ حکیمن بیوہ بالغہ نے اپنے نکاح کا اذن اپنی زبان سے دو گواہوں کے روبرو دیدیا لیکن قاضی صاحب نے سہواً حکیمن کے بجائے اس کی چھوٹی بہن سلیمن کا نام لے کر ایجاب و قبول کرا دیا۔ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟

الجواب:- اس صورت میں حکیمن کا نکاح صحیح نہیں ہوا[3]۔ اور سلیمن اگر بالغہ ہو تو اس کا نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے اور جو نابالغہ ہے تو اس کی ولی کی اجازت پر موقوف رہا[4]۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح، تحت قول الماتن ولا المنکوحۃ مجہولۃ ص ۳۶۷ ج ۲۔ ظفیر

[2] ولا باس بالذہاب الی ضیافۃ اہل الذمۃ (عالمگیری کتاب الکراہۃ الباب الرابع عشر ص ۳۴۷ ج ۵، ظفیر

[3] غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الخ ولو لہ بنتان اراد تزویج الکبری فغلط فسماہا باسم الصغری صح للصغری (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲، ظفیر

[4] کل عقد صدر من الفضولی ولہ قابل یقبل سواء کان ذلک القابل فضولیا آخر او وکیلا او اصیلا انعقد موقوفا (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۹۹ ج ۱) ظفیر۔

جب ولدیت اور عرفی نام درست ہے تو نکاح جائز ہے خواہ اصلی نام میں غلطی ہو جائے

سوال (۱۱۶) خالد کا نکاح مسماۃ حیاۃ النساء عرف رضیہ بیگم بنت زید پردہ نشین سے قرار پایا۔ حسب قاعدہ گواہان واسطے حصول اجازت و اذن پاس مسماۃ مذکورہ کے گئے اور بعد حصول اجازت گواہان نے روبروئے قاضی بجلسہ عام شہادت اس صورت سے ادا کی کہ سعادت النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید نے اپنے نکاح کا اختیار عمر وکیل کو دیا چنانچہ قاضی نے باجازت عمر وکیل بعوض مہر مثل خالد کے ساتھ نکاح پڑھ دیا۔ آیا نکاح مسماۃ مذکورہ خالد مذکور کے ساتھ صحیح ہوا یا باطل، کیونکہ گواہان نے حیاۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید کی غلطی سے سعادۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید شہادت میں ادا کیا۔ اول یہ کہ سعادۃ النساء بیگم کی ولدیت زید نہیں ہے۔ دوم سعادۃ النساء کا عرف رضیہ بیگم نہیں ہے۔ ایسی غلطی سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ نام معروف جو کہ رضیہ بیگم ہے چونکہ وہ صحیح لیا گیا اور نیز رضیہ بیگم کا دختر زید ہونا بھی صحیح ہے۔ اس لئے اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا۔ کیونکہ غلطی نام غیر معروف میں ہوئی ہے اور نام معروف میں غلطی نہیں ہوئی اور جب کہ عرف اس کا رضیہ بیگم ہے تو گویا نام معروف یہی ہے اور اس کی ولدیت بھی صحیح بیان کی گئی ہے لہٰذا یہ نکاح صحیح ہے، کیونکہ مقصود رفع جہالت ہے اور وہ حاصل ہے[1]۔ فقط

---

[1] ولو ذكر اسمها واسم ابيها وجدها وان كان التعريف لا يحصل وهي غائبة فذكر الزوج اسمها لا غير وعرف الشهود انه اراد به المرأة التي يعرفونها جاز النكاح (عالمگیری کشوری کتاب النکاح ص ۲۷۰ ج ۲)

قال في البحر وان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بان عقد لها وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا انه ارادها (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر۔

رفیقن کے بجائے رفاقن نام سے نکاح ہوا، کیا حکم ہے

سوال (۱۱۷) ایک لڑکی کا نکاح اس کے باپ کے گھر ہوا۔ نکاح خواں نے لڑکی کا نام رفیقن کے بجائے رفاقن لیا اور رفاقن نام کی کوئی عورت اس مکان میں موجود نہیں۔ اس وجہ سے نام قاضی کے رجسٹر میں غلط درج ہو گیا۔ اس صورت میں رفیقن کا نکاح ہو گیا یا نہیں

الجواب:۔ رجسٹر میں نام لکھے جانے کا اعتبار نہیں، رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں ہوتا، شرعاً اس امر کا اعتبار ہے کہ نکاح خواں نے بوقت عقد کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا تو نکاح منعقد ہو گیا ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار غلط وکیلھا بالنکاح فی اسم ابیھا بغیر حضورھا لم یصح للجھالۃ وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرۃ واشار الیھا فیصح۔ فی الشامی وکذا یقال فیما لو غلط فی اسمھا[1] الخ ان عبارات سے واضح ہوا کہ غلط نام لینے سے نکاح مذکور نہیں ہوا، یعنی رفیقن کا نکاح نہیں۔ البتہ اگر سامنے ہوتی اور اشارہ بوقت نکاح اس کی طرف ہوتا مثلاً اس طرح کہ اس عورت کے ساتھ جو سامنے بیٹھی ہے تیرا نکاح کیا گیا تو نکاح ہو جاتا ہے لیکن اگر منکوحہ سامنے نہ ہو بلکہ اندر گھر کے ہو اور نام غلط لیا گیا تو نکاح نہیں ہوا۔ فقط دوبارہ نکاح پڑھایا جاوے۔ ظفیر)

عورت مسیٔولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے

سوال (۱۱۸) زید کا نکاح بعمر ساڑھے تین سال

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔ خاکسار مرتب کے خیال میں نکاح ہو گیا، اس لئے کہ حسب قاعدہ باپ کا نام لیا ہی گیا ہوگا اور رفاقن نام کی دوسری لڑکی تھی نہیں۔ اس لئے رفیقن کو رفاقن کہہ دینے سے کوئی خاص فرق نہ ہوا۔ بالخصوص جب کہ عوام میں نام کی یہ معمولی تبدیلی عموماً ہوتی رہتی ہے پھر گواہ ہوں اور اہل مجلس میں یہ مسلم تھا کہ رفاقن سے رفیقن ہی مراد ہے۔ وہ اچھی طرح جان رہے ہوں گے لان المقصود نفی الجہالۃ وذلک حاصل بتعینھا عند العاقد ین والشہود رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ظفیر۔

مسماۃ ہندہ سے جس کی عمر کیب ۵ سال کی تھی ہوا، جس کو تخمیناً عرصہ آٹھ سال کا ہوا چونکہ زید بچہ تھا جب نکاح کے وقت جلسہ میں لایا گیا تو وہ رونے لگا۔ قاضی صاحب نے اسکے باپ بکر سے کہا کہ تم الفاظ ایجاب و قبول اپنی زبان سے ادا کر دو۔ یہ تو صرف ضابطہ پری ہے۔ جب یہ دونوں زید و ہندہ بالغ ہوں گے تو ان کا نکاح اس وقت ہوگا پس قاضی صاحب نے حسب قاعدہ خطبہ پڑھنے کے بعد بکر سے کہا کہ مسماۃ فلاں بنتِ فلاں کو اس قدر مہر پر میں نے تیرے عقد نکاح میں دیا، تو نے اس کو قبول کیا؟ بکر نے اس کے جواب میں صرف یہ لفظ کہ میں نے قبول کیا تین بار ادا کئے اس صورت میں مسماۃ ہندہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا۔

الجواب: اس صورت میں حسب تصریحات فقہاء نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ منعقد ہوگیا، زید کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ قاضی نکاح خواں اگر یہ کہتا کہ میں نے ولی ہندہ کی طرف سے وکیل ہو کر ہندہ کا نکاح تیرے بیٹے زید سے کیا اس پر بکر یہ کہتا کہ میں نے اپنے بیٹے زید کے لئے قبول کیا تو نکاح زید سے ہوجاتا، بخلاف اس صورت کے جو واقع ہے اس میں نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ ہوگیا۔ قال فی الشامی وتخریجه هذا ما فی البحر عن الظهیریة لو قال ابو الصغیرة لابی الصغیر زوجت بنتی ولم یزد علیه شیئاً فقال ابو الصغیر قبلت یقع النکاح للاب هو الصحیح ویجب ان یحتاط فیه فیقول قبلت لابنی الخ وقال فی الفتح بعد ان ذکر المسئلة بالفارسیة یجوز النکاح علی الاب وان جری بینهما مقدمات النکاح للابن هو المختار لان الاب اضافه الی نفسه الخ۔ فقط۔

نامہ شرط کے ساتھ بھی نکاح ہوجاتا ہے

سوال (۱۱۹) کسی شرط پر اگر نکاح کیا جائے تو ہو جاتا ہے یا نہیں؟۔

لے رد المحتار شامی کتاب النکاح صہ ۲ ج ۲ تحت قوله ولو له بنتان ۱۲ ظفیر۔

الجواب: - کسی شرط کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے اور شرط لغو ہو جاتی ہے۔[1]

جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا جائے تو نکاح ہو گا یا نہیں

سوال (۱۲۰) بوقت نکاح عمرو نے بوجہ عاجیبہ کے والد کا نام بجائے بکر کے زید بتلایا۔ حبیبہ مجلس نکاح میں حاضر نہ تھی۔ گواہوں میں سے اکثر کو علم تھا کہ منکوحہ زید کی بیٹی نہیں بکر کی ہے اور ناکح کو مطلقاً علم نہ تھا کیا حکم ہے نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب: - چونکہ شہود کے نزدیک حبیبہ مجہولہ نہیں ہے اور عمر کا باوجود علم کے حبیبہ کو بنت زید بتلانا قرینہ مجاز کا ہے اس لئے نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ شامی میں ہے ولا المنکوحۃ کی شرح میں لکھا ہے فلو زوج بنتہ منہ ولہ بنتان لا یصح الا اذا کانت احدھما متزوجۃ فینصرف الی الفارغۃ الخ وفی معناہ ما اذا کانت احدھما محرمۃ علیہ قلت وظاہرہ انہا لو جرت مقدمات الخطبۃ علی معینۃ وتمیزت عند الشہود ایضاً یصح العقد وھی واقعۃ الفتویٰ لان المقصود نفی الجہالۃ وذالک حاصل بتعینہا عند العاقدین والشہود الخ[2]

نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط لیا گیا۔ کیا حکم ہے

سوال (۱۲۱) ہندہ کی ولدیت نکاح میں اس کے سوتیلے باپ کی طرف نسبت کی گئی ہے اور حاضرین مجلس اور نکاح خواں اور ناکح بھی مطلقاً اس کے تشخصات سے ناواقف تھے۔ بعد نکاح یہ امر ظاہر ہوا کہ اس کا حقیقی والد وہ نہ تھا، دوسرا تھا۔ تو اس صورت میں یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب: - مسئلہ یہ ہے کہ اگر بدون حاضر ہونے لڑکی کے اس کے باپ کا نام غلط لیا جاوے تو نکاح اس کا درست نہیں ہوتا۔ جیسا کہ درمختار میں ہے غلط وکیلہا

---

[1] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۴۴ ج ۲) ۱۲ ظفیر مفتاحی۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر

بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح۔ الخ[1] پس چاہئے کہ دوبارہ تصحیح نام پدر کے کے ساتھ نکاح کیا جاوے۔ فقط

نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۲۲) ہندہ بالغہ کی طرف سے اسکی موجودگی میں (یعنی ہندہ مجلس نکاح سے علیحدہ مکان میں تھی۔ ایک شخص کو وکیل بالنکاح کیا گیا۔ جس کو اس کے حقیقی والد کی مطلقاً خبر نہیں تھی۔ نیز اہل مجلس سے بھی اس امر سے کوئی واقف نہ تھا کہ اس کا حقیقی والد کون ہے۔ ہاں اس کے سوتیلے والد کو سب جانتے ہیں، اسی واسطے وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت اس کے سوتیلے والد کی طرف کر دی۔ چھ ماہ تک شوہر کے گھر آباد رہنے کے بعد یہ راز فاش ہوا کہ وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت میں غلطی کی ہے۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح درست ہوا یا نہ۔ بصورت عدم جواز نکاح زنا کا گناہ کس کے ذمہ ہوا۔

الجواب:- عبارت درمختار اس بارے میں یہ ہے غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ[2] الخ وھکذا حققہ فی الشامی[3]۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر لڑکی حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو ایسی غلطی سے نکاح ہو جاتا ہے۔ اور اگر حاضر نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ اور شامی میں یہ بھی تحقیق فرمائی ہے کہ اگر گواہ منکوحہ کو جانتے ہوں تو بدون باپ کے نام کے نکاح ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دوسرے شخص کا نام لیا جاوے اور بنت فلاں کہا جاوے تو اس صورت میں اگرچہ گواہان منکوحہ کو جانتے بھی ہوں تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا[4]۔ البتہ حاضر ہونے کی صورت میں جب کہ

---

[1] الدر المختار مع الشامی، رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ [2] انظر ص ۳۷۹ الدر المختار مع الشامی، رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ [3] انظر ص ۳۷۹ دیکھئے شامی المسمیٰ برد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ [4] لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا واسم ابیہا وجدہا وتقدم انہ اذا عرفہا الشہود یکفی ذکر اسمہا فقط بخلاف ذکرہ لاسم منسوبا الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق (بقیہ حاشیہ بر ص ۱۱۸)

اس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ اس عورت کا نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے تو غلطی کی صورت میں بھی نکاح صحیح ہے۔ خواہ اس منکوحہ کا نام غلط لیا گیا ہو یا اس کے باپ کا ۔ نعم لو کانت مشاراً الیہا وغلط فی اسم ابیہا او اسمہا لا یضر الخ شامی (بتبدیل ص ۲۶۵ ج ۲ فقط در مختار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ۔ ظفیر)

تعارف کے لئے لڑکی کا نام مع ولدیت کافی ہے

سوال (۱۲۳) نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضرانِ مجلس کے سامنے زوجہ کا تعارف کرنے کے لئے نکاح خواں اس کے باپ دادا کا نام لیتا ہے۔ اگر ان کا نام لینے سے بھی تعارف نہ ہو تو کونسی صورت تعارف کی ہے۔ عدم تعارف سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- باپ کا نام لینا کافی ہے، تعارف ہو یا نہ ہو لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے۔ فقط (والحاصل ان الغائبة لا بد من ذکر اسمہا واسم ابیہا وجدہا وان کانت معروفة عند الشہود علی قول ابن الفضل وعلی قول غیرہ یکفی ذکر اسمہا ان کانت معروفة عند الشہود وعلاوة جزم صاحب الہدایة لان المقصود من التسمية التعریف وقد حصل۔ رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر)

لڑکی کی بات چیت جس کی تھی نکاح کے وقت اس کو بدل دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۴) ایک شخص نے شادی کا پیام دیا اور اس میں یہ اظہار کیا کہ لڑکا نہرو پور کا ہے۔ بعد نکاح ہو جانے کے وہ ہر گام کا نکلا۔ مزید برآں نوشہ کے تعین علم میں بھی اختلاف رہا۔ لڑکی تو یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح عبدالرحمٰن ابن کلو کے ساتھ پڑھا گیا اور قاضی کا بھی یہی قول ہے۔ مگر گواہ لال محمد ابن منو بتاتے ہیں اور وکیل لال محمد ابن کلو کا مدعی ہے۔ اور وہ لڑکا جو نوشہ بن کر آیا تھا وہ عبد

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱۷) علی فاطمة بنت محمد تاصل ایضا لانہ لو کانت الغلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرة او اشار الیہا فیصح (الدر المختار مع الشامی رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۹ ج ۲ ظفیر۔

قصبہ ہرگام کا تھا اور اس کا نام لال محمد ابن منو تھا۔ اس صورت میں نکاح کس کے ساتھ ہوا۔ و لڑکی کے وارث اور اولیاء عبدالرحمٰن ابن کلو کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے تھے اور اسی سے ساتھ پیام بھی تھا، مگر لڑکے والوں نے فریب سے بجائے عبدالرحمٰن کے لال محمد ابن منو کے ساتھ نکاح پڑھوایا۔ صبح کو معلوم ہوا کہ یہ عبدالرحمٰن نہیں ہے، یہ نکاح ہوا یا نہیں، اگر ہوا تو لڑکی لال محمد کو قبول نہیں کرتی، اب تفریق کرادی جاوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر لال محمد بن منو کا نام زوجہ کے سامنے نہیں لیا گیا اور ایجاب قبول اس نام پر نہیں ہوا تو یہ نکاح لال محمد کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ غرض یہ ہے کہ جس کے نام پر ایجاب و قبول ہوا اس کا نکاح منعقد ہوا[1]۔ فقط

نکاح شرطی باطل ہے

سوال (۱۲۵) ایک شخص نے نکاح شرطی ایجاد کیا ہے، جس کی شرطیں یہ ہیں۔ ایک شخص ایک سال میں بارہ عقد کر سکتا ہے اور مہر دس بیس درم کر سکتا ہے اور عورت نکاح شرطیہ کو بھی اختیار ہے کہ بلا اجازت مرد کے نکاح سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ نکاح شرطی سنیوں کے ساتھ جائز ہے۔ موجد اس کا ثبوت درمختار اور عالمگیری وغیرہ سے دیتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:۔ درمختار کی عبارت یہ ہے: والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی حتی لا ینعقد الخ شامی ص ۴۹۲ ج ۲[2] ترجمہ یہ ہے: "اور نکاح کو معلق کرنا شرط پر صحیح نہیں ہے، جیسا کہ یہ کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اگر میرا باپ راضی ہو، اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا" پس معلوم نہیں کہ مجوز کا کیا منشا ہے اور کس دلیل سے وہ کہتا ہے، اس کے قول کا بطلان عبارت درمختار مذکورہ سے ظاہر ہے۔ اور نکاح متعہ اور موقت بھی باطل ہے

---

[1] وکلہ ان یزوجہ من قبیلتہ فزوجہ من قبیلۃ اخری لم یجز کذا فی الخلاصہ (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۲ ج ۱) [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲۔ ظفیر

کما فی الدر المختار، وبطل نکاح متعۃ وموقت[۱] الخ اور باطل ہے نکاح متعہ اور موقت۔ فقط

مرف پانی پلانے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۲۶) کیا نابالغان کا نکاح بلا ایجاب و قبول ان کے اولیاء کے صرف ان کو پانی پلا دینے سے ہو جاتا ہے۔

الجواب:- صرف پانی پلانے سے نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ نابالغان کی طرف سے ان کے والی ایجاب و قبول کریں۔

قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۷) زید کی نسبت ساتھ ہندہ کے ہوئی اور ہندہ کی بہن مریم کے ساتھ بکر کی نسبت ہوئی۔ بوقت نکاح موافق نسبت کے ایجاب کرایا گیا۔ بعد ایجاب کے جب قاضی کے روبرو قبول کرایا۔ وکیل نے بھول کر زید کے ساتھ ہندہ کی بہن مریم کا نام لیا اور بکر کے ساتھ ہندہ کا نام لیا۔ اسی وقت ایک شخص بولا یہ خلاف نسبت نام لیتے ہو۔ چنانچہ دوسری مرتبہ قاضی نے موافق نسبت کے قبول صحیح کرایا۔ اس صورت میں پہلا ایجاب و قبول صحیح ہوا یا دوسرا۔

الجواب:- درمختار کتاب النکاح میں ہے ولو له بنتان اراد تزویج الکبریٰ فغلط فسماها باسم الصغریٰ صح للصغریٰ خانیہ شامی میں اس کی شرح میں ہے ای بان کان اسم الکبریٰ مثلاً عائشہ . والصغریٰ فاطمہ . فقال زوجتك بنتی فاطمہ وقبل صح العقد علیها[۲] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں پہلا نکاح صحیح ہوا، دوسرا نکاح درست نہیں ہوا[۲]۔ فقط۔

---

۱ الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲ ، ظفیر ۲ ایضاً، بحث کتاب النکاح ص ۳۰۸ ج ۲

۲ ظفیر ۳ جواب میں تسامح ہے، اگر باپ نے ایسا کیا ہوتا تو بلا شبہ پہلا ہی نکاح صحیح ہوتا مگر یہاں وکیل نے یہ ایجاب و قبول کرایا ہے اور وکیل کو خلاف وکالت نکاح کر دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔ پہلا ایجاب اس نے جو کرایا وہ اس کے لئے جائز ہی نہیں تھا۔ اس لئے دوسرا نکاح درست ہوا، پہلا درست نہیں ہوا، خود مفتی علام کا جواب بھی اس مسئلہ کا آگے اسی طرح کا آرہا ہے دیکھئے (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۲۱)

صرف لڑکی کا نام لے کر نکاح کیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۸) ایک شخص نے ایک بالغہ غائبہ لڑکی کے نکاح کا ایجاب و قبول بذریعہ وکیل بالنکاح بدون ذکر نام پدر منکوحہ غائبہ کرا دیا۔ یہ نکاح شرعاً منعقد ہوا یا نہیں اور خطبہ نکاح میں اس طور سے درود شریف پڑھا اللّٰھم صل علی سیدنا و نبینا و حبیبنا و شفیعنا و مصطفانا و مجتبٰنا سید عبد القادر جیلانی، اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اقول باللہ التوفیق۔ بے شک اس صورت میں بقول جمہور فقہاء سوائے قول خصاف نکاح غائبہ کا صحیح نہیں ہوا، کیونکہ صرف نام غائبہ کا لینا اور باپ کا نام نہ لینا صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ وہ معروفہ و معلومہ عند الشہود نہ ہو قال فی رد المحتار لان الغائبة یشترط ذکر اسمها و اسم ابیها و جدها و تقدم انه اذا عرفها الشهود یکفی ذکر اسمها فقط خلافا لابن الفضل و عند الخصاف یکفی مطلقا[1] اور غیر نبی پر بالاستقلال درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار ولا یصلی علی غیر الانبیاء ولا علی الملائکة الا بطریق التبع۔ اھ فقط۔

لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کب درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۹) ایک عورت نے بلا اجازت شوہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا اور بوقت نکاح لڑکی کے باپ کا نام غلط بتلایا، ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ ولدیت غلط بتلانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ البتہ گر لڑکی کے سامنے ہو اور اشارہ اس کی طرف کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے۔ درمختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۱۲۰) وجاز ان یزوجه امرأة فزوجه اثنتین فی عقدة لم یلزمه واحدة منهما لانه لا وجه الی تنفیذ هما للمخالفة (ہدایہ فصل فی الوکالة ص ۳۰۳ ج ۲ ظفیر منہ عفی عنہ)۔

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۰ ج ۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مسائل شتی ص ۶۵۸ ج ۵ ظفیر

حاضرۃ واشارۃ الیہا الخ درمختار[1]۔ فقط۔

قاضی وکیل نے بھول سے، ایجاب میں لڑکی کا نام بدل لیا، نکاح کس کا ہوا

سوال (۱۳۰) دو لڑکے یا نام زید و عمر، دو لڑکیاں عائشہ و فاطمہ سے بایں تشریح منسوب ہوئیں کہ زید کا نکاح عائشہ سے اور عمر کا نکاح فاطمہ سے ہو، چنانچہ وقت نکاح جو ایک ہی وقت میں ہوا، عائشہ کے ایجاب وقبول میں زید آیا، لیکن قاضی صاحب نے غلطی سے زید کا نکاح فاطمہ سے عام مجمع میں مع خطبہ کے پڑھا دیا اور یہ غلطی عمر کے عائشہ سے نکاح پڑھانے کے وقت معلوم ہوئی۔ زید کے ایجاب وقبول میں فاطمہ آئی۔ شرعاً نکاح محکم رہنا چاہئے یا زید اور فاطمہ کا عقد مستحق ہوگیا۔

الجواب:۔ اگرچہ ظاہر عبارات کتب فقہ سے اس صورت میں واضح ہوتا ہے کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ جس کا نام وقت ایجاب وقبول لیا گیا ہے منعقد ہو جاوے گا مگر اس میں بحث یہ ہے کہ جب کہ قاضی سے پہلے یہ کہا گیا تھا کہ نکاح زید کا عائشہ سے کرے، اور نکاح عمر کا فاطمہ سے کرے تو قاضی چونکہ وکیل ہوتا ہے اور وکیل کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ خلاف وکالت کرے، لہذا اس صورت میں زید کا نکاح فاطمہ سے نہیں ہوا کیونکہ فاطمہ کا نکاح زید سے کرنے میں وکیل ہی نہیں ہے۔ پس نکاح زید کا پھر عائشہ سے ہونا چاہئے اور نکاح عمر کا فاطمہ سے ہونا چاہئے۔ البتہ اگر قاضی نے جو نکاح زید کا فاطمہ سے کر دیا اور فاطمہ نے یا اس کے ولی نے اس کو سنکر جائز رکھا تو نکاح زید کا فاطمہ سے منعقد ہوگیا۔ عبارت درمختار یہ ہے: وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الخ ولو لہ بنتان أراد تزویج الکبری فغلط فسماہا باسم الصغری صح للصغری[2] الخ اور شامی میں ہے قولہ ولو لہ بنتان أراد تزویج الکبری یا کان اسم الکبری مثلاً عائشۃ والصغری فاطمۃ فقال زوجت بنتی

---

[1] ردالمحتار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ظفیر۔

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ظفیر۔

فاسمه، وقيل يصح لعقد عليها وانكانت مشتهرة بمراده۔ اهـ یہ عبارت مقتضی اس کو ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح زید کا فاطمہ سے منعقد ہو جاوے لیکن اس میں بحث یہی ہے کہ درمختار کی صورت میں خود باپ نے عقد نکاح کیا ہے اور صورت مسئولہ میں قاضی نے نکاح پڑھا ہے جو کہ وکیل ہے، اور وکیل اگر خلاف کرے تو وہ معتبر نہیں ہے۔ کما مر تفصیلہ۔

جانبین عورتوں کے باپ کا نام بدل جائے تو نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۳۱) ایک لڑکی کا باپ مر گیا، اس کی ماں نے اپنے شوہر کے حقیقی بھائی سے نکاح کر لیا، اس لڑکی کا نکاح اس کے چچا یعنی سوتیلے باپ کی اجازت سے ہوا اور بوقت نکاح بجائے نام اصل باپ کے سوتیلے باپ کا لیا گیا۔ پس اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب: ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو گیا، اگرچہ درمختار کی ایک عبارت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ایسی غلطی میں نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ وہ عبارت یہ ہے غلط وكيلها بالنكاح في اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة[1] اس پر علامہ شامی نے یہ لکھا ہے قوله لم يصح لان الغائبة يشترط ذكر اسمها واسم ابيها وجدها وتقدم انه اذا عرفها الشهود يكفي ذكر اسمها فقط خلافا لابن الفضل وعند الخصاف يكفي مطلقا والظاهر انه في مسئلتنا لا يصح عند الكل لان ذكر الاسم وحده لا يصرفها عن المراد الى غيره بخلاف ذكر الاسم منسوبا الى اب آخر فان فاطمة بنت احمد لا تصدق على فاطمة بنت محمد تامل وكذا يقال فيما لو غلط في اسمها[2] اهـ شامی۔

لیکن جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو درمختار کے اس قول للجہالۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ علت عدم جواز نکاح کی غلطی مذکور میں جہالت ہے تو صورت مسئولہ میں مفقود ہے۔ دوسرے درمختار میں مسئلہ بصورت غلطی کے فرض کیا گیا ہے کہ وکیل نے غلطی سے نام بدل دیا، اور

---

[1] الدر المختار کتاب النکاح ص ۲۹۔ ظفیر [2] رد المحتار علی هامش الدر المختار کتاب النکاح ص ۲۴۔ ظفیر

صورت مسئولہ میں غلطی سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ بربنار علی المعروف والشہرۃ ایسا کیا گیا، کیونکہ عرف میں والدہ کے شوہر ثانی کو باپ کہا جاتا ہے غرض جو رفع جہالت ہے، وہ اس صورت میں حاصل ہے، کیونکہ مطلب اس نسبت کا یہ ہے کہ فلاں لڑکی جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے اور فلاں لڑکا جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے ان کا عقد ہوا ہے بلکہ عجیب نہیں کہ اصل باپ کی طرف نسبت کرنے میں وہ تعرف نہ ہو جو اس نسبت میں حاصل ہے اور مقصود اصلی رفع جہالت ہی ہے جیسا کہ شامی میں درمختار کے اس قول ولا المنکوحۃ مجہولۃ کے تحت میں ہے قلت وظاهرہ انہا لوجرت المقدمات علی معینۃ وتمیزت عند الشہود ایضا یصح العقد وہی واقعۃ الفتوی لان المقصود نفی الجہالۃ وذلک حاصل بتعینہا عند العاقدین والشہود وان لم یصرح باسمہا کما اذا کانت احداہما متزوجۃ ویؤیدہ ما سیأتی من انہا لو کانت غائبۃ وزوجہا وکیلہا فان عرفہا الشہود وعلموا انہ ارادہا کفی ذکر اسمہا والا لابد من ذکر الاب والجد ایضا الخ شامی[1]. الحاصل صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

| صورت مسئولہ میں نکاح درست ہو گیا |

سوال (۱۳۲) زید نے اپنی ہمشیرہ کی منگنی بکر کے بڑے لڑکے عمرو سے کر دی۔ بعد ازاں بکر نے اپنے بڑے لڑکے عمرو کی شادی دوسری جگہ کر دی اور زید کو اس کا مطلق علم نہ ہوا، پھر بکر اپنے دوسرے لڑکے خالد کو لے کر جو کہ عمرو سے چھوٹا ہے زید کے یہاں نکاح کے لئے آیا، لیکن زید کو مطلق اس کا علم نہ ہو کہ آیا لڑکا وہی عمرو ہے یا دوسرا لڑکا ہے اور زید کی رضی میں رات کو نکاح ہو گیا بعد میں زید کو اس کا علم ہوا۔ اب زید ناراض ہے۔ آیا اس صورت میں یہ نکاح صحیح اور درست ہوا یا نہیں۔

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ، ط ، تخفیر۔

الجواب :- اس صورت میں نکاح بکر کے چھوٹے لڑکے خالد سے منعقد ہو گیا ہے۔ چونکہ جب وہ لڑکا خالد سامنے موجود تھا اور زید نے اس سے اپنی بہن کے نکاح کی اجازت دی اور ایجاب و قبول ہو گیا تو اس کا نکاح ہو گیا۔ اگرچہ زید اس کو بڑا لڑکا بکر سمجھتا رہا اور در حقیقت وہ چھوٹا لڑکا تھا[۱]۔ فقط۔

وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۳۳) ایک شخص اپنے لڑکے کی شادی کرنے ایک شخص کے پاس آیا اس کی دختر چھ ماہ کی تھی اس کے والد نے کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور انھوں نے منظور کر لیا۔ جب لڑکی ۸ - ۹ برس کی ہوئی تو اس نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں اس کے گھر ہرگز نہ رہوں گی لیکن والدین نے زبردستی اس کے خاوند کے پاس بھیجدیا۔ اب لڑکی بالغ ہے، کہتی ہے کہ میں ہرگز نہ رہوں گی اور ہمبستری سے انکار کر دیا۔ پھر وہ لڑکی ایک مسلمان کے پاس چلی گئی لیکن نکاح نہیں کیا، پھر ایک پنڈت کے پاس جا کر ہندو ہو گئی تاکہ نکاح ٹوٹ جاوے۔ پھر ایک مولوی صاحب سے جا کر کہا کہ مجھے مسلمان کر کے فلاں شخص سے نکاح کر دو، مولوی صاحب نے نکاح کر دیا اور ایک مولوی صاحب منع کرتے ہیں۔ کیا لڑکی کے انکار کرنے سے وہ نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب :- سوال سے نکاح کا ہونا کسی عبارت سے معلوم نہیں ہوا۔ کیونکہ سوال میں یہ ہے کہ لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور لڑکے کے والد نے منظور کر لیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس کے بعد پھر ایجاب و قبول

---

[۱] ولکن لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرۃ او اشار الیہا فیصح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ جب لڑکا موجود تھا اور ایجاب و قبول پایا گیا تو نکاح درست ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔ ھل اعطیتنیہا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) پھر یہاں صیغہ مستقبل کا ہے، یہ بھی دلیل ہے کہ مجلس وعدہ کی تھی نہ کہ نکاح کی۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر۔

موافق قاعدہ نکاح کے ہو تو نکاح منعقد ہوگیا اور نکاح ہونے کے بعد مسئلہ یہ ہے کہ باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغہ ہونے کے فسخ نہیں کرسکتی[1]۔ اور کتب فقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت اس وجہ سے مرتدہ ہوجاوے کہ نکاح ٹوٹ جاوے اور وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہوجاوے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو زبردستی مسلمان کرکے شوہر اول کے نکاح میں دی جاوے۔ تھوڑے سے مہر کے ساتھ نکاح جدید شوہر اول سے کردیا جاوے اور دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست نہ ہوگا[2]۔ فقط۔

(یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر نکاح کا مطالبہ کرے، لیکن اگر وہ نکاح نہ کرے یا خاموشی اختیار کرے تو پھر وہ اس کے ساتھ نکاح پر مجبور نہ کی جائے گی بلکہ دوسرے سے شادی کرسکے گی اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تجبر و تتزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ عجر و ظہیر (رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۲ ج۲ ظفیر مفتاحی)

نکاح کے وقت لڑکی کے ردوبدل کی صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۱۳۴) ایک موضع میں ایک شخص کے یہاں دو لڑکیوں کی بارات آئی۔ بوقت عقد ایک ہی شخص دونوں کے وکیل بالنکاح مقرر ہوئے۔ انھوں نے بڑی لڑکی کا عقد چھوٹے لڑکے سے اور چھوٹی لڑکی کا عقد بڑے لڑکے سے کردیا۔ رخصت نہیں ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر دوبارہ نکاح خواں آکر کہنے لگے پہلا عقد غلطی سے سہواً خلاف ترتیب ہوگیا، اب پھر عقد کیا جاوے۔ چنانچہ دوبارہ ردوبدل کرکے عقد کردیا۔ اب چھوٹی لڑکی کا شوہر رخصت کرکے نہیں لاتا

---

[1] و فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یکون للصغیر و الصغیرۃ حق الفسخ بعد البلوغ و ان فعل غیرہما فلہما ان یفسخا بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ص۴۲۲ ج۲ ظفیر)

[2] و افتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتہا زجرا و تیسیرا لا سیما التی تقع فی المکفر ثم تنکر قال فی النہر و الافتاء بہذا اولی من الافتاء بما فی النوادر لکن قال المصنف و مشائخ سمرقند و بخاری لم یاخذوا بہذا و قال فی الدر المختار و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی (در مختار) رضیت ام لا و تمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا و لا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک (رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۲ ج۲ ظفیر)

کر آخر کیا عقد غیر صحیح ہے اور بڑی لڑکی کا شوہر کہ وہ بھی جاہل مطلق ہے، رخصت کرا کے لے گیا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ وہ لڑکا ولد الحلال ہے یا نہ۔ آئندہ کے لئے کیا ہونا چاہئے۔

الجواب:- اس صورت میں جس طرح پہلے نکاح ہو گیا یعنی بڑی لڑکی کا چھوٹے دولہا سے اور چھوٹی لڑکی کا بڑے دولہا سے وہی صحیح ہو گیا[1]۔ پھر اگر رد و بدل کرنا ہے تو اسکی صورت یہ ہے کہ جب دونوں دولہا بالغ ہوں اور خلوت و وطی نہ ہوا اس وقت ہر ایک شوہر اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور دوسری سے عقد کرے۔ ورنہ اسی طرح رہنے دیں جس طرح نکاح ہو گیا ہے اور نکاح خواں نے جو بعد ایک گھنٹے کے رد و بدل کر دیا، یہ صحیح نہیں ہوا اور بڑی لڑکی کا شوہر جو اس کو رخصت کر لایا یہ درست نہیں ہوا اور وہ مرتکب زنا ہے اور

[1] وله بنتان اراد تزویج الکبری فغلط فسماها باسم الصغری صح للصغری (الدر المختار) ای بان کان اسم الکبری مثلاً عائشة والصغری فاطمة فقال زوجتك بنتی فاطمة وقیل صح العقد علیها وان کانت عائشة هی المرادة وهذا اذا لم یصفها بالکبری (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۷۳/۲) اس عبارت میں صراحت ہے کہ خود لڑکی کے باپ نے اگر ایسا کیا ہوتا تو عبارت کے مطابق ہو جائیگا لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ الٹ پلٹ اور رد و بدل قاضی نے کیا جو وکیل ہے، اور وکیل اس کو بنایا گیا تھا کہ بڑی کا بڑے لڑکے سے کرے اور چھوٹی کا چھوٹے سے، اور یہی وجہ ہے کہ جوں ہی اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آکر کہا اور موافق ترتیب دوبارہ کیا اور یہ معلوم ہے کہ وکیل کو رد و بدل کا قطعاً حق نہیں ہے اگر اس نے ایسا کیا تو وہ نافذ نہیں ہوا۔ اس لئے خاکسار کے خیال میں دوسرا نکاح موافق ترتیب صحیح ہے پہلا صحیح نہیں ہے فقہاء کی صراحت ہے وکله بان یزوجه فلانة بکذا فزاد الوکیل فی المهر لم ینفذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۲/۲) معلوم ہوا کہ خلاف وکالت اگر وکیل کرے گا تو وہ نافذ نہیں ہوگا اسی طرح یہاں اس کی پہلی ایجاب و قبول چونکہ وکالت کے خلاف تھا اس لئے وہ نافذ ہی نہیں ہوا۔ دوبارہ جو نکاح اس نے موافق اختیار وکالت کیا اور جس کو سب نے تسلیم بھی کیا وہی نافذ ہوا۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی۔

نسب کے ثابت ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے، یا پہلی منکوحہ کو طلاق دے کر اس عورت سے پھر نکاح کرے فقط (تفصیل ص۱۱۹ کے حاشیہ میں دیکھئے۔ ظفیر)

عنبرہ مجلس | **سوال** (۱۳۵) فتاوی مولانا عبدالحی جلد اول کتاب النکاح ص۳۰ و ص۳۱ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل لکھنؤ کی عبارت استفسار سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کی وجہ سے نکاح اور منگنی میں فرق نہ ہوگا۔ اور درمختار کی عبارت جو آپ نے تحریر فرمائی ہے اس کی توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر الفاظ وعدہ کے بولے جاویں تو وعدہ پر محمول ہوں گے اور اگر الفاظ صریح نکاح کے بولے جاویں تو ان سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

الجواب:۔ اس آپ کی تاویل کو عبارت ردالمحتار شامی صاف رد کرتی ہے چنانچہ عبارت شامی یہ ہے قولہ ان المجلس للنکاح الخ ای لانشاء عقدہ لانہ یفہم منہ التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکہا او فعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل الخ[1]۔ دیکھئے اس عبارت میں صاف صیغہ ماضی موجود ہے، صیغہ استقبال نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کنایات میں مجلس کا اعتبار ہوتا ہے کیونکہ اعطیت وداوم وغیرہ صریح نکاح کے الفاظ نہیں ہیں، ان میں نکاح پر حمل کرنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے مجلس کا ذکر جواب میں نفیاً واثباتاً کچھ نہیں فرمایا بلکہ ذکر اختلافات کو نقل فرمایا اور چونکہ قصداً مجلس نکاح و وعدہ کے فرق کا سوال بھی نہ تھا، اس لئے اس سے کچھ تعرض نہ فرمایا۔ اور صاحب درمختار نے صراحۃً اس فرق کو ثابت کیا اور علامہ شامی نے اس کو محقق رکھا تو حسب قاعدہ معروفہ الصریح یفوق الدلالۃ۔ عبارت درمختار و شامی کی تحقیق اس بارہ میں لائق قبول ہوگی اور عرف بھی ایسا ہی ہے۔

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲۔ ظفیر

مجمع میں ایجاب قبول بہ لفظ "ناطہ" ہوا، تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۳۶) لوگوں کا مجمع ہوا اور اس میں ایجاب قبول بلفظ ناطہ ہوا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب :- درمختار میں ہے هل اعطیتنیها ان کان المجلس للنکاح فنکاح وان للوعد فوعد۔ وقوله ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقده لانه یفهم منه التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکها او فعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل[1] الخ حاصل یہ ہے کہ ایسی صورت میں دلالت حال کا اور مجلس کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اجتماع لوگوں کا بغرض خطبہ یعنی منگنی کے تھا تو الفاظ مذکورہ سے منگنی ہوتی ہے نکاح نہیں ہوتا اور چونکہ لفظ ناطہ کے ساتھ ایجاب و قبول ہوا ہے یہ قرینہ ہے کہ خطبہ کے لئے اجتماع ہوا تھا، اس لئے اس صورت میں خطبہ (منگنی) ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا ہے۔

ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۳۷) ایک شخص نے میانجی کو کہا کہ میں نے تجھکو اجازت دی ہے، پھر میانجی نے مرد کو کہا کہ فلانی عورت تم نے قبول کی، مرد نے کہا میں نے قبول کی، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ یہاں ایجاب و قبول میں سے صرف ایک جزء موجود ہے۔

الجواب :- اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ میانجی وکیل ہے ولی دختر کی طرف سے۔ پس میانجی نے جو کلام شوہر سے کیا کہ فلانی عورت کو تم نے قبول کیا۔ یہ ایجاب ہے۔ اور جب شوہر نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ قبول ہوا۔ پس دونوں رکن یعنی ایجاب و قبول پائے گئے اور مطلب میانجی کے کلام کا یہ ہے کہ میں نے فلانی عورت دختر فلاں شخص کی تمہارے نکاح میں دی، تم نے اس کو قبول کی، اس پر شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کی، پس ایجاب و قبول پورا ہوا۔ درمختار میں ہے وینعقد

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔

ملتبسا بایجاب من احدھما وتقبول من الآخر وضعا للماضی لان الماضی ادل علی التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت الخ درمختار ای او قبلت شائی۔ فقط (مگر یہ اس وقت صحیح ہوگا کہ اس وقت دو گواہ موجود رہے ہوں، ورنہ نہیں۔ ظفیر)

نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب وقبول اور اس کا فرق

سوال (۱۳۸) ایک مجلس میں زید کے عزیزوں میں سے کسی شخص نے عمر کو کہا کہ تم اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ زید کو دیتے ہو یا نہیں۔ عمر نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اپنی لڑکی زید کو دے چکا ہوں۔ یا یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کو بکر جو زید کا باپ ہے اس کی بہو بنادی ہے۔ پھر زید کے عزیزوں میں سے کسی نے کہا اچھا، یا کہا، ہاں۔ آیا جانبین کی اس گفتگو سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار وھل الطیبتھما ان المجلس للنکاح ای فنکاح وان للوعد فوعد[۱] اھ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کے لئے منعقد ہوئی ہے، اور دو شاہد ایجاب وقبول کو سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہوجاوے گا اور اگر وہ مجلس خطبہ (منگنی) اور وعدہ کی ہے تو الفاظ مذکورہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ یہ وعدہ اور خطبہ (منگنی) ہے۔ فقط

منگنی میں لڑکی لڑکا دے دینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۳۹) ہماری قوم میں یہ رواج ہے کہ بوقت منگنی لڑکی والا لڑکے والے سے مخاطب کرکے کہتا ہے کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی تمہارے فلاں لڑکے کو دی۔ لڑکے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کی۔ اس صورت میں نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں۔ بعض لوگ اس طرح منگنی کرکے لڑکی کو دوسری جگہ بیاہ دیتے ہیں۔

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ج۲ ص۳۶۱ ظفیر۔ در المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ج۲ ص۳۶۲ ظفیر

الجواب:۔ منگنی کے وقت الفاظ مذکورہ کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ یہ وعدۂ نکاح ہے اور اس سے منگنی ہوتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وان للوعد فوعد[1]۔ فقط

ناطہ دے دیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا ہے

سوال (١٤٠) گل زمان کی والدہ نے مسمی سمندر سے کہا کہ اپنی دختر کا ناطہ میرے فرزند گل زمان سے دیدو۔ سمندر نے روبرو دیوان سی مجلس میں جواب دیا کہ میں نے اپنی دختر مذکورہ کا ناطہ گل زمان کے لئے دیدیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد سمندر فوت ہوگیا۔ دختر مذکورہ کا برادر دوسری جگہ نکاح دختر کا کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق۔ سوال کے مختلف پہلوؤں اور لفظوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کا کہنا محض وعدۂ نکاح ہے عقد نہیں، ناطہ کا لفظ ہندستان اس وقت ہندوستان پورے ملک کو بولا جاتا تھا، اور پنجاب میں رشتہ کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں ناطہ دار بمعنی رشتہ دار کے مستعمل ہوتا ہے، بلکہ گل زمان خود بھی اپنے سوال میں قریب اسی معنی میں ناطہ کے لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے "میری والدہ میرے ناطہ کے لئے مسمی سمندر کے پاس جاتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں ناطہ کو بمعنی نکاح کے سمجھنا کسی طرح چسپاں نہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب وقبول کے لئے مجلس منعقد نہ کی گئی تھی بلکہ گل زمان کی والدہ اپنی عادت مستمرہ کے طور پر درخواست اور خطبہ کے لئے آئی جس کو سمندر نے منظور کیا جو کہ محض وعدہ ہے چنانچہ گل زمان کی والدہ کا کوئی جواب بھی سمندر کے اس جملہ کے مقابلہ میں مذکور نہیں۔ پھر اگر عقد بھی اس کو قرار دیا جاوے تو اس کے لئے تاویلات بعیدہ کے ارتکاب کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً اگر گل زمان اس وقت بالغ تھا تو اس کی والدہ وکیل یا فضولی ہوگی اور اگر نابالغ تھا تو ولی یا فضولی اس کی ہوگی حالانکہ توکیل کا کوئی تذکرہ نہیں۔ پس یہ ایسا ہے جیسے کہ کسی نے

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ٣٦٢ ج ٢۔ ظفیر۔

صاحب دختر سے یہ کہا کہ میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دیدو، اور اس نے کہہ دیدی، تو یہ نکاح نہ ہوا۔
کما فی الظہیریۃ لو قال ہب ابنتک لابنی فقال وہبت لم یصح ما لم یقل ابو الصبی
قبلت[1] اھ۔ وفی الخلاصۃ لو قال الوکیل بالنکاح ہب ابنتک لفلان فقال
الاب وہبت لا ینعقد النکاح ما لم یقل الوکیل بعدہ قبلت[2]۔ علاوہ اسکے
شامی میں ہے نقلاً عن شرح الطحاوی لو قال ہل اعطیتنیہا فقال اعطیت ان
کان المجلس للوعد فوعد وان کان للعقد فنکاح[3] اھ یہاں سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ گفتگو کی کیفیت کی رعایت نہ کی ہے پس اگر مجلس وعدہ نکاح کی ہوگی تو لفظ
فعلیہ کو وعدہ پر حمل کیا جائے گا اور اگر مجلس نکاح کی ہے تو نکاح ہوگا۔ چنانچہ اسی عبارت کے
تحت میں شامی میں نقل کیا ہے قال الرحمتی فعلمنا ان العبرۃ لما یظہر من
کلامہما لا بنیتہما[4] الخ اور اذا قال احدہما دادی وقال الآخر دادم او داد
یکون نکاحاً وان لم یقل الآخر پذیرفتم اعتبار وعدہ کی نفی نہیں کرتا بلکہ فقہاء کی مراد اس
قول سے یہ ہے کہ امر توکیل ہے یا ایجاب ہے چونکہ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے جس کا
ثمرہ یہ ہے کہ مجیب کے جواب کے بعد آمر کے قبول کی ضرورت ہے یا نہیں اور چونکہ
فقہاء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ آمر کے قبول کی بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کما مر من الخلاصہ
والظہیریہ۔ اور بعضوں کے یہاں پھر آمر کو پذیرفتم کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ اسی کو
عمدۃ الرعایہ میں مختار بھی کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے عمدہ میں یہ کہا ہے وان لم یقل
پذیرفتم[5] اھ وقد عرفت ما فیہ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عبارت وعدہ
نہ ہوسکتی ہے۔ پس جب کہ اس عبارت میں احتمال وعدہ کا بھی ہے اور مجلس کے لئے
دوام بھی یقینی ہے۔ ایک یہ کہ مجلس خطبہ اور وعدہ کی ہے۔ دوم یہ کہ مجلس خطبۂ نکاح اور

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲۔ [2] ظفیر ۔ [3] ایضاً ص ۳۶۲ ج ۲۔ ظفیر ۔ ایضاً ص ۳۶۳ ظفیر ۔
[5] عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ کتاب النکاح ص ۲ ج ۲ ظفیر ۔ ایضاً۔

ایجاب و قبول نکاح نہیں ہے۔ پس ان الفاظ کو وعدہ پر محمول کرنا اقرب ہے کما فی الدر المختار
فقال عمر تتبیها ان المجلس للنکاح (ای للانشاء عقد) لانه یفهم منه التحقیق
فی الحال فاذا قال الأخر اعطیتك او فعلت لزم اه وان للوعد فوعد
انتہی۔ فقط۔

صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۴۱) والدین نے اپنی لڑکی کے متعلق یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر زندہ رہی تو فلاں کو دیدیں گے۔ ایک شخص اس بالغہ لڑکی کو بھگا کر لے گیا۔ دوسری جگہ لے گیا اور نکاح پڑھالیا، تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ لڑکی کے والدین نے جو الفاظ کہے تھے ان سے نکاح منعقد ہوا تھا یا نہیں۔

الجواب :- والدین نے جو کہا تھا کہ اگر زندہ رہی تو فلاں کو دیدیں گے یہ ایک وعدہ تھا، اس کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوا۔ اور یہ ایجاب و قبول نکاح کا نہیں ہے لہذا جو نکاح امام صاحب نے لڑکی بالغہ کی رضا و اجازت سے کفو میں کیا وہ صحیح ہوگیا امام صاحب اس میں گنہگار نہیں ہوئے اور ان پر کچھ کفارہ لازم نہیں ہے۔ فقط

ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے کہا لے لی۔ کیا حکم ہے

سوال (۱۴۲/۱) زید نے بکر سے کہا کہ میں نے دختر صغیرہ تمہیں دیدی۔ بکر نے کہا اچھا لے لی۔ اس وقت نہ مجلس شادی کی تھی نہ تزویج کی، بلکہ غرض آخر کی مجلس تھی۔ نکاح منعقد ہوا یا نہ۔

لے لیا کے بجائے قبضہ کر لیا کہنا

سوال (۱۴۲/۲) اور اگر بکر نے بجائے لے لی کے قبضہ کر لیا، یا قبول کر لیا کہا تو کس صورت میں نکاح منعقد ہوگا۔ دختر بالغہ ہے والد فوت ہوگیا دادا زندہ ہے، تو دادا اس کا نکاح دوسری جگہ کرسکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- (۱) اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار

لہ دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲ طبع مصر سطر ۱۲ ان المجلس للنکاح وان للوعد
فوعد۔ (در المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲) ظفیر۔

ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[1]۔

(۲) جب کہ مجلس نکاح نہیں ہے تو ان الفاظ مذکورہ سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوا اور دادا کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دے اور اگر لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح ثانی کے جواز کے لئے اس کی رضا کی بھی ضرورت ہے اور سکوت اس کا بعد اطلاع اذن لینے پر بحکم رضا ہے۔ کما فی الدر المختار[2] فقط۔

سوال (۱۴۴) مندرجہ ذیل ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں

ایک عورت مسماۃ شریفاً بیوہ۔ عمر تخمیناً ۱۲-۱۳ سال جس کی بابت دو عورتوں نے شہادت دی کہ ایک حیض ہمارے سامنے آچکا ہے۔ شریفن مذکورہ کے مکان پر عبدالرحیم بمعہ عبدالرحمٰن اور دو مرد اور دو عورت کے پہنچے اور دریافت کیا کہ شریفن تیرے نکاح کے لئے کئی شخص خواہشمند ہیں تو کہاں رضامند ہے۔ جواب دیا کہ میں اپنے سابق بہنوئی عبدالرحمٰن سے رضامند ہوں در مہر سو روپے کے باندھنا۔ تب عبدالرحمٰن سے دریافت کیا کہ کیا تجھکو نکاح منظور ہے اور مہر یک صد روپیہ کا منظور ہے۔ جواب دیا کہ مجھکو نکاح بھی منظور ہے اور مہر بھی خطبہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھا گیا۔ اس کے بعد میں رحیم نے شہرت کر دی کہ نکاح ہو گیا۔ آیا شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ شریفن کے تایا وغیرہ بھی موجود ہیں ان سے اجازت نہیں لی تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ حسب تصریح فقہاء اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور چونکہ شریفن بالغہ ہو چکی ہے تو خود اس کی رضا و اجازت کافی ہے، تایا وغیرہ کی اجازت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۹۴ ج ۲ ظفیر۔ [2] فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة (در مختار) ای بان یقول لها قبل النکاح فلان یخطبك او یذكرك فسکتت وان زوجها بغیر استئمار فقد اخطأ السنة وتوقف علی رضاها (رد المحتار باب الولی ص ۲ ج ۲) ظفیر۔

کی ضرورت نہیں ہے۔[۱] فقط

| پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا |

سوال (۱۴۵) دعوی مدعی کا یہ ہے کہ میرے دادا نے میرا ناطہ کرمان کی دختر مسماۃ فضل نور کے ساتھ کیا۔ میری عمر اس وقت ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی۔ اور میری منکوحہ کی عمر ۱۰-۱۱ سال کی تھی۔ اس کے والد نے اپنی دختر کا حق نکاح روبرو اہل جرگہ میرے ساتھ کیا اور میرے دادا نے میرے واسطے قبول کیا۔ اس ایجاب وقبول کے بعد میں پانچ سال اپنی سسرال میں رہا۔ پھر میں نوکری پر چلا گیا۔ چھ سال کے بعد آیا تو معلوم ہوا کہ میری منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ آیا پہلا نکاح جو میرے ساتھ ہوا تھا وہ صحیح ہے یا دوسرا نکاح صحیح ہوا۔

الجواب :- پہلے اگر محض وعدہ نکاح کا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح مجلس نکاح میں روبرو شاہدین کے نہ ہوا تھا تو دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح ہو گیا۔[۲] اور اگر پہلے باقاعدہ نکاح ہوا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح شاہدین کے سامنے مجلس نکاح منعقد کر کے ہوا تھا تو دوسرا نکاح بدون طلاق دینے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا، مسماۃ مذکورہ بدستور شوہر اول کی منکوحہ ہے۔[۳] فقط۔

| منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے |

سوال (۱۴۶) ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کی نسبت زید کے ساتھ پختہ طور پر کر دی تھی، لیکن بانفعدہ نکاح کی نوبت نہیں آئی تھی کہ زید کو حبس دوام کی سزا ہو گئی۔ اب وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ نکاح زید کے ساتھ باقاعدہ نہ ہوا تھا، صرف نسبت اور

---

[۱] نفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (در مختار) امرأة بالغة عاقلة زوجت نفسها من رجل جاز (؟) ... ولا تحرم من طلاق ونوبات (غیر منصبا) (در مختار باب الولی ص ۳۰۳ ج ۲) ظفیر [۲] ... حتی ان مجلس النکاح وان للوطی لو ... (در مختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۷۳ ج ۲) ظفیر [۳] اما نکاح منکوحة الغیر ... فلم یقل احد بجوازه اصلاً (رد المحتار باب المحرمات ص ۲۸۲ ج ۲) ظفیر

ہوئی تھی تو وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسرے شخص سے کرسکتا ہے۔ فقط (گو وعدہ خلافی کوئی اچھی چیز نہیں ہے، لیکن اگر لڑکی کا فائدہ اسی میں ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ ظفیر)

منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کردے تو درست ہے

سوال (۱۴۷) اگر کسی شخص نے اپنی دختر نابالغہ کی منگنی دوسرے شخص کے نابالغ لڑکے سے کردی لیکن چند مدت کے بعد والد دختر نے اسی دختر کا نکاح دوسرے لڑکے سے کردیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ منگنی ہماری اصطلاح میں وعدۂ نکاح کو کہتے ہیں۔ پس نکاح اس سے منعقد نہیں ہوتا۔ لہذا دوسری جگہ جو والد دختر نے نکاح اس کا کیا صحیح کیا۔ کما فی الدر المختار وھل اعطیتنیہا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[۱] الخ۔ در مختار کتاب النکاح۔ فقط۔

منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۴۸) ایک شخص کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہوئی اور چھوٹی لڑکی کا خطبہ (منگنی) عرصہ چار سال ہوئے معزز اشخاص کے روبرو ہوا۔ مجلس خطبہ کے رسوم پورے کئے گئے۔ اب اس شخص کی بڑی لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ والدین کا خیال ہو کہ اس ڈاکٹر سے اس چھوٹی لڑکی کا نکاح کردیا جائے (کارڈ کا مضمون منگنی کے وقت برائے شرع شریف ایجاب وقبول ہوچکا ہے جس کو لڑکی عرصہ تک تبوں تسلیم کرتی رہی بسسرال کے گھر کے کپڑے وغیرہ پہنتی رہی) آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ خطبہ در منگنی وعدۂ نکاح ہے، اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا گرچہ مجلس خطبہ کی رسوم پوری ہوگئی ہوں، البتہ وعدہ خلافی کرنا بدون کسی عذر کے مذموم ہے لیکن اگر مصلحت لڑکی کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہے تو دوسری جگہ نکاح لڑکی مذکورہ کا

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر

جائز ہے، اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا ڈاکٹر کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ اور کارڈ میں جو ایجاب وقبول کا ہونا مذکور ہے اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ ایجاب وقبول منگنی کا ہوچکا ہے یا ایجاب وقبول نکاح کا ہوچکا ہے، اگر اس ایجاب وقبول سے مراد منگنی ہے .....

. . . .

. . . . تو اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا اس لڑکے سے منعقد نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹر سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے۔ اور اگر ایجاب وقبول سے مراد نکاح کا ایجاب وقبول ہے تو نکاح لڑکی کا اس لڑکے کے ساتھ منعقد ہوگیا۔ اب ڈاکٹر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے[1]۔ فقط۔

وکیل مؤکل کا نکاح کرسکتا ہے

سوال (۱۴۹) کسی شخص سے عمر نے کہا کہ میں جاتا ہوں تم میرا نکاح فلاں عورت سے فلاں مہینہ میں کردینا، دو گواہ بھی موجود تھے، تو وکیل میعاد مقررہ پر شخص مذکور کا نکاح عورت مذکورہ سے کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کرسکتا ہے[2]۔ فقط۔

فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہے گا

سوال (۱۵۰) ایک شخص نے زید کی لڑکی کا نکاح بلا اجازت ایک غیر شخص سے کردیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ غیر کے ساتھ نکاح کرنا موقوف ہے باپ کی اجازت پر، یا اگر لڑکی بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت پر، اگر انھوں نے اجازت نہیں دی اور اس نکاح سے رضامندی ظاہر نہیں کی تو نکاح باطل ہوا[3]۔ فقط۔

---

[1] ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲ ظفیر)

[2] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضرہ الشہود (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۱ ج ۱ ظفیر)

[3] کل عقد صدر من الفضولی ولہ قابل انعقد موقوفا (ایضاً ص ۳۴۳ ج ۱)

ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بنکر نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۵۱) زید اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل ہوکر نکاح اپنا اپنی موکلہ سے کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- زید ایک طرف سے اصیل اور ایک طرف سے وکیل ہوکر نکاح اپنی موکلہ سے کرسکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وکیل یعنی زید دو گواہوں کے روبرو یہ کہے کہ مسماۃ فلانہ نے مجھکو اختیار اپنے نکاح کا دیا ہے اور وکیل بنایا ہے۔ پس تم گواہ رہو کہ میں نے اپنا نکاح فلاں بنت فلاں سے کیا۔ پس نکاح صحیح ہوجائے گا۔ فی الشامی ردالمحتار بالتوکیل ذاک وکلتک بان تزوجنی نفسک منی فقالت زوجت صح[۱] و بضّا فیه وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشہود وقرأته علیہم وقالت زوجت نفسی منه[۲] اھ۔

سوال (۱۵۲) دو شخص ایک ہی مرشد کے معتقد ہیں، ان دونوں میں ایک نے اپنی لڑکی کا عقد دوسرے کے لڑکے سے کردیا ہے اور تاریخ نکاح مرشد کے سامنے طے ہوگئی۔ ایک فریق وقت مقررہ پر نہ آسکا۔ اس نے بذریعہ تار مرشد کو اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی میں نکاح پڑھ دیا جائے۔ اس صورت میں مرشد نکاح پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب وقبول اس فریق کی طرف سے کرسکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے[۳]۔

جب ولی نے کہا کہ ولی صغیر کو دی [illegible] تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۳) ولی صغیرہ نے پہلے کہا کہ میں نے اپنی صغیرہ کو فلاں صغیر سے نکاح کردیا اور ولی صغیر نے

---

۱ ردالمحتار [illegible] ص۳۲۲ [illegible] ۲ [illegible] باب النکاح ص۲۴۴ ۳ [illegible]

وان [illegible] مشہود کذا فی [illegible] عالمگیری کشوری ص۲۲۳ [illegible]

جو کہ اپنے واسطے قبول کرنا چاہتا تھا، کلمہ قبول بدیں لفظ کہا "میں نے قبول کیا" اس کلمہ قبول کو اس کلمہ قبول پر محمول کیا جاوے گا، جس میں صریحاً کہتا ہے کہ میں نے اپنے واسطے قبول کیا یا اس کلمہ قبول پر محمول کیا جاوے گا جس میں اس لڑکی کے واسطے قبول کیا مگر صریحاً نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ قبول کیا۔ اس صورت میں نکاح صغیر کا منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:- ولی صغیر کا قبول اسی ایجاب کے ساتھ متعلق ہوگا جو ولی صغیرہ نے کیا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح صغیر کا منعقد ہوگیا، کیونکہ ولی صغیرہ کی طرف سے ایجاب صغیر کے لئے ہوا ہے۔ اس کے جواب میں ولی صغیر کا یہ کہنا کہ "میں نے قبول کیا" اسی ایجاب مذکور کے ساتھ متعلق ہے، اور یہ کہنا ولی صغیر کا کہ میں نے اپنے لئے قبول کیا ہے، لغو ہے کیونکہ وہ اپنے لئے قبول نہیں کر سکتا۔ قال فی الاشباہ: بخلاف ما لو قال ابو الصغیرۃ زوجت بنتی من ابنک فقال ابو الابن قبلت ولم یقل لابنی یجوز النکاح للابن لاضافۃ المزوج النکاح الی الابن بیقین وقول القابل قبلت جواب له والجواب یتقید بالاول فصار کما لو قال قبلت لابنی۔ (رد المحتار والاشباہ والنظائر میں ہے السؤال معاد فی الجواب[2] - ظفیر)

سوال (۱۳۲۱) ایک شخص نے اپنے مفقود الخبر لڑکے کے واسطے ایک نکاح کی قبولیت کی اور لڑکے کے مفقود	مفقود کی طرف سے فضولی نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

ہونے کی وجہ سے لڑکے کی اجازت کی نوبت نہیں آئی تو یہ عقد منعقد ہوگیا یا مفقود کی اجازت پر موقوف رہا؟ یا امفر نکاح پر مفقودیت پسر کے باعث عدم قدرت کی وجہ سے یہ عقد باطل ہوگیا؟ اگر منعقد ہوگیا تو کیا دلیل ہے؟ اور اگر موقوف ہے تو کب تک موقوف رہے گا۔ اس کی مدت شریعت میں کیا مقرر ہے؟ یا مفقود کے ہم عمروں کے معدوم

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۲ ج ۲۔ ظفیر　مفرحی ص ۲ دیکھئے الاشباہ و النظائر القاعدۃ الثانیۃ عشر ص ۱۸۱ ۱۲ ظفیر۔

ہو جانے تک یہ نکاح موقوف رہے گا یا اس سے پہلے ہی توقف جاتا رہے گا؟ اور اگر نکاح باطل ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے۔ نیز اس نکاح میں والد مفقود فضولی ہے یا ولی ہے؟۔

الجواب: شرعاً مفقود وہ غائب ہے جس کی موت وحیات کچھ معلوم نہ ہو پس جب کہ اس کی حیات معلوم ومحقق نہیں ہے جیسا کہ مفقود کی تعریف سے ظاہر ہوا تو اس کی طرف سے قبول نکاح موقوف نہ رہے گا بلکہ باطل ہوگا کیونکہ فقہاء نے نکاح کے موقوف رہنے کی شرائط میں سے یہ لکھا ہے کہ حالت عقد میں اجازت دینے والے کا وجود معلوم اور محقق ہو۔ اور جب مفقود کے وجود کا علم نہیں، ورنہ تو وہ مفقود نہیں تو عقد مذکور باطل ہوگا۔ قال فی الدرالمختار کنکاح الفضولی الخ ان لہا مجیز حالۃ العقد والا تبطل[1] فقط۔ واللہ اعلم۔

سوال (۱۵۵) ایک شخص نے بذریعۂ تار | تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاں سے کر دیجئے

اپنے مرشد کو اطلاع دی کہ میرا نکاح فلاں عورت کے ساتھ پڑھا دیا جائے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟۔

الجواب: مرشد اس حالت میں نکاح پڑھ سکتا ہے اور ایجاب وقبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے۔ فقط۔

سوال (۱۵۶) ہندہ بیوہ ہے اور نکاح | بڑھیا کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

ثانی کرنا چاہتی ہے لیکن اہل قرابت کے فساد کی وجہ سے کہ وہ لوگ جاہل ہیں مع الاعلان

---

[1] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ص ۲۲۹ ج ۲

قال فی الفتح وھذا یوجب ان یفسر المجیز ھنا بمن یقدر علی امضاء العقد لا بالقابل مطلقاً (رد المحتار ایضاً) ظفیر۔

نہیں کہہ سکتی فی نفسہا اجازت دیتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح بغیر وکیل اور گواہوں کے صرف اس کے اذن پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: بغیر گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ہندہ خود زبانی اجازت دے تو دو گواہوں کے سامنے بغیر وکیل کے بھی نکاح منعقد ہو سکتا ہے اور اگر ہندہ کا نکاح دو گواہوں کے سامنے ہندہ کی عدم موجودگی میں کیا جائے اور ہندہ نکاح کا علم ہونے کے بعد اس کی اجازت دیدے تو نکاح منعقد اور تام ہو جائے گا اور اگر اس نکاح کو ناپسند کرے تو باطل ہو جائے گا۔ پس اگر ہندہ کسی شخص کو وکیل کر دے اور وہ وکیل دو گواہوں کے سامنے اس کا نکاح کر دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر بالغہ عورت کا بغیر وکالت یا اجازت کے نکاح کر دیا تو یہ نکاح فضولی ہوگا اور نکاح فضولی اجازت پر موقوف منعقد ہوتا ہے۔ کما فی الدر المختار ونکاح عبد وامۃ بغیر اذن السید موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی[1] الخ قال الشامی وانما ینبغی ان یشہد علی الوکالۃ اذا خیف جحد الموکل ایاھا فتح شامی[2]۔ الغرض بغیر دو گواہوں کی موجودگی کے ایجاب وقبول کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا لیکن بغیر وکیل کے ہو سکتا ہے، اس طرح کہ عورت سے خود اجازت لے لی جائے اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کر لیا جائے۔ پس اگر وہ عورت اور مرد جو نکاح کرتے ہیں موجود ہوں اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی ص ۴۴۹/۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل ص ۴۴۲/۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] ینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ وشرط حضور شاہدین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱/۲ و ص ۳۷۳ جلد ۲) ظفیر صدیقی۔

بے گواہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں | **سوال (۱۵۷)** اگر کوئی شخص کسی رنڈ عورت سے بغیر حضور شواہد کے ایجاب وقبول کر کے اس کو اپنے گھر میں رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں اور حلال ہے یا حرام؟ اور اگر دو شاہد کے روبرو ایجاب وقبول کر کے بغیر حضور ملا و نکاح سے خطبہ کے گھر میں رکھ لے تو ان صورتوں میں جماع اس عورت سے حلال ہے یا حرام؟

الجواب: دو شاہدوں کا موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا جواز نکاح کے لئے ضروری ہے ملا اور خطیب نہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ اگر کوئی گواہ نہ تھا تو نکاح ناجائز ہوا اور وطی حرام ہے۔ اور اگر دو گواہ سننے والے ایجاب وقبول کے موجود تھے تو نکاح صحیح ہوا، وطی حلال ہے۔ فقط

(قال فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين حرين وحر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح فاهمين انه نكاح على المذهب بحر مسلمين لنكاح مسلمة الخ درمختار شامی ص ۲۷۳ ج ۲ ظفیر)

مذکورہ ذیل صورت میں نکاح ہوا یا نہیں | **سوال (۱۵۸)** صغریٰ نے ایک پرچہ لکھ کر زید کو دیا اس بات کا کہ میں اس بات کا اقرار کئے دیتی ہوں کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہو گیا آپ اس کو منظور وقبول کریں گے یا نہیں۔ زید نے کہا کہ بسم اللہ میں ضرور منظور کر لوں گا جانبین سے مکرر سہ کرر اس بات کا اقرار ہو گیا۔ اس کے بعد صغریٰ کے بھائی نے صغریٰ کے ایک چھری ماری، صغریٰ کے چلانے سے مجمع زیادہ ہو گیا۔ اسی مجمع میں صغریٰ نے اقرار کر لیا کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہو گیا ہے۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟۔

الجواب: صورت مسئولہ میں جو پرچہ لکھ کر صغریٰ نے زید کو دیا اور زید نے اس کو منظور کیا۔ اس سے منعقد نہیں ہوا کیونکہ شہود کے سامنے نہ وہ رقعہ پڑھ گیا

زید نے قبول کیا۔ پس وہ شوہر ہوا اب رہا صغریٰ کا اقرار نکاح پچیس تیس آدمیوں کے
سامنے ہے کہ میرا نکاح زید سے ہوگیا اور زید نے اس سے کہا بسم اللہ مجھے منظور ہے۔ اس
میں روایت درمختار یہ ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے سامنے اقرار ہوا تو
وہ اقرار انشاء نکاح ہو جائے گا اور نکاح صحیح ہو جائے گا۔ عبارت درمختار یہ ہے
ولا بالاقرار على المختار خلاصة لان الاقرار اظهار لما هو ثابت وليس بانشاء
وقيل ان كان بحضرة من الشهود صح كما يصح بلفظ الجعل وجعل الاقرار انشاءً
وهو الصحيح ذخيرة[1]۔ شامی نے ذخیرہ کی عبارت نقل فرما کر صاحب فتح القدیر علامہ
ابن ہمام کا یہ فیصلہ قاضی خان کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اگر اقرار بر دو گواہوں
کے اس صیغہ سے ہو کہ عورت کہے یہ میرا شوہر ہے اور مرد کہے یہ میری بیوی ہے تو نکاح
منعقد ہو جائے گا اور اگر اقرار اس طریق سے ہو کہ عورت کہے میرا نکاح اس مرد سے ہوگیا
ہے اور مرد بھی ایسا کہے تو نکاح منعقد نہ ہوگا کیونکہ یہ محض کذب ہے۔ عبارت ذخیرہ وقول
فتح القدیر یہ ہے وهذا الاقرار بمنزلة انشاء النكاح لانه مقرون بالعوض
وهو عبارة عن تمليك مبتدء في الحال فان كان بمحضر من الشهود صح
النكاح والا فلا في الاصح انتهى ملخصا وقال في الفتح قال قاضيخان ينبغي ان
يكون الجواب على التفصيل ان اقر بعقد ماض ولم يكن بينهما عقد
لا يكون نكاحا وان اقر لرجل انه زوجها وهو انها زوجته يكون
نكاحا ويتضمن اقرارهما الانشاء بخلاف اقرارهما بماض لانه كذب
وهو كما قال ابو حنيفة رضي الله تعالى عنه اذا قال لامرأته
لست لي بامرأة ونوى به الطلاق يقع كانه قال لاني طلقتك ولو قال
لم اكن تزوجتها ونوى الطلاق لا يقع لانه كذب محض[3] اھ پس اس فیصلہ محقق

---

[1] درمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب نکاح ص ۳۶۵ ج ۲ ۱۲ ظفر [2] ایضاً [3] ایضاً۔

کے موافق صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ یہاں اقرار بصیغہ ماضی مذکور ہے۔ دونوں جگہ صغریٰ کا یہ لفظ مذکور ہے کہ میرا زید سے نکاح ہوگیا۔ فقط۔

میاں بیوی میں دوری ہو تو کتابت کے ذریعہ نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۱۵۹) ایک شخص لاہور میں ہے اور عورت شلاپشاور میں ہے تو کیا بذریعہ خط و کتابت نکاح ان کا منعقد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خط بذریعہ رجسٹری یا دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر یا آدمی کے ہاتھ بھیجا جاوے؟۔

الجواب:۔ بذریعہ کتابت نکاح ہو سکتا ہے، ایک صورت اس کی یہ بھی ہے کہ عورت مرد کو یا مرد عورت کو اپنے نکاح کا وکیل بذریعہ خط وغیرہ بنادیوے۔ پس اگر مکتوب الیہ روبرو دو گواہوں کے اس مضمون کو ادا کر کے نکاح اپنے سے کرے تو نکاح ہو جاویگا فی الشامی۔ قولہ لو حاضرین احترز بہ عن کتابۃ الغائب لما فی البحر عن المحیط الفرق بین الکتاب والخطاب ان فی الخطاب لو قال قبلت فی مجلس آخر لم یجز وفی الکتاب یجوز[۱] وفیہ ایضاً قال فی الفتح ومن اشتراط السماع ما قدمناہ فی التزوج بالکتاب من انہ لابد من سماع الشہود ما فی الکتاب المشتمل علی الخطبۃ بان تقرء المرأۃ علیہم او سماعہم العبارۃ عنہ بان یقول ان فلانا کتب الی یخطبنی ثم تشہدہم انہا زوجتہ نفسہا الخ لکن اذا کان الکتاب بلفظ الامر بان کتب زوجی نفسک منی لا یشترط سماع الشاہدین لما فیہ بناء علی ان صیغۃ الامر توکیل لانہ لا یشترط الاشہاد علی التوکیل[۲] الخ پس جب کہ معلوم ہوا کہ بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے تو خط جس طریق سے بھی بھیجا جاوے سب برابر ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ خط سی کا ہو دھوکہ نہ ہو۔ فقط۔

---

[۱] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۶ ج ۲ 　[۲] رد مختار کتاب النکاح ص ۳۷۵ ج ۲

نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں | **سوال** (۱۶۰) جو شخص تارک صلوٰۃ ہو اور افعال قبیحہ کا اعلانیہ مرتکب ہو جیسے شرب خمر و تاڑی وزنا کا اور جھوٹی گواہی دیتا ہو ایسے شخص کی گواہی نکاح و طلاق کے معاملہ میں معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب:- ایسے شخص کی گواہی سے نکاح تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار ایسے لوگوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور طلاق کا ثبوت بھی ایسے لوگوں کی گواہی سے نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ عزیز الرحمن (۱) وشرط حضور شاہدین حرین ای قوله ولو فاسقین او محدودین او ... وان لم یثبت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳/۲)

گواہوں کے سننے سے نکاح ہو جاتا ہے | **سوال** (۱۶۱) ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے کیا اور گواہ موقع پر موجود تھے اور تقریباً پچاس آدمیوں کا مجمع تھا مگر گواہوں سے اجازت نہیں لی۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- اگر دو آدمیوں نے اس مجمع میں سے ایجاب و قبول کو سنا ہے تو نکاح صحیح اور منعقد ہو گیا اور گواہوں سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے (۱) فقط

ہنسی سے نکاح ہو جاتا ہے | **سوال** (۱۶۲) اگر کوئی شخص ہنسی میں اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے تو منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح ہو گیا۔ حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جد وهزلهن جد (۲) یعنی تین چیزیں ہیں جو ہنسی کرنے سے بھی ہو جاتی ہیں

---

(۱) وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا فاهمین مختصرا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۷۵/۲) (۲) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی وابوداؤد (مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۴) ظفیر۔

ان میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو بھی فرمایا ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے ولا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول فیما یستوی فیه جده وهزله اذ لا یحتاج لنیة به یفتی۔ فقط۔

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ مجتبائی ص ۱۸۶ ج ۱ - ۲، ظفیر غفرلہ۔

دوسرا باب

مسائل متعلقاتِ نکاح

ایمان مجمل و مفصل نہ جاننے والی سے نکاح

سوال (۱۶۳) ہندہ صفت ایمان و اسلام سے ناواقف ہے، حتیٰ کہ کلمہ بھی نہیں جانتی اور ایمان مجمل و مفصل بھی نہیں جانتی، اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسے ناواقف لوگوں کو صرف یہ تعلیم کرا دی جائے کہ کہو اللہ ایک ہے، محمد اللہ کے سچے رسول ہیں، اور اس کو دل سے سچا جانو۔ پس اس سے آدمی مومن اور مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس اقرار لینے کے بعد اس سے نکاح درست ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بدون تصدیق قلبی کے ایمان حاصل نہیں ہوتا لیکن جاہلوں اور ناواقفوں سے صرف یہ کہلا لیا جاوے جو اوپر مذکور ہے۔ ان سے یہ نہ پوچھا جاوے کہ ایمان کیا ہے اور تصدیق کیا ہے اور ایمان مفصل کونسا ہے اور ایمان مجمل کونسا۔ غرض یہ ہے کہ ایسی بات کی جاوے جس سے اس کو مسلمان بنایا جاوے، نہ یہ کہ اس سے تحقیقات کر کے اس کو کافر بنایا جاوے فقط

(بہر حال جب ہندہ اپنے کو مسلمان کہتی ہے اور درحقیقت ہے بھی مسلمان تو اس سے نکاح درست ہے، تعلیم کی کمی ہے، لہذا کلمہ وغیرہ حتیاطاً پڑھا دیا جائے۔ ظفیر)

فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۶۴) جو شخص چرس گانجہ پیئے، تعزیہ داری کرے، شیخ سدو کو مانے، اس کی نذر کھاوے، صدقہ کھاوے، مردہ نہلاوے

خالی جھوٹ سچ بول کر پیسہ ٹھگے۔ غیبت کرے۔ عورتوں کو بہکا کر دوسروں کی کرا دے اس کا پڑھا ہوا نکاح معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح پڑھا ہوا اس کا صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ شخص بوجہ ارتکاب افعال محرمہ کے فاسق و عاصی ہے[1]۔

ایک مجلس میں چند لڑکوں لڑکیوں کے ایجاب قبول کے لئے ایک خطبہ کافی ہے

سوال (۱۶۵) اگر ایک ہی مجلس میں دو چار نوشاہ مجتمع ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب و قبول کرانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے[2]۔

بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح درست ہے

سوال (۱۶۶) تارک الصلوٰۃ اگر نکاح پڑھا دے تو نکاح صحیح ہے یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ نکاح صحیح ہے اور اولاد جو اس نکاح کے بعد پیدا ہو وہ ولد الحلال ہے اور ثابت النسب ہے[3]۔ فقط۔

جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے

سوال (۱۶۷) ایک موجودہ قاضی شراب خوار اور زناکار اور ہر قسم کی بے حیائی اور جھوٹی گواہی، کذب بے جا سختی کا مرتکب ہے

---

[1] جس طرح ہر نیک و بد فاسق و فاجر کے پیچھے درست ہے صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث اسی طرح اس کا پڑھا ہوا نکاح بھی درست ہے گو بہتر یہ ہے کہ کسی عالم صالح سے یہ کام لیا جائے تاکہ سنت کے مطابق سارے کام انجام پائیں اور باعث برکت ہو۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی۔

[2] ویندب اعلانه وتقديم خطبة وكونه في مسجد يوم جمعة بعاقد رشيد وشهود عدول (در مختار) واطلق الخطبة فافاد انها لا تتعين بالفاظ مخصوصة وان خطب بما ورد فهو احسن (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) جب پہلے ایک دفعہ خطبہ پڑھ دیا تو وہ سب کے لئے کافی ہوگا۔ ظفیر

[3] جس سے اس کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ جب نکاح درست ہے تو اولاد ثابت النسب اور حلال ہوگی۔ ظفیر

اس نے جبر سے نکاح پڑھنے اور ذات کے معاملات میں سزائیں بھی پائی ہیں اور ڈگریوں میں گرفتار بھی ہوا ہے اس کے اظہار بھی بارہا عدالت میں غلط ثابت ہوئے ہیں۔ اس کا پڑھا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: قال فی الدر المختار کتاب النکاح ویندب اعلانه وتقدیم خطبة وکونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید وشهود عدول الخ وفی الشامی فلا ینبغی ان یعقد مع المرأة بلا احد من عصابتها ولا مع عصبة فاسق ولا عند شهود غیر عدول الخ[1] اس عبارت سے واضح ہے کہ فاسق کا نکاح پڑھا ہوا اگرچہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن فاسق سے نکاح پڑھوانا اچھا نہیں ہے۔ فقط۔

عصر بعد نکاح پڑھنا غیر اولیٰ نہیں ہے

سوال (۱۶۸) عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا خلاف اولیٰ ہے یا نہیں۔

الجواب: عصر اور مغرب کے درمیان نکاح غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے لعدم دلیل کراهته فی الدر المختار ویندب اعلانه وتقدیم خطبة وکونه فی مسجد یوم جمعة[2] الخ یوم جمعہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تمام یوم کو شامل ہے بعد عصر کا وقت بھی اس میں داخل ہے۔ فقط

نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے

سوال (۱۶۹) ما قولکم دام فضلکم در حکم اس مسئلہ درینکہ در عدم اعلان بدیں اگر نکاح کردہ می شود نکاح چندان مشتہر نمی گردد و عدم تشہیر آں باعث چند فسادات می گردد خویشان و اقارب منکوحہ کہ عدم رضائے ایشان در نکاح است در سرکار دعویٰ باطلہ برائے نکاح ثانی می کنند و ایں چنیں

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲۔ ظفیر
[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

فسادات دریں دیار خیلے سرزدمی شود ، آیا درصورت اعلان بطبل کہ آں باعث اجتماع ناس است ، ہم چنیں فسادات کمترمی شود ، لہذا امراین چنیں حالت گر دروقت نکاح عدمِ تطبیل بوجہی کردہ شود کہ اجتماع ناس اماں حاصل آید شرعاً ممنوع است یا نہ ۔

الجواب :۔ اعلان نکاح مسنون ومستحب است کما فی الدر المختار ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف انتہیٰ شامی۔ پس معلوم شد کہ اعلان بالدف در نکاح جائز است[1]۔ فقط

دف بجا کر اعلان نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے

سوال (۱۰۷) حدیث اعلنوا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف ضمیر راجع بہ نکاح بمعنی عقد است آیا چند بار زدن دفوف جائز داز کدام زمان تا بکدام حین واگر اعلان یعنی اظہار عقد بزدن دف چند بار یا بدیگر چیز شدہ بود پس دوم بار بزدن دف اعلان بعد اعلان نمودن جائز باشد یا نہ ۔

الجواب :۔ ہرگاہ در صریح حدیث ضرب دفوف علی الاطلاق وارد است پس بقید اعداد وازمان واحیان نخواہد شد بہر قدر کہ اعلان حاصل شود وبہر قدر کہ مروج است جائز است واگر اعلان باشیاء دیگر شود کافی است حاجت ضرب دفوف نیست ، لیکن اگر باوجود حصول اعلان باشیاء دیگر ضرب دفوف کردہ شود ممنوع نخواہد شد[2] لاطلاق الحدیث ۔ (ماحصل یہ ہے کہ جتنے سے اعلان ہو جائے ، اتنی دیر دف بجانے میں مضائقہ نہیں

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۰ ج ۲ و ص ۳۵۹ ج ۲ ، ۱۲ ظفیر [2] سوال جواب کا ماحصل یہ ہے کہ بذریعہ دف نکاح کا اعلان جائز ہے بلکہ اعلان کرنا چاہئے جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے مگر اس اعلان کو باجہ اور ڈھول ڈھپا کا بہانہ ہرگز نہ بنانا چاہئے وفی الذخیرۃ ضرب الدف فی العرس مختلف فیہ ومحلہ ما لا جلاجل لہ اما ما لہ جلاجل فمکروہ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۸ ج ۳) ظفیر ۔

سہرہ دیکھنا یا مدعا کہ نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۷۱) نوشاہ نے نکاح کرتے وقت سہرہ یا لنگنہ باندھا یا جلوہ دکھیا تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ افعال درست نہیں ہیں مگر نکاح ہو جاتا ہے (یہ افعال بدعت ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

ولایت میں رہتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے

سوال (۱۷۲) میرے ایک عزیز نے جو کہ ولایت بغرض تعلیم گئے ہوئے ہیں، میرے ایک عزیزہ کی نسبت پیغام شادی دیا ہے لیکن عزیزہ کے رشتہ دار بغرض اطمینان یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ رشتہ عقد کے ذریعہ سے مستحکم ہو جاوے، ولایت سے یہاں آنے میں تعلیم کا سخت نقصان ہے، زیر باری کا خیال ہے، لڑکا و لڑکی دونوں بالغ ہیں۔ کیا کسی صورت سے عقد ہو سکتا ہے۔

الجواب: - اس کی صورت جواز کی یہ ہے کہ لڑکے کا ولی یا کوئی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ولایت ان کو لکھیں کہ ہم تمہاری شادی فلاں شخص کی دختر سے اس قدر مہر پر کرنا چاہتے ہیں، تم اپنی اجازت لکھ بھیجو۔ پس ان کی اجازت آنے پر جس کو وہ اجازت دیویں بعد ان شاہدین کے سامنے ایجاب و قبول باضابطہ ان کی طرف سے کر لیا جاوے، نکاح منعقد ہو جاوے گا۔[1] فقط۔

جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں

سوال (۱۷۳) انسان کا نکاح عورت جنیہ سے درست ہے یا نہیں، امام شافعیؒ کا اس صورت میں کیا مسلک ہے۔

الجواب: - انسان کی مناکحت جنات کے ساتھ درست نہیں ہے۔ اشباہ میں سراجیہ سے منقول ہے لا تجوز المناکحۃ بین بنی ادم والجن لاختلاف الجنس[2]

---

[1] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشہود (عالمگیری مصری ص ۲۳۱ ج ۱) ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

اور زواہر الجواہر میں ہے لا یصح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس فکانوا کبقیۃ الحیوانات۔ شامی۔ اور اس میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا اختلاف نقل نہیں کیا، صرف حضرت حسن بصریؒ سے اس کا جواز درمختار میں نقل کیا ہے[۲]۔

جس کی بیوی جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۴) ہندہ پر ایک جنیہ آتی ہے اور شوہر ہندہ سے محبت کمال رکھتی ہے۔ کیا ایسی حالت میں جب کہ ہندہ پر جنیہ موجود ہو اور شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کرے تو یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا ہوگا یا نہیں اور اگر شوہر ہندہ بحالت مذکورہ جنیہ سے نکاح کرے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہ۔

الجواب:۔ حالت مذکورہ میں شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کر سکتا ہے اور یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا نہ ہوگا اور نکاح انسان کا جنیہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے[۳]۔ فقط

ایسی عورت سے جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہوں، نکاح درست ہے

سوال (۱۷۵) عورت خنثیٰ کی جو کل اعضاء رکھتی ہے مگر پستان ابھری ہوئی نہیں، آیا اس کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خنثیٰ اگر مشکل ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خنثیٰ غیر مشکل ہے

---

[۱] رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۰۰ [۲] ظفیر [۳] مخرج السلق کر: (الخنثی المشکل) والجنیۃ وانسان الماء لاختلاف الجنس واجاز الحسن نکاح الجنیۃ بشہود (درمختار) لاختلاف الجنس لان قولہ تعالی واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا بیّن المراد من قولہ تعالی فانکحوا ما طاب لکم من النساء وہو الانثی من بنات آدم فلا یثبت حل غیرہا بلا دلیل ولان الجن یتشکلون بصور شتی فقد یکون ذکرا تشکل بشکل انثی الخ قولہ اجاز الحسن ای البصری رضی اللہ عنہ کما فی البحر (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۲۵۶) ظفیر منہ و ص ۳ او صح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس کبقیۃ الحیوانات (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر

تو اگر وہ مرد ہے تو عورت سے اور اگر عورت ہے تو مرد سے اس کا نکاح صحیح ہے، درمختار میں ہے نخرج الذکر والخنثی مشکل[1] ۔ کتاب النکاح

جس عورت کی شرمگاہ میں دخول نہ ہو سکے اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۶) جس عورت کے رحم میں ہڈی ہو اور دخول نہ ہو سکتا ہو اس سے مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح جائز ہے[2]۔

جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے

سوال (۱۷۷) اگر لڑکی کے والدین نے ایک ان عورت جو مرد کے قابل نہیں ہے کا نکاح کسی شخص سے دانستہ یا نادانستہ کر دیا تو وہ نکاح جائز ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا[3]۔ کذا فی الدرالمختار۔ فقط۔

خنثی مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۸) ایک عورت جس کی شادی کو پندرہ سال ہوئے، وہ پانچ برس خاوند کے گھر رہ کر اپنے والدین کے گھر آ گئی، پھر خاوند کے گھر نہیں گئی۔ عورت اپنے شوہر کو خنثی بتلاتی ہے، ایک غیر مرد سے تعلق کر لیتی ہے، اس سے دو بچے بھی ہو گئے، خاوند طلاق نہیں دیتا۔ اگر وہ واقعی خنثی ہے تو عورت کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا یا نہیں

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ای ان ایراد العقد علیہما لا یفید ملک استمتاع الرجل بہما لعدم محلیتہما له وکذا الخنثی والمرأۃ مثله اھ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲) ظفیر۔

[2] لا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار) قوله رتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر قوله قرن کفلس لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (ردالمحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲) معلوم ہوا ایسی عورت ہے اور اس سے نکاح درست ہے۔ ظفیر۔

[3] هو ای النکاح عند الفقہاء عقد یفید ملک المتعة ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحها مانع شرعی (درمختار) قوله من امرأۃ ای مراد بها المحققة انوثتها (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲، ص ۲۵۶ ج ۲) ظفیر

اور اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:- شوہر اگر عنین ہو تو نکاح ہو جاتا ہے اور پھر حسب قاعدہ تاجیل تفریق قاضی کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور عورت کے دعویٰ پر شوہر کو مہلت ایک سال کی بغرض علاج دی جاتی ہے، پھر اگر کچھ نفع نہ ہوا تو عورت کے دوبارہ دعویٰ کرنے پر قاضی تفریق کر دیتا ہے اور بدون تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہیں ہوتا[1]۔ اور اگر شوہر خنثیٰ مشکل ہو تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے اس وقت تک کہ اس کا حال ظاہر ہو، پھر اگر ظاہر ہو کہ وہ مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے یعنی جب کہ عورت اس سے نکاح کرے جیسا کہ اس صورت میں ہے۔ اور اگر ظاہر ہوا کہ عورت ہے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور تاوقتیکہ اس کا حال ظاہر نہ ہو نکاح موقوف رہتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے خرج بالذکر الخنثی المشکل [illegible] وکذا علی الخنثی لا مرد ولا امرأة وتمامه فی البحر عن الزیلعی لو زوجه ابوه او مولاه امرأة او رجلا لم یحکم بصحته حتی یتبین حاله انه رجل او امرأة[2] اھ وفی باب المهر منه اما مشکل فنکاحه موقوف الی ان یتبین حاله[3] اھ شامی۔ فقط۔

خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۹) ایک عورت مسماۃ عزت بی کے ایک جوان لڑکی ہے جو فتور عقل اور مرض جنون میں مبتلا ہے ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے اور سوا اس کے وہ مثل دیگر عورتوں کے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کو پیشاب کی ضرورت پوری ہونے کے واسطے صرف مقام پیشاب کی جگہ میں ایک راستہ مثل سوراخ کے پیدا کر دیا ہے آدمی کے تعلق اور واسطہ دنیا داری کے لئے بالکل علامات عورات سے کوئی علامت اس دختر کے نہیں ہے۔ مسماۃ عزت بی والدہ دختر نے اس راز و بھید کو پوشیدہ رکھ کر ایک شخص

---

[1] واذا کان الزوج عنینا اجله الحاکم سنة فان وصل الیها فیها والا فرق بینهما اذا طلبت المرأة ذلک (ہدایہ باب العنین وغیرہ ص۴۲۲ ج۲) ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص۳۵۶ ج۲ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب المہر ص۴۶۵ ج۲ ظفیر۔

محمد صالح سے ایک سو پچاس روپے لیکر اس دختر کا عقد نکاح کر دیا۔ ایسی عورت کا نکاح شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور جس قدر زائف مہر وغیرہ کے عمل میں لائے گئے ہیں وہ کہاں تک مضبوط اور مان لینے کے قابل ہیں۔

الجواب: اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے کہ مرد ہونا اور عورت ہونا اس کا کچھ بھی محقق نہیں ہے اور علامات باہم متعارض ہیں یا کوئی بھی علامت مرد یا عورت کی نہیں ہے تو نکاح اس کا باطل ہے منعقد نہیں ہوا اور مہر وغیرہ واپس کیا جاوے گا، کما فی الدر المختار کتاب النکاح ھو عقد یفید ملک المتعۃ الخ من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی فخرج المذکر والخنثیٰ المشکل الخ[1] اور اگر در حقیقت وہ عورت ہے اور علامت عورت کی اس میں موجود ہے لیکن بوجہ تنگی سوراخ مجامعت اس سے نہیں ہو سکتی تو نکاح منعقد ہو گیا، لیکن مرد کو اختیار ہے کہ بوجہ وطی نہ ہو سکنے کے اس کو طلاق دیدیوے اور طلاق قبل دخول و خلوت صحیحہ نصف مہر شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے کذا فی الدر المختار[2]

مخنث کی قسمیں اور اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۰) مخنث کی کئے قسمیں ہیں اور اسکی شادی کسی سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: خنثیٰ کی دو شکل ہیں (۱) مشکل اور غیر مشکل، غیر مشکل کا حکم ظاہر ہے کہ جب متعین ہو گیا کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اشکال و اشتباہ جاتا رہا تو اس کے موافق حکم

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق (در مختار، قولہ رتق انسد مدخل الذکر وقولہ قرن لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (رد المختار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۳ ج ۲) والخلوۃ بلا مانع حسی وطبعی وشرعی ومن الحسی رتق وقرن وعفل بفتحتین غدۃ قولہ عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع یمنع من سلوک الذکر فیہ اما غدۃ غلیظۃ او لحم او عظم (بقیہ حاشیہ بر ص ۱۵۶)

کیا جاوے گا، یعنی اگر مرد ہے تو مردوں کا حکم دیا جاوے گا اور اگر عورت ہے تو عورتوں کا حکم دیا جاوے گا اور خنثیٰ مشکل (جو کہ نہ مرد ہو اور نہ عورت ہو) کا حکم یہ ہے کہ وہ کسی سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مرد سے نہ عورت سے۔ درمختار کتاب النکاح میں مخرج الذکر والخنثیٰ المشکل لجواز ذکورتہ[1] - الخ

باجا وغیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں

سوال (۱۸۱) جس نکاح میں باجا وغیرہ ہو، وہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط، مگر باجا وغیرہ بجانا ناجائز اور گناہ ہے اور غیر مسلموں کی رسم ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ (ظفیر)

جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے

سوال (۱۸۲) جس شخص کو صفت ایمان و کلمہ معلوم نہ ہو اور اپنی منکوحہ کو غیر آباد رکھے اور خلاف شریعت کام کرے ایسے شخص کا نکاح ثابت رہتا ہے یا نہ؟ اگر فاسد ہوتا ہے تو اس کی عورت پر کیا عدت ہے۔

الجواب :- نکاح اس کا شرعاً ثابت و قائم ہے، فاسد نہیں ہوا، بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی، جبتک حکماً مسلمان ہے نکاح باقی ہے، لیکن بیوی کے حقوق نہ ادا کرنا یا خلاف شریعت کام کرنا گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ بیوی کو آباد کرنا فرض ہے۔ اس کے ساتھ کلمہ وغیرہ

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۱۵۵) وامرأۃ تقدیرہ ذات وقولہ غدۃ فی خارج الفرج الخ (رد المحتار باب المہر ص ۲/۴۶۵) اس سب بحث سے معلوم ہوا کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے اور حکماً یہ عورت ہے والمسمیٰ صفہ مغافی ۳ ے ویجب نصفہ بطلاق قبل وطئ او خلوۃ (درمختار) قولہ نصفہ ای نصف المہر المذکور (رد المحتار باب المہر ص ۲/۴۵۶) ظفیر

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲/۳۵۶ ۱۲ ظفیر

سیکھنا بھی۔ ظفیر)

زیقعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۸۳) زید اپنی دختر کا نکاح بکر سے ذیقعدہ میں کرنا چاہتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو عیدوں کے درمیان نکاح حرام ہے۔

الجواب:۔ ماہ ذیقعدہ میں نکاح کرنا درست ہے۔ مانعین کا قول بے اصل ہے شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھا دے تو وہ بھی جائز ہے

سوال (۱۸۴) سوائے قاضی شہر کے اور کوئی دوسرا شخص نکاح پڑھ دے اور وہ نکاح رجسٹر قاضی میں درج نہ ہو تو نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ سوائے قاضی شہر کے اگر دوسرا شخص برضا طرفین نکاح پڑھ دے تو یہ صحیح ہے، نکاح ہو جاتا ہے۔

نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں

سوال (۱۸۵) نکاح دن میں بہتر ہے یا شب میں۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے ویندب اعلانه وتقدیم خطبة وکونه فی مسجد یوم جمعة الخ[1] پس معلوم ہوا کہ جمعہ میں ہونا نکاح کا مستحب ہے (اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن میں مستحب ہے۔ ظفیر)

بغیر ختنہ ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۸۶) سنا ہے کہ بدون ختنہ کے اگر لڑکے کا نکاح کر دیا جاوے تو نکاح صحیح نہیں ہوتا، یہ بات صحیح ہے یا غلط؟۔

الجواب:۔ یہ غلط ہے کہ بدون ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدون ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما هو مقتضی اطلاق النصوص۔ قال فی الدر المختار وللولی الآتی بیانه نکاح الصغیر والصغیرة جبرا ولو ثیبا[2] الخ۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب الولی ص ۴۱۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

سوال (۱۸۷) احمد رضا خاں بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخر وہ بھی مسلمان ہے۔ اگرچہ مبتدع ہے۔ مگر ایسے لوگوں سے رشتہ موانست و مناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے لا تجالسوھم ولا تناکحوھم[۱] الحدیث۔ ترجمہ: نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے نکاح کرو۔ فقط۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

سوال (۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں۔

الجواب: اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے، اور باقی باجے سب حرام ہیں[۲]۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

سوال (۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے۔

الجواب: دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بناکر ڈھول صبح سے شام تک پیٹنا درست نہیں۔ یہ پھر اعلان کے بجائے باجا کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بد دینی ہے اور کفر کا خوف ہے

سوال (۱۹۰) تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع کر دیا تھا اور جو شخص یہ کہے کہ جس نکاح میں باجہ نہ ہو وہ نکاح حرام ہے۔ اس شخص کے لئے کیا حکم ہے

---

[۲] ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) ہذا اذا لم یکن لہ جلاجل ولم یضرب علی ھیئۃ التطرب (ایضاً کتاب الحظر ص ۲۰۰ ج ۵ ظفیر)

الجواب:- فقہائے احناف نے دف کی اجازت نکاح میں دی ہے۔ شامی میں ہے وسبب عن انه فی الدفایة والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد[1]۔ لحدیث الترمذی اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه الدف فتح[2]۔ جو شخص یہ کہے کہ جب بیاہ میں باجے وغیرہ نہ ہوں وہ حرام ہے اگر وہ شخص فاسق ہے بلکہ اس کے کفر کا خوف ہے۔ توبہ کرے۔

بغیر خطبہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

سوال (۱۹۱) بغیر خطبہ نکاح درست است یا نہ!

الجواب:- خطبہ گر نباشد نکاح منعقد می شود۔ ارکان نکاح ایجاب وقبول ست خطبہ شرط نیست، بلکہ سنت است[3]۔ فقط (یعنی بغیر خطبہ نکاح جائز ہے)

منگنی کے بعد جو دیا تھا، نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۹۲) جہاں منگنی ہوئی تھی وہاں نکاح نہیں ہوا، تو منسوبہ کو جو کچھ دیا گیا تھا، اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار خطب بنت رجل وبعث الیها اشیاء ولم یزوجها ابوها فما بعث للمهر یسترد عینه قائما او هالکا وکذا یسترد ما بعث هدیة وهو قائم دون الهالک والمستهلک[4]۔ معلوم ہوا کہ جب نکاح نہ ہوا تو جو کچھ اس نے اس وجہ سے دیا ہے اور وہ موجود ہے، اس کو واپس لے سکتا ہے۔

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲ ۱۲ مفیر مفتاحی [2] دیکھئے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۷۲ ۱۲ مفیر

[3] ویندب اعلانه وتقدیم خطبة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) اس سوال و جواب کا ماحصل یہ ہے کہ اگر کوئی خطبہ نہ پڑھے اور ایجاب وقبول گواہوں کے سامنے ہو جائے تو بھی نکاح ہو جائے گا۔ خطبہ رکن یا شرط نکاح نہیں ہے کہ اس پر نکاح موقوف ہو۔ ظفیر۔

[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

جو دور دراز سے مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دی جائے

سوال (۱۹۳) ایک شخص دور دراز اپنے وطن سے رہتا ہے، گورنمنٹی ملازمت ہے، اس کی شادی کے دن قریب آگئے ہیں، رخصت منظور نہیں ہوتی تو بذریعہ خط اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - دور سے بذریعہ خط وکتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ کی صورت یہ ہے کہ وہ شخص جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے کہ میرا نکاح فلاں لڑکی سے کردو، وہ شخص وکیل عورت کے سامنے یا اس کے وکیل کے سامنے جاکر دو یا دو گواہوں کے یہ کہے کہ میں نے فلاں مرد کا نکاح فلاں عورت سے بقدر اس قدر مہر کے کیا، اور عورت یا اس کا وکیل قبول کرلے یا عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کا وکیل قبول کرے۔ بہرحال یہ صورت بھی جواز نکاح کی ہے[2]۔ فقط

باندی کسے کہتے ہیں اور اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں ......

سوال (۱۹۴) باندی کس کو کہتے ہیں، باندی کے ساتھ بدون نکاح کے وطی درست ہے یا نہیں۔

الجواب: - باندی مملوکہ کو کہتے ہیں، یہاں (ہندوستان میں) وہ نہیں ہے۔ فقط۔ (جہاں شرعی باندی ہو اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

بیوی پر اطاعت ضروری ہے

سوال (۱۹۵) منکوحہ زید، زید کے پاس رہنا نہیں چاہتی اور زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا، اس صورت کا کیا حکم ہے۔

---

[1] قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر

[2] واذا اذنت المرأة للرجل ان یزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدین جاز، الخ لنا ان الوکیل فی النکاح معبر وسفیر والتمانع فی الحقوق دون التعبیر ولا ترجع الحقوق الیه (هدایه فصل فی الوکالة بالنکاح ص ۳۰۲ ج ۲) ظفیر

[3] وله التسری بمشاء من الاماء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲)، ظفیر۔

الجواب :- ہندہ کو ضروری ہے کہ زید کے پاس رہے اور اس کی اطاعت کرے[1] بدون طلاق دیئے زید کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت زید سے علیحدگی کی نہیں ہے[2] فقط

منسوب کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہوگئی دوسری جگہ لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ زید نے اپنی بیٹی کا خطبہ (منگنی) عمر کے بیٹے سے صغر سنی میں کیا تھا اور موافق رسم ورواج کے لڑکے والوں کی جانب سے کچھ زیور اور کپڑے دیئے گئے تھے، آخر قضاء الہٰی سے دو تین سال یا زیادہ کے بعد اس لڑکے کی ٹانگ میں مرض گنبیر ہوگیا، اس کی وجہ سے وہ لڑکا لنگڑا ہوگیا، یہاں تک کہ اب وہ لڑکا بغیر لاٹھی کے سہارے کے چلنے سے محتاج ہے، تب لڑکی کے والد نے خیال کیا کہ اس حالت میں یہ لڑکا نفقہ وغیرہ دینے سے بالکل معذور ولاچار ہے اور بغیر خرچ وغیرہ کے ربط وملاوٹ مشکل ہے۔ لہٰذا زید نے وہ زیور وغیرہ جو خطبہ کی وجہ سے لڑکی کے لئے ملے تھے واپس کر دیئے اور انکار کر دیا کہ اس لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح نہ کروں گا اور وہ لڑکی بھی راضی نہیں ہے تو اب اس خطبہ اور زیور اور کپڑوں کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور اگر زید لڑکے موصوف سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور دوسری جگہ اپنی لڑکی کا خطبہ اور نکاح کرنا چاہے تو اس کو شریعت اجازت دے گی یا نہیں؟۔

الجواب :- شفاء والد کو ضروری ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں اس کی مصلحت ۔۔۔۔ کو پیش نظر رکھے۔ ایسے شخص سے نکاح کرے جو ہر طرح دختر کا کفو ہو اور ناموافقت کا اندیشہ نہ ہو۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ شخص جس سے خطبہ ہوا تھا معذور ہوگیا اور قادر بکسب والنفقہ نہ رہا تو نکاح اس دختر کا اس سے نہ کرنا چاہئے، دوسرے شخص سے

---

[1] لہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (سورۃ النساء پ ۵) اما نکاح

[2] منکوحۃ الغیر ومعتدتہ اذ لم یقل احد بجوازہ (رد المختار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

کرنا چاہیئے جو ہر طرح لڑکی کا کفو ہو۔ شامی میں ہے ولا یزوج ابنتہ الصغیرۃ
کبیرًا ولا رجلًا دمیما ویزوجها کفوًا الخ[1]

پس زید اس حالت میں اس معذور سے جس سے خطبہ ہوا تھا نکاح نہ کرے اور دوسرے عمدہ موقعہ کا خیال کرے۔ اس میں گنہگار نہ ہوگا بلکہ اس معذور سے نکاح کرنے میں گنہگار ہوگا اور خطاوار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح۔ بندہ محمود عفی عنہ (شیخ الہند صدر المدرسین دار العلوم دیوبند)

الجواب صحیح۔ احقر گل محمد عفی عنہ۔

رتقاء عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۱۹۰) ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہو اس نے چند یوم کے بعد اس کو طلاق دیدی۔ دوسرے شخص سے پھر نکاح ہوا تو اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ مدخل ذکر بند ہے اور وطی اس سے کرنا بالکل محال ہے اور وہ یہ کہتی ہے مجھکو مرد کی خواہش ہی نہیں ہوتی ہے۔ صرف یہ جی چاہتا ہے کہ مرد سامنے بیٹھا رہے۔ غرض یہ عورت مثل مرد کے ہے۔ اب یہ دوسرا شخص بھی اسکو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ وہ بعد چھوڑ دینے کے مہر کی مستحق ہے کہ نہیں۔ نکاح کے وقت مہر کی کچھ تفصیل نہیں کی گئی کہ معجل کس قدر ہے اور مؤجل کس قدر ہے۔ صرف مقدار معین کر دی تھی۔ ایسی صورت میں وہ مہر کا دعوی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور بعد خلوت مہر پورا واجب ہے۔ اور مہر اگرچہ معجل نہ ہو طلاق سے معجل ہو جاتا ہے یعنی بعد طلاق کے فورًا مطالبہ مہر کا زوجہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار)[2] قولہ ورتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر[3]

---

[1] رد محتار کتاب النکاح ج۲ ص۳۶۶ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج۲ ص۸۲۲ ۱۲ ظفیر
[3] رد المحتار کتاب العنین وغیرہ ج۲ ص۸۲۳ ۱۲ ظفیر۔

شامی۔ ومنہ کذ تستحق [illegible] بوطی او خلوۃ صحیحۃ من الزوج۔ درمختار [illegible]

یتعجل المؤجل۔ شامی ص ۳۵۹، باب المہر۔ فقط۔

نکاح سب پڑھا سکتے ہیں

سوال (۱۹۹/۱) خیر یہ فرمانا کہ نکاح پڑھانا ہر شخص کا کام ہے، قاضی کی کوئی ضرورت نہیں، صحیح ہے یا نہیں۔

قاضی شہر کے ہوتے ہوئے غیر نکاح پڑھا سکتا ہے

سوال (۱۹۹/۲) ہوتے ہوئے قاضی شہر بلا اجازت قاضی، فقیر جو وکالت کرتا ہے نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی

سوال (۲۰۰/۳) جو قاضی عرصہ سے نکاح خوانی پر قابض ہے اور اس کے پاس سند ایں مضمون ہو کہ قضاء پر انہیں کا خاندان ہے۔ یا پشتہا پشت سے قبضہ چلا آتا ہو تو قابل لحاظ ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) صحیح ہے فقط

(۲) پڑھ سکتا ہے۔ فقط

(۳) نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا حق نہیں ہے جس سے نکاح پڑھوایا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ انتظامی قضیہ جدا گانہ ہے۔ جیسا حکام مصلحت سمجھیں انتظام کریں۔ فقط

نکاح خوانی کسی شخص واحد کی جاگیر نہیں ہے

سوال (۲۰۱) نکاح خوانی کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ کام حکماً کسی خاص شخص یا اشخاص کے لئے مخصوص کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص جو مرکز ہے اس کام کے لئے مقرر نہ کیا گیا ہو نکاح پڑھا دے تو وہ جائز ہوگا یا نہ؟ یا مناکحین کو کسی ایسے حکم کی پابندی پر مجبور کیا جانا شرعاً درست ہے یا نہ؟ اس زمانہ میں کوئی باقاعدہ نکاح کا رجسٹر رکھا جانا بہت خرابیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور حقوق زن و شوہر کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مستحکم و منضبط ذریعہ ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ نکاح خوانی کی خدمت کو صرف خاص شخص یا اشخاص کو حکماً مقرر نہ کیا جاوے، کسی رجسٹر یا کتاب نکاح کا باقاعدہ

رکھنا ناممکن ہے۔ نو ضیوں کی درخواست میں جو نذرانہ سرکاری نسبت لکھا گیا ہے، یہ درحقیقت ایک فضول امر ہے۔ کسی سرکاری نذرانہ یا محصول کا مقرر کیا جانا کس قدر نامناسب ہے اور نیز ریاست ہذا میں یہ پرانا قانون نکاح ثانی کی نسبت کسی زمانہ سابق سے جب کہ قانون کا رواج یہاں پر نہ تھا جیسا آجکل ہے چلا جاتا ہے مگر عدالتہائے سرکار نے سرکاری نذرانہ کو عمداً نکاح ثانی کے لئے لازمی و ضروری خیال نہیں کیا۔

الجواب: شرعاً نکاح ثانی کے لئے کوئی قید اور پابندی نہیں ہے خود زوجین بالغین روبرو دو گواہوں کے اپنا عقد کر سکتے ہیں اور ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اگر وہ خود نہ کریں تو ہر ایک ان میں سے جس کو وکیل نکاح بنا دیوے صحیح ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا معتبر ہے اور ولی شرع میں اسی لئے مقرر ہے کہ وہ اس کام کو کرے۔ پس مخصوص کرنا عقد نکاح کا ساتھ خاص اشخاص کے کہ وہی عقد نکاح کریں تو معتبر ہو ورنہ نہیں۔ مقید کرنا امر مطلق شارع کا ہے جو ناجائز ہے، پس ایسا حکم کرنا کہ سوائے خاص لوگوں کے اور کوئی نکاح خوانی نہ کر سکے اور کرے تو وہ معتبر نہ ہو اور گویا وہ نکاح نہ سمجھا جاوے۔ بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے اور احکام شرعیہ کا مبطل ہے مناسب بلکہ بقاعدہ شرعیہ لازم ہے کہ اس حکم کو عام ہی رکھا جاوے اور ان کی رعایت سے مخلوق کو اپنے حوائج ضروریہ کے پورا کرنے میں مجبور نہ کیا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن۔

سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطہ سے نکاح نہ ہو تو بھی جائز ہے

سوال (۲۰۲) یہاں کی سرکار نے ایک قانون یہ بھی جاری کیا ہے کہ جو شخص نکاح کرنا چاہے وہ ایک خاص شخص کی معرفت جو اس کام کے لئے مقرر ہے کر سکتا ہے۔ وہی صورت جائز سمجھی جاتی ہے۔

الجواب: جب کہ سرکار نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کوئی نکاح بدون وساطت اس شخص کے جس کو اس کام کے لئے سرکار نے مقرر کیا ہے

کوئی نکاح نہ کریں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ منکوحہ غیر منکوحہ اور اولاد صحیح النسب غیر صحیح النسب سمجھی جاوے فقط (لیکن یہ بغرض سہولت مشورہ دیا گیا ہے، اس قانون کا ماننا لازم نہیں ہے اور اب یہ قانون کہیں لازمی درجہ کا نافذ بھی نہیں ہے، اور جیسا کہ پہلے گذرا اس پر پابندی عائد کرنا مفاسد کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے

سوال (۱/۲۰۳) نکاح خوانی کی اجرت جبراً لینا جائز ہے یا نہیں۔

نکاح خوانی کے لئے ایک آدمی کو مقرر کرنا درست ہے یا نہیں

سوال (۲/۲۰۳) نکاح خوانی کے لئے شرعاً ایک شخص کو مخصوص کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱) جائز ہے اور جس قدر اجرت معروف ہے وہ موافق قاعدہ معروف کالمشروط وہ جبراً بھی لے سکتا ہے۔

(۲) ضروری نہیں ہے۔ انتظاماً اگر ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کرنا درست ہے

سوال (۲۰۵) میں غریب یتیم ہوں اور میری ہمشیرہ یتیمہ قریب البلوغ بلکہ بالغہ ہے، اگر میں اپنی ہمشیرہ کے عقد نکاح کے عوض اپنا نکاح کر لوں تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- شریعت اس میں کسی کو مجبور نہیں کرتی۔ جہاں موقعہ ہو اور مناسب ہو اپنا عقد اور اپنی ہمشیرہ کا عقد کر دیا جاوے۔ فقط۔

نکاح شہرت سے بہتر ہے یا خفیہ طور پر

سوال (۲۰۶) نکاح شرعاً شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے یا خفیہ طور پر۔

الجواب:- بہتر یہ ہے کہ شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے اور دو گواہوں کے روبرو اگر خفیۃً بھی ایجاب و قبول ہو جاوے تو نکاح صحیح ہے۔

رافضی نکاح پڑھائے تو کیا حکم ہے سوال (۲۰۰) رافضی نے اہل سنت کا نکاح پڑھا صحیح ہوا یا نہ ؟۔

الجواب :۔ نکاح صحیح ہوگیا کیونکہ ناکح اور منکوحہ دونوں سُنی ہیں ۔ رافضی نے صرف ایجاب و قبول کرا دیا ہے تو اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا البتہ مناسب یہ ہے کہ رافضی کو قاضی نکاح خواں سُنیوں کا نہ بنایا جاوے ۔ فقط

مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے یا نہیں سوال (۲۰۸) نکاح مسجد میں پڑھنا بالاتفاق درست ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ درست ہے ۔ فقط

نکاح مسجد میں مستحب ہے سوال (۲۰۹) زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کا نکاح مسجد میں ہونا چاہیئے کیونکہ قرون ثلثہ میں نکاح مسجد میں ہی ہوتا تھا ۔ عمرو کہتا ہے کہ مسجد میں نکاح ہونے سے تو مشابہت نصاریٰ ہے اس لئے کہ ان کے مذہب میں گرجا ہی میں نکاح ہوتا ہے اس کے علاوہ مسجد میں خاص اسی نکاح کیلئے روشنی بیجد ہمیشہ سے زیادہ کرنا اور فرش وغیرہ ہمیشہ سے زیادہ بچھانا دو ہزار ڈیڑھ ہزار آدمیوں کا مسجد میں گھس پڑنا جن میں بہت سے بے وضو اور بہت سے بے نمازی بھی ہوتے ہیں اور بعد نکاح کے اسی مسجد کے اندر لڑکے کا مبارکباد دلانا ، کثیر صحن مسجد میں شربت پلانا ، شور وغل ہونا جس کے سبب سے کتنے ایک نمازیوں کی نماز میں خلل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ یہ سب خلاف آداب مساجد ہیں ۔ اس لئے مسجدوں میں نکاح نہیں ہونا چاہیئے ۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے ۔

الجواب :۔ درمختار میں ہے ویندب اعلانه وتقديم خطبة وكونه في مسجد يوم جمعة[1] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں ۔ اعلان کرنا اور خطبہ پڑھنا اور مسجد میں ہونا اور جمعہ کے دن ہونا وغیرہ ۔ پس حتی الوسع اگر ان امور کی رعایت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۲ ظفیر

ہو، نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف۔

الجواب:۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے وکن الولیمۃ سنۃ الخ واختلفوا ایضاً فی وقت الولیمۃ قال بعضہم بعد الدخول بھا وقال بعضہم عند العقد وقال بعضہم عندھما جمیعاً الخ[1] اس کا حاصل یہ ہے کہ بعض نے فرمایا کہ نکاح کے وقت ہے اور بعض نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں سے جس وقت چاہے کر دے۔ الغرض خواہ نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد کرے، سنت ولیمہ حاصل ہو جاوے گی۔ فقط۔

نکاح متعہ وموقت باطل ہے

سوال (۲۱۲) قاضی حسن الدین نے ایک مرد کا ایک عورت سے چھ ماہ کے لئے نکاح متعہ پڑھا دیا اور قاضی صاحب موصوف کو سرکار نظام سے دو نمبر معافی صرف حق الخدمت میں دیئے ہوئے ہیں اور قاضی موصوف ایک بالکل بے علم اور ناخواندہ بھی ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہماری سرکار نظام کے صدر الصدور امور مذہبی اس اراضی کو ضبط فرما کر کسی ایسے شخص کو دیدیں کہ جو مسجد کو آباد کر کے اشاعت اسلام کریں ایسا کرنا کہاں تک جائز ہے؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے: ابطل نکاح متعۃ وموقت[2]۔ پس معلوم ہوا کہ نکاح متعہ وموقت باطل ہے۔ جس قاضی نے ایسا کیا وہ جاہل ہے و فاسق ہے، امامت اس کی مکروہ ہے، اس کو امام نہ بنایا جاوے اور اس کو اس عہدے سے معزول کرنا چاہئے اور جب کہ وہ اس عہدہ پر نہ رہا تو صدر الصدور امور مذہبی کو اختیار ہے کہ اس حق الخدمت کو دوسرا کو دیدیں جو اس خدمت کو انجام دیویں۔ فقط۔

نکاح متعہ درست نہیں ہے، شیعوں کا دعویٰ غلط ہے

سوال (۲۱۳) یہاں پر چند حضرات شیعہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حلت متعہ آیات و احادیث اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے۔ آیت یہ پیش کرتے ہیں فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الآیہ اور کتب اہل سنت یہ پیش کرتے ہیں۔ تفسیر درمنثور

---

[1] شرح شرعۃ الاسلام ص ۲۲۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار باب المحرمات ص ۱۹۰ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

تفسیر کبیر، تفسیر طبری، صحیح مسلم، صحیح بخاری، عینی شرح بخاری - یہ سب حوالجات صحیح ہیں یا نہیں اور قول حضرت عمرؓ کا پیش کرتے ہیں۔ متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا احرمہما اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب: - معنی صحیح آیت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ کے یہ ہیں کہ جس عورت سے تم فائدہ اٹھاؤ نکاح کے ساتھ تو اس کو اس کا مہر دو۔ کما فی الجلالین۔ فما استمتعتم، تمتعتم بہ منہن، ممن تزوجتم بالوطی الخ ص۷۲ و فی المدارک فما استمتعتم بہ منہن فما نکحتموہ منہن[1] الخ و فی الخازن واما الاٰیۃ فانہا لم تتضمن جواز المتعۃ لانہ تعالیٰ قال فیہا ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فدل ذلک علی النکاح الصحیح[2] وفیہ ایضاً بروایۃ مسلم عن سبرۃ بن معبد الجہنی انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ فمن کان عندہ منہن شیئًا فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموہن شیئًا والی ھذا ذھب جمہور العلماء من الصحابۃ فمن بعدہم ان نکاح المتعۃ حرام الخ ص۴۰ خازن - پس معلوم ہوا کہ حوالجات اس شیعی کے محض غلط اور افتراء ہیں۔

وروی سالم بن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطابؓ صعد المنبر فحمد اللہ واثنی الیہ ثم قال ما بال اقوام ینکحون ھذہ المتعۃ وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ عنہا لا اجد رجلاً نکحہا الا رجمتہ بالحجارۃ ص۴۰۹ خازن

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ان کا یہ فرمانا حرمہما بتحریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ روایت سالم میں موجود ہے وقد نہی

[1] تفسیر مدارک ص۱۷۰ ۔ [2] تفسیر خازن المرسوم لباب التاویل ص۴۲۳ ج۱) ۱۲ ظفیر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحدیث وفی منعۃ الخ تفصیل دیکھئے بھذا المقام۔ فقط۔

تیسرا باب

وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے

سوال (۲۱۴) عبدالکریم کی چچازاد ہمشیرہ کی شادی احمد حسن سے ہوئی۔ اب ہمشیرہ مذکورہ با وجود چند در دائم المرض رہنے کے اپنے شوہر کو اجازت نکاح ثانی کی دیتی ہے تو عبدالکریم کی لڑکی سے احمد حسن کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح احمد حسن مذکور کا اس صورت میں عبدالکریم کی دختر سے صحیح ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے تو اس سے نکاح درست ہے

سوال (۲۱۵) کسی عورت کے شوہر کا پتہ نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرتی ہو کہ میرا شوہر مجھے طلاق دے چکا ہے اس سے نکاح جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- درمختار میں ہے لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا الخ یعنی اگر کسی عورت نے یہ بیان

[1] وحرم الجمع وطأً بملک یمین بین امرأتین ایتہما فرضت ذکراً لم تحل للاخری ایضا الخ فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹/۲ ظفیر) [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۳۷۱/۵ ظفیر۔

کیا کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر گئی ہے تو اس سے نکاح کرنے میں، کچھ حرج نہیں ہے اور شامی نے خانیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ اس شخص کو یہ گمان ہو کہ یہ عورت سچ کہتی ہے اور وہ عورت معتبر معلوم ہوتی ہو[1]۔

مطلقہ کا بعد عدت نکاح کرنا درست ہے

سوال (۲۱۶) وزیر خاں نے اپنی زوجہ کو عرصہ تقریباً ۱۱ سال کا ہوا کہ گھر سے نکال دیا، قاضی صاحب نے وزیر خاں کو ہدایت کی کہ تم اپنی عورت کو لیجاؤ، وزیر خاں نے جواب دیا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے عورت نے محب اللہ سے نکاح کر لیا ہے، آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- جس وقت وزیر خاں نے یہ لفظ کہا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے، اس وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، پس اگر نکاح اس کا محب اللہ سے بعد گذرنے عدت کے ہوا ہے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں تو یہ نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ[2]۔ فقط۔

نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۱۷) فی زماننا بعض اہل دختر معروف شرط قرار دیکر صاحب فرزند سے رشتہ یعنی سانٹا لیتا ہے شرعاً درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح دونوں صحیح ہو جاتے ہیں اور شرط باطل ہے اور مہر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ واجب ہوتا ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] حاصلہ انہ متی اخبرت بامر محتمل فان ثقۃ او وقع فی قلبہ صدقہا لاباس یتزوجہا (ایضاً) ظفیر۔ [2] سورۃ البقرہ ع ۲۸

[3] و وجب مہر المثل فی نکاح الشغار ہو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضۃ بالعقدین وہو منہی عنہ لخلوہ عن المہر فاوجبنا فیہ مہر المثل فلم یبق شغاراً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب نکاح الشغار ص ۲۵۷ ج ۲) ۱۲ ظفیر۔

چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اپنی لڑکی کا نکاح درست ہے جب کہ ہمشیرہ فوت ہو چکی ہو

سوال (۲۱۸) ہندہ کی چچازاد ہمشیرہ زبیدہ نے وفات پائی اب ہندہ اپنی لڑکی کا نکاح زبیدہ مرحومہ کے خاوند سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ کر سکتی ہے[1]۔

بھانجہ کی بیوہ سے جو سالی بھی ہے بیوی کے مرنے کے بعد شادی درست ہے

سوال (۲۱۹) زید عمر کا حقیقی بھانجہ تھا اور دونوں کی زوجہ آپس میں حقیقی بہنیں تھیں، عمر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا، کیا ایسی صورت میں زید کی بیوہ سے عمر کا نکاح بعد عدت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ عمر کا نکاح اس صورت میں زید کی بیوہ سے جو کہ عمر کی سالی بھی ہے اور بھانجہ متوفی کی زوجہ بھی تھی صحیح ہے[2]۔ فقط۔

ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو یہ درست ہے

سوال (۲۲۰) زید نے اپنی لڑکی عمر کے لڑکے سے اور عمر نے اپنی لڑکی زید کے لڑکے سے نکاح کر دیا اور مہر دونوں لڑکیوں کا شرعی طور پر مقرر و معین ہو گیا تو یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ دونوں نکاح شرعاً صحیح ہو گئے[3]۔ فقط

شوہر کے انتقال کے بعد شوہر کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۱) شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اس کے داماد سے یہ بیوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ شوہر کا داماد مذکور پہلی بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے نکاح ہو چکا تھا یہ سوتیلی ساس ہے۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ (النساء ۴) میں داخل ہے۔ ظفیر۔ [2] قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ (النساء۔ ۴) [3] ایضاً۔

بیوی کا لڑکا مرجائے تو اسکی بیوہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۲) زید کی بیوی کی بموجب کرنے کا بیوی کا جو سابق شوہر سے ہے مرجاوے، بہو مذکور سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱ و ۲) ان دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے

سوال (۲۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور عورت مطلقہ غیر مدخولہ ہے تو اس پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب: اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے درست ہے۔ بلکہ اگر شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح کیا جاتا تو درست ہوتا[2]۔ اور چونکہ مطلقہ غیر مدخولہ ہے اس لئے اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا[3] الآیۃ۔ فقط۔

ایک بہن کا بیٹا ہو اور دوسری بہن کی پوتی تو نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۲۴) بشیرا و میکن دونوں حقیقی بہنیں ہیں، بشیرا کے دو لڑکے عبدالغفور و عبدالشکور ہیں اور میکن کے تین لڑکے بدلے، سعداللہ، نصراللہ اور ایک لڑکی ہے۔ عبدالغفور کی شادی میکن کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ تو عبدالشکور کی شادی میکن کی پوتی یعنی بدلے کی لڑکی کے ساتھ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: مساۃ بشیرا کے پسر عبدالشکور کا نکاح میکن کی پوتی یعنی بدلے کی دختر سے شرعاً درست ہے کہ وہ أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیۃ[4] میں داخل ہے۔ فقط۔

---

[1] وجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجها او امرأۃ ابنها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر۔ [2] وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء - ۴) [3] سورۃ الاحزاب ع ۶) ظفیر۔ [4] النساء - ۴ - ظفیر۔

سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۵) بکر اپنی حقیقی سالی کی لڑکی سے عقد کرنا چاہتا ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زوجہ بکر کی بکر کے نکاح میں نہ ہو تو اس کی بھانجی سے نکاح صحیح ہے اور اکٹھا کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں صحیح نہیں ہے[1]۔ فقط۔

طوائف سے نکاح درست ہے

سوال (۲۲۶) ایک شخص نے طوائف سے نکاح کیا اور وہ طوائف علاوہ زنا کے اپنے پیشے رقص وسرود، گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب:- نکاح باقی ہے[2]۔

بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۲۷) حقیقی بھتیجہ کی بیوی سے چچا نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- بھتیجہ کے مرنے کے بعد اور اس کی زوجہ کی عدت گذرنے کے بعد نکاح مذکور جائز ہے اور یہی حکم طلاق دینے کی صورت میں ہے[3]۔ فقط۔

طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی کیا حکم ہے

سوال (۲۲۸) ایک طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اپنے پیشہ رقص وسرود کو جاری رکھے گی شرعاً وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اور اگر وہ گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح رہے گا یا نہیں۔

الجواب:- نکاح صحیح ہو گیا اور بعد میں بھی باقی رہا اگرچہ وہ دونوں عاصی و فاسق ہیں[4]۔

---

[1] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا او ابنۃ اخیہا او ابنۃ اختہا (ہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۶۰ ج ۲) ظفیر۔
[2] وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم وطؤہا ودواعیہ حتی تضع الخ ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲ و ص ۳۰۲ ج ۲) ظفیر۔
[3] واُحِلَّ لکم ما وراء ذٰلکم (النساء - ۴) ظفیر۔
[4] لکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط الفاسد دونہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲) ظفیر

جب تک کہ تائب نہ ہوں۔ فقط۔

تایا، چچا اور بھتیجے کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۲۹) حقیقی تایا، چچا و بھتیجہ متوفی کی زوجات سے نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- تایا، چچا و بھتیجہ کے انتقال کے بعد مثلاً ان کی زوجہ بیوہ سے عدت کے بعد نکاح شرعاً جائز ہے[1]۔ فقط

بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۳۰) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک لڑکی پہلے خاوند سے اس کی ہمراہ آئی تو اب یہ شخص اس لڑکی کا نکاح اپنے حقیقی بھائی خورد سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس لڑکی کا نکاح برادر خورد سے جائز ہے[1]۔ فقط

غیر مقلد کی لڑکی سے نکاح درست ہے

سوال (۲۳۱) جو زید غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث بتلاتے ہیں ان سے بیٹا بیٹی کا بیاہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر نکاح کیا جاوے گا نکاح منعقد ہو جاوے گا[2] لیکن ایسے فرقوں و ایسے متعصب لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناکحت و مواکلت و مشاربت وغیرہ کو منع فرمایا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں سے اس قسم کے تعلقات بیاہ شادی کے قائم نہ کئے جائیں۔ فقط (موجودہ دور میں پہلا سا تعصب بھی باقی نہ رہا۔ ظفیر)

بعض حالات میں متہمہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۳۲) ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو اپنے والد کے ساتھ زنا کی نسبت دیکر طلاق دیدی اور اس کا والد اور عورت ہر دو زنا سے منکر ہیں۔ ایک گواہ بھی موجود نہیں۔ اب عورت مذکورہ کا نکاح خاوند اول

---

[1] اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی، ارشاد ہے وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۴)

[2] ایضاً ۱۳ وفی الفتح یجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لانکفر احدا من اہل القبلۃ وان وقع الزاماً فی المباحث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۵) ظفیر

کے بھائی سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں عدت گزرنے کے بعد شوہر اول کے بھائی سے نکاح درست ہے[1]۔

دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسری کا اسکے بیٹے سے کیا حکم ہے

سوال (۲۳۳) دو حقیقی بہنیں ہیں، ان میں سے اگر ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دو بہنیں حقیقی ان میں سے ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں، یہ درست ہے شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں، وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔ اصل یہ ہے کہ دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا ہونا منع ہے۔ باپ بیٹے کے نکاح میں ہونا ممنوع نہیں ہے۔ فقط

یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۲۳۴) یہودی یا نصرانی عورت سے مسلمان کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عورت یہودیہ یا نصرانیہ سے مسلمان مرد کا نکاح درست ہے درمختار میں ہے وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا الخ[3]۔ فقط

بالغ شوہر اگر نابالغہ بیوی کو طلاق دیدے اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے

سوال (۲۳۵) اگر والدین جبراً نابالغہ کو شوہر سے طلاق لے کر علیحدہ کر دیں اور بعد بلوغ لڑکی اس شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو از سر نو خطبہ و ایجاب و قبول و مہر و گواہ چاہئے یا بغیر ان امور کے لڑکی کو شوہر کی تحویل میں کر دیں۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے [2] النساء ۴-۱۲

[3] الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷/۲ ۱۲ ظفیر۔

الجواب: شوہر اگر بالغ ہے، زوجہ اگرچہ نابالغہ ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے[1] پھر اگر شوہر اول سے نکاح کرنا چاہیں تو بہ جدید و گواہ وغیرہ جملہ امور متعلق نکاح ہونے چاہئیں۔ فقط

سوال (٢٣٦) صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

زید و بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا اور دس سال تک کچھ پتہ نہیں چلا، لاپتہ ہو گیا۔ اس کی زوجہ سے بکر نے نکاح کر لیا، جب دس بارہ سال کے بعد زید واپس آیا تو بکر نے اس کو طلاق دیدی اور نکاح زید کے ساتھ کرا دیا۔ زید کے ایک دختر ہے اور بکر کے پہلی زوجہ سے ایک لڑکا ہے۔ زید کی دختر سے بکر کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ نکاح زید کا بعد گزرنے عدت کے ہوا۔ یہ دختر بعد نکاح کے پیدا ہوئی۔ اب اس کا نکاح اس لڑکے سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر زید کے نکاح کے بعد لڑکی چھ ماہ یا اس سے زیادہ میں پیدا ہوئی تو بکر کے پسر از زوجہ سابقہ سے اس کا نکاح درست ہے[2]

سوال (٢٣٧) عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے ماننا درست ہے

ایک درزی ایک عورت لایا ہے اس عورت نے بیان کیا کہ مجھکو میرے پہلے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور عدت بھی گزر گئی ہے۔ اس کے بعد امام مسجد نے اس عورت کا نکاح اس درزی سے پڑھا دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب: درمختار میں ہے ولو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وعدت حلّ له ان ینکحها[3] لا باس ان ینکحها یعنی اگر کسی عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر سابق نے

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۵ ج ۲) ظفیر

[2] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر

[3] دیکھئے شامی باب العدۃ ص ۸۲۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

الجواب:- قال فی الشامی ولو علم فهو صحیح (شامی باص ۱۸۱) اس سے معلوم ہوا کہ صغیرن کا نکاح باطل ہوا، بعد طلاق دینے کبیرن کے پھر صغیرن سے نکاح کرے اور چونکہ کبیرن سے خلوت و وطی نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق دینے کبیرن کے فوراً صغیرن سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا (الاحزاب - ۶۰)

بھانجہ کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۴۰) بھانجہ کی بیوی سے ماموں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

الجواب:- کر سکتا ہے (یعنی بھانجہ کے طلاق دیدینے یا مرجانیکے بعد جب عدت گذر جائے - ظفیر)

پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اسکی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جب کہ وہ اسکی دوسری بیوی سے ہو

سوال (۲۴۱) جب کہ ایک مساۃ نے پہلا خاوند کیا اور اس سے دختر یا زندہ نہ رہے اور اتفاق سے پہلا خاوند گذر گیا اور مساۃ بیوہ نے دوسرا خاوند کر لیا - اس صورت میں پہلے خاوند کی دختر سے دوسرے خاوند کے فرزند کا نکاح شرعاً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- دوسرے شوہر کا فرزند اگر اس کی دوسری زوجہ سے ہے یعنی اس بیوہ سے نہ ہو جس نے اب اس سے نکاح کیا ہے تو اس بیوہ منکوحہ کی دختر از شوہر سابق کا نکاح شوہر ثانی کے فرزند از زوجہ سابقہ سے صحیح ہے۔ فقط اور

ا ے ردالمحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۲/۲۸۲ تحت قول الماتن وان تزوجهما معا ای الاختین . ۱۲ ظفیر ۲ ے یہ بھی داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر ۳ ے دونوں لڑکا لڑکی کے ماں باپ علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی وجہ حرمت نہیں وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ میں داخل ہے ۱۲ ظفیر

اگر ایسا نہیں ہے بلکہ دونوں اسی ایک عورت سے ہیں، ایک اس شوہر سے اور دوسرا دوسرے شوہر سے تو اس صورت میں نکاح درست نہیں ہے، بلکہ باطل و حرام ہے۔ ظفیر)

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے اس لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہے

سوال (۲۴۲) زید کے نکاح میں خالد کی بہن تھی جس کا انتقال ہو گیا۔ اب زید کے سالے یعنی خالد کی دو لڑکیاں ہیں، زید ایک لڑکی سے اپنا اور دوسری سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ زید کا لڑکا خالد کی ہمشیرہ سے نہیں ہے بلکہ دوسری عورت سے ہے۔ کیا صورت مسئولہ میں دونوں کے نکاح جائز ہیں؟

الجواب:- زید کا نکاح خالد کی دختر سے اور زید کے پسر کا نکاح خالد کی دوسری لڑکی سے شرعاً درست ہے۔ فقط۔

پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور عدت گذر گئی پھر سالی سے شادی کی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۳) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر عدت طلاق گزر جانے کے بعد اپنی سالی حقیقی سے نکاح کر لیا ہے، مگر چونکہ یہ امر دیگر اس فعل سے سنت خلاف اور معترض ہے کہ یہ فعل شرعاً ناجائز ہے اور نیز کہتے ہیں کہ زوجہ ثانی کو چھوڑ کر زوجہ اولیٰ مطلقہ کو پھر نکاح میں لے لیا جاوے۔ آیا یہ نکاح کیا گیا ہے جائز ہے یا نہیں۔ اور کیا زوجہ مطلقہ سے بغیر حلالہ کے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح بہن زوجہ مطلقہ کی بہن سے بعد عدت کے ہو شرعاً صحیح ہے

لہ البنایة الخ وحرم الجمع بین محارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (در مختار) حتی العدۃ من الرجعی او اذا تزوج اربعا من طلق الا ربع لا یجوز له ان یتزوج امرأۃ قبل انقضاء عدتهن فان انقضت عدۃ الکل جاز تزوج اربع وان واحدۃ فواحدۃ بعد (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲) ظفیر۔

باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۶) ہندہ کو شرعاً اپنے باپ کے چچازاد بھائی سے پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں، اور ہندہ کا نکاح اس سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ہندہ کو بکر سے اس صورت میں پردہ کرنا لازم ہے اور ہندہ کا نکاح بکر سے موافق شجرۂ نسب کے درست ہے[1]۔ فقط

ایک بیوی سے پوتا ہے تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۷) زید کے دو بیویوں سے دو لڑکے ہیں، عمرو، بکر اور عمرو کا لڑکا خالد ہے، اور بکر کا لڑکا محمود ہے۔ محمود کی لڑکی ہندہ ہے تو کیا خالد ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: خالد کا نکاح ہندہ سے اس صورت میں صحیح و جائز ہے[2]۔ فقط

رشتہ کے سوتیلے ماموں سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۴۸) زید کی پہلی زوجہ زینب سے ایک لڑکی ہے تو دوسری زوجہ کے بھائی سے اس لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس لڑکی کا سوتیلا ماموں ہے۔

الجواب: ہو سکتا ہے کہ درحقیقت زوجۂ ثانیہ کا بھائی پہلی زوجہ کی دختر کا ماموں نہیں ہے[3]۔ فقط

دو شخصوں نے نکاح کیا دونوں کی ایک ایک زوجہ تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۹) دو شخص باہم عہد ساختند کہ دختر ہر یک بافرزند دیگر نکاح کردہ شود از شخصان مذکور یک نکاح نمودہ شد

---

[1] کیونکہ کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر
[2] عمرو کی لڑکی سے جس طرح نکاح جائز ہے اس کی پوتی سے بھی نکاح درست ہے۔ یہ حرمت میں نہیں ہے ۱۲ ظفیر
[3] وجہ حرمت کوئی نہیں ہے۔ یہ بھی داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر

مہروں کی نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر لی ہے اور اس کے شوہر نے نکاح ثانی کر لیا ہے اب وہ عورت اپنا نکاح اہل سنن سے کرنا چاہتی ہے اور خود بھی اہل سنت ہونا چاہتی ہے اس صورت میں اس عورت سے اہل سنن کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

الجواب: ۔ اگر شوہر اس کا شیعہ تبرائی ہے جو سب شیخین کرتا ہے ۔ و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگاتا ہے اور افک کا قائل ہے تو وہ کافر ہے[1] عورت اگر سنی ہو جاوے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے[2]۔ فقط

آزاد عورت کی خرید و فروخت درست نہیں ۔ نکاح کر سکتا ہے

سوال (۲۵۲) ایک شخص مسمی عیسیٰ نے ایک عورت مسمی عالم سے بہ نیت تزویج مبلغ عنـ کو خریدی اس عورت کی والدہ بھی ساتھ تھی ، وہ کہتی ہے کہ میری لڑکی کا خاوند ایک سال ہوا مر چکا ہے بائع عالم نے بھی خاوند کے مرنے کی شہادت دی ۔ عالم کا چھوٹا بھائی کہتا ہے کہ زندہ ہے ۔ کیا اب عیسیٰ کا نکاح درست ہے یا نہ ۔ اگر پہلا خاوند موجود ہو تو عالم پر کیا تعزیر ہونی چاہیئے ۔

الجواب: ۔ خریدنا آزاد عورت کا باطل ہے[3]۔ اور عیسیٰ کو اگر گمان غالب مسماۃ

---

[1] وبهذا ظهران الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في علىّ او ان جبرئيل غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة (رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۱۸ ج ۲) ظفير [2] ولو اسلم احدهما اى احد المجوسيين او امرأة الكتابي ثمه اى في دار الحرب لم تبن حتى تحيض ثلاث او تمضى ثلثة اشهر (در مختار) اى ان كانت تحيض لصغر او كبر كما في البحر وان كانت حاملا فحتى تضع حملها (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۶ ج ۲ و ص ۵۳۷ ج ۲) ظفير [3] واذا كان احد العوضين او كلاهما محرما فالبيع فاسد كالبيع بالميتة والدم الخ وكذا اذا كان غير مملوك كالحر (هدايه باب البيع الفاسد ص ۲۹ ج ۳) ظفير۔

والدہ اور کسی عالم کی صدق کا ہوتو ان کے قول اور بیان کے موافق نکاح اس عورت سے کرسکتا ہے اور موقع شبہ میں احتراز بہتر ہے لیکن از راہ فتویٰ نکاح کرنا درست ہے[1] پھر اگر بعد نکاح کے معلوم ہو کہ شوہر نہیں مرا اور نہ طلاق دی تو نکاح باطل ہے اور عالم وغیرہ نے عمداً جھوٹ بولا تو وہ گنہگار اور فاسق ہوا، توبہ کرے اور روپیہ عیسیٰ کا بہرحال میں واپس کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کے فوت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۵۳۱) زید فوت ہوا، زوجہ ہندہ اور پسر عمر چھوڑ کر ہندہ نے نکاح ثانی بکر سے کیا اور عمر مذکور کا نکاح مسماۃ حلیمہ سے کر دیا گیا، عمر فوت ہوا تو اس کی زوجہ حلیمہ سے بکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، جب کہ عمر کی والدہ بھی بکر کے نکاح میں موجود ہے۔

الجواب:- اپنی زوجہ کے پسر از شوہر ثانی کی زوجہ سے نکاح کرنا باوجود نکاح میں ہونے اس زوجہ کے درست ہے یعنی جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کے پسر کی زوجہ کے شرعاً درست ہے بعموم قولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیۃ، اور درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا او امرأۃ ابنہا الخ[2] فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۲۵۴) زینب و ہندہ دو حقیقی بہنیں ہیں بعد وفات ہندہ کے زینب کی بیٹی سے ہندہ کے

---

[1] وفیہ عن البزازیۃ اخبرہا ثقۃ ان زوجہا الغائب مات او طلقہا ثلاثا او اتاہا منہ کتاب علی ید ثقۃ بالطلاق ان اکبر رأیہا انہ حق فلا بأس ان تعتد وتتزوج ولو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۴۰ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر

چار پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا آیا نورالدین کا نکاح نوراں سے ہوا یا نہ اور اس حالت میں کہ نورالدین کا یہ نکاح نوراں سے قائم تھا۔ زید کے طلاق نامہ کے ساڑھے چار ماہ بعد خالد اور مرزا نے اس بہانے کو اپنا ذریعہ بنایا کہ نوراں کے فسخ نکاح زید کی میعاد اب گذری ہے۔ مرزا نے نوراں کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ مرزا سے نکاح نوراں کا بکر اور خالد اور مرزا اور خالد کے فرزند دیگر کی امداد سے ہوا ہے تو ان لوگوں پر کوئی حکم شرعی واقع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نورالدین کا نکاح نوراں سے صحیح ہو گیا کیونکہ زید کا نکاح نوراں سے جس وقت سے زید مرتد ہوا تھا فسخ ہو گیا تھا[1]۔ اگرچہ طلاق نامہ بعد میں لکھ گیا اس کا اعتبار نہیں ہے، پس مرزا کا نکاح نوراں سے منعقد نہیں ہوا اور نکاح کرنے والا اور معین و مشیر کار آثم و عاصی ہوئے توبہ کریں اور مرزا سے نوراں کو علیحدہ کرا دیں۔ فقط۔

مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوئی، توبہ کرے

سوال (۱۷۵۲) ایک عورت جولاہن نے ایک شخص ڈھاری پنج قوم سے ناجائز تعلق پیدا کر کے گھر بٹھائی ہے جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بڑی لڑکی سے ایک مسلمان نے نکاح کر لیا ہے۔ لڑکی کی آمد و رفت ماں کے یہاں رہنے سے جملہ مسلمانان قرب و جوار کے ناخوش ہو گئے ہیں اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا ہے۔ آیا وہ شخص مع عورت و خویش و امن کے کسی طرح مسلمان ہو سکتے ہیں، اور نکاح دوبارہ پڑھا جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ وہ لڑکی مسلمان تھی تو مسلمان کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا اس کی آمد و رفت اس کی ماں کے پاس ہونے سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوئی اور وہ عورت جولاہن بھی ناجائز تعلق کرنے سے کافر نہیں ہوئی بلکہ گنہ گار فاسق ہوئی، اس

---

[1] و ارتداد احدهما ای الزوجين فسخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۹ ج ۲) ظفير

اس گناہ سے توبہ کرلیوے، پس دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، اور احتیاطاً تجدید اسلام و تجدید نکاح کرلیا جاوے تو اچھا ہے۔ فقط

نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی

سوال (۲۵۸) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے بکر کے ساتھ کیا، روبرو گواہوں کے ہوا اور بکر نے قبول کیا، بعد کو جو خبر مشہور ہوئی تو جس نے دریافت کیا کہ مبارکباد نکاح ہوگیا، تو جواب میں بکر نے کہا کہ قسم خدا اور رسول کی اور قرآن کی کس کا نکاح ہوا یا کس موڑ کا ہوا اس صورت میں شرعاً نکاح میں کوئی خرابی تو نہیں آئی

الجواب: ۔ کچھ خلل اس نکاح میں نہیں آیا۔

زانی وغیرہ کے فرع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فرع سے درست ہے

سوال (۲۵۹) تنکح فرع زانی و ماس و ناظر وغیرہا با فرع مزنیہ و ممسوسہ و منظورہ وغیرہا شرعاً جائز است یا ممنوع و بمصاہرۃ بالزنا و دواعیہ بجز حرمات اربعہ کہ متحققہ فقہ فرعیہ و اصولیہ اند حرمتے دیگر مانند صورت مستفسرہ ہم ثابت است یا نہ۔

الجواب: ۔ قال فی الشامی نقلاً عن البحر اراد بحرمۃ المصاهرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعه نسباً و رضاعاً وحرمة اصولها وفروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً کما فی الوطی الحلال ویحل لاصول الزانی وفروعه اصول المزنی بها وفروعها[1] ازیں عبارت اخیرہ حلت صورت مذکورہ فی السوال ظاہر است۔ و قائل بحرمت ربیبہ محرم ما احل اللہ است اگرچہ تکفیر او نکردہ شود وجہ آنکہ تحریم حلال یا تحلیل حرام مطلقاً کفر نیست کما حققہ الشامی[2]۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۷ / ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] الحاصل انهم ذكروا في [illegible] اسم الزنديق والمنافق والملحد ولا يخفى ان [illegible] ص ۳۳۴ ج ۳

پیر سے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے

سوال ۲۶۰) ایک بیوہ جوان عورت غیر شرع پیر کے گھر جاتی ہے، اس کے ورثا چاہتے ہیں کہ کفو میں اس کا نکاح کر دیں تاکہ اس پر تہمت نہ آوے، اب اگر وہ عورت خواہ مخواہ نکاح سے انکار کرے تو کیا حکم ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- پیر سے پردہ کرنا فرض ہے اور اگر وہ شخص فاسق و فاجر ہو تو اس سے بیعت کرنا بھی درست نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا بیوہ کو سنت ہے اور ثواب ہے نکاح ثانی کو برا اور معیوب سمجھنا گناہ ہے اور خلاف شرع ہے۔ پس عورت کو نکاح ثانی کر لینا چاہیے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے[۱]۔ فقط۔

منکوحہ کی شادی بعد عدت دوسرے سے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو

سوال ۲۶۱) زید خالد کا قریباً ماموں زاد بھائی اور رشتہ دار ہے (ج) خالد کی منکوحہ ہے ج کی خالد سے خانگی معاملات میں چپقلش رہی ہے۔ ج خالد سے آزردہ خاطر اور کبیدہ دل رہتی تھی۔ زید اس سے اختلاط کی باتیں کرتے کرتے مرتکب فعل قبیحہ ہو گیا اب خالد ج سے اگر کسی صورت میں قطع تعلق کرے یا ج زید کے لئے علیحدگی اختیار کرلے تو ایسی صورت زید ج سے نکاح کا مجاز ہو گا۔ زید شرعاً کس سزا کا مستوجب ہے۔ قبل از عقد جن غلطیوں کا وہ مرتکب ہوا بعد از عقد وہ معاف ہو جائیں گی یا ان کا مواخذہ ہو گا۔ چونکہ بظاہر زید خانہ ویرانی خالد کا موجب بنا ہے۔ گو ج خالد سے بیزار ہی رہتی تھی۔ حقوق العباد کی رو سے وہ کس طرح خالد کو راضی کر سکتا ہے۔

الجواب:- عورت ج اگر اپنے شوہر خالد کے نکاح سے علیحدہ ہو جائے یعنی خالد اس کو طلاق دیدے خواہ کسی طریق سے اور کسی وجہ سے ہو تو زید کو ج کی

---

[۱] اس سے نکاح حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہذا یہ داخل احل لکم ما وراء ذلکم میں داخل ہے۔ ظفیر

عدت کے بعد ج سے نکاح کرنا درست ہے اور جو امور زید سے قبل نکاح خلاف شرع اور معصیت کے ہوئے ہوں ان سے توبہ کرے، توبہ سے معافی ہونے کی امید ہے اور چونکہ ج اور خالد میں پہلے سے ہی ناموافقت تھی۔ پھر ج کا تعلق زید سے ہوگیا اور رغبت اس طرف ہوئی تو اس حالت میں ج اور خالد میں مفارقت ہی بہتر تھی اور زید سے کچھ زیادتی اس بارہ میں ہوئی ہو یا ج کو خالد سے علیحدہ ہونے پر آمادہ کیا ہو یہ سخت گناہ ہے اس سے توبہ کرے اور اللہ سے معافی چاہے اور استغفار کرے اور خالد سے معاف کرانے کی صورت یہی ہے کہ بالاجمال اس سے معاف کرائے کہ مجھ سے جو کچھ تمہاری حق تلفی ہوئی ہو اس کو معاف کردو۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے فلاں سے نکاح کردو تو یہ کرنا درست ہے

سوال (۲۶۲) ایک مسلمان کسی غیر ملک سے جوان عورت لایا، قاضی نے بلا تحقیق نکاح سابقہ ایک دوسرے شخص سے نکاح کردیا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر عورت نے یہ بیان کیا ہو کہ میں کسی کی منکوحہ نہیں تھی۔ یا بیوہ ہوگئی تھی، تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کردینا کتب فقہ میں درست لکھا ہے۔ فقط

حاملہ عن الغیر سے نکاح اور وطی کا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۳) نکاح کے بعد اگر یہ ثابت ہو کہ عورت بدچلن ہے اور نکاح بقاعدہ شرعیہ ہوا تو ایسی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ عورت کو حمل حرام چھ ماہ کا بوقت نکاح ہے۔ تا وضع حمل شوہر کو عورت سے ہم صحبت ہونا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو اس سے اولاد ہوگی وہ ولد الحرام ہوگی یا نہیں۔

لہ وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی و انقضت عدتی ان وقع فی قلبه صدقها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر

الجواب :- اس حالت میں نکاح صحیح ہوگیا دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے ، البتہ تا وضع حمل اس عورت حاملہ سے صحبت نہ کرنی چاہئے ، اور جو بچہ نکاح کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا وہ اس شوہر کا نہ ہوگا ، ولد الحرام ہوگا ، اور جو بعد چھ ماہ کے ہو وہ اس شوہر کا ہوگا اور صحیح النسب ہوگا[۱] ۔ فقط

زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے

سوال (۲۶۴۱) زید نے ہندہ منکوحہ عمر سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی ، اب زید کا لڑکا ہندہ کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ، حرمت مصاہرت میں داخل ہے یا نہیں ۔

الجواب :- منکوحہ عمر کے دختر کا نسب شرعاً عمر سے ثابت ہے اور وہ لڑکی عمر کی ہے ، پس پسر زید کا نکاح دختر عمر سے درست ہے ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ، الولد للفراش وللعاہر الحجر[۲] ۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے اور اسکی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرے

سوال (۲۶۵۱) عبداللہ فوت ہوا ، اس کی زوجہ بیوہ اور ایک دختر موجود ہے نیز عبداللہ متوفی کا ایک بھائی حقیقی حبیب اللہ اور ایک اس کا لڑکا موجود ہے ۔ عبداللہ کی بیوہ اپنا عقد ثانی حبیب اللہ سے بعد ایام عدت کے کرنا چاہتی ہے ۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اول عبداللہ کی دختر کا عقد حبیب اللہ کے فرزند سے ہونا چاہئے یا کہ اول عقد ثانی عبداللہ کی بیوہ کا حبیب اللہ

---

(۱) وصح نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبہ الخ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ ، لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً والولد لہ (درمختار) ای اذا جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشہر فلو لاقل من ستۃ اشہر من وقت النکاح لا یثبت النسب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲ ج ۲)

(۲) مشکوۃ باب اللعان فصل اول ص ۲۸۷ ۱۲ ظفیر ۔

سے ہونا چاہئے۔

الجواب:- عبداللہ متوفی کی زوجہ کا نکاح اس کے بھائی حبیب اللہ سے اور عبداللہ کی دختر کا نکاح حبیب اللہ کے پسر سے درست ہے خواہ پہلے اس عورت کا نکاح ہو اور خواہ دختر کا ہر طرح درست ہے[1]۔ فقط

زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے

سوال (۲۶۶) زانی مرد یا زانیہ عورت کا نکاح زانی یا زانیہ سے یا محسن ومحصنہ سے بغیر حد لگائے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- جائز ہے۔ کما فی الدر المختار اذا لموطوئۃ بزنا ای جاز نکاح من رأھا تزنی الخ واما قولہ تعالی الزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک فمنسوخ بآیۃ فانکحوا ما طاب لکم من النساء[2]۔ فقط

کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ مہینے گذر جائیں تو شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۷) منکوحہ کافر اسلام قبول کرے اور شوہر کفر سے تائب نہ ہو اور وہ منکوحہ غیر چھ ماہ سے علیحدہ ہو تو وہ عورت فی الحال دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا بعد انقطاع عدت۔

الجواب:- کسی کافر کی منکوحہ کو اسلام لانے کے بعد جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں تو وہ عورت اپنے شوہر کافر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور پھر اس کا نکاح کسی مسلمان سے امام صاحب کے قول کے موافق اس کی رضامندی سے صحیح ہے۔ درمختار میں ہے ولو اسلم احدھما الخ ثمہ الی لم تبن حتی تحیض

---

[1] یہ دونوں محرمات میں نہیں ہیں لہذا اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذَالِکُمْ (النساء-۴) کے تحت آئیں گی۔ ولا بأس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ امہا او بنتہا لانہ لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

قلنا او بمضی ثلثة اشہر الخ ولیست بعدة[1] الخ لیکن شامی میں ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ بعد ان مہینوں کے عدۃ اس پر لازم ہے یا نہیں، صاحبین وجوب عدۃ کے قائل ہیں۔ کذا فی الشامی وجزم بہ الطحاوی اسی کے موافق پھر تین حیض گذارنے کے بعد نکاح ثانی کرسکتی ہے اور یہی احوط ہے[2]۔ پس دیکھا جاوے کہ چھ ماہ میں اس کو کتنے حیض آئے ہیں اگر حیض پورے ہو گئے ہوں فبہا ورنہ باقیماندہ حیض پورے کرے اور یہ بصورت حیض آنے کے ہے۔ اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو پھر چھ ماہ دونوں عدتوں کے لئے کافی ہے۔ فقط۔

ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے۔ تین کے بعد حلالہ ضروری ہے

سوال (۲۶۸) زید نے ہندہ قوم ہنود کو مسلمان کر کے اپنے ساتھ عقد کیا اور تین سال تک نکاح میں رکھ کر طلاق قطعی دیدی، ہندہ نے اپنا پیشہ طوائفوں کا اختیار کر کے سات آٹھ برس تک بازار میں بیٹھی رہی، اب ہندہ عقد مکرر اپنا زید سے کرنا چاہتی ہے آیا زید سے ہندہ کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر تین طلاق دیدی تھی تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے[3]۔ فقط

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲، ۱۲ ظفیر۔ [2] وهل تجب العدة بعد مضي هذه المدة فان كانت المرأة حربية فلا، لانه لا عدة على الحربية وان كانت هي المسلمة فخرجت الينا فتمت الحيض هنا فكذلك عند ابي حنيفة خلافا لهما الخ وجزم الطحاوي بوجوبها (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۷ ج ۲) ظفير

[3] وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع الخ، لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اي بالثلاث لو حرة الخ حتى يطأها غيره ولو الغير مراهقا يجامع مثله بنكاح نافذ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة مطلب في العقد على مبانته ص ۷۳۸ ج ۲) ظفير۔

نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں اور مطلقہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۹) نامرد شخص کا ایک عورت سے نکاح کر دیا گیا، جائز ہے یا نہیں، اور عورت بلا طلاق اس سے علیحدہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: نکاح صحیح ہے[1] اور بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہے کذا فی الدر المختار[2] فقط

ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

سوال (۲۷۰) الٰہی بخش و شیراتی حقیقی بھائی ہیں، الٰہی بخش کی حقیقی پوتی کا نکاح شیراتی کے لڑکے سے صحیح ہے یا نہ!

الجواب: یہ نکاح جائز ہے کہ قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[3]

نابالغی میں جس کی نکاح ہونا بتاتی تھی، بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے، اس کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۷۱) ایک لڑکی بالغہ آٹھ سال ایک شخص کو کہیں سے مل گئی اس کا کوئی رشتہ دار اور وطن معلوم نہیں، جب وہ شخص لڑکی کو اپنے مکان میں لایا تھا وہ اپنی ہم سن لڑکیوں سے کہتی تھی کہ میری ایک شخص سے شادی ہوئی تھی مگر یہ نہیں بتاسکتی تھی کہ کس سے ہوئی اور وہ کہاں ہے۔ اب اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے، وہ پہلی شادی سے انکار کرتی ہے اب وہ نکاح کی خواہش کرتی ہے۔ آیا اس کا نکاح کسی شخص سے کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جب کہ وہ لڑکی اس وقت بالغ ہے اور پندرہ برس کی پوری

---

[1] هو ای العنین من لا یقدر علی الجماع ... زوجته ... اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او صغیرة جدا ... فرق بینهما ... الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص ۵۹۵ ظفیر
[2] واما منکوحة الغیر ومعتدته ... فلم یقل احد بجوازه ... رد المحتار ص ۳۸۲/۲ ظفیر
[3] سورة النساء ۴۔

ہوگئی ہے اور کسی کی منکوحہ ہونے کا اس وقت بعد بلوغ کے انکار کرتی ہے تو اس کی رضامندی جس شخص سے ہو اس کے ساتھ اس کا نکاح درست ہے[1]۔ فقط

مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۷۲) خوشدامن کی ہمشیرہ حقیقی سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے۔

الجواب: اس حالت میں کہ پہلی زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے، اس کی خالہ سے یعنی خوشدامن حقیقی سابقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[2]۔ فقط

بیوی کے انتقال کے بعد سالی سے نکاح درست ہے اگرچہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو

سوال (۲۷۳) ایک شخص کی زوجہ کا انتقال ہوگیا، ایک لڑکا شیرخوار چھوڑا جو اپنی نانی کے دودھ سے پرورش ہوا، پھر شیرخوار کے والد نے اپنی حقیقی سالی سے جو اس شیرخوار کی حقیقی خالہ ہوتی ہے اپنا عقد کیا، یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اپنی زوجہ کے مرنے کے بعد اس کی حقیقی بہن سے نکاح درست ہے اور اس کے پسر نے اگر اپنی نانی کا دودھ پیا تو اس کا نکاح سالی سے حرام نہیں ہوا کیونکہ وہ سالی اس کے پسر کی بہن رضاعی ہوئی، اور بہن رضاعی اپنے پسر کی حرام نہیں ہے کما مر عن العالمگیریہ ویجوز فی الرضاع الخ وفی الدر المختار الا ام اخیہ واختہ الخ واخت ابنہ وبنتہ الخ باب الرضاع[3]۔ فقط۔

---

[1] نفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الولی ص ۴۲۷ ج ۲)

[2] ویجمع بین المرأة وعمتها او خالتها الخ (باب فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۲) بیوی کے مرجانے کے بعد جمع کی صورت باقی نہیں رہتی، ماتت امرأته له ان یتزوج باختها بعد یوم من موتها ... (کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۲۹۰ جلد ۲) ظفیر

[3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ و ص ۵۵۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۲۷۴) ایک شخص کی دو زوجہ ہیں اور زوجہ اول سے تین لڑکیاں ہیں۔ اور زوجہ ثانی لاولد ہے اب زوجہ ثانی کے ایک حقیقی بھائی سے زوجہ اول کی کسی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- زوجہ ثانیہ کے بھائی کا نکاح زوجہ اولیٰ کی کسی دختر سے درست ہے، اس میں کوئی وجہ حرمت نکاح کی نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات وَ اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ۔ الآیۃ[1]۔ فقط

بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے

سوال (۲۷۵) ایک شخص نے اپنے بڑے بھائی کے فوت ہونے پر اس کی منکوحہ کو اپنے گھر میں بطور رواج ڈال لیا۔ نکاح کا ہونا نہ ہونا مشکوک ہے، کچھ عرصہ بعد شخص مذکور نے اس عورت کو نکال دیا اور چار پانچ ماہ سے اس کے نان نفقہ کو جواب دے چکا ہے اور اب اس کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، وہ لڑکی اپنے والدین کے گھر میں سخت مصیبت میں ہے اور اسی شخص سے اس کے چار ماہ کی لڑکی ہے۔ نہ وہ شخص اس عورت کو روٹی کپڑا دیتا ہے اور نہ بلاتا ہے اور خود مفقود الخبر ہے۔ آیا وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر اس شخص کا اس عورت سے نکاح نہیں ہوا تب تو اس کو جس سے چاہے نکاح کر لینا ضروری ہے اور بغیر نکاح نہ اس عورت کا اس مرد پر نان نفقہ ہے اور نہ وہ نکاح سے روک سکتا ہے۔ اور اگر نکاح ہو چکا ہے تو جب تک شوہر جب تک طلاق نہ دے اور اس کے بعد عدت تین حیض نہ گذر جاویں دوسرا نکاح درست نہیں ہے[2]

---

[1] سورۃ نساء - ۴ ع ۲ [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار باب المہر ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر

در نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہوگی۔ اور اگر شوہر مفقود الخبر ہوگیا ہے تو چار سال کے بعد عدت وفات گزار کر دوسرا نکاح ہوسکتا ہے، موافق مذہب امام مالکؒ کے جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے۔ کذا فی الشامی۔ فقط

دادے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے، اور علیمہ کی بہن سے بھی

سوال (۲۷۶) عبدالرزاق کے دادا کے چچا کی نواسی مسماۃ رحیم النساء سے عبدالرزاق کا نکاح درست ہے یا نہیں اور عبدالرزاق و رحیم النساء میں علیمہ کے بھائی بہن کا رشتہ بھی بنتے ہیں۔ آیا ان دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح عبدالرزاق کا مسماۃ رحیم النساء کے ساتھ جائز اور صحیح ہے۔ دونوں رشتوں سے نکاح درست ہے، کیونکہ رحیم النساء عبدالرزاق کے محرمات میں سے کسی رشتہ سے نہیں ہے، لہٰذا وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرے ہوئی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا

سوال (۲۷۷) زید کی زوجہ ہندہ کا انتقال ہوگیا یا طلاق دیدی، دونوں صورتوں میں زید ہندہ کی حقیقی بہن سے بلا ایام عدت گزارے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنی زوجہ کے انتقال ہوجانے پر اس کی بہن سے فوراً نکاح کرسکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہوتی اور اس کو طلاق دینے کی صورت میں جب تک

---

[1] ولا ینکح عرسہ ای المفقود غیرہ الخ ولا یفرق بینہ وبینہا ولو بعد مضی اربع سنین خلافاً للمالک (درمختار) فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین، ولو افتی بہ فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن الخ وقال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود ص ۲۵۲ ج ۳)

[2] تفسیر پ ۵ سورۃ النساء ۴۔

اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک اس کی بہن سے نکاح درست نہیں ہے چنانچہ یہ دونوں صورتیں کتب فقہ میں مصرح ہیں، درمختار میں ہے۔ حرم الجمع بین المحرم نکاحاً و عدۃ ولو من طلاق بائن[1] الخ۔ اور شامی میں ہے ماتت امرأۃ له التزوج اختها بعد یوم من موتها[2] الخ۔ فقط

نصرانی جو مسلمان ہوگیا اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے

سوال (۲۷۸) ایک نصرانی نے اسلام قبول کیا: اس کی نصرانیہ بیوی انگلستان میں موجود ہے، وہ اس نومسلم کو کافر سمجھتی ہے۔ اس کے ساتھ بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتی۔ اس نصرانیہ کا نکاح اس نومسلم سے قائم ہے یا نہیں اور نومسلم پر شرعاً اس نصرانیہ بیوی کا نفقہ واجب ہے یا نہیں۔

پہلی نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۲۷۹/۲) ایک دوسری نصرانیہ نے اسی وقت اسلام قبول کیا جس وقت اس نصرانی نے اسلام قبول کیا دونوں کا نکاح ہوگیا۔ یہ نکاح اس نومسلم کا نصرانیہ بیوی کی حیات میں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱ و ۲) نصرانیہ کے ساتھ مسلمان کا نکاح صحیح ہے۔ پس اگر شوہر نصرانیہ کا مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے، درمختار میں ہے ولو اسلم زوج الکتابیۃ ولو معالاً فهی له[3] الخ اور جب کہ نکاح باقی ہے نفقہ بھی لازم ہے۔ زوجہ کتابیہ کے ہوتے کسی نومسلمہ نصرانیہ سے نکاح کرنا درست ہے بشرطیکہ شرائط جواز نکاح موجود ہوں مثلاً یہ کہ وہ نصرانیہ نومسلمہ کسی نصرانی کی زوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ کسی کی زوجہ تھی تو اگرچہ بعد اسلام لانے کے وہ شوہر اول نصرانی کے نکاح میں نہیں رہی۔ لیکن تین حیض

---

[1] ایضاً فصل فی المحرمات صفحہ ۳۰۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح فصل فی محرمات صفحہ ۳۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر صفحہ ۵۲۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر

یا تین ماہ کا گزرنا دوسرے نکاح کے جواز کے لئے شرط ہے، اور پوری عدت شوہر اول سے بعد تین حیض کے ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار: ولو ساعدت شہرا ای المجوسیۃ او زوجۃ امسکت الی تمامہ الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشہر[1] اھ فقط

شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہوگی

سوال (۲۸۰) مسماۃ کنیز فاطمہ بنت کریم بخش متوفی کا نکاح اس کے چچا امام الدین نے بحالت نابالغی عبدالرزاق سے کر دیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ وہ نکاح کرکے کہیں نوکری کے لئے چلا گیا تھا، جانے کے ایک ماہ بعد تک اس کا خط آتا رہا بعد کو خط وکتابت بند کردی۔ چار سال تک کوئی خبر اس کے مرنے جینے کی نہیں آئی۔ اس کے بعد عبدالرزاق کے مرنے کا خط آیا۔ خط آنے کے ایک سال بعد مسماۃ کنیز فاطمہ نے نکاح کرلیا۔ اب دو تین ماہ بعد عبدالرزاق آگیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مسماۃ مذکورہ مجھ کو مل جاوے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے اور کونسا نکاح جائز ہے

الجواب: موت شوہر اول کی خبر پر جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہوگیا تھا، اسی لئے جو اولاد اس سے ہوگی وہ صحیح النسب ہوگی اور شوہر ثانی کی ہوگی۔ لیکن جب کہ شوہر اول واپس آگیا اور موت کی خبر غلط نکلی تو وہ اپنی زوجہ کو لے سکتا ہے، اس کا نکاح قائم ہے، اور اس کے آنے پر نکاح ثانی کو فسخ کا حکم ہو جاوے گا۔ کما فی الشامی: ولو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانہ قال ط الظاہر انہ کالمیت اذا احیی والمرتد اذا اسلم الخ ثم بعد ورقۃ رأیت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاہین ونقل ان زوجتہ لہ والاولاد للثانی[2] اھ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوی سے شادی کرنا کیسا ہے.....

سوال (۲۸۱) زید کے دو بیویاں ہیں فاطمہ و زینب۔ فاطمہ سے زید کے ایک

---

[1] ایضاً ص ۵۳۶ ج ۲ و ص ۵۳۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۸ ج ۳ ۱۲ ظفیر۔

لڑکی ہے، وہ لڑکی خالد کو بیاہ کر کے دیتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد زید مرگیا اس صورت میں خالد زینب کے ساتھ جو اس کی ماموں زاد بہن بھی ہے۔ نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ خالد کا نکاح اس صورت میں زینب سے درست ہے۔ کما فی الدر[1] جاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ فقط

حاملہ سے نکاح کیا جس کے بعد بچہ ہوا، نکاح جائز رہا یا نہیں

سوال (۲۸۲) ایک عورت عرصہ دراز سے بیوہ تھی، زید نے اس سے نکاح کیا اور وہ عورت حاملہ تھی۔ بعد چھ ماہ کے بچہ پیدا ہوا۔ زید کی برادری نے اس عورت سے زید کو علیحدہ کر دیا۔ جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا۔ اب وہ عورت زید کے گھر میں رہنا چاہتی ہے اور زید بھی رکھنا چاہتا ہے، وہ پہلا نکاح جائز رہا یا دوبارہ نکاح کرنا چاہیے۔

الجواب:۔ پہلا نکاح صحیح ہے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

مطلقہ بیوی سے بدون حلالہ نکاح جائز ہے

سوال (۲۸۳) ایک شخص نے اول اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی۔ پھر چھ مہینہ بعد اس سے نکاح کر لیا، کچھ مدت کے بعد بوجہ عدم موافقت زوجہ کو یہ کہدیا کہ تجھ کو میں نے اول طلاق رجعی دی تھی اس وقت ایک طلاق اور دیتا ہوں۔ دو طلاق بائنہ ہوئی تم چلی جاؤ۔ اب بعد نو دس ماہ کے پھر اس کو نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ آیا وہ زوجہ شوہر اول کے لئے بدون تحلیل حلال ہے یا کیا۔

الجواب:۔ بدون حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ / ۲ ظفیر [2] وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم وطؤہا ودواعیہ حتی تضع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ / ۲ ظفیر) [3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۸ / ۲ ظفیر)

لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے

سوال (۲۸۴) زید عقد نکاح دختر خود را کہ از بطن زوجہ اولٰی است بہ پسر یکہ از بطن زوجہ ثانیہ است از زوج اول کہ قبل زید تحت او بود بستن میخواہد شرعاً روا است یا نہ۔

الجواب: — جائز است. بقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ[1] فقط

بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے

سوال (۲۸۵) کیا حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کی بھانجی کو عقد میں لانا بعد انتقال حضرت فاطمہؓ کے ایک تاریخی واقعہ ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں، کیا زوجہ کی بھانجی محرمات ابدیہ میں سے ہے یا نہ۔

الجواب: — اپنی زوجہ کے انتقال کے بعد زوجہ کی بھانجی سے نکاح کرنا شرعاً درست ہے اور وہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے، صرف جمع کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں ناجائز ہے[2]، اور ایک ان میں سے باقی نہ رہے تو دوسری سے نکاح صحیح ہے، پس اگر حضرت علیؓ نے ایسا کیا ہو تو شرعاً کچھ حرج نہیں ہے اور وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ[3] میں داخل ہے فقط۔

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے

سوال (۲۸۶) اگر عورت بیان کرے کہ میرا آجتک کسی سے نکاح نہیں ہوا مگر یہ عورت پردیس سے آئی ہے جس کی وجہ سے قاضی کو کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا تو اب اس عورت کا کسی سے نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء — ۴ - ولا بأس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ امہا او بنتہا لانہ لا مانع. بحر الرائق کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ / ۳ ظفیر۔ [2] ولا یجمع بین امرأۃ وعمتہا او خالتہا الخ (ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۳۲۸ / ۲) ظفیر۔ [3] سورۃ النساء رکوع ۴ - ۱۲ ظفیر

الجواب :- جائز ہے[1]۔ فقط

شوہر کی موت ثابت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے

سوال (۲۸۷) مسماۃ کریما بنت ملی محمد جس کی شادی ننھے سے ہوئی تھی، عرصہ سات سال سے وہ گم ہے اور وہ میرا حقیقی ہمشیر زادہ ہے، اب لڑکی کی عمر اٹھارہ سال ہے، آیا عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ الٰہی بخش ہمشیر زادہ حقیقی سالی سے و نیز اہل محلہ ہندو مسلمان کی زبانی و تحریر سے واضح ہے کہ ننھا مذکورہ دریا میں ڈوب کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور مدعی مسمد الٰہی بخش مذکور کو اپنی تحریر سے اجازت عقد دیتا ہے؟ -

الجواب :- اگر ننھے مذکور کی موت ثابت ہو گئی ہے تو مرنے کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے[2]۔

زانیہ کی لڑکی کا ماں سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہے تو اس کے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے

سوال (۲۸۸) ادھار سنگھ ٹھاکر کا ناجائز تعلق ایک طوائف سے تھا اور اس طوائف کے کئی لڑکیاں ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ ادھار سنگھ سے ہیں یا کسی دوسرے سے۔ بعد مرنے ادھار سنگھ کے ادھار سنگھ کے پوتے اور طوائف مذکورہ کی لڑکی کا ناجائز تعلق ہو گیا۔ اب دونوں راہ راست پر ہیں۔ طوائف کی لڑکی نے توبہ کر لی ہے اور ادھار سنگھ کا پوتہ بھی مسلمان ہونے کو کہتا ہے، ان دونوں کا نکاح باہم

---

[1] قالت امرأة لرجل طلقني زوجي و انقضت عدتي لا بأس ان ينكحها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۴۲ ج ۲) لہذا جب شادی نہ ہونے کی خبر دے تو بدرجہ اولیٰ اس کی بات مانی جائے گی۔ ظفیر۔

[2] اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق ان اكبر رأيها انه حق فلا بأس ان تعتد و تتزوج (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۴۲ ج ۲) ظفیر۔

درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جبکہ اس لڑکی طوائف کا ادھار سنگھ کے نطفہ سے پیدا ہونا محقق نہیں ہے تو ادھار سنگھ کے پوتے کا نکاح اس طوائف کی دختر سے دونوں کے مسلمان ہونے کے بعد درست ہے[1]۔ فقط

شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۹) اس وقت زید کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہے اور تیس برس سے زیادہ سے پیروں سے اپاہج ہے اور شہوت بھی جاتی رہی لیکن زید کو اپنی تندرستی کی حالت میں عورت سے بدکاری کی بھی تھی، باوجود شہوت نہ ہونے کو اپنی عادت بد کو نہیں چھوڑا اور ایک دوسری عورت کا پیشاب گاہ بنا کر اس سے بدکاری کرتا رہا چند سال بعد ایسی حالت بیماری میں ایک عورت سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح ہو جاوے گا لیکن یہ حرکت زید کی حرام اور ناجائز ہے اور وہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق و مردود الشہادۃ ہے[2]۔

عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں

سوال (۲۹۰) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور اس عورت کے والدین بھی یہی بیان کرتے ہیں، لیکن اس عورت کے شوہر کا کچھ پتہ اور خبر نہیں کہ وہ کہاں کس جگہ ہے تاکہ اس سے تصدیق کی جاوے ایسی صورت میں اس عورت سے موافق

[1] وحل لاصول الزانی وفروعہ، اصول المزنی بہا وفروعہا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲) ظفیر۔ [2] اگر نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے اور عورت کی رضا سے تو چونکہ ایجاب وقبول اور شرط پائی گئی اس لئے نکاح ہوگیا۔ وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ وشرط سماع کل واحد من العاقدین وشرط حضور شاھدین الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر۔

اس کے بیان کرنے کے نکاح کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- ایسی صورت میں کہ وہ عورت اور اس کے والدین اس کے شوہر سابق کا طلاق دینا بیان کرتے ہیں اور شوہر کا کہیں پتہ نہیں ہے تاکہ اس سے اس کی تصدیق یا تکذیب ہوسکے تو اس حالت میں فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کر لینا اس کے اعتبار پر درست ہے، دیگر گاؤں والوں کو اس میں کچھ تعارض اور ان کار نہ کرنا چاہیئے[1] ۔ فقط۔

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا، نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۲۹۱) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد پانچ یا چار ماہ کے ایک لڑکی تولد ہوئی مگر وہ لڑکی نو مہینہ سے کم نہ تھی اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں۔ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں، وہ شخص کہتا ہے کہ یہ نطفہ میرا ہے مگر معلوم ہوا وہ عورت پر دہ نشین نہ تھی اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے ؟۔

الجواب :- نکاح اس شخص کا عورت مذکورہ سے صحیح ہوگیا اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور نسب اس لڑکی کا اس سے شرعاً ثابت نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ حاملہ عن الزنا سے نکاح صحیح ہے، پھر اگر وہ حمل اسی ناکح کا ہے تو اس کو بعد نکاح کے وطی درست ہے اور اگر حمل کسی دوسرے شخص کا ہے تو شوہر کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے لئلا یسقی ماءه زرع غیرہ[2] - درمختار- پس اگر وہ شخص مقر ہے زنا کرنے کا ساتھ اس عورت کے

---

[1] لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ینکحها (رد المحتار مع الدر المختار باب العدة ص ۸۴۳ ج ۲ ظفیر)

[2] وصح نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیره ای الزنا ... وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع ... لئلا یسقی ماءه زرع غیره ... لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقاً والولد له ... (درمختار) ... ان جاءت بعد النکاح به لستة اشهر فاکثر لا اقل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منه الا ان یقول هذا الولد مني ولا یقول من الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ... ج ۲ ظفیر)

نکاح سے پہلے تو حسب اقرار وہ خود فاسق ہے۔ اس حالت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے لیکن اگر اس گناہ سے توبہ کرے گا تو یہ کراہت مرتفع ہو جاوے گی۔ فقط

غیر مدخولہ نابالغہ کو طلاق دینے کے بعد پھر اس سے شادی کرنا کیسا ہے

سوال (۲۹۲) مسمی موجہ ذات بھٹیارہ نے اپنی عورت نابالغہ غیر مدخولہ کو طلاق ابدی ہے، اب عورت بالغہ ہو گئی ہے اور پھر اس سے نکاح کرنا چاہتے ہے آیا بغیر حلالہ کے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں۔ طلاق نامہ میں بھی بائن مغلظہ کا کوئی بیان نہیں ہے۔

الجواب:۔ غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرق طور سے دیجا دیں تو غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ ہوتی ہے[1] اس لئے اس سے بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے اور اگر ایک طلاق دی ہے تو بدرجہ اولیٰ شوہر اول اس سے بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے[2]۔ فقط۔

بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۹۳) زید نے ایک پانچ سال کی بیوہ کا نکاح ایک شخص سے پڑھایا، مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بیوہ حاملہ ہے۔ آیا نکاح درست ہے یا نہیں اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ تو نہیں۔

الجواب:۔ نکاح درست ہو گیا، مگر جب حمل ناکح کا نہ ہو تو اس کو تا وضع حمل مجامعت کرنا حرام ہے اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ نہیں[4]۔

---

[1] قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غيره بانت بالاولى لا الى عدة ولذا لم يقع الثانية الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر مدخول بها ص ۶۲۲ ج ۲ ظفیر)

[2] وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع ومنع غيره فيها لاشتباه النسب (ايضاً باب الرجعة مطلب في العقد على المبانة ص ۷۳۸ ج ۲ ظفیر)

[3] اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا الخ وكذا لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا باس ان ينكحها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدة ص ۸۶۰ ج ۲)

[4] وصح نكاح حبلى من زنا لا حبلى من غيره وان حرم وطؤها حتى تضع ولو نكحها الزاني حل له وطؤها اتفاقاً (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲ ظفیر)

بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے

سوال (۲۹۴) ایک شخص نے اپنی بھاوج بیوہ سے جو اس کی سمدھن بھی ہوتی ہے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس عورت سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس مرد کا نکاح مسماۃ مذکورہ سے جائز ہے، کیونکہ وہ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ[1] میں داخل ہے۔ فقط

ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے

سوال (۲۹۵) کلن کی ایک بیوی ہے اور وہ اکثر پردیس میں ٹھیکہ کا کام کرتا ہے، اسی وجہ سے وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے جس کو سفر میں ساتھ رکھے، اور وہ دونوں زوجہ کا خرچ اٹھا سکتا ہے تو نکاح ثانی کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ جب کہ حقوق شرعیہ ہر دو زوجہ کے کلن ادا کرے تو دوسرا نکاح بلا تردد کر سکتا ہے، بلکہ اچھا ہے کہ اس کو سفر میں تکلیف نہ ہو[2]۔ فقط

اس کہنے سے کہ چھوڑ دیا اور وہ طلاق میں ہے طلاق ہو گئی اور اسکے بعد نکاح درست ہے

سوال (۲۹۶) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ کی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے، اس کہنے سے ڈیڑھ دو سال بعد منکوحہ زید نے بکر سے نکاح کر لیا۔ بعد میں طلاق تحریری بھی دیدی۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہو گی اور بکر سے جو نکاح ہوا صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ زید کا یہ کہنا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے موجب وقوع طلاق ہے

---

[1] سورۃ النساء - ۴ ع ۵ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً (سورۃ النساء) ظفیر۔

شرعاً اس سے طلاق بائنہ منکوحہ زید پر واقع ہوگئی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی عدت کے بعد جو نکاح بکر سے ہوا صحیح ہوا[1]۔ فقط

نکاح کے پانچ ماہ چھ دن بعد عورت کو بچہ ہوا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۷) ایک عورت کا نکاح ہوا اور نکاح سے .... پانچ ماہ چھ دن بعد اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ نکاح اس صورت میں قائم رہا یا ٹوٹ گیا اور مرد کو وطی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح ہوگیا حاملہ عن الزنا کا نکاح صحیح ہوگیا ہے۔ اور اب کہ وضع حمل ہوگیا ہے شوہر کو وطی درست ہے۔ اگرچہ نکاح غیر زانی سے ہو[2]۔ فقط۔

بھانجہ اور بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۹۸) بنت بھانجہ و بھتیجہ جو کہ ماموں اور چچا کی محرمات شرعیہ سے نہیں مثلاً بھانجہ اور بھتیجہ نے ماموں اور چچا کی غیر محرمات میں نکاح کیا ہے تو اس بھانجہ و بھتیجے کی بنت جو غیر محارم سے متولد ہے ماموں اور چچا کو نکاح میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- چچا زاد بھائی کی دختر یا دختر دختر سے نکاح درست ہے، اسی طرح ماموں زاد بھائی کی دختر اور دخترِ دختر سے بھی نکاح درست ہے۔ غرض یہ ہے کہ

---

[1] سرحتک بفارقتک وجعلهما الشافعی من الصریح لورودهما فی القرآن للطلاق قلنا المعتبر تعارفهما فی العرف العام فی الطلاق لا استعمالهما شرعاً مراداً هو بهما الخ (البحر الرائق کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۳۲۵/۳) ظفیر

[2] وحل تزوج الحبلی من الزنا لا یجوز تزوج الحبلی من غیر الزانی اما الاول فلا یطؤها کیلا یسقی ماءه زرع غیره فان قیل ضم الرحم مینسد بالحبل فکیف یکون سقی زرع غیره قلنا شعره ینبت من ماء الغیر کذا فی المعراج وحکمه لد واعی علی تزوجها کالوطؤ کما فی النهایة (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۳/۳) ظفیر۔

حقیقی بھائی وبہن کی اولاد سے تو نکاح جائز نہیں ہے وان سفلوا ا ور ابناء الاعمام و ابناء الاخوال کی اولاد سے یا اولادِ اولاد سے نکاح درست ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] الآیہ۔ فقط

زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے درست ہے یا نہیں

سوال (۲۹۹) زید، عمر، بکر تینوں قرابت دار ہیں۔ زید وعمر دونوں کے اباء حقیقی بھائی تھے۔ زید کی شادی عمر کی ہمشیرہ حقیقی سے ہوئی اور بکر زید کے حقیقی بھائی کا حقیقی لڑکا ہے۔ بکر کی شادی عمر کی لڑکی سے ہوئی عمر کی ہمشیرہ کے بطن سے ایک لڑکی ہے یعنی بنت زید اور عمر کی لڑکی کے بطن سے لڑکا ہے یعنی ابن بکر، ابن بکر اور بنت زید کا باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- ابن بکر اور بنت زید کا صورت مذکورہ میں باہم نکاح درست ہے[1]۔ (وتحل بنات العمات والاعمام الخ فتح القدیر ص ۳/۱۱۱)

شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے

سوال (۳۰۰) ایک نوجوان لڑکی اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہوگئی اب اس عورت کا خاوند اول فوت ہوگیا اور وہ عورت سات آٹھ ماہ سے زنا کی حاملہ ہے، البعد وضع حمل اگر دونوں زانی توبہ کریں تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر عورت مذکورہ خاوند سابق کے فوت ہونے سے پہلے ہی حاملہ تھی اور بعد فوت ہونے اس شوہر کے وضع حمل ہوا تو بموجب اس آیۃ کریمہ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[3] بعد وضع حمل عدت اس کی ختم

---

[1] سورۃ النساء - ۴۔ وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر　　[2] فقیر ۲ کذا حق لکم ما وراء ذلکم (النساء - ۴) [3] سورۃ الطلاق - ۱-

ہوگئی، لہٰذا نکاح کرنا اس کو صحیح ہوا[1]۔ اور اگر وہ عورت بعد فوت ہونے شوہر سابق کے حاملہ ہوئی اور حمل اس کا زنا سے ہونا محقق ہوا تو پھر قبل وضع حمل بھی اس کا نکاح صحیح ہو سکتا ہے اور بعد وضع حمل تو صحت نکاح میں کچھ شبہ ہی نہیں ہے جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے:۔ وصح نکاح حبلیٰ من زنا[2] اور صحیح ہے نکاح حاملہ عن الزنا کا۔ فقط

عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے

سوال (۳۰۱) ایک عورت حاملہ اور اس کا حقیقی باپ دونوں مراد آباد سے چل کر شہر پھپھوند میں آئے اور یہ بیان کیا کہ عورت کے خاوند نے عورت کو طلاق دیدی۔ اب ہم کسی دیندار آدمی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، اس صورت میں محض عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق بیان عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل نکاح اس کا شرعاً صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار والشامی[3]۔ فقط

اپنی لڑکی کا دوسرے لڑکے سے اور اسی دوسرے کے لڑکے کا، اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۰۲) بہت سے غریب آدمی ایسا کرتے ہیں کہ اپنی دختر دوسرے کے لڑکے کو دیدیتے ہیں اور اس کی دختر اپنے لڑکے کیلئے لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر مہر علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مقرر کیا جاوے تو کچھ حرج اس میں نہیں[4]۔

---

[1] وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها الخ ولو کان زوجها الصبیت صغیرا (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۳ ج ۲) ظفیر [2] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر [3] ولکن لو قالت منکوحة رجل الآخر طلقنی زوجی وانقضت عدتی جاز تصدیقها اذا وقع فی ظنه عدالة کانت ام لا (رد المحتار باب الرجعة ص ۷۴۲ ج ۲) ظفیر [4] ووجب مهر المثل فی الشغار الخ وهو منهی عنه لخلوه عن المهر فوجبنا فیه مهر المثل (باقی حاشیہ بر ص ۲۱۰)

حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے

سوال (۳۰۳) اپنی حقیقی چچی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو کب۔

الجواب: - بعد انتقال چچا کے جب چچی کی عدت دس دن چار ماہ گزر جاویں اس وقت اس کا نکاح چچی کے ساتھ درست ہے۔ فقط

کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دے یہ کیسا ہے

سوال (۳۰۴) زید نے اپنی بہن کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ بکر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے۔ یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - اگر مہر ہر ایک کا علیحدہ مقرر ہو تو نکاح دونوں کا صحیح ہے اور یہ شغار نہیں ہے جو منہی عنہ ہے کیونکہ شغار میں مہر علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کا اپنی بہن وغیرہ سے نکاح کر دینا یہی مہر ہے پہلے نکاح کا اور بر عکس۔ اور حنفیہ نکاح شغار میں بھی نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور مہر مثل واجب فرماتے ہیں کما فی الدر المختار ووجب مہر المثل فی الشغار ہو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضۃ بالعقدین وہو منہی عنہ لخلوہ عن المہر فاوجبنا فیہ مہر المثل فلم یبق شغاراً[۲] الخ فقط۔

نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۰۵) کسی شخص نے ایک عورت بالغہ سے نکاح کیا، لیکن اس شخص کے عزیز و اقارب جب گئے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲) فلم یبق شغاراً (در مختار) قولہ فی الشغار ای علی ان یکون بضع کل صداقاً عن الآخر وہذا القید لابد منہ فی مسمی الشغار حتی لو لم یقل ذالک ولا معناہ بل قال زوجتک بنتی علی ان تزوجنی بنتک فقبل او لم یکن شغاراً بل نکاحاً صحیحاً اتفاقاً (رد المحتار باب المہر ص ۳۵۴ ج ۲ مطلب نکاح الشغار) ظفیر۔ لہ امامہ القاء ومدتہا الخ ولم یقل احد بجوازہ اصلاً (رد المحتار باب المہر ص ۲۸۲ ج ۲) ظفیر۔

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب نکاح الشغار ص ۳۵۴ ج ۲۔ ظفیر

تو اس دفع شر و فساد کے لئے کہ یہ ناراض ہوں گے کہ ہماری عدم موجودگی میں کیوں نکاح ہوا۔ تجدید نکاح کرلی، اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب :- اگر وہ ناکح کفو اس عورت کا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور بخوف فساد اگر اولیاء کے سامنے پھر تجدید نکاح کرلی گئی، اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور نکاح سابق صحیح ہے[1]۔ فقط۔

شوہر اپنے لڑکے کی شادی اپنی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۰۶) ایک عورت کے دو نکاح ہوئے پہلے شوہر متوفی سے ایک لڑکی ہے، اب عورت مذکورہ نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے جس کے ایک لڑکا زوجہ اولیٰ سے ہے تو اس لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- ان میں باہم نکاح درست ہے[2]۔ فقط

فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو فارغ خطی دیدی تھی تو اب ہندہ کا نکاح زید سے عدت کے اندر یا بعد عدت کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ صورت فارغ خطی کی درحقیقت خلع ہے اور خلع میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور طلاق بائنہ کا حکم یہ ہے کہ عدت میں اور بعد عدت کے شوہر

---

[1] نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی والاصل ان کل من تصرف فی مالہ تصرف فی نفسہ ومالا فلا، ولہ ای للولی اذا کان عصبۃ الاعتراض فی غیر الکفوء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۴۰۸ ج۲ و ص۴۰۹ ج۲) ظفیر۔

[2] اس لئے کہ ان دونوں میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے ارشاد ربانی ہے :- وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ (النساء۔ ۴) ولا باس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ امہا او بنتہا لانہ لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۵ ج۳) ظفیر۔

اول سے نکاح ہو سکتا ہے حلالہ کی ضرورت اس صورت میں نہیں ہے[1]۔ فقط

بھتیجہ کی مطلقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۰۸) بھتیجہ کی بیوی مطلقہ کو بعد عدت کے نکاح درست ہے یا نہ۔

الجواب: درست ہے ایہ بھی وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔ ظفیر)

زمانہ حمل میں بعد عدت نکاح ہوا وہ درست ہے

سوال (۳۰۹) ہندہ نے ایام عدت گزرنے کے قبل زید سے نکاح کرلیا، دو ماہ بعد اس کو معلوم ہوا کہ نکاح درست نہیں ہوا تو مکرر نکاح اس نے زید سے کرلیا مگر دوسرے نکاح کے وقت وہ زید سے حاملہ ہو چکی تھی، دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: دوسرا نکاح جو بعد عدت ہوا صحیح ہو گیا اور حمل چونکہ زید کا ہے، اس لئے زید کو اس سے حالت حمل میں وطی بھی درست ہے[3]۔ فقط۔

بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۰) زوجہ کے ساتھ پسر شوہر اول سے ہے اس پسر کی زوجہ بیوہ سے اس شخص کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے، قول اللہ تعالیٰ: احل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[4] فقط

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدۃ و بعد انقضائها (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل به المطلقۃ ص ۳۷۹/۲) ظفیر۔

[2] سورۃ النساء - ۴ - [3] وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمه النفقۃ (درمختار) قوله والولد له ای ان جاءت بعد النکاح به لستۃ اشهر الخ فلو لاقل من ستۃ اشهر من وقت النکاح لا یثبت النکاح الا ان یقول هذا الولد منی ولا یقول من الزنا خانیه (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲/۲) ظفیر [4] سورۃ النساء - ۴ - فجاز الجمع بین امرأۃ و بنت زوجها وامرأۃ ابنها (الدر المختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰/۲) ظفیر

بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۱) ایک عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ پیران پیر و دیگر بزرگان دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی شخص پکارے ہر جگہ سے دور و نزدیک وہ سب سن لیتے ہیں۔ ایسے عقیدہ سے اگر عورت توبہ کرے تو پہلا نکاح جائز رہا یا مکرر نکاح کرنا چاہئے۔

(۲) اگر خاوند کا بھی یہی عقیدہ ہو تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱) مکرر نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے[1]۔

(۲) پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ دوسرے مرد سے اس عورت کو نکاح درست نہیں ہے[2]۔ فقط

فاسق کا نکاح درست ہے

سوال (۳۰۲) جو بڑے مرد یا بچے سونے چاندی اور ریشم کا استعمال کرتے ہوں اور داڑھی کترواتے ہوں اور مونچھیں بڑھاتے ہوں اور گناہ معلوم ہونے پر توبہ کریں، ایسے لوگوں کا نکاح صحیح رہ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسے لوگ فاسق و گنہگار ہیں، ان کو کافر کہا جائے اور نکاح ان کا صحیح ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] : فی النهر تجوز مناكحة المعتزلة لانا لانكفر احدا من اهل القبلة وان وقع الزاما فی المباحث (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) بدعتی کی بھی علماء تکفیر نہیں کرتے۔ لہذا نکاح درست ہے۔ ظفیر

[2] : اما نكاح منكوحة الغير الخ فلم يقل احد بجوازه (رد المحتار باب المهر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر

[3] : حلق الشارب بدعة وقيل سنة ولا باس بنتف الشيب واخذ اطراف اللحية والسنة فيها القبضة الخ ولهذا اقال يحرم على الرجل قطع لحيته (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۵۹ ج ۵) ظفیر۔

زانی کے لڑکے کی شادی مزنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۳) ایک شخص ایک عورت سے زنا کرتا ہے زانی کا لڑکا جو زانی کی زوجہ سے ہے اس کا نکاح مزنیہ کی لڑکی سے جو کہ مزنیہ کے اصلی خاوند سے ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: زانی کے پسر کا نکاح جو کہ زانی کی زوجۂ اولیٰ سے ہے اس لڑکی کے ساتھ درست ہے جو کہ مزنیہ کے شوہر سے ہے[1]۔ فقط۔

فارغ خطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۱۴) کسی ناکتخدا عورت سے ایک آدمی نے نکاح کیا، پھر کسی وجہ سے اس کو فارغ خطی دیدی، پھر چار پانچ ماہ کے بعد اس سے دوبارہ نکاح کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب: بہ نیت طلاق فارغ خطی دیدینے سے اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے اور نکاح بدون حلالہ کے اس سے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار باب الخلع ھو ازالۃ ملک النکاح بلفظ الخلع او ما فی معناہ لیدخل لفظ المبارأۃ فانہ مسقط الخ[2] وفیہ ایضا ویسقط الخلع الخ والمبارأۃ کل حق لکل واحد منھما علی الآخر الخ وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن[3] الخ الغرض دوبارہ نکاح اس عورت کا شوہر اول سے درست ہے۔ فقط

پہلا شوہر اگر مر گیا یا اس نے طلاق دیدی، تب نکاح درست ہوگا

سوال (۳۱۵) زید کی عمر اسی برس کی ہے۔ بندہ بعد عقد کے پندرہ برس کی عمر میں ڈیپو کے ساتھ دوسرے ملک میں چلی گئی اور وہاں جا کر ایک کافر کے ساتھ اوقات بسر کی، تین چار اولاد پیدا ہوئی

---

[1] وحرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیتہ (در مختار) وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ / ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الخلع ص ۷۶۶ / ج ۲) ظفیر [3] ایضا ص ۷۷۰ / ج ۲ - ظفیر

بعد اس کے ہندہ نے توبہ کی اور ہندہ کی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے۔ زید نے بایں خیال کہ ضعیفی میں آرام کا باعث ہوگا ہندہ سے شادی کی، آرام کے لئے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ زید کی اولاد کو ناگوار ہے۔

الجواب:- یہ نہ معلوم ہوا کہ ہندہ جو بعد عقد کے دوسرے ملک میں چلی گئی تھی اور وہاں کافر کے پاس رہی اور پھر توبہ کی تو جس مرد سے اول اس کا عقد ہوا تھا، وہ کہاں گیا، اس نے طلاق دی یا نہیں، یا وہ فوت ہوگیا یا زندہ ہے اگر زندہ ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی تب تو اس عورت کا نکاح کسی مرد سے درست ہی نہیں[1]۔ اور اگر وہ مرگیا یا اس نے طلاق دیدی تھی تو زید کا نکاح کرنا اس سے صحیح ہے، محض آرام کے لئے نکاح کرنا بھی جائز ہے۔ زید کی اولاد کو اس میں کچھ ناگواری نہ چاہیے[2] فقط۔

بلوغ کے بعد اور خلوت سے پہلے کی طلاق بدعت ہے اور اس سے بلاعدت نکاح درست ہے

سوال (۱۴۱۶) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا چونکہ زید نابالغ تھا۔ زید کے والد نے ایجاب قبول کیا۔ عرصہ چھ سال کے بعد بھی زید قابل بلوغ نہ ہوا اور کمزور رہا، اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی یعنی وطی نہ ہوئی۔ زید اور ہندہ کے والدین نے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کردیا اور طلاق نامہ بھی لکھوادیا، بعد تحریر طلاق نامہ پانچ چھ یوم بعد ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کردیا۔ اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور قاضی ناکح جس کو علم نہ تھا گنہگار ہوا یا نہیں۔

الجواب:- زید نے اگر طلاق بعد بالغ ہونے کے دی ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور اگر خلوت صحیحہ اور وطی نہیں ہوئی تو ہندہ پر عدت واجب نہیں ہوئی

---

[1] اما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته، الخ لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً، (ردالمحتار باب المهر ص ۳۸۲ /۲ ظفیر)۔ [2] فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع (سورة النساء رکوع ۱)۔ ظفیر

بعد طلاق دینے زید کے فوراً دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح ہے۔ نکاح خوان وغیرہ کو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا۔ الآیہ[1]۔ فقط

شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے۔ مگر خالہ مرچکی ہے کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے

سوال (۳۱۷) محمد بخش مساۃ بھوری کا حقیقی خالو ہے اور مساۃ بھوری کے خاوند کا نام شادی ہے۔ شادی مذکور کا محمد بخش چچا حقیقی ہے۔ اگر شادی مساۃ بھوری کو طلاق دے اور مساۃ بھوری محمد بخش سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں جبکہ مساۃ بھوری کی خالہ حقیقی فوت ہوگئی ہے اور کچھ اولاد نہیں ہے۔

الجواب: محمد بخش کا نکاح اس صورت میں اپنی بیوی متوفیہ کی بھانجی مساۃ بھوری سے درست ہے اور بھتیجہ کی مطلقہ سے بھی بعد عدت کے نکاح درست ہے۔ پس محمد بخش کا نکاح مساۃ بھوری سے اس صورت میں دو وجہ سے صحیح ہے[2] کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[3]۔ الآیۃ فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۸) ہندہ زید کے عقد میں تھی وہ فوت ہوئی۔ اب بعد وفات ہندہ کے زید کو اس کی حقیقی بھانجی سے عقد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ہندہ کے مرنے کے بعد، زید ہندہ کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے[4]۔ فقط

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۹) بعض لڑکیاں اپنی

---

[1] بقرہ - ۳۲-

[2] سورۃ النساء - ۴۔ [3] اس سے جمع کی صورت پیدا نہیں ہوئی جو نا جائز ہے ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا او ابنۃ اخیہا او ابنۃ اختہا (ہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۲) ظفیر

اپنی سوء اعمالی سے اپنی اور اپنے اہل خاندان کی روسیاہی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور ماں باپ کو اس کا علم ہوتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھ کر لڑکی کی شادی بھاری دین مہر پر کسی جگہ کر دیتے ہیں، خاوند کو جب اپنی بیوی کی بد اعمالی کا علم ہوتا ہے مثلاً بیوی کی ناجائز خط و کتابت ماقبل نکاح کی اس کے ہاتھ آجاتی ہے۔ چونکہ اسنے اپنی بیوی کو باکرہ بھی نہیں پایا تھا اس لئے شبہ قوی اور بیچارہ مرد عجب مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نہ تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو اپنے نکاح میں رکھے اور نہ اتنی استطاعت ہے کہ مہر ادا کر سکے۔ ایسا نکاح جو صریح دھوکہ ہے۔ جائز ہوا یا نہیں۔ کیونکہ ناکح تو لڑکی کو باکرہ سمجھ کر نکاح پر راضی ہوا۔ اور وہاں معاملہ اس کے خلاف ہے

الجواب:۔ نکاح اس صورت میں منعقد ہو جاتا ہے اور مہر جو کچھ مقرر کیا گیا وہ کل لازم ہو جاتا ہے۔ در مختار میں ہے ولو شرط البکارۃ فوجدها ثیبًا لزمه الکل[1]۔ فقط۔

عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۳۲۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ دو تین سال بعد شوہر اور اولیاء زوجہ میں اختلاف ہو گیا اور اولیاء زوجہ نے زوجہ کو شوہر کے گھر جانے سے روک دیا اور زید نے حاکم وقت مسلمان سے محاکمہ کیا۔ اولیاء زوجہ نے نکاح سے انکار کیا۔ بغرض شہادت نکاح شوہر نے چند گواہ قائم کئے اور زوجہ کے اولیاء نے گواہوں کو رشوت دیکر زید سے منحرف اور دروغ شہادت پر آمادہ کیا چنانچہ گواہوں نے شہادت کے وقت کسی نے کہا رات کو، کسی نے دن کو کسی نے رمضان میں اور کسی نے غیر رمضان میں نکاح ہونا بیان کیا مگر نفس نکاح کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ حاکم وقت نے گواہوں کو جھوٹا سمجھ کر مقدمہ کو خارج

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۴۶۲ ج ۲ ظفیر

کردیا۔ اس صورت میں نکاح ثابت ہوا یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار وکذا تجب مطابقة الشهادتين لفظاً ومعناً الخ بطريق الوضع الخ ولو شهد احدهما بالنكاح والاٰخر بالتزويج قبلت لاتحاد معناهما الخ وفی الشامی، قوله بطريق الوضع ای معناه المطابقي وهذا جعله الزيلعي تفسيراً للموافقة فی اللفظ حيث قال والمراد بالاتفاق فی اللفظ تطابق اللفظين على افادة المعنى بطريق الوضع لا بطريق التضمن[1] ثاني ص ۳۸۹ ج ۴۔ وايضاً فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين الی ان قال ولو فاسقين الخ قوله ولو فاسقين اعلم ان النكاح له حكمان حكم الانعقاد وحكم الاظهار فالاول ما ذكره والثاني انما يكون عند التجاحد فلا يقبل فی الاظهار الا شهادة من تقبل شهادته فی سائر الاحكام الخ شامی ص ۲۷۱ ج ۲۔ عبارت اولیٰ سے معلوم ہوا کہ اختلاف شہود کی صورت میں شہادت معتبر نہیں ہے اور عورت کے انکار کی حالت میں ایسی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور روایات ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شہود فساق اور غیر مقبول الشہادۃ کے حاضر ہونے سے اور ایجاب و قبول سننے سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ لیکن بصورت تجاحد ایسے گواہوں سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ الحاصل یہ صورت فسخ نکاح کی نہیں ہے جو یہ کہا جائے کہ حاکم غیر مسلم کے حکم سے نکاح فسخ نہ ہوگا بلکہ اس حالت میں جب کہ عورت نکاح سے منکر ہے اور شوہر کے گواہوں میں اختلاف لفظی و معنوی ہے نکاح ثابت ہی نہ ہوگا اور چونکہ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کما فی الدر المختار والشامی والمرأة کالقاضی[2] لہٰذا عورت جب کہ نکاح ثابت نہ ہوا اس مرد سے علیحدہ رہے گی اور منکوحہ اس کی نہ ہوگی

---

[1] رد المحتار کتاب الشہادات۔ باب الاختلاف فی الشہادۃ ص ۵۲۳ ج ۴ و ص ۵۲ ج ۴ ظفیر

ہاں اگر عورت مقر ہے نکاح کی تو نکاح ثابت ہے۔ گواہوں کی اول تو ضرورت ہی نہیں اور اگر گواہوں نے اختلاف کیا تو ان کے اختلاف سے نکاح ثابت بتصادق الزوجین باطل نہ ہوگا اور ان کی گواہی پر کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ فقط

جبراً نکاح ہوا مگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے ہوا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۱) ہندہ بیوہ کا نکاح جبراً زید سے کیا گیا۔ اب ہندہ کہتی ہے کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا میری رضا نہ تھی اور نہ ہے اور شوہر کی جانب سے چند شاہد بنا دئے جو کہ شوہر کے قرابت دار ہیں شہادت دیتے ہیں کہ نکاح منکوحہ کی رضا سے ہوا۔ نیز سپند گواہ عورت کی جانب سے اس کے عدم رضا پر شہادت دیتے ہیں اور عورت بدستور دا دیلا کرتی ہے، بعد نکاح مدخولہ نہیں ہوئی نکاح ثابت ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ معتبر سے شوہر رضامندی عورت کی ثابت کر دیگا تو نکاح صحیح ثابت ہو جاوے گا، عورت کا اظہار نارضامندی معتبر نہ ہوگا اور اس کے گواہ دوبارہ عدم رضا مسموع نہ ہوں گے[1]۔ فقط۔

بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے

سوال (۳۲۲) محمود زید کا لڑکا ہے اور محمود کی شادی بسم اللہ کے ساتھ ہوئی، بسم اللہ کی بڑی بہن حقیقی زینب ہے وہ چاہتی ہے کہ اپنا نکاح محمود کے والد زید کے ساتھ کرے یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح زید کا مسماۃ زینب سے جو حقیقی بہن اس کے بیٹے کی

---

[1] قال الزوج للبكر البالغة بلغك النكاح فسكت وقالت رددت النكاح ولا بينة لهما على ذلك ولم يدخل بها طوعا في الاصح فالقول قولها الخ وتقبل بينته على سكوتها الخ ولو برهنا فبينتها اولى ...... الا ان يبرهن على رضاها او اجازتها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي صـ ۲/۴۱۶) ظفير۔

زوجہ کی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم۔ الآیۃ[1] فقط

ایک ناجائز شرط کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۲۳) ایک عورت ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کرنا چاہتی ہے کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی اور اس وقت اپنا روپیہ وغیرہ وصول کر لوں گی۔ اس صورت میں نکاح اس عورت سے ... کیا جاوے یا نہیں۔

الجواب: نکاح کرنا اس عورت سے جائز ہے نکاح کر لینا چاہیے بعد نکاح کے جس طرح ہو اس کے روپے کے وصول کرنے کا انتظام کیا جاوے اور پردہ شرعی کرانا چاہیے۔ عورت کی اس شرط پر کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی عمل نہ کیا جاوے۔ بعد نکاح کے وہ عورت شوہر کی محکوم ہو جاوے گی، اس کا کچھ اختیار نہ ہوگا[2]۔ فقط

خالہ زاد بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں اور حرمت رضاعت کی عمر

سوال (۳۲۴) زید اپنی خالہ زاد بھانجی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔ خالہ زاد بھانجی نے جب کہ نسبی بہن زید کی شیر خوار تھی اس کے ساتھ ایک دو دفعہ زید کی ماں کی چھاتی سے دودھ پیا تھا۔ اس وقت بھانجی کی عمر تخمیناً دو سال چھ ماہ سے زائد تھی ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: اس صورت میں نکاح زید کا اس کی خالہ زاد بھانجی سے صحیح ہے، کیونکہ خالہ زاد بہن سے بھی شرعاً نکاح درست ہے، لہٰذا خالہ زاد بہن کی دختر

---

[1] سورۃ النساء ۴ - فرد عموم بنت زوجۃ الابن (البحر الرائق فی المحرمات ج۳ ص...) جب لڑکے کی بیوی کی لڑکی حرام نہیں ہے نہ اس کی بہن تو بدرجہ اولیٰ حرام نہ ہوگی ظفیر

[2] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ج۲ ص۴۰۵) ظفیر

بھی نکاح جائز ہے، کیونکہ وہ محرمات میں مذکور نہیں ہے[1]۔ اور دودھ پینا بعد مدت رضاعت کے جو کہ دو برس یا اڑھائی برس ہے (علی اختلاف القولین) حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ کما فی الدر المختار ویثبت التحریم فی المدۃ[2] - الخ فقط

اندام نہانی میں ایک پھوڑا تھا جس سے نشتر لگایا اس سے اس کا نکاح جائز ہوا اور دوسرے بھی

سوال (۳۲۵) ایک کنواری جوان لڑکی کے اندام نہانی میں پھوڑا نکل آیا ہو اور اس کے ولی نے نامحرم مرد سے نشتر دلوایا ہو تو اس لڑکی کی بے حرمتی ہوئی یا نہیں، اور وہ لڑکی کسی نامحرم کے نکاح میں جائز ہو سکتی ہے یا نہیں، آیا صرف نشتر لگانے والے پر یا الا نامحرم پر۔

الجواب: - بضرورت ایسا جائز ہے اور اس میں شرعاً کچھ بے حرمتی نہیں ہے کیونکہ طبیب کا دیکھنا ایسے موقع کو بضرورت علاج فقہاء نے جائز لکھا ہے۔ پس نکاح ہر ایک سے ہو سکتا ہے نشتر لگانے والا ہو یا کوئی غیر۔ فقط

شوہر کے طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے پہلا نہیں

سوال (۳۲۶) ایک لڑکی بالغہ

---

[1] وخالۃ خالۃ ابیہ حلال کبنت عمہ وعمتہ وخالہ وخالتہ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲/۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵/۲) ظفیر ۳ وکذا مریدۃ نکاحہا وشراؤہا ومداواتہا ینظر الطبیب الی موضع مرضہا بقدر الضرورۃ اذ الضرورۃ تتقدر بقدرہا الخ وینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا (در مختار) قولہ ینبغی قال فی الجوہرۃ اذا کان المرض فی سائر بدنہا غیر الفرج یجوز النظر الیہ عند الدواء لانہ موضع ضرورۃ وان کان فی موضع الفرج فینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا فان لم توجد وخافوا علیہا ان تہلک او یصیبہا وجع لا تحتملہ یستروا منہا کل شئ الا موضع العلۃ ثم یداویہا الرجل ویغض بصرہ ما استطاع الا عن موضع الجرح اھ (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۲۵/۵ و ص ۳۲۶/۵) ظفیر۔

جس کی عمر سترہ سال کی ہے اس کے چچا حقیقی نے اپنے لڑکے سے جس کی عمر گیارہ بارہ سال کی ہے نکاح کر دیا لیکن عورت و مرد میں باہم ناسازش رہی، بعدہ شوہر کے والد نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو بوجہ بدچلنی کے طلاق دیدی اور کچھ روپیہ لے کر دوسری ریاست میں چھوڑ آیا انھوں نے عدت میں نکاح کر لیا وہاں سے عورت کا بھائی اس کو لے آیا اور عورت نے یہاں آکر خاوند سابق کے گھر جانا منظور کر لیا۔ لیکن خاوند سابق نے آباد کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں۔ پھر عورت کے بھائی نے عورت کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ عورت کی رضامندی سے یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی[1] لہذا وہ طلاق اور نکاح جو اس کے بعد کیا گیا ناجائز اور باطل ہے۔ البتہ شوہر سابق نے خود جب یہ کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں اس وقت طلاق واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ نکاح جو تیسرے شخص سے ہوا۔ اگر عدت کے بعد ہوا تو صحیح اور درست ہوا اور عدت بھی اس وقت لازم ہے کہ وہ عورت مدخولہ ہو ورنہ عدت اس پر نہیں کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا الآیۃ[2]۔ فقط

فضولی کا نکاح موقوف ہے

سوال (۳۲۷) زینب نے بلا اجازت باپ کے زید کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور زینب کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی عمر تھا جس کی عمر تخمیناً چھ سال ہوگی۔ زید کے بھائی بکر نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا

---

[1] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الطلاق ص $\frac{595}{2}$) ظفیر

[2] سورۃ الاحزاب ۶۔ ظفیر

جبکہ عمر کا والد موجود نہ تھا۔ دس روز کی مسافت پر تھا، بغیر اس کی اجازت کے کیا گیا۔ عمر کی جانب سے خالد نے قبول کیا جو کہ عمر کا رشتہ دار نہیں بلکہ اجنبی شخص ہے۔ دس گیارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب نکاح عمر کا فاطمہ کے ساتھ ہے یا نہیں۔

الجواب: - در مختار میں ہے کل تصرف صدر منه وله مجیز حال وقوعه انعقد موقوفاً[1] اور علامہ شامی مجیز کے بیان میں لکھتے ہیں من مالك او ولی كاب وجد ووصی وقاض[2] پس اس سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں جب کہ عمر کا والد مجیز وقت عقد موجود نہیں ہے تو یہ تصرف فضولی کا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا باطل نہ ہوگا۔ اور جب عمر قبل اجازت اپنے والد کے بالغ ہوگیا تو اب عقد اس کی اجازت پر موقوف رہے گا جیسا کہ اس جزئیہ سے مستنبط ہوتا ہے ای تصرف تصرفا یجوز علیه لو فعله ولیه فی صغره کبیع وشراء وتزوج وتزویج امته وکتابة قنه ونحوه فاذا فعله الصبی بنفسه یتوقف علی اجازة ولیه مادام صبیا ولو بلغ قبل اجازة ولیه فاجاز بنفسه جاز ولم یجز بنفس البلوغ بلا اجازة[3] - رد المحتار جلد رابع ص ۱۵۲ الغرض یہ نکاح موقوف ہے جب تک مجیز کی طرف سے اجازت یا انکار نہ ہو جاوے موقوف رہے گا۔ فقط۔

سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۲۸) زید کا ایک بیٹا بکر ہے بکر کی ماں کے مرنے کے بعد زید نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ اب بکر اپنی سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب البیوع فصل فی الفضولی ص ۱۸۷ ج ۴ - ظفیر

[2] رد المحتار کتاب و فصل ایضاً ص ۱۸۷ ج ۴ ظفیر

[3] رد المحتار کتاب البیوع فصل فی الفضولی تحت قوله بیانه صبی باع منلاً ص ۱۸۷ ج ۴ - ظفیر

الجواب :- بکر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ کی بہن سے صحیح ہے[1]۔ فقط

بیوی کی جس بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۲۹) رجل زنا باخت زوجتہ هل یجوز نکاح بنتہ بولد المزنیۃ بالادلۃ القاطعۃ۔

الجواب :- یجوز نکاح بنت الزانی بابن المزنیۃ کما قال فی رد المحتار ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا[2] اھ شامی ص۲۷۹ ج۲ مصری۔

اگر بالغ لڑکے نے اپنی نابالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے وہ نکاح کر سکتا ہے

سوال (۳۳۰) ایک لڑکے بالغ کا نکاح نابالغہ لڑکی سے ہو گیا تھا۔ اس لڑکے نے اس نابالغہ کو طلاق دیکر دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا تھا۔ اب وہ لڑکی بالغہ ہو گئی۔ لڑکا اور لڑکی دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں اور اب تک ان کو خلوت کی نوبت نہیں ہوئی۔ اس صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں دوبارہ ان کا نکاح صحیح ہے ھکذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط۔

بیوی کے ہوتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۳۱) زید نے دو عورتوں سے عقد کیا دوسری عورت کے عقد کے وقت ایک لڑکی چار سالہ

---

[1] واما بنت زوجۃ ابیہ وابنہ فحلال (درمختار) وکذا بنت ابنہا، ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ ولا ام زوجۃ الاب ولا بنتہا الخ (رد المحتار فصل المحرمات ص۳۸۳ ج۲) ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۶ ج۲ ۱۲ سوال و جواب کا حاصل یہ ہے کہ زانی کی لڑکی کا نکاح مزنیہ کے لڑکے سے درست ہے

[3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ہدایہ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۷۸ ج۲) ظفیر۔

زید کے نطفہ سے موجود تھی جسے بالغہ ہونے پر بکر نے عقد میں لے آیا زید مہ بنت طاعون سے فوت ہوگیا اب زید کی پہلی بیوی کو بکر اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ نکاح کے پہلے بکر کا رشتہ زید کے ساتھ کسی قسم کا نہ تھا پس اس حالت میں زید کی پہلی بیوی جو بکر کی سوتیلی ساس ہوتی ہے۔ بکر کے ازدواج میں شرعاً آسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ لڑکی جو بکر کے عقد میں آئی۔ زید کی پہلی زوجہ کے شکم سے نہیں ہے، اور زید کی پہلی زوجہ بکر کی ساس حقیقی نہیں ہے تو نکاح بکر کا اس سے درست ہے۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها الخ درمختار[1]۔ فقط

بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے

سوال (۲۳۲) بلا اجازت زوجہ کے شوہر کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- شوہر کو دوسرا نکاح کرنا بدون اجازت زوجہ اولیٰ کے درست ہے از زوجہ سے اجازت لینے کی شرعاً ضرورت نہیں ہے نکاح ہوجاتا ہے[2]۔ لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے کہ ان میں نا اتفاقی نہ ہو اس سے اجازت لے کر اور اس کو راضی کرکے دوسرا نکاح کرے تو یہ بہتر ہے فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۳۳) زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھوڑے عرصہ بعد ہندہ فوت ہوگئی اب زید ہندہ کی سوتیلی نانی یعنی ہندہ کے حقیقی نانا کی منکوحہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار، فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ - ۱۲ ظفیر -

[2] قرآن میں ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء - ۱) شوہر مختار ہے اس لئے بیوی کی اجازت کی شرعاً ضرورت نہیں، ہاں یہ شرط البتہ ہے کہ وہ عدل ومساوات کی قدرت رکھتا ہو، کیونکہ ارشاد ربانی ہے، فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (النساء - ۱) ظفیر -

الجواب:- اس صورت میں زید اپنی زوجہ سابقہ ہندہ متوفیہ کی نانا کی منکوحہ بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ وقد قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیۃ[1]۔ ولیس فیہ جمع بین المحارم الخ فقط

سوال (۳۳۴۱) منگنی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے

زید کی منگنی عمر کی لڑکی سے ہوئی، زید نے قبل از نکاح اس سے زنا کیا، اس کے چند روز بعد نکاح ہو گیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور قبل نکاح جو زنا ہوا، اس کا کیا کفارہ ہے

الجواب:- وہ نکاح صحیح ہے[2] اور پہلے جو زنا ہوا اس سے توبہ واستغفار کرے یہی اس کا کفارہ ہے[3] فقط

سوال (۳۳۵) جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے

ایک شخص نے ایک عورت بیوہ کا بوسہ لیا اور چھاتی پکڑی، شخص مذکور کا نکاح بیوہ مذکورہ سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس عورت بیوہ سے شخص مذکور کا نکاح شرعاً درست ہے۔ فقہ (جب اس عورت سے نکاح جائز ہے جس سے اس نے زنا کیا ہے تو اس سے تو بدرجہٴ اولیٰ جائز ہوگا لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا۔ درمختار۔ ظفیر)

سوال (۳۳۶) جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے

عورت بیوہ پندرہ سالہ عمر کا نکاح ایک لڑکے سے ہوا جس کی عمر چھ سال ہے، ایسی حالت میں نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:- اگر نابالغ کے ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا

---

[1] سورۃ النساء۔ ۴ [2] لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ ظفیر [3] کیونکہ دار الحرب میں با وجود ثبوت یا اقرار حد نہیں ہے کہ لانہ لا حد بالزنا فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر

عورت پندرہ سالہ یا اس سے زیادہ عمر کی اپنا نکاح نابالغ لڑکے سے کرے، اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی اجازت دے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے[1]۔ فقط

بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کرکے اسکی شادی جائز ہے

سوال (۲۳۷) ایک لڑکی جوان العمر ایک ریلوے اسٹیشن کے پاس ملی اور باوجود تلاش کے اوکسی وارث کا پتہ نہیں چلا اور یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس کے نکاح کی فکر ہے اس لئے کہ جوان العمر ہے آیا اس کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں کہ لڑکی خود بالغہ ہے کیونکہ تحریر سوال کے موافق اب وہ پندرہ برس کی ہو گئی ہے تو موافق اس کے بیان کے کہ اس کا نکاح ابھی نہیں ہوا۔ اگر اس کی رضامندی سے اس کا نکاح کفو میں کر دیا جاوے تو بقاعدہ شرعیہ درست ہے[2]۔ فقط۔

بیوی کے طلاق یا موت کے بعد اسکی بہن سے شادی

سوال (۲۳۸) اگر کسی شخص کی زوجہ فوت ہو جائے تو وہ شخص فوت شدہ زوجہ کی ہمشیرہ کے ساتھ فی الحال نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ چار ماہ دس یوم تک نکاح نہیں کر سکتا اور درمختار کی اس عبارت سے استدلال کرتے ہیں وهو اضع تربصه عشر دن کنکاح اختها الخ یہ استدلال مطلقہ ومتوفیہ دونوں کے حق میں صحیح ہے یا صرف مطلقہ کے حق میں بعض علماء فی الحال نکاح صحیح بتلاتے ہیں۔ کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب:۔ یہ استدلال مطلقہ کے بارے میں صحیح ہے اور متوفیہ کے حق میں نہیں کیونکہ زوجہ متوفیہ کی بہن سے فوراً بعد موت زوجہ متوفیہ کا نکاح صحیح ہے کما فی رد المحتار فرع ماتت امرأته له التزوج باختها بعد یوم من موتها

---

[1] وشرط الولی شرط صحة نکاح صغیر ومجنون (ایضاً باب الولی ص۴۰۰ ج۲) ظفیر

[2] فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (ایضاً باب الولی ص۳۹۷ ج۲) ظفیر۔

کما فی الخلاصۃ عن الاصل وکذا فی المبسوط لصدر الاسلام والمحیط للسرخسی والبحر والتاتارخانیۃ وغیرہ من الکتب المعتمدۃ۔ شامی جلد ۲ ص ۲۸۴ [۱]

باب المحرمات۔ فقط۔

اسمٰعیل کی شادی اپنے دادا کے بھائی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں جو اسکے چچا کی بیوہ ہے

سوال (۳۳۹۱) سردار خاں کے تین بیٹے وزیر خاں۔ منور خاں۔ دلاور خاں۔ وزیر خاں کا ایک لڑکا واحد خاں، منور خاں کی ایک لڑکی ظہورا، اور ایک لڑکا عظیم اللہ خاں دلاور خاں کی ایک لڑکی صغریٰ، واحد خاں کی شادی ظہورا کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک لڑکا اسمٰعیل خاں پیدا ہوا، عظیم اللہ کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہوئی۔ عظیم اللہ خاں فوت ہو گیا، اسمٰعیل خاں کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اسمٰعیل خاں کا نکاح صغریٰ سے شرعاً صحیح ہے عدت گذرنے کے بعد نکاح صغریٰ کا اسمٰعیل خاں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط

ویحرم علی الانسان فروعہ واصولہ وہم امہاتہ وامہات امہاتہ وآباؤہ وان علون وفروع ابویہ وان سفلن فتحرم بنات الاخوۃ والاخوات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات وان سفلن وفروع اجدادہ وجداتہ لبطن واحد فلہذا تحرم العمات والخالات وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر فصل فی المحرمات ص ۳۶۰ ج ۱۱ (ظفیر)

عدت میں شادی کر دی پھر علیحدگی ہو گئی اب عدت بعد نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۳۹۲) ایک عورت بیوہ نے عدت وفات کے اندر نکاح ثانی کر لیا، بعد اطلاع ان میں تفریق و علیحدگی کر دی گئی اب نزاع اس میں ہے کہ بعض عالم کہتے ہیں کہ ان کا نکاح آپس میں

---

[۱] والمختار فصل فی المحرمات ص ۳۶۰ ج ۲۔ ظفیر۔

بعد عدت کے جائز ہے، اور قاضی صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارا نکاح اب بعد انقضاء عدت کے بھی ناجائز ہے، ہرگز آپس میں نکاح نہ کرنا۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ حکم قاضی صاحب کا کہ ان میں کبھی نکاح نہ ہو سکیگا غلط ہے، عدت گذرنے کے بعد ان میں پھر نکاح ہو سکتا ہے۔ پس عدت میں نکاح کرنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں، اور عدت گذرنے کے بعد پھر نکاح کر لیویں، اس میں شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے۔[1] فقط۔

جبراً جو نکاح دیدے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۰۴۱) ایک عورت بیوہ اپنا نکاح زید سے کرنا چاہتی تھی مگر اس کے بھائی اور دادا نے جبراً اس سے اجازت لے کر بکر سے اس کا نکاح کر دیا، بعد کو عورت نے عدالت میں درخواست دیدی کہ میرا نکاح جبر کیا گیا، لہٰذا میں اس کے یہاں نہ رہوں گی۔ غرض مقدمہ پنچایت میں آیا اور بکر سے فارغخطی لی گئی اور عورت نے زید سے نکاح کر لیا۔ جو نکاح بکر سے ہوا تھا وہ جائز تھا یا نہ۔

الجواب: نکاح اس بیوہ کا جو بکر سے ہوا تھا صحیح ہو گیا تھا۔ کیونکہ نکاح اکراہ سے بھی ہو جاتا ہے کما استدل علیہ الفقہاء[2] بقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث۔[3] وھو صلی اللہ علیہ وسلم منھا النکاح۔ پھر جب کہ بکر سے فارغخطی لی گئی تو وہ عورت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔ اب اگر اس کا نکاح زید سے عدت گذرنے کے بعد ہوا ہے تو صحیح ہے اور اگر عدت کے اندر ہے تو باطل ہے۔ الا ان تکون غیر مدخولۃ۔ فقط

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ ؛ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار) ص ۲۸۳ ج ۲۔

[2] اذ حقیقۃ الرضا غیر مشروطۃ فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ والھزل (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۰۳ ج ۲) ظفیر۔

[3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ظفیر۔

عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۴۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و عمر دونوں حقیقی بھائی ہیں اور ہند، زید کی منکوحہ ہے، زینب کو اپنے ہمراہ لائی جو خالد کی لڑکی ہے ہند کے بطن سے، زید کا بھائی عمر زینب سے عقد کرنا چاہتا ہے، تو یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: - عمر کا نکاح زینب ربیبہ زید سے صحیح ہے۔ کیونکہ زینب صرف زید پر حرام ہے کیونکہ وہ اس کی ربیبہ ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن الخ کما قال تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الخ فقط

مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۴۳) ایک مرد زانی دوسرے شخص کی عورت منکوحہ کے ساتھ زنا کرتا رہا، کیا زانی کی ہمشیرہ اور مزنیہ کے لڑکے کا باہم نکاح ہو سکتا ہے۔

الجواب: - زانی کی ہمشیرہ کا نکاح مزنیہ منکوحۃ الغیر کے پسر سے شرعاً جائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[1]۔ فقط

غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح فوراً درست ہے

سوال (۳۴۴) ایک عورت مسلمان ہوئی حالت کفر میں اس کا نکاح نہیں ہوا۔ مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب: - اس نومسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط۔

خالہ زاد بھائی سے شادی درست ہے

سوال (۳۴۵) خالہ زاد بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ع ۴ ایضاً۔

[2] ومن هاجرت الينا مسلمة انه يحل تزوجها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح ص ۵۲۳ ج ۲) ظفير

الجواب:- جائز ہے[1]۔ فقط

سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۴۶) زید کی سوتیلی ماں ہندہ کا جب دوسری جگہ نکاح کرے اور اس سے لڑکا تولد ہو تو زید اس لڑکے سے اپنی دختر کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ نکاح درست ہے[2]۔

ہندہ مسلمان ہوگئی زید نے شادی کرلی مگر ہندہ ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۴۷) زید و ہندہ بیوہ کا ناجائز تعلق ایک عرصہ سے تھا۔ زید نے بوجہ تعشق ہندہ کو جو اہل ہنود سے تھی دو شخصوں کے روبرو مسلمان کر کے انھیں کے سامنے نکاح پڑھ لیا۔ اب ہندہ بوجہ بدنامی اہل برادری اسلام کو پوشیدہ رکھ کر اپنی قدیمی وضع کی پابند ہے آیا ہندہ کا اسلام لانا شرعاً قابل قبول ہے اور ایسا نکاح جائز ہے۔

الجواب:- ہندہ کا اسلام معتبر اور صحیح ہے اور نکاح اس کا زید کے ساتھ بھی جائز ہے۔ فقط (باقی ہندہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا پرانا ہندوانہ طریقہ چھوڑ دے اور اسلام کا طریقہ اختیار کرے۔ ظفیر)

دو سگی بہنوں سے نکاح کیا، ان سے اولاد ہوئی ان دونوں کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۸) ایک شخص کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں، ان کی اولاد کا نکاح آپس میں

---

[1] وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال (فتح القدیر فصل فی المحرمات ص۳۶۹ ج۲) ظفیر

[2] فلا تحرم بنت زوجۃ الابن الخ ولا بنت زوجۃ الاب (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۱ ج۳) جب خود اس کے لئے حرام نہیں ہے تو اس کے لڑکے کے لئے بدرجۂ اولیٰ حرام نہ ہوگی بلکہ جائز ہوگی۔ ظفیر

[3] ینعقد النکاح بالایجاب والقبول الخ عند حرین بالغین او حر و حرتین عاقلین بالغین مسلمین (البحر الرائق کتاب النکاح ص۸۷ ج۳) ظفیر۔

صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان میں سے پہلی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری بہن کا نکاح جو بعد میں ہوا وہ صحیح نہیں ہوا[1] اور اولاد اس شخص کی جو پہلی عورت سے ہوئی اس کا نسب ثابت ہے اور دوسری عورت سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے، اور دونوں کی اولاد کا نکاح حسب شرائط نکاح صحیح ہو جاوے گا۔[2] فقط

ماموں کی بیوہ ممانی سے نکاح

سوال (۳۴۹) ہندہ بیوہ بکر کی ایک رشتہ سے یعنی اس کے باپ کی ماموں زاد بہن ہونے کی وجہ سے پھوپی بھی ہے اور حقیقی ممانی بھی اور بکر کی زوجہ متوفیہ کی خالہ بھی ہے۔ آیا بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ بکر کا ماموں جب کہ فوت ہو چکا ہے یا اس نے طلاق دیدی ہے

---

[1] ولا یجمع بین اختین نکاحا ولا بملک یمین وطیا (ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۲۶۷/۲)

وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدة ولو من طلاق بائن (در مختار) اذا تزوجہما فی عقد واحد فانہ لا یکون صحیحا فلعلہ لا فیما اذا تزوجہما علی التعاقب وکان نکاح الاولی صحیح فان نکاح الثانیة والحالة ھذہ باطل قطعا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۹/۲) ظفیر

[2] مگر یہ نکاح کے بعد دیگرے ہوا ہے تب تو جواب وہی ہے جو مفتی صاحب نے لکھا لیکن اگر دونوں بہنوں سے ایک ساتھ ہوا ہے تو دونوں کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا اور ان کے مابین شادی کسی حال میں درست نہیں ہوگی۔ بلکہ پہلی صورت میں بھی احتیاط کے خلاف ہے وعدة المنکوحة نکاحا فاسدا فلا عدة فی باطل وکذا موقوف قبل الاجازة عینا۔ لکن الصواب ثبوت العدة والنسب بحر (در مختار) قولہ نکاحا فاسدا ای المنکوحة بغیر شہود ونکاح امرأة الغیر بلا علم بانہا متزوجة لنکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد عند الامام خلافا لہما فتح الخ قلت ویشکل علیہ ان نکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد کما علمت مع انہ لم یقل احد من المسلمین بجوازہ وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح موجب للعدة وثبوت النسب ومثل لہ فی البحر (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۴/۲)

اور عدت گزر گئی تو بکر کا نکاح بصورت مذکورہ ہندہ سے درست ہے لقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ (النساء - ۴) فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۵۰) زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا اب زید کا نکاح مرحومہ کی برادرزادی سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- زوجہ متوفیہ کی برادرزادی سے زید کا نکاح جائز ہے کیونکہ پھوپی اور بھتیجی کا ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور جب کہ پھوپی کا انتقال ہوگیا اور وہ زید کے نکاح میں نہ رہی تو اس مرحومہ کی بھتیجی سے زید کا نکاح جائز ہے فقط (ولا یجمع بین المرأة وعمتها - ہدایہ باب المحرمات ظفیر)

خلوت سے پہلے طلاق دیدے تو بلا عدت نکاح درست ہے

سوال (۳۵۱) ہندہ نابالغہ نے زید سے بولایت ولی عقد نکاح کیا تھا اور اسی حالت نابالغیت میں چھوڑ کر زید پردیس چلا گیا تھا، تب ہندہ بالغہ ہوئی تو زید کے چھوٹے بھائی حقیقی عمرو سے تعلق ناجائز کر لیا۔ اور زید نے وقت نکاح سے اس وقت تک کوئی سروکار ہندہ موصوفہ سے نہیں کیا۔ بہت سمجھانے پر اب طلاق دینے پر مستعد ہے۔ آیا ہندہ بعد طلاق بلا گزارے عدت کے عمرو مذکور سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید اب ہندہ کو طلاق دیدے اور زید نے ہندہ سے وطی اور خلوت نہ کی تھی تو بلا گذارے عدت کے ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ درست ہے۔ اور اگر زید خلوت کر چکا تھا تو عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ فقط۔

---

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثاً وقعن وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۳ ج ۲)

چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجے کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۳۵۲) دو بہنیں ہیں، ایک چچا کے نکاح میں ہے اور دوسری بھتیجے کے نکاح میں۔ ایک بہن سے لڑکی پیدا ہوئی اور دوسری کے لڑکا، ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- ہو سکتا ہے، کما قال اللہ تعالیٰ وَ اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1]۔ الآیۃ۔ فقط

بیہودہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جائے، وہ درست ہے یا نہیں

سوال (۳۵۳) اگر کوئی عورت اپنا نکاح کسی کے ساتھ ایسی شرائط کے ساتھ کرے جن میں یہ راز پوشیدہ ہو کہ اس کے تعلقات ناجائزہ جو کسی ایک کے ساتھ وہ قبل نکاح کے رکھتی ہے بعد نکاح کے بھی رہیں گے اور اس راز کو شوہر سے پوشیدہ رکھ کر فقرات مہمل میں اقرار لکھے تو اس قسم کا نکاح جس کی بنا اور غرض ایک شخص کو دام تزویر میں پھنسا کر روپیہ یا مال حاصل کرنا مقصود ہو، شرعاً جائز ہوگا یا نہیں اور بعد معلوم ہو جانے اس راز کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- نکاح صحیح ہو گیا[1]، باقی جو دھوکہ اس نے اس سے دھوکہ دہی کے لئے کئے بعد اطلاع کے اس پر کاربند نہ ہو۔ فقط

جبر جو نکاح ہوا، اس کا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۴) زید کی دختر کو عمر بہکا کر لے گیا اور کسی دوسرے موضع میں نکاح کرا لیا۔ زید کی فریاد پر اس موضع والوں نے والد عمر پر اور ہمشیرہ بالغہ عمر پر جبر اور زبردستی کر کے دونوں سے اجازت نکاح لے کر عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید کے فرزند سے کر دیا۔ اس صورت میں نکاح مکرہ درست

---

[1] سورۃ النساء، پ ۵ ع ۱ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ، یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۵ ج ۲) ظفیر۔

ہے یا نہیں۔

الجواب:- فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ نکاح اکراہ کے ساتھ درست ہے خواہ مرد مکرہ ہو یا عورت، اور یہی صحیح ہے لہذا صورت مسئولہ میں نکاح عند الحنفیہ صحیح ہوگیا۔ کما فی الشامی بل عبارۃ المتون مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یصح مع الھزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ الخ شامی ص۲۷۱ ج۲[1] اقول وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث وعد صلی اللہ علیہ وسلم فیھن النکاح[2] ۔ فقط۔

سوال (۴۵۵) غائب سے نکاح کیا، کیا حکم ہے زید نے ہندہ کا نکاح اپنے بیٹے بکر عاقل بالغ غائب سے کر دیا جو کہیں دور دراز لازم ہے، دو تین ماہ سے خط و تنخواہ بھی نہیں آئی تو کیا نکاح موقوف مذکور قبل رد و قبول قولاً یا فعلاً ہندہ رجوع کر سکتی ہے اگر دوسری جگہ نکاح کرے تو کیا نکاح ثانی نکاح موقوف کو باطل کر دے گا والمسئلۃ بانت اذا ورد علی الموقوف ابطلہ شامی جلد رابع ص۱۴۷ نیز حیات و زندگی و موت بکر مشکوک تھی نکاح کے بعد بھی ایک ماہ گزر گیا کوئی خبر نہیں تو ایسی صورت میں بکر منذ العقد مجیز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہندہ اپنے ایجاب سے قبل قبول آخر جب تک بکر کے قبول ورد کا علم نہ ہو، رجوع نہیں کر سکتی اور نہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[3] ولعدم جریان المساومۃ فی النکاح بخلاف البیع، اور بکر کی موت جب تک محقق نہ ہو یا حسب قاعدہ مفقود حکم اس کی موت کا نہ کیا جاوے اس وقت تک وہ مجیز ہو سکتا ہے۔

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۷۳ ج۲ ظفیر [2] مشکوٰۃ باب الطلاق ص۲۸۴۔

[3] مشکوٰۃ باب الطلاق ص۲۸۴۔

بیوی شوہر کے مرنے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۵۶) ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کیا اس کے ساتھ پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے اب وہ شخص مرگیا، اس کا ایک لڑکا ہے، اگر وہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر اس مرد کا لڑکا پہلی زوجہ سے یعنی اس عورت بیوہ سے نہیں ہے جس کے بطن سے پہلے شوہر سے وہ دختر ہے تو نکاح ان دونوں میں درست ہے[1]۔ البتہ اگر وہ لڑکا اس مرد کا اسی بیوہ کے بطن سے ہے جس کی وہ لڑکی ہے تو ان میں نکاح درست نہیں ہے[2]۔ فقط

ایک دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۵۷) ایک حافظ نے ایک لونڈی سے نکاح کیا اور اس کا زیور فروخت کر کے حج کو چلے گیا واپس آکر اس کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا، اب چند روز بعد پھر اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- دوبارہ نکاح کرنا اس سے جائز ہے[3]۔ فقط (اگر اس نے تین طلاق نہیں دی تھی۔ ظفیر)

---

[1] وما منت زوجة ابنه او ابيه لحلائل (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

[2] اس لئے کہ اس صورت میں دونوں حقیقی بھائی بہن ہوئے اور بہن سے نکاح حرام ہے حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم (سورۃ النساء ۴) ظفیر

[3] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (در مختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص ۳۸ ج ۲) ظفیر

یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کروں تو اپنی بیٹی سے کر دوں، پھر نکاح کر لیا، درست ہے یا نہیں

سوال (۲۵۹) زید نے عمرو کو کہا کہ اگر تو ہندہ کے ساتھ عقد کرے گا تو گویا اپنی بیٹی کے ساتھ عقد کرے گا۔ زید نے اس کو قبول کیا۔ چند روز کے بعد ہندہ سے عقد کر لیا تو عمر پر کیا کفارہ ہوا۔

الجواب:- عمرو کا یہ قول لغو ہے شرعاً اس کا کچھ اثر حرمت نکاح ہندہ پر نہ ہوگا۔ پس اگر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور عمر پر کچھ اثر نہیں ہے۔ فقط

تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم

سوال (۲۶۰) فقہاء لکھتے ہیں کہ تعلیق نکاح بالشرط میں شرط لغو ہوتی ہے اور نکاح صحیح، اس کے کیا معنی ہیں۔ زید نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کی کہ ناکح بعد النکاح دوسری شادی یا فلاں کام کرنے پر طلاق۔ کیا اس شرط کی وقوع سے طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر پڑتی ہے تو شرط لغو ہونے کے کیا معنی۔

الجواب:- تعلیق نکاح بشرط کے یہ معنی ہیں کہ نکاح کو کسی شرط پر معلق کرے مثلاً یہ کہ اگر میرا باپ راضی ہو تو میں نے نکاح کر دیا، یہ لغو ہے نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نکاح کے بعد کسی شرط پر طلاق کو معلق کرے تو وہ تعلیق طلاق بالشرط ہے، نہ تعلیق نکاح۔ کما ہو ظاہر فی الدر المختار و النکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقد[1]۔ فقط۔

بھائی کی بالغہ بیوہ سے فوراً نکاح کرے یا عدت ختم ہونے کے بعد

سوال (۲۶۱) زید کا نکاح ایک لڑکی نابالغہ سے ہوا، بیس روز بعد زید فوت ہو گیا۔ زید کا بھائی اس سے فوراً عقد کر سکتا ہے یا عدت گزارنے کی ضرورت ہوگی۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ - ظفیر

الجواب:- عدت موت دس دن چار ماہ گذارنا ضروری ہے، اس کے بعد نکاح ہو سکتا ہے، عدت میں نکاح درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے: والعدۃ للموت اربعۃ اشہر بالاہلۃ وعشر مطلقاً وطئت اولا ولو صغیرۃ[1] الخ فقط

کہا اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں تو کیا اس کے بعد اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۳۶۲) زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن جمیلہ سے ہونے والا ہے مگر کسی وجہ سے زید نے قسم کھائی کہ اگر میں جمیلہ سے نکاح کروں تو گویا اپنی والدہ سے نکاح کروں۔ زید کا نکاح جمیلہ سے ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- اس قسم کی وجہ سے زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن بی بی جمیلہ سے حرام نہیں ہوا بلکہ نکاح مذکور شرعاً جائز ہے۔ فقط۔

مرتد ہونے کے بعد پھر عورت اسلام لائے تو نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۶۳) ایک عورت اسلام ترک کر کے عیسائی ہوئی اور چند سال بعد پھر اسلام لائی۔ اس عورت کو اپنے شوہر سے نکاح جدید کے واسطے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا بلا طلاق نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب:- اس حالت میں بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے، مگر اس وقت جب تین حیض گذر جائیں۔ ظفیر۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ص ۸۳۰ ج ۲۔ واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر۔ [2] ولو اسلم احدہما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثمہ ای فی دار الحرب لم تبن حتی تحیض ثلاثاً او تمضی ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الآخر اقامۃ بشرط الفرقۃ مقام السبب ولیست بعدۃ لدخول غیر المدخول بہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) ظفیر۔

تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۴) ایک بیوہ تیس سالہ کا نکاح اس کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ سات سالہ سے کر دیا، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر اس عورت بالغہ کی اجازت ورضامندی سے لڑکے نابالغ کے ولی نے نابالغ کی طرف سے اس نکاح کو قبول کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ فقط۔ (گو ایسا بے جوڑ موجودہ زمانے میں نکاح مناسب نہیں۔ظفیر)

بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۵) زید نے کلثوم سے نکاح کیا۔ خلیل اور عمر دو لڑکے پیدا ہوئے۔ کلثوم کا انتقال ہو گیا۔ پھر زید نے خیر النساء سے نکاح کیا۔ خیر النساء کی ہمشیرہ حقیقی رابعہ سے خلیل کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- خلیل کا نکاح اس صورت میں رابعہ سے درست ہے[2]۔

اجنبیہ کو سگی بیٹی کہنے کے بعد بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

سوال (۳۶۶) زید کا ناجائز تعلق ایک عورت سے ہو گیا۔ اس پر زید رسوا ہوا اور خدا سے پختہ وعدہ کیا کہ یہ عورت میری سگی بیٹی کی مانند ہے، اگر میں اس سے عقد کروں تو گویا سگی بیٹی سے کروں۔ چار ماہ ہوئے کہ عورت مذکور کا خاوند فوت ہو گیا تو زید اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] اس لئے کہ عمر میں تفاوت کی کوئی قید نہیں ہے، مسلمان مرد وعورت ہوا در ایجاب و قبول اور گواہ پائے جائیں۔ ظفیر [2] واما بنت زوجة ابيه او ابنه فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب فی المحرمات ص ۳۸۳/۲) جب باپ کی بیوی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے، اس کی بہن سے بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔ دوسرے کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر۔

الجواب :- زید اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے شرعاً یہ امر درست ہے، اس عورت پر بعد نکاح کے طلاق عاید نہ ہو گی ۔ فقط

نکاح کے بعد عورت کا انکار

سوال (۳۶۷) ایک عورت کا نکاح ایک شخص کے ساتھ پڑھ دیا گیا، دوسرے روز لوگوں کے بہکانے سے وہ عورت منکر ہو کر کہتی ہے کہ میرا نکاح بلا میری مرضی کے جبراً کیا ہے نکاح صحیح ہے یا نہیں ۔

الجواب :- اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ زبردستی واکراہ سے ایجاب وقبول کرنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے[1] ۔ فقط ۔

(مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ عورت نے ایجاب یا قبول کیا ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کی مرضی معلوم کئے بغیر کسی نے ازروئے ولی یا فضولی نکاح کر دیا اور عورت نے انکار کر دیا تو نکاح نہیں ہوا ۔ ظفیر)

کافرہ جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح

سوال (۳۶۸) ایک کافرہ عورت مسلمان ہوئی پہلے سے ناجائز تعلق رکھنے والی تھی اس کا نکاح ایام عدت میں جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :- اگر اس عورت کا خاوند بحالت کفر موجود نہ تھا تو بعد اسلام کے نکاح اس کا بلا عدۃ کے صحیح ہے[2] ۔ فقط ۔

جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے شادی درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۹) رحیم بخش کو کچھ خیال ہے کہ اسنے اپنی ممانی بی بی صغریٰ کا ایک مرتبہ بوسہ لیا،

---

[1] ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یصح مع الہزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۳ ج ۲) ظفیر [2] ولو اسلم احدھما ثم لم تبن حتی تحیض ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الآخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) لیکن اگر شوہر تھا ہی نہیں تو اس مدت گذارنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ظفیر

از روئے شہوت کے ہو یا مذاق کے مگر یقین نہیں احتمال ہے، صغریٰ کہتی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تو رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی دختر سے جائز ہے[1]۔ فقط۔

لڑکی سے روپیہ لے کر نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۷۰) ایک شخص نے نکاح کی تجویز کی بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکی چھوٹی ہے، پھر اس لڑکی کے عوض دوسری لڑکی تجویز کی اور لڑکی کے ہمراہ دو سو روپے دیئے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہیں، یعنی لڑکی بھی دی اور دو سو روپے بھی۔

الجواب :- اگر دوسری لڑکی کے اولیاء راضی ہیں تو نکاح درست ہے اور دو سو روپے لینا حرام ہیں۔ یہ رشوت ہے اس کو واپس کرنا چاہئے اور پہلی لڑکی کے جو اولیاء ہیں ان کو اس کے نکاح کا اختیار ہے جہاں مرضی ہو نکاح کریں اور جس سے اس کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی اور پھر نکاح نہ ہوا تو اس کو اختیار اس لڑکی پر نہیں ہے اور نہ وہ معاوضہ میں دی جا سکتی ہے، یہ جہالت ہے[2]۔ فقط

استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۷۱) اپنے استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اس کو ناجائز کہتا ہے۔ زید مصیب ہے یا مخطی۔

الجواب :- استاذ یا پیر متوفی کی بیوہ سے شاگرد اور مرید کو نکاح کرنا درست ہے، لقولہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم[3] پس زید کا قول غلط ہے اور زید اس بارہ میں خطا پر ہے۔

---

[1] اس لئے کہ احتمال سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا ان الیقین لا یزول بالشک۔ ظفیر۔

[2] اذا کان احد العوضین او کلاهما محرما فالبیع فاسد الخ وکذا اذا کان غیر مملوک کالحر (ہدایہ ج ۳)

[3] سورة النساء - ۴ - ظفیر

منکوحہ کے باپ کی زوجہ سے نکاح جو منکوحہ کی ماں نہیں

سوال (۳۷۲) شیر محمد نے اپنی دختر کا نکاح اپنے بھتیجے محمد مراد سے کر دیا حالانکہ شیر محمد کی زوجہ سوتیلی تھی، شیر محمد فوت ہوگیا۔ آیا محمد مراد اپنے خسر کی زوجہ سے جو اس کی حقیقی ساس نہیں ہے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: محمد مراد کا نکاح زوجہ شیر محمد سے جو کہ اس کی حقیقی ساس نہیں ہے، نکاح کرنا درست ہے[1]۔ فقط

حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۳) حلالہ کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: نکاح جائز ہے[2] فقط (مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے[3]۔ ظفیر)

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح

سوال (۳۷۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدی لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور وہ اس سے دوبارہ عقد کرنا چاہتا ہے۔ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر وطی وخلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کرسکتا ہے[4] کیونکہ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو اس پر

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) [2] وکرہ التزوج للثانی تحریماً لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحلیل وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط اما اذا اضمر ذلک لا یکرہ وکان الرجل ماجوراً لقصد الاصلاح وتاویل اللعن اذا شرط الاجر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص [illegible]) [3] ولفظ الحدیث کما فی الدر لعن الله المحلل والمحلل له (رد المحتار ص [illegible]) ظفیر [4] من ... امرأته (بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible])

ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے باقی دو واقع نہیں ہوئیں کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے

سوال (۳۷۵) ایک شخص ایک عورت کو اور اسکے خاوند کی بیٹی کو جو دوسری عورت سے ہے دونوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب: کر سکتا ہے۔ کذا صرح بہ فی الدر المختار لعدم علۃ الحرمۃ[2]۔

نکاح فسخ ہونے کے بعد دوسرا نکاح کب جائز ہے

سوال (۳۷۶) ایک امام مسجد نے ایک نکاح پڑھایا قبل رخصت طرفین میں تکرار ہوئی۔ اسی روز بعد مغرب پنچائت میں نکاح فسخ ہو گیا۔ پھر اسی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے موافق شرع شریف کے ہو گیا۔ کیا وہ نکاح جائز ہے۔ اور کیا ایسا نکاح خواں امام مسجد بن سکتا ہے۔

الجواب: اگر شوہر نے طلاق دیدی ہے اور قبل دخول وخلوت طلاق ہوئی ہے تو بدون عدت کے دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر شوہر اول نے طلاق نہ دی تھی اور پنچایت نے از خود طلاق دیدی ہے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں دوسرا نکاح اس عورت کا درست نہیں ہے اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح کیا وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے[3]۔ فقط

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲۴۲) قبل الدخول بہا فلا تقع الثانیۃ ... تعلیل قولہ ثلاث ای ثلاث طلقات متفرقات (رد المحتار ص $\frac{۳۹۷}{۲}$) ظفیر

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق وقع الاولی فقط بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ (باب طلاق غیر المدخول بہا ص $\frac{۶۳۲}{۲}$) ظفیر

[2] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا (در المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۰}{۲}$) ظفیر

[3] اما نکاح منکوحۃ الغیر ... لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدۃ ص $\frac{۸۳۵}{۲}$) ظفیر

ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۷) عبید و نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ، عبداللہ کا جو کہ عبداللہ کا رشتہ میں ماموں ہوتا ہے ۔ نکاح عبید د کی زوجہ مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ عبداللہ کا نکاح اس صورت میں عبید و پسر رمضانی کی زوجہ مطلقہ سے بعد گزرنے عدت طلاق کے جو کہ تین حیض ہیں درست اور جائز ہے[1] ۔ فقط ۔

متبنی بھتیجا کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۷۸) زید لاولد فوت ہوا اور اس نے اپنے برادرزادے کو اپنا پسر متبنیٰ کر لیا ۔ اب زید متوفی کی زوجہ کریمہ زید کے پسر متبنیٰ سے نکاح کرنا چاہتی ہے ، جائز ہے یا نہیں

الجواب :۔ زید کی بیوہ زوجہ کا نکاح زید کے متبنیٰ سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ بموجب نص قطعی زید کا متبنیٰ زید کا بیٹا نہیں بنتا ۔ کہ قال اللہ تعالیٰ وما جعل ادعیاء کم ابناء کم (سورہ احزاب)

(ترجمہ) "اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے متبناؤں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا ، یعنی متبنیٰ بیٹے کے حکم میں نہیں ہے" ۔

لہٰذا بموجب نص و احل لکم ما وراء ذٰلکم[2] نکاح مابین متبنیٰ زید و مابین زوجہ زید متوفی صحیح ہے ۔ فقط ۔

نصرانی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۹) اس زمانہ کی اہل کتاب مثلاً نصرانی عورتوں سے نکاح درست ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ درست ہے ، کما قال فی الدرالمختار وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہاً مومنۃ ۔ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا

[1] و احل لکم ما وراء ذٰلکم (سورۃ النساء ۔ ۱۱) [2] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔ ظفیر ۔

ومسیح الخ[1] وفی الشامی ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الاکل والتزوج الخ قال فی البحر وحاصله ان المذهب الاطلاق لما ذکر شمس الائمة فی مبسوطه من ان ذبیحة النصرانی حلال مطلقاً سواء قال بثالث ثلثة اولا لاطلاق الکتاب هنهما نی باب المحرمات[2] جلد ۲ – فقط

سوال (۳۸۰) زید حسب ذیل مضمون | مندرجہ شرائط لغو ہیں اور نکاح درست ہے

کی دستاویز لکھنے کے لئے بکر کو کہتا ہے ۔ (۱) مہر بخشنے کا حق لڑکی کو نہ ہوگا بلکہ والدین کو ہوگا ۔ (۲) زوج کے دو رشتہ دار دس روپے اپنے ذمہ ہیں ۔ کیا نکاح ان شرائط کے ساتھ صحیح ہے اور کیا ایسے شرائط حسب النص ہیں ۔

الجواب :- (۱) یہ شرط باطل اور لغو ہے ، والدین کو مہر بخشنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا ، لڑکی کو اختیار رہے گا ۔

(۲) یہ شرط بھی باطل اور لغو ہے ، زوج کے ذمہ نفقہ لازم ہوگا جس قدر ضروریات خوراک و پوشاک زوجہ کا خرچ ہے وہ بذمہ شوہر ہوگا زوج کے اقربا کے ذمہ دس روپے ماہوار مقرر کرنا شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہو جائیگا مگر یہ شرائط باطل ہوں گی[3] فقط

سوال (۳۸۱) ہندہ غیر منکوحہ فاحشہ عورت | فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

ہے ، اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں ۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ۔ فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ ۔ ظفیر ۔

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲

[3] و النکاح لا یصح تعلیقه بالشرط الخ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۵ ج ۲) ظفیر ۔

الجواب :- نکاح صحیح ہے کذا فی الدر المختار[۱] ۔ فقط ۔

باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے

سوال (۳۸۲) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی ۔ عورت مذکورہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ پھر شخص مذکور نے دوسری شادی کی ۔ دوسری زوجہ کی بہن سے لڑکے مذکور کا نکاح جائز ہے یا نہ اور وہ لڑکے مذکور سے بدکاری سے حاملہ بھی ہے ۔

الجواب :- اس لڑکے کا نکاح اس کے باپ کی دوسری زوجہ کی بہن سے جائز ہے کیونکہ وہ محرمات میں سے نہیں ہے بلکہ داخل واحل لکم ما وراء ذلکم[۲] میں داخل ہے ، اور جب کہ وہ عورت اسی لڑکے سے حاملہ عن الزنا ہے تو اس لڑکے کا اس حاملہ سے بحالت حمل نکاح اور جماع درست ہے کذا فی الدر المختار[۳] فقط

پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیا اب پردہ توڑ دیا ، کیا حکم ہے

سوال (۳۸۳) زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمر سے کی اس وقت یہ شرط کی تھی کہ اس کو پردہ میں رکھنا ، جب شادی کرتا ہوں ۔ اس پر عمر راضی ہو گیا اور شادی کر لی ۔ اب بعد ایک زمانے کے عمر نے اپنے باپ کے کہنے سے اس لڑکی کا پردہ توڑ دیا تو وہ نکاح باقی ہے یا نہیں ۔

الجواب :- نکاح باقی ہے ، خلاف شرط کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا درمختار میں ہے ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ[۴] ۔ البتہ پردہ کرنا چونکہ فرض ہے تو یہ بلا شرط کرنے کے بھی ضروری ہے ۔ ا ہ

[۱] وصح نکاح الموطوءۃ بزنا ای جاز نکاح من رآها تزنی وله وطؤها بلا استبراء الخ ۔ اما قوله تعالیٰ والزانیة لا ینکحها الا زان فمنسوخ بآیة فانکحوا ما طاب لکم من النساء (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ / ج ۲) ظفیر ۔ [۲] سورۃ النساء ع ۴ ۔ [۳]

وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ رحمۃ لا حبلیٰ من غیرہ ... حل له وطؤها اتفاقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ / ج ۲) ظفیر ۔ [۴] ایضاً ص ۴۰۳ / ج ۲ ظفیر ۔

چند شرط کے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ لہٰذا شوہر کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس نے خلاف کیا تو چونکہ طلاق کو اس پر معلق نہیں کیا اس لئے خلاف شرط کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج لہٰذا ایسی شرط کو ضرور پورا کرنا چاہئے۔

لڑکی کا نکاح روپیہ لیکر کرنا کیسا ہے

سوال (۲۰۴۱) زید اپنی لڑکی کی شادی بکر کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ مجھ کو قبل شادی کے مثلاً پانچ سو روپیہ علاوہ دین مہر کے دو تاکہ میں اس روپے سے مہمانوں کی ضیافت کروں۔ تو اس روپے کا لینا اور اس شرط پر نکاح کرنا جائز ہے یا نہ۔

(۲) زید اپنی لڑکی کا نکاح بعوض ہزار روپے مہر کے اس شرط پر کرنا چاہتا ہے کہ [illegible] روپیہ دین مہر میں سے پانسو روپے پیشگی دیدو اور اس روپے کو ہم براتیوں و مہمانوں کے کھانا کھلانے میں خرچ کریں گے۔ اس شرط پر نکاح کرنا اور لینا دینا کیسا ہے۔

الجواب۔ (۱، ۲) یہ رشوت ہے اور لینا دینا جائز نہیں ہے۔ اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوج ان يسترده لانه رشوة۔[1] اور نکاح صحیح ہے۔

(۲) اس صورت میں نکاح صحیح ہے، باقی اگر لڑکی صغیرہ ہے تو چونکہ باپ کو اس کے مہر معجل کے وصول کرنے کا حق ہے لیکن اس روپیہ کو دوسرے مصرف میں صرف کرنا اس کا جائز نہیں ہے۔ اور اسی لئے لہٰذا اس کو درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے للاب تسليم البنت [illegible] للاب قبض المهر وللزوج المطالبة بتسليمها[3] وفي الشامي اذا ركنت وطلبت المهر

---

[1] [illegible]

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ص ۳۵۳ / ج ۲ ظفیر۔ [illegible] ص ۳۵۰ / ج ۲ ظفیر۔

من الزوج و ادعی لزوج انه دفعه الی الاب فی صغرها وانکر الاب به لا یبطل اقرارہ علیها لانه یملك القبض فی هذه الحالة فلا یملك الاقرار به فتاخذ من الزوج۔[1] الخ۔

اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو بدون اس کی اجازت کے باپ کو اس کے مہر وصول کرنے کا اختیار نہیں ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شامی سے ظاہر ہے۔ فقط۔

ایک بہن کا لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۶۵) مسماۃ مریم و مسماۃ خدیجہ حقیقی بہنیں ہیں۔ مریم کی دختر کلثوم، کلثوم کی حقیقی لڑکی مسماۃ مجیدۃ النساء ہے اور خدیجہ کا لڑکا اصغر علی ہے، تو اصغر علی کا عقد مسماۃ مجیدہ سے درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اصغر علی کا نکاح مسماۃ مجیدہ سے اس صورت میں صحیح ہے، کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔ (واحل لکم ما وراء ذلکم۔ سورۃ النساء۔ ۴)

منکوحۂ غیر جس سے ملوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے کیا حکم ہے

سوال (۳۶۶) ایک شخص نے عورت حاملہ منکوحۂ غیر کو اپنے گھر میں بلا نکاح رکھا بعد وضع حمل لڑکی پیدا ہوئی اور اس شخص کا پہلی زوجہ سے لڑکا تھا، اب ان دونوں لڑکے و لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ دونوں کا نکاح درست ہے یعنی عورت مذکورہ کی جو لڑکی اس کے شوہر کے نطفہ سے ہے اور ثابت النسب ہے اور شخص مذکور کا لڑکا جو اس کی زوجہ سے ہے ان دونوں میں نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] الآیہ۔ لیکن منکوحۂ غیر کو بلا طلاق شوہر کے گھر میں رکھنا حرام ہے۔ اس کو

---

[1] رد المحتار باب المہر ص ۵۰۸ ج ۲۔ ظفیر [2] وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ النساء۔ ۴۔

علیحدہ کر دینا چاہئے[1]۔ فقط

سوتیلی ساس سے نکاح کرنا جائز ہے

سوال (۳۸۷) زید نے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کیا، جائز ہے یا نہیں۔

دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۸) زید کے دادا دو بھائی تھے۔ ایک سوتیلا اور ایک اپنا۔ زید نے سوتیلے دادا کی لڑکی سے نکاح کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ فقط

الجواب:- (۱) سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے کما فی الدر المختار وجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها[2]

(۲) دادا کے بھائی کی دختر سے نکاح صحیح ہے[3]۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے

سوال (۳۸۹) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس سے وطی ہوئی، دو بچے بھی ہوئے جو زندہ موجود ہیں، بعد انتقال زوجہ زید نے اس عورت مرحومہ کی حقیقی بھتیجی سے نکاح کیا، یہ نکاح جائز ہوا یا حرام۔ شرح وقایہ در مختار میں عورت کی بھانجی و بھتیجی سے نکاح حرام لکھا ہے۔

الجواب:- بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے۔ شرح وقایہ میں جو یہ لکھا ہے کہ زوجہ کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجہ کی موجودگی میں اور بحالت اس کے نکاح میں ہونے کے اس کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ پھوپی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اسی طرح خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اور جب کہ پھوپی نکاح میں

---

[1] لا تقربوا الزنا فانه كان فاحشة وساء سبيلا۔ (بنی اسرائیل - ۴)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۱}{۲}$ ۔ ظفیر [3] داخل تحت قوله واحل لكم ما وراء ذلكم

نہ رہی یا خالہ نکاح میں نہ رہے تو اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۰) فرقہ شیعہ تفضیلیہ اور اہل سنت والجماعت میں باہم مناکحت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ فرقہ شیعہ تفضیلیہ جو کہ تبرائی نہ ہو وہ فرقہ کافر نہیں ہے، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔ مناکحت اس کی اہل سنت وجماعت کے ساتھ درست ہے[2]۔ فقط۔

بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۱) ہندہ بیوہ اور زید کنوارا ان دونوں میں آشنائی ہو کر فعل زنا کے مرتکب ہوئے، حمل رہ گیا، بعدہ ایام حمل میں زید اپنے نکاح میں لایا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح زید کا ہندہ سے اس حالت میں صحیح ہو گیا، کیونکہ حاملہ عن الزنا سے حالت حمل میں نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور جب کہ خود زانی سے ہی نکاح ہوا تو اس کو قبل وضع حمل وطی کرنا بھی درست ہے کذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۳۹۲) غفور و شکور دونوں حقیقی بھائی ہیں، دونوں کی شادی ہو گئی۔ شکور مر گیا تو غفور اس کی بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] حرم الجمع بین امرأتین ایتھما فرضت ذکراً لم تحل للاخری (ایضاً ص ۳۹۰/۲)

[2] وتجوز مناکحة المعتزلة لانا لانکفر احداً من اھل القبلة وان وقع الزاماً فی المباحث (درمختار) بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸/۲) ظفیر

[3] لو نکحھا الزانی حل له وطؤھا اتفاقاً (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳/۲) ظفیر

الجواب :- شوہر کے مرنے کے بعد عورت اس کی بیوہ سے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ کے نکاح کر سکتی ہے۔ فقط (۱ ... لکم ما وراء ذلکم، سورۃ النساء ۔ ۴)

عورت کو طلاق دینا جب معلوم ہے تو عدت کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے

سوال (۳۹۳) ایک عورت کو اس کے شوہر نے چند مرتبہ طلاق دی مگر بوجہ نہ ہونے شہادت عدالت تسلیم نہیں کر سکتی۔ آیا اس صورت میں مسماۃ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟ -

الجواب :- جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ طلاق ہو چکی ہے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے ۔ اور عدت اسی وقت سے شمار ہوگی جس وقت شوہر نے طلاق دی تھی ۔ فقط

غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۹۴) ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کا نکاح ہوا، اس نے رخصت سے پہلے بذریعہ خط طلاق دینی شروع کی اور اکثر کئی مرتبہ اس نے زبان سے بھی کہا کہ میں طلاق دے چکا۔ اب اس کے عزیزوں نے دوبارہ اس کا نکاح اسی شخص کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- چونکہ غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے اس لئے دوسری یا تیسری یا زائد طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی[1] پس نکاح اس عورت کا شوہر اول سے بلا حلالہ کے صحیح ہے[2]۔

[1] لو قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن وان فرق بانت بالاولى فلذا لم تقع الثانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار ۔ باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۳۶ ج۲) ظفیر۔ [2] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (ایضاً باب الرجعة ص۷۳۸ ج۲) ظفیر۔

بیوی کی سوتیلی ماں اور اپنی چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۹۵) زید کی زوجیت میں خالدہ ہے اور ہندہ خالدہ کی سوتیلی ماں ہے اور زید کی حقیقی چچی بھی ہے، بیوہ ہو گئی ہے تو کیا زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ خالدہ کی موجودگی میں جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- زید کا نکاح مسماۃ ہندہ کے ساتھ بحالت موجودگی خالدہ کے نکاح زید میں صحیح ہے۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا۔ الخ[۱]۔ فقط

مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۶) زید اپنی بیوی مطلقہ جبلی بائنہ سے اندر عدت کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

الجواب:- اگر وہ مطلقہ مغلظہ نہیں ہے تو نکاح عدت میں کر سکتا ہے۔ فقط[۲]

سالہ کی دختر سے نکاح درست ہے

سوال (۳۹۷) زید کی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اب زید اپنے سالہ کی دختر سے نکاح کرنا چاہتا ہے جو کہ بیوہ ہے اور زید کے بعد نجہ متوفی کی منکوحہ رہ چکی ہے۔ اب زید کا بعد نجہ اور سالہ دز وجہ ہر سہ فوت ہو چکی ہے۔ زید کا اس بیوہ سے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح زید کا اس بیوہ سے شرعاً درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[۳]۔ فقط۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۱}{۲ج}$۔ ظفیر

[۲] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (ایضاً باب الرجعۃ ص $\frac{۸۲۸}{۲ج}$) ظفیر [۳] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا او امرأۃ ابنھا الخ (ایضاً فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۱}{۲ج}$) ظفیر۔

ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر اسی سے شادی کر سکتا ہے

سوال (۳۹۸) زید ایک معمر شخص تھا اور اس کی زوجہ آمنہ ہے، نہایت ہی کمسن ہے، چنانچہ اس کے پوتے ہم عمر ہیں۔ زید اب عرصہ چار سال سے فوت ہو چکا ہے اور اب آمنہ بیوہ ہے۔ زید کی حیات میں آمنہ اور اس کی ہم عمر بکر میں محبت صادق ہو گئی جو عرصہ سولہ سال یعنی آمنہ کے بیوہ ہونے تک وہ عشق صادق اور محبت دلوں میں رہی، بعد بیوہ ہونے کے فریقین یعنی آمنہ و بکر نے رضا مند ہو کر اپنی سوتیلی اولاد کے خوف سے خفیہ طور پر آپس میں عقد شرعی کر لیا؛ درمیان میں جب کہ بکر اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس کی سوتیلی اولاد میں سے ایک نے اس پر بہت زبردستی کی اور اس سے تعلق ناجائز چاہا۔ آمنہ کی نیت خدا کے فضل سے راہ راست پر رہی اور اپنے شوہر کو خفیہ مطلع کر کے آزادی چاہی۔ بکر نے نہایت مجبور ہو کر طوعًا و کرہًا اس کو طلاق دیدی اور تحریر میں اس کو آزادی دی گئی، اب بکر اور آمنہ پھر وہی تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ شرعًا کیا حکم ہے۔

الجواب:- بکر اگر کوئی غیر شخص ہے، زید کا پوتہ نہیں ہے تو آمنہ کا نکاح جو دو گواہوں کے روبرو بکر سے ہوا، وہ صحیح ہو گیا تھا پھر جو بکر نے جو طلاق دی تو طلاق بھی واقع ہو گئی۔ اب اگر وہ دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو اگر بکر نے تین طلاق صریح نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی یا کنایات کے الفاظ میں طلاق دی تھی جیسے آزادی وغیرہ کا لفظ تو اس صورت میں بدون حلالہ کے بکر اس سے یعنی آمنہ سے نکاح کر سکتا ہے[1]۔ اور اگر تین طلاق صریح الفاظ میں دی تھی تو بدون حلالہ کے

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة ص ۷۳۸ ج ۲) ظفیر۔

نکاح نہیں ہو سکتا۔[۱] فقط۔

صرف اس کہنے سے کہ تو سگی بہن ہے یا سگا بھائی ہے، نکاح حرام نہیں ہوتا

سوال (۳۹۹) اگر کسی لڑکی کو جو نہ حقیقی بہن ہے نہ رضاعی، اس کو اگر بہن کے لقب سے یاد کیا جائے کہ تو میری سگی بہن ہے اور تو مجھے اپنا سگا بھائی سمجھا کر تو کیا یہ عہد اور قول کرنے کے بعد اس سے شادی کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس کہنے سے کہ تو میری حقیقی بہن ہے یا مجھ کو اپنا سگا بھائی سمجھ، وہ عورت درحقیقت بہن نہیں ہوئی اور نہ وہ محرمات میں داخل ہوئی۔ پس نکاح اس کے ساتھ درست ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کو بیان فرما کر و احل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[۲]، اور ارشاد ہے ما ھن امھاتھم ان امھاتھم الا اللائی ولدنھم[۳]۔ فقط

روپیہ دیکر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۰۰) قوم آہنگر میں یہ رواج ہے کہ بدون روپیہ دیئے نکاح بیوہ کا نہیں کرتے، نکاح جائز ہوگا یا نہ۔

الجواب:- نکاح صحیح ہو جاوے گا، لیکن روپیہ لینے اور دینے کا گناہ ہوگا۔[۴] فقط

اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰۱) یعقوب جی اور مشائخ دونوں حقیقی بھائی ہیں، یعقوب جی کا لڑکا اسحق ہے اور مشائخ کی

---

[۱] ولا بنکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بالثلاث الخ حتی یطأھا غیرہ الخ (ایضاً ص ۳۹۰ / ۲ج) ظفیر
[۲] سورۃ النساء - ۴۔
[۳] سورۃ المجادلہ - ۱)
[۴] اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترد لانہ رشوۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۳ / ۲ج) ظفیر

دختر مینہ بی ہے اور مینہ بی کا لڑکا داؤد ہے، اس کی دختر حبیب بی ہے تو اسحٰق ولد یعقوب جی کا نکاح حبیب بی دختر داؤد سے درست ہے یا نہیں، حبیب بی اسحٰق کی بھتیجی ہوتی ہے۔

الجواب:۔ مسماۃ حبیب بی یعقوب جی کے بھائی کی نواسہ کی دختر ہوئی ہر یا یہ کہا جاوے کہ حبیب بی یعقوب جی کی بھتیجی کی پوتی ہے اور محرمات میں سے نہیں ہے لہٰذا نکاح یعقوب جی کے لڑکے اسحٰق کا حبیب بی کے ساتھ درست ہے اور اسحٰق کی حبیب بی حقیقی بھتیجی نہیں ہے[1]۔ فقط

عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد نکاح درست ہے

سوال (۴۰۲) خاوند کے غائب ہونے کے بعد اگر عورت قاضی کے پاس طلاق کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میری عدت گذر گئی ہے، کیا قاضی اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا فتویٰ بحوالہ درمختار لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحہا[2] دے سکتا ہے یا نہیں، نیز دوسری روایت اس کے مخالف ہے المرأۃ اذا ادعت علی الزوج انہ طلقہا فلیس للزوج ما لم یثبت الطلاق بمایۃ۔

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں دوسرے شخص سے نکاح کی اجازت ہے اور روایۃ ثانیہ کا محل یہ ہے کہ شوہر طلاق سے انکار کرے۔ فقط

نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہٰذا دوبارہ نکاح درست ہے

سوال (۴۰۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور صحبت بھی کی لیکن علماء نے یہ فرمایا کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، زید نے ہندہ کو تین طلاق دیدی، اب زید ہندہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہے، بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے یا نہیں

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۴۲/۲۔ ظفیر۔

الجواب :- اگر نکاح اول صحیح نہ ہوا تھا بلکہ فاسد تھا بوجہ نہ ہونے بعض شرط صحت کے مثل نہ ہونے شہود نکاح کے مثلاً تو ایسے نکاح فاسد کے بعد اگر شوہر نے طلاق دیدی ہو تو وہ کالعدم ہیں اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح درست ہے جیسا کہ شامی نے درمختار کے اس قول کی شرح میں لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ[1] الخ لکھا ہے قوله من نکاح صحیح فافذ) احترز بالصحیح عن الفاسد وهو ما عدم بعض شروط الصحة ککونه بغیر شهود فانه لا حکم له قبل الوطی وبعده یجب مهر المثل والطلاق فیه لا ینقص عددًا لانه متارکة فلو طلقها ثلاثًا لا یقع شئ وله تزوجها بلا محلل[2] الخ ص ۵۳۷/۲ شامی۔

لیکن سائل نے چونکہ سوال جواب کے ساتھ نقل نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا کہ کیا وجہ فساد نکاح کی اس صورت میں ہے اور درحقیقت نکاح فاسد ہے یا نہیں اس لئے قطعی طور سے کچھ جواب نہیں لکھا جا سکتا کہ بلا حلالہ کے نکاح درست ہے یا نہیں۔ فقط۔

جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کردی کیا حکم ہے

سوال (۴۰۴۰) زید ایک لڑکے پر عاشق ہو کر مدت دراز تک اپنی ہمراہ رکھا اور لواطت کرتا رہا۔ جب لواطت صراحتاً آدمیوں کی نظر سے گذری مثلاً سلائی مرد انی اور دو چار دفعہ عین لواطت میں پکڑا گیا اور جگہ جگہ حتی کہ غیر ملک تک بدنامی پھیل گئی، زید کا بدنامی کے سبب سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو لاچاری کی حالت میں اپنے کو آدمیوں کی نظر میں صاف اور بدنامی کو دفع کرنے کے واسطے اس لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کو نکاح میں دیدیا، اب یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] البضا باب الرجعة ص ۵۳۹/۲ [2] رد المختار باب الرجعة ص ۵۳۹/۲ - ظفیر

الجواب:- یہ نکاح شرعاً درست ہے اور صحیح ہے کما فی الشامی بیان المحرمات اتی رجل رجلا له ابن بتزوج ابنته[1] ص ۳۸۱ ج ۲

سوال (۴۰۵) زید نے کہا تھا کہ اگر میں اپنی بہن زینب مں کے تبادلہ میں اپنا بیوہ کردوں تو گویا اپنی بہن سے بیاہ کروں ۔ اب زید اپنی بہن کا رشتہ دیگر اس کے تبادلہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً کیا حکم ہے ۔

یہ کہ میں بیاہ کردوں تو اپنی بہن سے کردوں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے

الجواب:- زید کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ نکاح دونوں درست ہوں گے ۔ فقط ۔

سوال (۴۰۶) ایک شخص نے روبرو دو گواہ کے ثیبہ عورت سے کہا کہ میرے لڑکے سے نکاح کر اور اس کو منظور کر ۔ اس کے جواب میں عورت نے کہا کہ بنیراللہ کا مجھے قبول و منظور ہے اگر اب عورت اس سے انکار کرتی ہے کہ میں نے یوں نہیں کہا اور گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت نے الفاظ مذکورہ کہے ہیں ۔ بینوا توجروا ۔

ایجاب و قبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے

الجواب:- اگر دو گواہ عادل الفاظ مذکورہ کی گواہی دیتے ہیں تو صورت مذکورہ میں نکاح منعقد ہو گیا ۔ عورت کا انکار موجودگی گواہان عادل کے معتبر نہیں ہے ۔ درمختار میں ہے لو رجحی الخ فاذا قال فی المجلس زوجت او قبلت انہ قام مقام الطرفین وصح النکاح ۔ الخ فقط[2]

سوال (۴۰۷) جو مسلمہ مرتدہ ہو جائے اور اس پر کسی طرح جبر نہیں ہو سکتا ۔ اگر مسلمہ

مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات تحت قولہ کو طئی دبر مطلقا ص ۳۸۱ ج ۲ ۔ ظفیر ۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ۔ ظفیر ۔

مرتدہ کو کسی طریقہ سے پھر مسلمان کیا جاوے اور وہ اپنے پہلے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرے۔ ایسی حالت میں کسی دوسرے مسلمان سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: چونکہ ہندوستان میں جبر نہیں ہو سکتا اس لئے جبر مسلمان کرنے کا حکم یہاں جاری نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اس عورت سے کوئی دوسرا شخص مسلمان نکاح نہ کرے تاکہ وہ مجبور ہو کر پہلے شوہر سے پھر نکاح کرے فقط (یعنی جب وہ مسلمان ہو جائے گی تو پہلے شوہر کی خواہش پر اسی سے نکاح ہوگا، دوسرے سے نہیں، لیکن اگر پہلا شوہر خاموشی اختیار کرے یا وہ نہ کرے تو دوسرے سے نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰۸) زاہد خاں نے شکورا بیگم سے زنا کیا، کچھ عرصہ کے بعد زاہد خاں کا نکاح جمابو بیگم سے ہوا اور جمابو بیگم کے بطن سے کالے خاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ شکورا کا نکاح جنگی خاں سے ہو گیا۔ شکورن کے بطن سے جنگی خاں سے ایک لڑکی سفیدہ بیگم ہوئی۔ تو کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے شرعاً صحیح ہے۔ علامہ شامی نے اس کی تصریح کی ہے کہ زانی اور مزنیہ کی اولاد میں مناکحت صحیح ہے فقط

---

[۱] ولو ارتدت لمجئ الفرقۃ منہ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتوی وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتہا زجرا وتیسیرا (در مختار) قولہ وعلی تجدید النکاح فلکل قاض ان یجددہ بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا۔ وتمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تجبر وتزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بحر ونہر (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۹۴ ج ۲)

[۲] ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (رد المحتار باب المحرمات ج ۲)

دو علاتی بہنوں کا نکاح دو علاتی بھائیوں سے درست ہے

سوال (۴۰۹) ایک ماں سے دو بہنیں ہیں، باپ جدا ہے اور ایک ماں سے دو بھائی ہیں، باپ جدا ہے اگر بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کی شادی جو دوسرے ماں باپ سے ہے کر دی جائے، اور چھوٹی بہن کی شادی چھوٹے بھائی سے جو دوسری ماں باپ سے ہے کر دی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دو بہنوں کا نکاح دو بھائیوں سے اس طرح کر دینا کہ ایک بھائی کا نکاح ایک بہن سے ہو اور دوسرے بھائی کا دوسری بہن سے ہو تو یہ درست ہے مثلاً زید اور عمر دو بھائی ہیں خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی اور ہندہ و خالدہ آپس میں بہنیں ہیں اور زید و عمر سے غیر ہیں تو اگر زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا خالدہ سے ہو تو شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۰) سوتیلی ساس جب کہ پانچ سال سے بیوہ ہو اور حاملہ ہو، اس کے ساتھ شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، سنا ہے کہ وہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے۔

الجواب:۔ یہ سوتیلی ساس یعنی اپنی زوجہ کی باپ کی دوسری زوجہ سے نکاح صحیح ہے اور چونکہ وہ حاملہ عن الزنا ہے اور حاملہ عن الزنا سے شرعاً نکاح صحیح ہے۔ لہٰذا اس سوتیلی ساس حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے کما فی الدر المختار وصح نکاح حبلیٰ عن الزنا الخ ملخصاً، اور جب کہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے اس لئے اس کو بعد نکاح کے صحبت بھی اس سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

---

[1] لو نکحہا الزانی حل له وطؤہا اتفاقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۲۸)۔ ظفیر۔

دیور سے بیوہ کا نکاح درست ہے

سوال (۴۱۱) ایک عورت نے شوہر کے فوت ہونے پر تین سال بعد اپنے دیور سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہیں، برادری نے مرد عورت پر یک صد روپیہ جرمانہ کیا، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح اس عورت بیوہ کا اپنے دیور سے شرعاً صحیح اور درست ہے، اس پر کچھ الزام شرعاً نہیں ہے۔ بلکہ یہ کار ثواب ہے[1]۔ فقط

پیر سے نکاح درست ہے

سوال (۴۱۲) اگر کوئی عورت اپنے پیر سے نکاح کرنا چاہے، تو نکاح مریدنی کا پیر سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح مریدنی کا پیر سے شرعاً درست ہے[2]۔ فقط

یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر نکاح کر لیا۔ کیا حکم ہے

سوال (۴۱۳) زید اگرچہ مردمان کے سامنے قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر اور جناب پیر محبوب سبحانی کو ضامن دے کر زبان سے یہ کہے کہ اگر میں ہندہ سے نکاح کروں تو وہ میری ماں اور بہن ہوگی اور پھر اس سے وہ نکاح کر لیوے تو کیا شرعاً جائز ہوگا۔ علاقہ کے کسی عالم نے نکاح نہیں پڑھا۔ زید نے مولوی صاحب امام مسجد کو فحش گالیاں دیں حالانکہ وہ زید کے استاذ بھی ہیں۔ اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے کہ اگر حرف تشبیہ کو ایسی صورت میں حذف کیا جاوے تو وہ لغو ہے یعنی ظہار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا[3]۔ کما قال ا: حذف الکاف لغا اھ درمختار۔ پس ایسی صورت میں اگر زید اس عورت سے نکاح کرے گا تو طلاق اور ظہار کچھ نہ ہوگا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ علاقہ کے مولوی صاحب کا نکاح نہ پڑھنا غالباً بوجہ اس مسئلہ کے نہ جاننے کے ہوا ہے۔ لیکن زید کا ان کو گالیاں

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء-۴) [2] ایضاً [3] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ۲/... ظفیر۔

دینا اور برا کہنا جائز نہیں ہے خصوصاً جب کہ وہ زید کے استاذ بھی ہیں ، ایسی حالت میں گستاخی کرنا زید کو درست نہ تھا ، یہ زید سے سخت غلطی ہوئی اور گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور اپنا قصور اپنے استاد سے معاف کرا دے ۔ فقط ۔

عیسائی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۴) اس وقت عیسائی عورت سے جو انگریز ہو ، ولایتی ہو شادی کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :- جائز نہیں ہے ، یہی احوط ہے اور اس زمانے میں یہی حسب روایات فقہ راجح ہے[1] ۔ فقط (جائز ہے جیسا کہ پہلے خود مفتی علام لکھ چکے ہیں ، ہاں احتیاط کے خلاف ہے ۔ واللہ اعلم ۔ ظفیر)

ایک بہن سے اپنے لڑکے کا نکاح کر دیا تو اب اس کی دوسری بہن سے خود شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۱۵) زید نے اپنے لڑکے کا عقد اپنے ماموں کی لڑکی ہندہ سے کر دیا تو اب زید کا نکاح ہندہ کی حقیقی بہن سے جائز ہے یا نہیں

الجواب :- اس میں کچھ حرج نہیں ہے ، یہ نکاح صحیح ہے ۔ فقط ۔

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے

سوال (۴۱۶) زید نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے صحبت بھی کر لی ، اب اس نے اس عورت کی سوتیلی ماں سے نکاح کیا آیت حرمت علیکم امہاتکم سے اصول حرام ہیں تو سوتیلی ماں بوجہ اصول میں داخل ہیں کیا لڑکی کے نکاح میں موجود ہونے کی حالت میں سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے ۔ فتاویٰ قاضی خاں جلد اول باب النکاح ص ۱۶۷ میں حسب ذیل

---

[1] وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہاً مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الٰہاً (در مختار) فی البحر یجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل ولا یاکل ذبیحتہم الا للضرورۃ وتکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعاً لافتتاح باب الفتنۃ اھ (رد المحتار ، فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲) ظفیر

صورت یکی ہے تال الا کل امرأتین لو کانت احدھما ذکراً والاخری انثی حرم النکاح بینہما لا یجوز ان یجمع بینہما الا فی مسئلۃ اذا جمع بین امرأۃ وبین ابنۃ زوج کان لہا قبل ذلک فانہ یجوز ذلک۔ اس صورت میں جمع ہو گئی ہے لیکن جب عورت سے نکاح کر لیا اور پھر دوسری زوجہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا تو یہ لڑکی اس صورت کی اصول میں نہیں ہے کیونکہ شوہر کی دوسری زوجہ کی لڑکی اس عورت کے پہلے شوہر سے نہیں ہے۔ فقط

الجواب:- جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کی سوتیلی ماں کے نکاح میں درست ہے کیونکہ وہ قاعدہ حرمت کا اینہما فرضت ذکرا لم یحل للاخری یہاں موجود نہیں ہے، کیونکہ ایک طرف سے تو حرمت ہے یعنی اگر عورت منکوحہ سابقہ کو مرد فرض کیا جاوے تو اس کے باپ کی موطوئہ اس پر حرام ہے لیکن اگر اس کی سوتیلی ماں کو مرد فرض کیا جاوے تو حرمت باقی نہیں رہتی، اور در مختار میں اس صورت میں جواز کی تصریح ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا[1] اھ پس ظاہر ہے کہ عورت منکوحہ سابقہ دوسری عورت یعنی اس کی سوتیلی ماں کے شوہر کی دختر ہے۔ فقط۔

آزاد عورت مملوکہ نہیں بن سکتی ہے

سوال (۱۴۷) اگر کوئی بیوہ عورت بوجہ ازدواد کے نکاح کرنے سے عار سمجھتی ہے مگر گذارہ کی تنگی کے سبب سے روبرو گواہاں اپنے آپ کو بامعاوضہ کسی شخص کی ملک کر کے خود مملوکہ بن دیتی ہے تو عورت مذکورہ پر ماملکت کے معنی جاری ہوں گے یا نہیں۔

الجواب:- ماملکت ایمانھم سے مراد باندیاں ہیں، آزاد عورت کسی کی مملوکہ نہیں ہو سکتی۔ اس سے اگر حسب قاعدہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اور مہر کا نام لیا جاوے یا نہ لیا جاوے مہر لازم ہوجاتا ہے۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۶۱/ج۲۔ ظفیر

اگر مہر کی مقدار معین کی گئی تو وہ مقدار مہر ہوتی ہے ورنہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ فقط

اپنی رضاعی ہمشیرہ کے شوہر کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۷) چاند محمد کا نکاح اپنی رضاعی ہمشیرہ مسماۃ سکینت کے شوہر کی دختر زینب سے جو شوہر کی پہلی زوجہ سے ہے جائز ہے یا نہیں۔ اور مسماۃ سکینت نے اپنے برادر رضاعی چاند محمد کو دودھ پلایا جب کہ وہ دوسرے شوہر کے نکاح میں تھی اور اسی سے دودھ تھا۔

الجواب:- اس صورت میں زینب کا نکاح چاند محمد سے صحیح ہے

بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۱۸) خدا بخش فوت ہوا۔ اسکی بیوہ اور اسی بیوہ سے دو تین لڑکیاں خدا بخش کی موجود ہیں۔ اب مسمی عبدالہادی چاہتا ہے کہ میں خدا بخش کی بیوہ سے اپنا نکاح کرلوں اور لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے شادی کردوں۔ یہ صورت نکاح کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ صورت جو سوال میں درج ہے بلا تردد جائز اور درست ہے باپ کا نکاح جس عورت سے ہو اس کے پہلے شوہر کی دختران سے اس جدید شوہر کے پسران کا نکاح صحیح ہے[1] اور یہ صورت آیۃ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۱۹) زید نے اپنی عورت کے حق میں اقرار کیا کہ تمہاری زندگی میں مجھے کسی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے، اگر زید نکاح ثانی کرے تو کیا حکم ہے، کوئی صورت جواز کی ہوسکتی ہے یا نہ۔

---

[1] ولا بأس بأن يتزوج الرجل امرأة ويتزوج ابنه بنتها او امها (عالمگیری ص ۲۹۴/۱)

[2] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

الجواب: زید کا یہ قول شرعاً نادرست اور لغو ہے کیونکہ درحقیقت شریعت میں اس کو دوسرا نکاح کرنا پہلی زوجہ کی موجودگی میں حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع[1] پس زید کو نکاح ثانی کرنا درست ہے، اور جائز ہے کہ اس قسم کو توڑ دیوے کیونکہ حلال کو حرام کرنا اپنے نفس پر یمین ہوتی ہے تو اس صورت میں اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کو کفارۂ قسم کا دینا ہوگا اور کفارۂ قسم کا دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلانا ہے، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہیں اور طلاق کسی صورت میں نہ پڑے گی۔ فقط

روپیہ لیکر لڑکی کا نکاح کیا تو ہوا یا نہیں

سوال (۴۲۰) زید اپنی بیٹی کا نکاح سو دو سو روپے لیکر خالد سے کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - ایسی رقم کو لینے کو فقہاء نے رشوت قرار دیکر واجب الرد قرار دیا ہے۔ کما فی الدر المختار اخذ اھل المرأۃ شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة[2] اھ وفی رد المحتار وکذا لو ابی ان یزوجها الخ ای حتی یاخذ شیئاً الخ شامی جلد ۲ ص ۳۶۲[3] فقط

دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۲۱) مسماۃ وحیدن دختر [illegible] پانچ برس سے زیادہ ہے، ایک شخص عبیدہ ہے جس کو وحیدن دور کے رشتہ سے پھوپھا کہتی تھی کیونکہ عبیدہ کا پہلا نکاح مسماۃ اللہ دی سے ہوا تھا جو کہ وحیدن کی بھاوج تھی اور وحیدن کی پھوپھی رشتہ کی تھی، اس کا انتقال ہو گیا۔ اب عبیدہ کا دوسرا نکاح مسماۃ وحیدن سے درست ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۱ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ / ۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ / ۲ - ظفیر۔

الجواب :- نکاح عیدو کا مسماۃ وحیدن سے درست ہے کیونکہ مسماۃ وحیدن عیدو کی ان محرمات سے نہیں ہے جن سے نکاح حرام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الآیۃ - پس نکاح مسماۃ وحیدن کا عیدو سے درست اور صحیح ہے۔ اس میں کچھ شبہ اور تردد نہ کرنا چاہیئے - فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رنڈی سے نکاح کر کے فوراً وطی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۲) کوئی شخص بازار سے ایک رنڈی لایا اور اسی روز اس سے نکاح کر کے وطی کی۔ نکاح درست ہوا یا نہیں اور عدت کرنی پڑے گی یا نہیں

الجواب :- نکاح اس کا صحیح ہے اور عدت یا استبراء اس پر لازم نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار والموطوئۃ بزنا۔ ای جاز نکاح من رآھا تزنی ولہ وطؤھا بلا استبراء الخ[2]

سمدھن سے شادی جائز ہے

سوال (۴۲۳) ایک شخص اپنی سمدھن سے خواہ اس کے لڑکے کی بیوی زندہ ہو یا فوت ہو چکی ہو، دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہ۔

الجواب :- دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے[3]۔

میاں بیوی میں اختلاف ہوا، میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا، تو اب نکاح کیسے ہو سکتا ہے

سوال (۴۲۴) زوجین میں باہم تکرار ہو گیا۔ خاوند نے جھوٹے بہتان

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۲ ج۲
ظفیر [3] ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ ولا ام زوجۃ الاب ولا بنتھا ولا ام زوجۃ الابن ولا بنتھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۳ ج۲) ولا باس بان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ بنتھا او امھا کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کتاب النکاح باب ص۲۵۳ ج۱) ظفیر۔

لگائے اور عورت کو بہت ... اور یہ کہا کہ تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے۔ عورت نے کہا کہ طلاق نامہ دیدو اور میرا مہر دیدو۔ خاوند نے متعدد مرتبہ یہ کہا کہ میں نے چھوڑ دی اب ان دونوں کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، دوبارہ نکاح کیا جاوے[1]، فقط

مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہو کر جو نکاح کیا وہ درست ہے

سوال (۷۲۵) مسماۃ مریم کا خاوند مولا بخش زندہ ہے یہ عورت بارہ برس ہوئے ایک ہندو سکھ جگت سنگھ کے ہمراہ اس خاوند کے بغیر طلاق دیئے بھاگ کر چلی آئی اور سکھ مذہب میں رہ کر تین سال کے بعد دونوں مسلمان ہو گئے۔ جگت سنگھ کا اسلامی نام محمد عثمان رکھ گیا اور مسماۃ مریم کا نکاح اس سے کر دیا گیا۔ ڈیڑھ سال ہوا کہ محمد عثمان فوت ہو گیا۔ مریم نے نکاح ثانی کرم دین سے کر لیا۔ آیا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب :- وہ عورت بوجہ مرتد ہو جانے کے در مذہب سکھ میں داخل ہونے کے پہلے شوہر مولیٰ بخش کے نکاح سے خارج ہو گئی اس لئے بعد اسلام لانے مسماۃ مذکورہ کے اور محمد عثمان مذکور کے ان کا نکاح صحیح ہو گیا۔ پھر بعد مرنے

---

[1] مفتی علام نے "چھوڑ دیا" کو کنایہ قرار دیا جس سے پہلی دفعہ ایک طلاق بائن واقع ہو گئی اب جب دوبارہ کہا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ یہ ہے لا یلحق البائن البائن (درمختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ہو ما کان بلفظ الکنایۃ (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶) اور جب ایک دفعہ بائن طلاق ہوئی تو اس سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے وینکح مبانۃ بما دون الثلاث وفی العدۃ وبعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۶ ج ۲) ظفیر۔

[2] وارتداد احدہما ای الزوجین فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۵ ج ۲)

محمد عثمان کے اور گذرنے عدت وفات کے جو کہ چار ماہ دس یوم ہے اکرم دین کے ساتھ نکاح اس کا درست ہے[1]۔

عیسائی عورت حاملہ ہونے کے بعد مسلمان ہو کر اسی سے نکاح کرے تو درست ہے

سوال (۴۲۶) زید ایک عیسائی عورت سے جماع کرتا ہے جس سے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ جب تیسرا مہینہ گذرتا ہے تو وہ عورت اسلام قبول کر کے زید سے نکاح اعلان کے ساتھ کر لیتی ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

حمل کا نسب

سوال (۴۲۷) بچہ کی بابت کیا حکم ہے۔

الجواب:- (۱) یہ نکاح صحیح ہے[2]۔

(۲) بچہ کا حمل جب کہ نکاح سے پہلے کا ہے اور نکاح کے بعد چھ ماہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کا نسب شوہر سے ثابت نہیں ہے[3]۔

بیوہ عیسائی مسلمان ہو گئی کیا فوراً شادی جائز نہیں

سوال (۴۲۸) ایک عورت عیسائی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیوہ تھی مشرف باسلام ہوئی اور نکاح کرنا چاہتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ تاوقتیکہ تین حیض کی مدت نہ گذر جائے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ بکر کہتا ہے نومسلمہ کی کوئی عدت نہیں۔ مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز ہے اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

---

[1] ولهن السكنى بموت اربعة اشهر وعشرة من الايام بشرط بقاء النكاح صحيحا الى الموت مطلقا (ايضا باب العدة ص ۸۳۰ ج ۲) ظفير۔

[2] و [3] وصح نكاح حبلى من زنا الخ و ان نكحها الزاني حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (در مختار) قوله والولد له اى ان جاءت بعد النكاح به لستة اشهر فلو لاقل من ستة اشهر من وقت النكاح لا يثبت النسب ولا يرث منه الا ان يقول هذا الولد مني ولا يقول من الزنى الخ (رد المحتار فصل في محرمات ص ۴۰۰ ج ۲) ظفير

الجواب :- اس صورت میں جب کہ وہ پہلے سے بیوہ تھی بعد اسلام کے فوراً اس سے نکاح درست ہے عدت اس پر نہیں ہے، البتہ جو عورت کافر خاوند والی مسلمان ہو اس کے لئے تین حیض گزرنا قبل از نکاح ضروری ہے[1]۔ فقط

جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اسکی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے

سوال (۴۲۹) زید کے ایک دختر اور بکر کے ایک پسر اور ایک دختر ہے۔ زید اپنی دختر کی شادی بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر سے زید خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید کی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر کا نکاح خود زید سے درست ہے۔ فقط۔ (واحل لکم ما وراء ذلکم۔ سورۃ النساء-۴)

جس کی موت کا ظن غالب ہو اس کی بیوی شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۳۰) زاہد ریل میں تھا جب ریل اس وجہ سے چلی تو ایک ڈیڑھ میل چل کر پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے انجن مع چند گاڑیوں (ڈبوں) کے ڈوب گیا، اس کے بعد بہت تلاش کی گئی کوئی پتہ نہیں چلا، اس کی عورت حاملہ تھی جس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے۔ آیا زاہد مذکور کی زوجہ کا عقد ثانی کردیا جاوے یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں چونکہ موت زاہد کی بظن غالب ثابت ہے اسلئے اس کی زوجہ بعد گزرنے عدت وفات کے نکاح کرسکتی ہے[2]۔ فقط

---

[1] ولو اسلم احدهما اي احد المجوسيين او امرأة الكتابي الخ لم تبن حتى تحيض ثلاثاً او تمضي ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب وليست بعدة لدخول غير المدخول بها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۶ ج ۲) ظفير

[2] غيرها نفقة ... حيث ... غائب مات او طلقها ثلاثاً ... تعتد ... لها ان تتزوج ... (رد المحتار باب العدة ص ۸۲۷) ظفير

منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۲۱) زید نے ہندہ سے نکاح کر کے بلا خلوت صحیحہ طلاق دیدی اور زبیدہ سے نکاح کر لیا اور زبیدہ کے بھائی بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا۔ زبیدہ کے زید سے لڑکا پیدا ہوا اور ہندہ کے بکر سے لڑکی پیدا ہوئی۔ ان دونوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زبیدہ کے پسر کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست ہے[1]۔ فقط

ایک بھائی کا لڑکا ہے دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۲) ایک بھائی کا لڑکا دوسرے بھائی کی نواسی، دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان دونوں میں نکاح درست ہے[2]۔ فقط

طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس کی ناجائز کمائی کا لینا کیسا ہے

سوال (۴۲۳) اگر کوئی شخص کسی طوائف کی لڑکی سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ اور روپیہ جو وہ دیوے، جو بظاہر حلال کمائی کا معلوم نہیں ہوتا اس کا لینا اور استعمال کرنا درست ہے یا نہ

الجواب :- طوائف کی دختر سے نکاح درست ہے[3] اور آمدنی اس کی جو حرام کی ہو اس کو کام میں نہ لاوے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بصورت نہ معلوم ہونے مالکوں کے اس کو فقراء پر صدقہ کر دے۔ فقط

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) [3] ایضاً۔

[2] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر

اپنی بیوی سے زنا کرتے ہوئے جس کو دیکھا اس سے لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۳۴) ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ کسی کو زنا کرتے دیکھا مگر کسی کو گواہ نہیں بنا سکا، زانی و مزنیہ دونوں منکر ہیں۔ کیا ایسی صورت میں اپنی لڑکی کا نکاح یہ شخص اس زانی کے ساتھ کر سکتا ہے

الجواب:- یہ ظاہر ہے کہ صرف زوج کا دیکھنا اور بیان کرنا مثبت نکاح نہیں ہے۔ پس جب تک کہ چار دیکھنے والے زنا کے حسب شرائط نہ ہوں، زنا شرعاً ثابت نہیں ہوتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون[1]۔ وفی الشامی الا اذا شہد ثلاثۃ بالزنا والرابع بالاقرار لہ فتحد الثلاثۃ لان شہادۃ الواحد بالاقرار لا تعتبر فبقی کلام الثلاثۃ قذفا الخ[2]۔ ص ۱۴۲ کتاب الحدود شامی ج ۳ — پس ہرگاہ کلام شوہر محض قذف ہے تو اس پر کوئی حکم حرمت مصاہرت وغیرہ کا مرتب نہ ہوگا اور اس عورت کی دختر کا مرد مذکور سے نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنالیا اور دوبارہ نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۳۵) زید کو اس کے والدین شیعہ نے بعمر دس سال استاد کے پاس پڑھنے بٹھایا، استاد کے کہنے سے زید سنی ہوگیا، والدین نے اس کی شادی شیعہ لڑکی سے کردی۔ زید نے بعد شادی اس کو بھی سنی کرلیا تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، اور امامت کرنا زید کو درست ہے یا نہ

الجواب:- زید کو اس صورت میں زوجہ کو سنیہ کرلینے کے بعد تجدید نکاح کرلینے کی ضرورت ہے اور امامت زید کی درست ہے۔ فقط

---

[1] سورۃ النور ع ۲ [2] ردالمحتار کتاب الحدود ص ج ۳ - ظفیر

نان نفقہ کی بنیاد پر قاضی نے نکاح فسخ کر دیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (٤٣٦) ایک بارہ سالہ عورت کا نکاح اس کے باپ نے کفو میں کر دیا۔ بعد بالغ ہونے کے عورت نے ایک دعویٰ اس قسم کا شوہر کے نام دائر کیا کہ گو میری شادی بچپن میں ہوئی لیکن میل جول نہ ہوا۔ حقوق زوجیت بھی ادا نہ کئے گئے۔ نان و نفقہ میں خبر گیری نہ کی وغیرہ وغیرہ۔ حاکم منصف نے نکاح فسخ کر دیا۔ اس کی بنا پر وہاں کے شافعی المذہب قاضی نے شوہر مذکور کی غیر حاضری میں ہی دو گواہوں کے سامنے اس عورت کا نکاح فسخ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے شخص کے ساتھ عورت مذکورہ کا نکاح کر دیا۔ آیا پہلا نکاح فسخ ہوا یا نہیں، اور دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- پہلا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہو گیا۔ تفصیل اس کی مع الاختلاف کتب فقہ میں مبسوط ہے من شاء فلیراجع الیہا۔ فقط

شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں تو اب دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

سوال (٤٣٧) ایک عورت کا نکاح ایک شخص مذہب شیعہ جس کو رافضی کہتے ہیں، اس کے ساتھ ہوا۔ عورت اہل سنت والجماعت ہے، اس کو اس کے شوہر نے مراسم روافض ادا کرنے میں مجبور کیا، یہاں تک کہ برا بھی کہلوانا چاہا۔ جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی، اس وقت تک جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو گیا اب بھی اس کو شوہر کے مکان پر جانے سے انکار ہے اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے، اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں۔ پس از روئے شرع شریف اس عورت کا نکاح جائز ہوا کہ نہیں، اور اب بغیر طلاق شوہر مذکور کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے، لیکن

محققین فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر و ارتداد باتفاق ہیں۔ پس ایسے رافضی کے ساتھ سُنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

خاندان سادات سے شادی جائز ہے

سوال (۴۳۸) آیا خاندان سادات میں شادی جائز ہے۔

بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۳۹) کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

بیوہ بانو سے نکاح جائز ہے گواہ کے ولی کو خبر نہ ہو

سوال (۴۴۰) آیا بیوہ سے بھی بغیر مشورہ اولیاء کے دو گواہوں کے روبرو نکاح جائز ہے۔

الجواب:- (۱ و ۲) جائز ہے[2]۔ (۳) یہ نکاح جائز ہے بشرطیکہ کفو میں[3]

---

[1] ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهية فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۶ ج ۲) ظفیر۔

[2] اگر لڑکی سادات خاندان کی ہے تو ہم کفو خاندان لڑکے کی شادی خواہ صدیقی ہو یا فاروقی عثمانی ہو یا علوی، درست ہے اور اگر لڑکا سادات خاندان سے ہے تو اس سے ہر ایک لڑکی کی شادی جائز ہے خواہ ہم کفو ہو یا نہو۔ الکفاءة معتبرة من جانبه ای الرجل لان الشریفة تأبی ان تکون فراشا للدنی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش وهذا عند الکل فلا تغیظه دناءة الفراش وهذا عند الکل (درمختار) فان حاصله ان المرأة اذا زوجت نفسها من کفوء لزم علی الاولیاء وان زوجت من غیر کفوء لا یلزم او لا یصح بخلاف جانب الرجل فانه اذا تزوج بنفسه مکافئة له اولا فانه صحیح لازم (رد المختار ص ۳۲۰ ج ۲ باب الکفاءة)

دکھایا کسی کو اور شادی کر دی کسی سے اب عورت انکار کر دے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں

سوال (۴۳۹) ہندہ بالغہ مطلقہ کو لوگوں نے ایک شخص کو دکھا کر نکاح پر آمادہ کیا۔ پھر اس کی نا مسمی میں دوسرے آدمی سے نکاح کر دیا۔ بحالت خلوت ہندہ نے شور مچایا کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جو ہم کو دکھلایا گیا تھا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں

الجواب:۔ دوسرے شخص سے جس سے وہ عورت راضی نہیں ہے، نکاح منعقد نہیں ہوا[1]۔ فقط۔

قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۴۰) مساۃ ہندہ زید مرزائی کے نکاح میں عرصہ سے ہے مگر ہندہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی ہے۔ اب ایک مسلمان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا مرزائی سے طلاق لینے کی ضرورت ہے۔

الجواب:۔ مرزائی چونکہ کافر ہے اس لئے ہندہ کا نکاح اس سے منعقد نہ ہوا تھا۔ لہذا مرزائی کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندہ کو دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا درست ہے[2]۔ فقط۔

شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے

سوال (۴۴۱) زید کا تعلق ناجائز مساۃ لاڈو سے تھا جب کہ لاڈو کا شوہر بھی زندہ موجود تھا اسی حالت میں مساۃ لاڈو کے زید کے نطفہ سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب یہ لڑکا پیدا ہو کر بالغ ہوا تو زید نے اپنی لڑکی سے جو کہ منکوحہ بی بی سے ہے اس لڑکے کا نکاح کر دیا یہ نکاح

---

[1] لو استاذنہا فی معین فردت ثم زوجہا منہ فسکتت صح فی الاصح بخلاف ما لو بلغہا فردت الخ لم یجز لبطلانہ بالرد (درمختار) لان نفاذ التزویج کان موقوفا علی الاجازۃ وقد بطل بالرد (رد المحتار باب الولی ص ۴۱۲ ج ۲ ظفیر)۔

[2] وحرم نکاح الوثنیۃ بالاجماع (درمختار) ویدخل فی عبدۃ الاوثان ... وکل مذہب یکفر بہ معتقدہ (ایضا باب المحرمات ص ۳۹۶ ج ۲) ظفیر

جائز ہے یا نہیں، بعد رخصت کے مسماۃ لاڈو نے اپنی بہن سے قسمیہ بیان کیا کہ تیرا شوہر بھی تیرے باپ کے نطفہ سے ہے تو الگ ہو جا اس صورت میں لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاہر الحجر[1] اس حدیث سے ثابت ہے اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ لاڈو کے جو لڑکا پیدا ہو خواہ وہ زنا سے ہو اور خواہ زید ہی کے نطفہ سے ہو مگر شریعت میں وہ لاڈو کے شوہر کا ہے اور اسی سے اس لڑکے کا نسب ثابت ہے، وہ لڑکا شریعت میں زید کا شمار نہ ہوگا۔ لہذا نکاح زید کی دختر کا لاڈو کے پسر مذکور سے صحیح ہے اور لاڈو کا قول شرعاً معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق کے زید کی دختر دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی فقط

لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۴۴۲) زید و بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید نے ایک دختر و بیوی چھوڑی۔ بکر نے بھاوج بیوہ سے نکاح کر لیا اولاد نرینہ پیدا نہ ہونے سے بکر نے دوسری شادی کی اس سے اولاد نرینہ ہوئی تو اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح جو کہ دوسری زوجہ سے ہے اس کی یعنی بکر کی ربیبہ یعنی زید کی دختر کی دختر سے صحیح ہے یا نہ۔ ایک شخص ناجائز کہتا ہے اور دوسرا جائز، کس کا قول صحیح ہے۔؟

الجواب: - اس میں دوسرا قول صحیح ہے، بکر کے پسر کا نکاح اس کی ربیبہ کی دختر سے صحیح ہے، قولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[2]۔ فقط

بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۳) بھاوج سے نکاح کرنا درست ہے یا نہ۔ ایک شخص کہتا ہے کہ بھاوج بڑی ماں کے درجہ میں ہے اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجہ میں ہے اور ماں و بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ قاضی صاحب نے

---

[2] ویحل الاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (ردالمحتار باب المحرمات ۲/۲۸۴) [2] سورۂ نساء

[1] مشکوٰۃ باب اللعان ص ۲۸۷۔ ظفیر

اس کے رد میں یہ دلیل قرآن پیش کی۔ جس نے کہ ماوراء ذلکم وہ شخص کہتا ہے کہ بھاوج کے نکاح کی حرمت حرمت علیکم امہاتکم میں داخل ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہے یعنی بھاوج کی حرمت حرمت علیکم امہاتکم میں داخل نہیں ہے تو دادی و نانی و پوتی، نواسی کی حرمت بھی قرآن میں صاف مذکور نہیں ہے تو چاہئے کہ دادی و نانی وغیرہ سے بھی نکاح درست ہو اور قاضی صاحب نے دیگر کتب احادیث وفقہ سے بھی استدلالات پیش کئے، مگر ان سب کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا صاف قرآن سے ثابت کرو جس سے بھاوج کی حرمت ثابت ہو، مثلاً ایسی آیت ہونی چاہئے اُحِلَّ لکم زوجۃ الاخ بعد الفصل۔ اب جو کچھ عند الشرع حکم ہو تحریر فرمادیں

الجواب:- وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ بھاوج کی حرمت آیت حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ میں داخل ہے یہ غلط ہے لان زوجۃ الاخ لیست بداخلۃ فی الامھات عند احد[1]۔ اور یہ دونوں دعوے بھی غلط ہیں کہ بھاوج بڑی ماں کے درجہ میں اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجے میں ہے اور یہ بھی اس شخص کا دعویٰ غلط ہے کہ دادی، نانی، پوتی نواسی کا صاف حکم قرآن میں نہیں ہے؛ لہٰذا دادی نانی، ماں کی حرمت میں اور پوتی نواسی بیٹی کی حرمت میں داخل نہیں ہیں، اس لئے کہ دادی و نانی امہات میں داخل ہیں اور پوتی نواسی بنات میں داخل ہیں۔ اور آیت قرآنی سے زیادہ کوئی قوی دلیل نہیں ہو سکتی۔ پس جب کہ محرمات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا: اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] تو بھاوج بیوہ سے نکاح کا جواز صاف طور سے ظاہر ہو گیا۔ اور قاضی صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح ہے ان کا مخالف شخص جو کہ دین اسلام کا مخالف ہے جو کچھ کہتا ہے محض جاہلانہ کلام ہے

---

[1] فیراد بالام الاصل ایضاً وبالبنت الفرع (البحر الرائق باب المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفیر
[2] سورۃ النساء - ۴ -

احادیث اور تفاسیر کو نہ ماننا صریح الحاد و کفر کی دلیل ہے اور احادیث کا انکار کرنا درحقیقت قرآن شریف کا انکار ہے کیونکہ قرآن شریف میں حکم ہے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا[1] ہذا اہل اسلام کو قول اس مخالف کا ہرگز نہ ماننا چاہئے اور اس کو سننا بھی نہ چاہئے اور اس کی صحبت سے احتراز کرنا چاہئے اس کی بد دینی و زندقہ اس کے اقوال سے ظاہر ہے۔ فقط

بھانجے اور ماموں کی مدخولہ سے نکاح درست ہے

سوال (۴۴۴) بھانجے کی مدخولہ ماموں کا اور ماموں کی مدخولہ سے بھانجے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت درست ہے اور وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔

معلق نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے

سوال (۴۴۵) ایک شخص نے قسم کھا کر ایک طالبعلم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم ہندوستان جا کر علم حاصل کر کے آ گئے تو میں نے تم کو اپنی یہ لڑکی صغیرہ دیدی اور اس طالبعلم نے بھی اس مجلس میں کہا کہ میں نے بھی قبول کیا اور یہ معاملہ چند معتبر اشخاص کے سامنے ہوا تھا اور اب وہ طالب علم پڑھ کر آ گیا ہے اور لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح اس صورت میں منعقد ہوا تھا یا نہیں اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا ہے۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقد النکاح الخ وفی الشامی قولہ والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط) المراد ان النکاح المعلق بالشرط لا یصح لا ما یوھمہ ظاہر العبارۃ من ان التعلیق یلغو[3]

---

[1] سورۃ الحشر۔ ۱۔ [2] سورۃ النساء۔ ۴۔

[3] دیکھئے رد المحتار مصری مطبوعہ استنبول ص ۴۰۵ فصل فی المحرمات۔ ظفیر

ر بقی العقد صحیحا۔ شامی صفحہ ۳۹۴/۲ پس جب کہ نکاح صغیرہ کا طالب علم مذکور سے سابق منعقد نہیں ہوا تو اس کا ولی دوسرے شخص سے نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کر دینا درست ہے

سوال (۴۴۶) ایک عورت غریب الوطن مسافر ہمارے یہاں آئی اور یہ بات ظاہر کی کہ میرا وارث کوئی نہیں، میں اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ تھانہ میں اس نے رپورٹ بھی کردی کہ میرا نکاح کرادیا جاوے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب نے رپورٹ دیکھ کر مبلغ دس روپے لیکر اس کا نکاح پڑھ آیا۔ یہ نکاح درست ہوگیا یا نہیں۔

الجواب:- اس عورت کا نکاح موافق اس کے بیان کے شرعاً جائز ہے[۱]۔ الغرض اس صورت میں عورت کے بیان کے موافق اس سے نکاح کرنا بدرجہ اولیٰ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۷) کیا کسی یہودی اور عیسائی عورت سے بغیر اس کو کلمہ پڑھوائے ہوئے کسی مسلمان کا نکاح جائز ہے؟۔

الجواب:- بدون اس کو کلمہ پڑھائے اور مسلمان کئے نکاح کرنا اس سے اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ کتب فقہ میں اس کو جائز لکھا ہے مگر مکروہ کہا ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے[۲]۔ آجکل کی عیسائیوں کی عورتوں سے بعض فقہاء نے

---

[۱] و من نکاح من قالت طلقنی زوجی و انقضت عدتی لا وجاملہ ادنہ متی اخبرت بامر محتمل فان ثقۃ او وقع فی قلبہ صدقہا لاباس بتزوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۳۷۱/۵) ظفیر

[۲] و صح نکاح کتابیۃ و ان کرہ تنزیہا مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل و ان اعتقدوا المسیح الہا (در مختار) فی فتح القدیر و یجوز تزوج الکتابیات و الاولیٰ ان لا یفعل (رد المحتار باب المحرمات صفحہ ۳۹۷/۲ ظفیر نقوش و الاولی زبقیہ برصفحہ آئندہ)

نکاح کرنے کو حرام اور ناجائز لکھا ہے۔ بہر حال اختلاف سے بچنے کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے اگر نکاح کیا جاوے تو بعد مسلمان کرنے کے کیا جاوے[1]۔ فقط

برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۴۸) زید اور بکر برادر علاتی ہیں۔ بکر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا، اس کی بیوہ ہندہ نے بعد گذرنے مدت کے عمر کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ہندہ کے عمر سے دختر زینب پیدا ہوئی زید اور زینب کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زینب دختر ہندہ کا نکاح زید سے درست ہے[2]۔ فقط

شیعہ عورت جس نے توبہ کر لی اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۴۹) زید قوم افغان اہل سنت والجماعت نے ایک بیوہ عورت سے جو کہ صحابہ کو گالی دیتی تھی۔ اس کو ان خیالات سے تیبر اکر خود نکاح میں لانا چاہتا ہے لیکن وہ اس وجہ سے مجبور ہے کہ تمام نواح میں اس کو طعن کیا جاتا ہے کہ اہل سنت ہو کر غیر اہل سنت سے کس طرح نکاح کر سکتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) ان لا یفعل یفید کراھۃ التنزیھۃ فی غیر الحربیۃ وما بعدہ یفید کراھۃ التحریم فی الحربیۃ تامل (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲) ظفیر

[1] یجب ان لا یاکلوا ذبائح اھل الکتاب اذا اعتقدوا ان المسیح الٰہ وان عزیرا الٰہ ولا یتزوجوا نساءھم قیل وعلیہ الفتویٰ ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الاکل والتزوج (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

[2] اس لئے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے، دریہ داخل لکم ما وراء ذلکم میں داخل ہے۔ ظفیر

الجواب: - علامہ شامی کی رائے یہ ہے کہ سب صحابہؓ موجب کفر نہیں ہے بلکہ موجب فسق ہے[1] - لہٰذا اس بیوہ عورت نے جب کہ توبہ کر لی ہے تو اس سے نکاح سُنّی حنفی کا شرعاً جائز ہے

اور بعض فقہاء کے نزدیک سب صحابہؓ موجب کفر ہے[2]۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس بیوہ عورت سے بلا تجدید ایمان کے نکاح نہ کیا جاوے - تاکہ نکاح بالاتفاق جائز ہو جاوے - اور نکاح غیر سید کا سید کے ساتھ جائز ہے۔ اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ غیر اہل بیت کا نکاح اہل بیت کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتا ہے غلط ہے[3] فقط

سوال (۲۵۰) نجیم خاں کے مسماۃ بیوی جان کے بطن سے	دو بھائیوں میں سے ایک نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں شادی جائز ہے

چہار پسر ہوئے اور حیات نور کے بطن سے دو پسر ہوئے بعد وفات نجیم خاں ان کا بیٹا پائندہ خاں بطنی بیوی جان کچھ عرصہ تک اپنی سوتیلی ماں حیات نور کے ساتھ حرام کاری کرتا رہا اور دو تین نطفہ حرام پیدا ہوئے اب پائندہ خاں و قاسم خاں جو حیات نور کے بطن سے ہے - اپنے لڑکے لڑکی کو آپس میں منسوب کر رہے ہیں پائندہ خاں کا لڑکا محمد عالم اور لڑکی خانم نور ہے اور قاسم خاں کا لڑکا میر محمد اور لڑکی ریشم جان ہے، محمد عالم کا نکاح ریشم جان سے اور میر محمد کا نکاح خانم نور سے کرنا چاہتے ہیں، جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابة فانہ مبتدع لا کافر (رد المحتار، فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ / ج ۲) [2] فی البحر معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۰۳ / ج ۳) ظفیر [3] قریش بعضہم اکفاء لبعض (در مختار) اشاربہ الی انہ لا تفاضل فیما بینہم الخ (ایضاً باب الکفاءة ص ۳۳۸ / ج ۲) ظفیر

الجواب :- اس صورت میں نکاح محمد عالم کا مسماۃ ریشم جان سے اور نکاح میر محمد کا مسماۃ خانم لورے سے شرعاً صحیح ہے اور جائز ہے اور زنا کرنا اگرچہ گناہ کبیرہ ہے اور فسق وفجور ہے اور زانی وزانیہ تا وقتیکہ توبہ نہ کریں، قابل متارکت ہیں۔ لیکن زانی وزانیہ کی اولاد میں باہم نکاح جائز ہے[1]۔ فقط۔

سوال (۴۵۱) مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کرکے مزنیہ سے شادی کرسکتا ہے یا نہیں زید نے ہندہ منکوحہ بکر سے زنا کیا۔ ایک سال بعد زید زانی نے ہندہ مزنیہ کی دختر زینب نابالغہ سے نکاح کرلیا۔ اب بکر فوت ہوگیا۔ اس لئے زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ زینب نابالغہ اور غیر مدخولہ ہے۔

الجواب :- زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرسکتا ہے کیونکہ جب اس نے ہندہ کی لڑکی سے وطی نہیں کی بلکہ قبل الوطی اس کو علیحدہ کردیا تو اس کی ماں ہندہ زید پر حرام نہیں ہوئی۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ حرمت مصاہرۃ نکاح صحیح یا وطی سے ثابت ہوتی ہے۔ زید نے جب ہندہ سے زنا کیا تو ہندہ کی لڑکی زینب اس پر حرام ہوگئی تھی[2]۔ زید کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا تھا اور چونکہ وطی بھی نہیں ہوئی۔ لہٰذا حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۴۵۲) سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اس کی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے؟ سوتیلی ساس جو کہ لاولد ہو اور بیوہ ہو، اس سے نکاح جائز ہے

---

[1] وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۰ج۳ ظفیر)۔ [2] اذا فجر الرجل بامرأۃ ثم تاب یکون محرما لابنتہا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتہا علی التابید (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۰ج۳ ظفیر) [3] اما تزوج الزانی لہا فجائز اتفاقاً (ایضاً ص۱۱۴ج۳ ظفیر)۔

یا نہیں۔ اور زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں یعنی باپ کی منکوحہ کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم[1]۔ اور جواز نکاح کے ساتھ دونوں کے درمیان جمع جائز ہے۔ یعنی پہلی بیوی کی زوجگی میں اس کے ساتھ اس کی سوتیلی ماں کو بھی رکھ سکتا ہے۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی دونوں ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں جمع ہوسکتی ہیں۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[2]۔الخ

جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے ۔۔۔؟	سوال (۴۵۳) زید کی دختر جو پہلی زوجہ متوفیہ سے ہے عمر کے عقد میں ہے تو زید کی زوجہ

ثانیہ بیوہ سے بعد مرنے کے زید کے عقد کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں عمر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ بیوہ سے جائز ہے درمختار میں ہے کہ جمع کرنا نکاح میں ان دونوں کا جائز ہے[2] کیونکہ دونوں میں وہ قاعدہ حرمت کا نہیں پایا جاتا جو اس بارہ میں منصوص ومسلم ہے کہ ان میں جس کسی کو مرد فرض کیا جاوے تو دوسری عورت حلال نہ ہو یہ قاعدہ اس صورت میں جاری نہیں ہوسکتا۔ فقط۔

جو عورت کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق دیدی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے	سوال (۴۵۴) ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ بمبئی چلی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد وہاں سے

[1] سورۃ النساء۔ ۲۴ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{391}{2}$ ظفیر

[2] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{391}{2}$، ظفیر۔

واپس آکر بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی۔ پس اس صورت میں اس کا عقد ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق بیان عورت کے جب کہ کوئی مرد اس کا مکذب نہیں ہے اس کو عقد ثانی کرنا درست ہے۔ درالمختار[1]۔ فقط

بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۵۵) چچی بیوہ سے بعد عدت کے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ قرآن مجید میں چچا کو باپ فرمایا ہے تو چچی ماں حقیقی ہوئی۔ لہذا نکاح مطلق حرام و باطل ہے۔ تمام کتب تفاسیر واحادیث وغیرہ میں چچی سے نکاح حرام بتلاتا ہے۔ یہ شہ کہاں صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ چچی یعنی چچا متوفی کی زوجہ سے بعد گزرنے عدت کے نکاح جائز ہے[2]۔ قرآن شریف میں حرمت علیکم امہاتکم الآیۃ میں چچی کو محرمات میں سے نہیں فرمایا۔ اور حدیث شریف میں بھی چچی سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے یہ اس شخص کی جہالت اور گمراہی ہے جو ایسا باطل دعویٰ اس زور شور سے کرتا ہے کسی کتاب تفسیر و حدیث و فقہ و اصول میں چچی بیوہ سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے۔ ومن ادعی فعلیہ البیان واللہ المستعان۔ فقط

نامرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو اس کا دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۵۶) ایک شخص عرصہ دو سال سے نامرد ہے اور اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ وہ شخص جو کہ نامرد ہے اپنی زوجہ کو چھوڑنے اور علیحدہ کرنے پر راضی ہے تو اس کو کہا جاوے کہ فوراً اپنی زوجہ کو طلاق دیدے بعد

---

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی (ایضاً کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۶/ ۵ ج ۵) ظفیر
[2] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۳) ظفیر

بعد طلاق کے عورت عدت تین حیض گذار کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے[1]۔

جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاق دیدی کیا اسکے لئے پھر شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے

سوال (۴۵۷) ہندہ کا شوہر مرگیا ایک ماہ بعد بکر نے ہندہ سے نکاح کرلیا۔ عرصۂ دراز بعد بکر نے ہندہ کو تین طلاق دیدیں۔ اب پھر رکھنا چاہتا ہے آیا جو نکاح ہوا تھا وہ درست ہو گیا یا نہیں، اور اب بکر ہندہ کو دوبارہ نکاح میں لاوے تو حلال کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہندہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن تھی۔ اس مدت کے پورہ ہونے سے پہلے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا اور نہ طلاق واقع ہوئی اور اب بلا حلالہ کے نکاح بکر کا ہندہ سے ہو سکتا ہے۔ ھکذا فی الدر المختار[2]۔

موئف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے

سوال (۴۵۸) ایک مرد ایک طوائف زنا کار کے پاس رہتا تھا اور اس کی زنا کاری سے گذر اوقات کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کرلیا، عورت بدستور زنا کاری کرتی رہی۔ کیا یہ نکاح اس دیوث کا جائز ہے، یا عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح اس مرد کا طوائف مذکور سے صحیح ہوگیا[3]۔ پھر بعد نکاح کے بھی طوائف مذکورہ کا پیشہ زنا کاری کرنا اور شوہر کا اس کا

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۂ نساء - ۴)

[2] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ اذ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المختار باب المہر ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر

[3] وصح نکاح الموطوءۃ بملک الخ او بزنا ای جاز نکاح من رآھا تزنی ولہ وطؤھا بلا استبراء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) ظفیر

نہ روکنا، اور اس کی حرام آمدنی سے گزارہ کرنا یہ جملہ امور حرام اور موجب فسق ہیں۔ اور شوہر مذکور دیوث اور فاسق ہے۔ لیکن نکاح جو ہوگیا وہ قائم ہے جب تک وہ طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک طوائف مذکورہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی۔ کذا فی کتب الفقہ۔

بستی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اسکی بہن سے شادی جائز ہے

سوال (۴۵۹) زید اور عمر میں نسبی تعلق نہیں ہے، محض ایک بستی میں رہنے کی وجہ سے دونوں میں ملاقات ہے۔ تو زید کی بہن سے عمر کی شادی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس مواخاۃ سے حقیقتاً نسبی تعلقات قائم نہیں ہوئے عمر کی شادی زید کی بہن سے ہوسکتی ہے۔ اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں تبنی یا مواخاۃ کا اثر نسبی سلسلوں پر کچھ نہیں پڑتا محض قول و اقرار سے نسبی اخوۃ کہ جس پر حرمت نکاح کا مدار ہے قائم نہیں ہوسکتی۔ فقط۔

جس سے سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۶۰) زید و عمر کے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں۔ لیکن عمر کے گھر میں سے مر گئی۔ اب زید اپنی بھتیجی کا نکاح عمر سے کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس حالت میں عمر زید کی بھتیجی سے نکاح کرسکتا ہے۔ شرعاً یہ نکاح جائز ہے لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم۔[1] فقط

جس کا شوہر عیسائی ہوجائے وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۶۱) میرا وطن فتح محمد چک جال نانا علاقہ بمبئی میں گیا ہوا ہے جس کے متعلق بمبئی کے

---

[1] سورۃ نساء ر ۴۔

خطوط میں شہادتیں ہیں کہ وہ عیسائی ہوگیا ہے، تو شرعاً میں نکاح کرسکتی ہوں یا نہیں۔

الجواب: شامی میں خانیہ سے منقول ہے قالت ارتد زوجی بعد النکاح وسعہ ان یعتمد علی خبرھا ویتزوجھا [1] الخ وفی جامع الفصولین اخبرھا واحد بموت زوجھا او بردتہ او بتطلیقھا حل لہ التزوج [2] الخ ان عبارات سے واضح ہے کہ ایسی خبروں پر اعتماد کرکے اس کی زوجہ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ شہادت شرعیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۴۶۲) بکر اور خالد برادر حقیقی ہیں، بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں۔ زید اس نکاح کو جائز کہتا ہے۔

الجواب: اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے۔ پس قول زید کا اس بارہ میں صحیح ہے اور موافق ہے قول اللہ تعالیٰ کے جو شروع پارہ والمحصنت میں ہے و احل لکم ما وراء ذٰلکم۔ الآیۃ۔ فقط

بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۶۳) ممانی بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ممانی بیوہ سے نکاح درست ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم [3]۔ فقط

ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتلائے کیا اس کا نکاح فسخ ہوگیا

سوال (۴۶۴) زید بیس سال ہوئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دیگر ملک چلا گیا۔ خطوط آتے ہیں، ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس سے گھر آنے کے متعلق کہا تھا۔ اس نے یہ کہا کہ جس وقت

---

[1] رد المحتار باب العدۃ ج ۲ صفحہ ۸۲۳۔ [2] ایضاً۔ [3] سورۃ النساء ۴ ع ۴ ایضاً ۱۲ ظفیر۔

خدایکا حکم ہوگا جاؤں گا۔ پھر کہا خدا اور رسول کون ہیں؟ اور قرآن کیا چیز ہے؟ — نعوذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن متعدد آدمی اسکے متقی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ فی الحال ایک شخص کی شہادت اور قول پر اس کو مرتد قرار دیکر اس کی بیوی کا نکاح کردینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وفی جامع الفصولین اخبرھا واحد بموت زوجھا او بردتہ او بتطلیقھما حل لہ التزوج ولو سمع من ھذا الرجل آخر لہ ان یشھد لانہ من باب الدین فثبت بخبر الواحد[1]۔ شامی جلد ثانی ص ۹۱۱۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اس کی زوجہ کے نکاح ثانی جائز ہونے کے لئے ایک شخص کی خبر بھی کافی ہے۔ اس کی زوجہ اس شخص کے خبر دینے پر کہ اس نے خدا اور رسول اور قرآن کو ایسا کہا۔ اپنے نفس کو اس کے نکاح سے خارج سمجھ کر عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن محض ایک شخص کے کہنے سے حکم اس کے مرتد ہونے کا نہ دیا جاوے گا۔ کیونکہ اعتبار اس خبر کا صرف جواز نکاح عورت کے لئے ہے۔ اور اس شخص کے مرتد ہونے کے لئے یہ ثبوت کافی نہیں ہے خصوصاً جب کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف اس کے اسلام کی اور صلاح وتقویٰ کی شہادت دیتے ہیں۔ فقط۔

سوال (۴۶۵)	بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

پیر بخش نے بسم اللہ طنفہ سے شادی کرلی۔ یہ بسم اللہ اپنے ساتھ پہلے شوہر عبداللطیف سے لڑکی سردار بیگم گود میں لائی تھی جس کو پیر بخش نے پالا۔ پھر بسم اللہ مرگئی۔ اب پیر بخش سردار بیگم کی شادی اپنے لڑکے عبدالعزیز سے جو پہلی بیوی سے ہے کرنا چاہتا ہے۔ یہ نکاح حلال ہے یا حرام۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی باب العدۃ ص ۸۴۷/۲۲۔ ظفیر۔

الجواب:- یہ ظاہر ہے کہ پیر بخش سردار بیگم کا ولی شرعی نہیں ہے، پس اگر سردار بیگم نابالغہ ہے تو پیر بخش اس کے نکاح کا ولی نہیں ہے، اس کو اختیار اس کے نکاح کا نہیں ہے، اور سردار بیگم بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت سے۔ یا اگر نابالغہ ہے تو جو اس کا ولی ہے وہ اپنی ولایت سے نکاح عبدالعزیز کے ساتھ کرے تو شرعاً جائز ہے کوئی وجہ حرمت کی اس میں موجود نہیں ہے کیونکہ دونوں کی ماں اور دونوں کے باپ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذلکم[1] الآیۃ وکذا فی الدر المختار[2] وغیرہ۔

مطلقہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۶۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو برادری کے روبرو طلاق دیدی۔ بعد ایک سال اس عورت نے نکاح کر لیا۔ اس کے خاوند اول نے کسی وجہ سے طلاق نامہ لکھ کر نہیں دیا۔ نکاح ثانی اس عورت کا درست ہوا یا نہیں۔

طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۶۷) طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- (۱) جب کہ طلاق ثابت ہے اور عدت بھی گذر گئی تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے، تحریری طلاق کی ضرورت نہیں ہے، زبانی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

(۲) اس سے نکاح کرنا جائز ہے[3]۔ فقط

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] امابنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر [3] من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی لاباس بتزوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر [4] واحل لکم ماوراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر

کتابیہ سے نکاح درست ہے

سوال (۴۶۸) کتابیہ حربیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں

الجواب :- درمختار میں ہے کہ کتابیہ سے نکاح درست ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔ اور شامی میں ہے کہ کتابیہ حربیہ سے نکاح مکروہ تحریمی ہے اور اس زمانہ میں اور بھی زیادہ برا ہے کہ موجب فساد دین ہے۔

فقولہ والاولی ان لا یفعل یفید کراھۃ التنزیہ فی غیر الحربیۃ وما بعدہ یفید کراھۃ التحریم فی الحربیۃ الخ شامی[1] جلد دوم۔ فقط

مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے

سوال (۴۶۹) کسی پیر نے اپنے مرید کی بیوی سے اس مرید کے طلاق دینے کے بعد عدت سے شادی کی، آیا اس پیر پر کسی قسم کا کوئی الزام تو نہیں؟ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور اس پر طعن کرنا کیسا ہے اور طعن کرنے والے کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر اس پیر نے اس مرید کی بیوی سے مرید کے طلاق دینے اور عدت گذرنے کے بعد نکاح کیا ہے تو شرعاً اس پیر پر کچھ الزام نہیں اور شریعت کے اصول کے موافق اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے (بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت وعدم صحت نکاح نہ ہو) اس پر محض اس وجہ سے کہ مرید کی بیوی سے نکاح کر لیا، طعن کرنا بیجا ہے۔ جس امر کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال فرمایا اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں اور طعن کرنے کی گنجائش نہیں۔ جو شخص طعن کرے وہ گنہگار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

قادیانیت سے جو توبہ کر چکا اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۷۰) زید کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ زید مرزائی ہے، مگر پھر اس نے توبہ کر لی تھی۔ اسی

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ / ۲۶ - ظفیر

اسی بنا پر ایک لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا تھا نکاح کے بعد ایک مولوی صاحب کو زید کے پاس تحقیق کے لئے بھیجا تو زید نے بڑے زور شور سے تردید کی کہ میرا مذہب قادیانی نہیں ہے، اور بہت زمانہ گذرا میں توبہ کر چکا ہوں۔ اور اتنا ہی اگر میں مرزا کو مانتا بھی تھا تو ایک مجدد بزرگ مانتا تھا۔ نبی نہیں مانتا تھا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ تحریر سوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زید صحیح العقائد ہے اور اس کا عقیدہ صحیح موافق مذہب اہل سنت والجماعت کے ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد نہیں ہے۔ لہذا نکاح اس لڑکی کا اس شخص یعنی زید سے درست اور صحیح ہو گیا۔ نکاح کے صحیح ہونے میں اس وقت کوئی تردد نہیں ہے۔ البتہ اگر خدانخواستہ کسی وقت میں زید نے مذہب اہل سنت والجماعت سے طرف مذہب قادیانی کے رجوع کیا تو اس وقت فوراً نکاح باطل ہو جاوے گا۔ فقط۔

بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۴۴): ایک عورت بت پرست اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک مسلمان شخص کے ساتھ چلی گئی۔ اور اس مسلمان نے اس عورت کو مسلمان کیا اور بعد مسلمان ہونے کے اس عورت سے نکاح کیا۔ اب یہ عورت اس حالت میں مسلمان ہوئی یا نہیں اور اس عورت کا نکاح مرد مسلمان سے درست ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں وہ عورت مسلمان ہو گئی اور نکاح اس کا مرد مسلمان سے درست ہے جب کہ اس کو تین حیض آجاویں اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ گذرنا شرط ہے۔ پس نکاح اس مدت سے قبل درست نہیں ہے۔ اگر تین حیض

ے وإذا ند أحدهما أى الزوجين فسخ عاجلاً بلا قضاء (الدر المختار على هامش رد المحتار۔ باب نكاح الكافر ص ۵۴۹ ج ۲) ظفیر۔

یا تین ماہ بصورت عدم حیض گزرنے سے قبل مسلمان نے اس عورت سے نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ بعد آنے تین حیض کے اور بصورت عدم حیض بعد گزرنے تین ماہ کے نکاح کیا جاوے۔ قال الشامی فاذا مضت ہذہ المدۃ صار بمنزلۃ تفریق القاضی الخ ص۳۹ ج۲ کتبہ رشید احمد عفی عنہ۔ الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ

گولٹ نکاح درست ہے | سوال (۲۷۲) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے لڑکے کو اس شرط پر دینا کیا کہ بکر اپنی لڑکی کا نکاح زید کے لڑکے سے کردے اس طریق سے شرعاً نکاح کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- یہ صورت جو سوال میں مذکور ہے نکاح شغار کی ہے۔ اس سے ممانعت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ مہر ہر ایک کا یہی ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے شخص کے پسر سے یا اس سے کرے اور مہر اس کا یہ ہو کہ دوسرا اپنی بیٹی و بہن کا نکاح اس کے پسر یا اس سے کرے۔ ہمارے فقہاء حنفیہ لکھتے ہیں کہ یہ صورت شغار کی جس سے احادیث میں ممانعت وارد ہے، باطل اور ناجائز ہے۔ اس لئے اگر کسی نے اسی طرح نکاح کیا تو مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا اور نکاح صحیح ہوگا اس لئے کہ وہ وجہ جو ممانعت کی تھی باقی نہ رہی۔ درمختار میں ہے ووجب مہر المثل فی الشغار ہو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضۃً بالعقدین وہو منہی عنہ لخلوہ عن المہر فاوجبنا فیہ مہر المثل فلم یبق شغاراً[1] الخ وتفصیلہ مع الاعتراض والجواب فی الشامی[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۴۵۷ مطلب نکاح الشغار

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی باب المہر مطلب نکاح الشغار ص۴۵۷ ج۲۔ ظفیر۔

یہ شرط کرنا برا ہے کہ جو لڑکی دے گا اس کو لڑکی دوں گا

سوال (۴۷۳) جو لوگ اس بات پر مصر ہوں کہ تاوقتیکہ عوض میں ہمیں بیٹی نہ ملے ہم اپنی بیٹی کسی کو نہیں دیں گے ایسے لوگوں پر کیا حکم ہے اور ان کا یہ فعل کیسا ہے۔

الجواب:- یہ خیال جاہلانہ ہے اور یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار کی تفسیر حدیث میں یہ آئی ہے کہ کوئی شخص اپنی دختر کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی دختر کا نکاح اس سے کر دے اور بجائے مہر کے یہی ہو اور کچھ مہر نہ ہو۔ اور اگر دونوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہو جیسا کہ اب رواج ہے تو اس میں دونوں نکاح صحیح ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یہ برا خیال ہے کہ ایسا کہے کہ میں اپنی دختر کا نکاح اس سے ہی کروں گا جو اپنی دختر ہم کو دیوے۔ پس اس کو چھوڑنا چاہیے۔ فقط

ولدالزنا سے نکاح

سوال (۴۷۴) اولاد بے نکاحی سے رشتہ ناطہ کرنا حرام ہے یا نہ؟

الجواب:- اولاد بے نکاح سے رشتہ ناطہ کرنا حرام نہیں ہے[1]

بات چھوٹے لڑکے سے طے کی اور دھوکہ دیکر نکاح بڑے لڑکے سے کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۴۷۵) زید کے ایک لڑکی دس برس کی تھی، اور عمر کے دو لڑکے ایک گیارہ سالہ دوسرا بیس سالہ تھا۔ بڑا لڑکا ایک آنکھ سے زخمی بھی ہے۔ زید کی دختر کی نسبت عمر کے چھوٹے پسر سے قرار پائی تھی۔ شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور لڑکی عمر کے یہاں بھیجی گئی۔ عمر نے دھوکہ دیکر اپنے بڑے لڑکے کی ساتھ شادی کر دی یہ نکاح جائز ہے یا نہ؟

---

[1] اس لئے کہ یہ محرمات میں داخل نہیں ہیں داخل لکم ما وراء ذلکم فرمان خداوندی ہے۔ ظفیر

الجواب :- اگر بڑے لڑکے کے ساتھ دختر کے باپ سے ایجاب و قبول ہوگیا تو اس سے نکاح صحیح ہوگیا۔ مثلاً عمر نے اپنے بڑے لڑکے کو مجلس نکاح میں لاکر اس سے قبول کرایا اور لڑکی کا باپ بھی موجود تھا جس سے اجازت نکاح کی لی گئی تو اس حالت میں بڑے لڑکے کا نکاح ہوگیا[1]۔ اور اگر یہ صورت ہوئی کہ زید نے اپنی دختر کے نکاح کی اجازت عمر کے چھوٹے لڑکے سے دی اور عمر نے بڑے لڑکے سے کر دی تو یہ نکاح زید کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر زید اس کو رد کر دے گا اور انکار کر دے گا تو وہ نکاح باطل ہو جاوے گا[2]۔

کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں، اور اس نکاح کا طریقہ کیا ہے

سوال (۴۷۶) اہل کتاب سے جو نکاح درست ہے تو منکوحہ عقد مسلمان میں بالا پردہ کے رہ سکتی ہے یا پردہ میں، اور اسلام پر مجبور کیا جاوے گا یا نہیں، اور عقد مسلمانوں کی طرح ہوگا یا اور کس طرح؟

الجواب :- پردہ پر مجبور کر سکتا ہے، اسلام پر نہیں۔ اور عقد مسلمانوں کی طرح ایجاب و قبول کے ساتھ روبرو دو گواہوں کے ہونا چاہئے[3]۔ اور اولاد مسلمان ہوگی۔ کما فی الدر المختار والولد یتبع خیر الابوین دیناً الخ[4] فقط

---

[1] وما ذكرناه في المرأة يجري مثله في الرجل ففي الخانية قال الإمام ابن الفضل إن كان الزوج حاضرا مشاراً إليه جاز ولو غائباً فلا (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۷۳)

[2] اس لئے کہ زید نے اجازت نہیں دی تھی لو زوجه العاقد بنكاح امرأة أخرى في عقد واحد لا ينفذ لمخالفة الخ (ايضاً ص ۳۸۲ ج ۲)

[3] وينعقد بإيجاب من أحدهما وقبول من الآخر وشرط حضور شاهدين الخ كما صح نكاح مسلم ذمية عند ذميين ولو مخالفين لدينها (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶۰ و ص ۳۶۳ و ص ۳۶۶ ج ۲ ظفير) باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اس دعوہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہرگز شادی نہیں کروں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۷۷) مسماۃ رحمۃ النساء نے اپنے شوہر عبدالستار سے بذریعہ عدالت اس تنسیخ نامہ پر طلاق حاصل کی کہ میں مسماۃ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ میں احمد بیگ ولد بہادر سے نکاح ہرگز نہ کروں گی اگر کروں گی تو نکاح ناجائز رہیگا بعد ہم پنچان کے روبرو عبدالستار طلاق شرعی دیدی اور الفاظ تین طلاق پے درپے بزبان خود دیکر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا اس کی پہلی دفعہ میں یہ بھی صراحت ہے کہ مدعا علیہ رضامند ہے کہ وہ طلاق دیدے اور سوائے احمد بیگ کے مسماۃ کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے۔

اس فیصلہ کے بعد احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے۔ اس فیصلہ ثالثی کا اور اقرار کا کہ جو مسماۃ نے کیا ہے۔ کچھ اثر اس نکاح پر نہ واقع ہوگا اور نکاح صحیح رہے گا۔[۱] فقط

زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۷۸) زید کی دو زوجہ ہیں، پہلی زوجہ سے کوئی اولاد نہیں، دوسری زوجہ سے تین لڑکی ہیں۔ خالد نے زید کی پہلی زوجہ سے زنا کیا۔ زید کی دوسری زوجہ سے لڑکی ہے، اس سے خالد نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- کر سکتا ہے۔[۲]

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۱ ج ۲

۱۲ ظفیر

(۱) اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے و احل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ع ۴)

(۲) اس لئے کہ یہ لڑکی نہ مزنیہ کی فرع ہے اور نہ اس کی اصل۔ ۱۲ ظفیر

اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۷۸) چچا کی پوتی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح چچا کی پوتی سے درست ہے۔ آیت واحل لکم ما وراء ذلکم[1] میں داخل ہے۔

بیوی کو طلاق دیکر اس کی بہن سے شادی کرے کیا حکم ہے

سوال (۴۷۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، بعد گزرنے عدت کے اسی مطلقہ کی چھوٹی بہن سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:- یہ نکاح جو اس کی چھوٹی بہن سے بعد عدت گذرنے مطلقہ کے ہوا۔ جائز وصحیح ہے[2]۔ فقط

جو ہندو لڑکی مسلمان ہوئی بلوغ کے بعد خوشی سے شادی کرسکتی ہے

سوال (۴۸۰) ایک ہندو لڑکی کو زید نے مسلمان کیا۔ اب وہ بالغ ہوئی۔ زید اس سے شادی کرنا چاہتا ہے، نکاح درست ہے یا نہیں، اور زید کی جائداد اس کو اور اس کی اولاد کو ملے گی یا نہ۔

الجواب:- جب کہ وہ لڑکی بالغ ہوگئی ہے اور اسلام پر قائم ہے تو اسکی رضامندی سے اس کا نکاح زید سے درست ہے اور اس کی اولاد بعد نکاح کے زید کی وارث ہوگی

---

[1] سورۃ النساء - ۴)

[2] واذا طلق امرأته طلاقا بائنا او رجعيا لم يجز له ان يتزوج باختها حتى تنقضي عدتها (ہدایہ ص ۲۹۵/۲) نمبر ۳ ہ نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (درمختار) المراد بالنفاذ الصحۃ وترتب الاحکام من طلاق وتوارث وغیرھما: ردالمحتار باب الولی ص ۴۰۷/۲) ظفیر

سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے

سوال (۴۸۰) زید کا باپ مرگیا جس کی سوتیلی ماں ہندہ نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اب ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اس کی لڑکی سے زید نے نکاح کرلیا، یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید کا نکاح ہندہ کی لڑکی سے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی ہے شرعاً صحیح ہے کیونکہ محرمات میں اور قاعدہ حرمت میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ احل لکم ما وراء ذٰلکم[1] میں داخل ہے۔ کیونکہ ہندہ کی یہ دختر نہ زید کی اخیافی بہن ہے نہ علاتی یعنی نہ ماں شریک بہن ہے نہ باپ شریک بہن ہے۔ اور حقیقی بہن نہ ہونا ظاہر ہے بلکہ یہ لڑکی زید سے محض اجنبیہ ہے۔ لہذا حلت میں کچھ شبہ نہیں ہے فقط۔

جب عورت اور مرد کو نکاح سے انکار ہو تو لوگوں کے کہنے سے نہیں ہوتا

سوال (۴۸۱) زن وشو از نکاح انکار می کنند ودیگراں می گویند کہ نکاح شدہ است ایں صورت نکاح ثابت خواہد شد یا نہ؟

الجواب :- اگر زن ومرد ہردو از نکاح انکار کنند ومردماں اجنبی گویند کہ نکاح شدہ است نکاح نخواہد شد۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جب مرد وعورت نکاح سے انکار کرتے ہوں تو صرف اجنبی کے کہنے سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ ظفیر)

سوال (۴۸۲) نکاح بشرط حلالہ مسلمان حنفی مذہب کہ جائز ہے یا نہیں اور وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہوجائے گی یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء۔ ۴۔

الجواب :- نکاح بشرط تحلیل عند الحنفیہ بھی مکروہ ہے۔ مگر شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ واللہ اعلم۔

ہندو عورت جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح درست ہے

سوال (۴۸۳) ایک شخص نے کسی ہندو عورت کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا، وہ عورت نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور ہندو کے مندروں میں جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور وہ عورت مسلمان ہے یا کافر؟ اور اولاد جو ہوئی وہ حلال ہے یا نہ؟۔

الجواب :- نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ تارک صلوٰۃ وغیرہ فاسق ہے مگر کافر نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث وان زنیٰ و ان سرق الحدیث اس پر دال ہے اور لانکفرہ بذنب وارد ہے۔ پس بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ قلت وان زنیٰ وان سرق قال وان زنیٰ وان سرق۔ الحدیث[۲]۔ اس عورت کو مسلمان سمجھا جاوے گا اور مسلمانوں کا سا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے گا۔ نکاح اس کا مسلمان کے ساتھ بشرائط صحیح ہے اور اولاد جو نکاح کے بعد ہوئی ولد الحلال ہے۔ فقط۔

مرتدہ سے نکاح جو عیسائی ہو گئی، کیا حکم ہے

سوال (۴۸۴) ایک مسلمان عورت منکوحہ عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ اور پھر دوبارہ ایک مسلمان سے

۱؎ وکرہ التزوج للثالث تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۲۳ / ج ۲) ظفیر۔

۲؎ مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۴ ۱۲ ظفیر۔

نکاح ہوا، یہ صحیح ہوا یا نہیں؟ اور نکاح کرنے والے اور نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے؟ ناکح کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

الجواب: — در مختار میں ہے: وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل[1] الخ وصح نکاح کتابیة مؤمنة بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقدت المسیح الٰها وکذا حل ذبیحتهم علی المذهب بحر[2] الخ در مختار۔ اول عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلا نکاح عیسائی ہونے کے بعد فسخ ہوگیا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح اس کا مسلمان سے اگر عدة کے بعد ہوا صحیح ہے فی قول الصاحبین قال فی الخانیة وفی قول صاحبیه نکاحها باطل حتی تنقضی ثلاث حیض از شامی۔ امام نکاح خواں پر کچھ مواخذہ شرعاً نہیں ہے اور جس مسلمان نے اس کتابیہ عیسائیہ سے نکاح کیا ہے اس کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ اس کا نکاح بھی باقی ہے (حاشیہ ملاحظہ فرمالیں۔ ظفیر)

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے

سوال (۲۸۵) حاملہ من الزنا سے نکاح جائز ہے یا نہ؟ اور جائز میں کوئی قید تو نہیں؟ اور صحبت کرنے میں کچھ حرج تو نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟ —

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۵۳۹ ج ۲ باب نکاح الکافر ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲۔ خاکسار مرتب کے خیال میں مرتدہ اور کتابیہ دونوں کا حکم مختلف ہے۔ فقہاء نے صراحت کردی ہے کہ مرتدہ سے نکاح درست نہیں ہے ولا یصح ان ینکح مرتد او مرتدة احدا من الناس مطلقا (در مختار) مطلقا ای مسلما او کافرا او مرتدا وهو قید لهما لما فهم من النکرة فی النفی (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵) وکذا المرتدة لا یتزوجها مسلم ولا کافر ولانها محبوسة للتامل الخ ہدایہ باب نکاح المشرک ص ۳۲۳ ج ۲، لہٰذا صورت مسئولہ میں اس مرتدہ کا جو عیسائی ہوگئی دوبارہ نکاح مسلمان سے درست نہیں ہوا۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی

(۲) ایک شخص کا تعلق ایک عورت سے عرصہ چار سال سے تھا۔ اب اس عورت نے اسی مرد سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہ؟

(الف) اور لڑکا جو پیدا ہوا وہ حلال ہے یا حرام؟

(ب) نکاح سنت ہے یا فرض؟ طریقہ نکاح کی قبولیت کا کیا ہے

(ج) اگر قاضی نکاح نے خطبۂ نکاح نہ پڑھا تو نکاح ہوا یا نہ؟

(د) خطبۂ نکاح سنت ہے یا فرض؟

(ھ) اپنی زوجہ حاملہ سے وطی کب تک جائز ہے۔

(و) بعد ولادت کے کب وطی کرے؟

(ز) مرد نے عورت سے کہا کہ میں نے طلاق دی۔ طلاق ہوئی یا نہ؟

(۳) مرد نے کہا زوجہ سے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کر دں تو اپنی ماں بہن سے کر دں، اس کہنے سے عورت نکاح سے باہر ہو گی یا نہ؟

(۴) کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا تو وہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے یا نہ؟

(۵) اور تانبے کا برتن بھی پاک ہو سکتا ہے یا نہ؟

(۶) کسی ماہ میں نکاح کرنے کی ممانعت ہے یا نہ؟

(۷) جس کپڑے میں مورت ہو اس پر نماز درست ہے یا نہ؟

(۸) چچی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ؟

(۹) بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہ؟

(۱۰) ممانی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ؟

الجواب:۔ حاملہ عن الزنا کا نکاح جائز ہے صحبت حرام ہے تا وضع حمل اگر ناکح غیر زانی ہو ورنہ صحبت بھی درست ہے اگر زانی ہی سے نکاح ہوا جس کا حمل ہے، حدیث میں ممانعت آئی ہے کہ حاملہ غیر سے وطی نہ کرے۔ اگر عورت

کسی کی معتدہ یا منکوحہ نہ تھی تو نکاح صحیح ہے. اگر لڑکا نکاح کرنے کے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا تو شوہر کا ہے ولد الحرام نہیں ہے[1]۔ اول ولی یا وکیل عورت کا ایجاب کرے پھر شوہر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

(ب) سنت ہے[2]۔ (ج) درست ہوگیا[3] (د) سنت ہے[4] (ھ) خیر تک جائز ہے[5] (و) بعد ختم ہونے نفاس[6] (ز) طلاق ہوگئی (۳) نکاح سے باہر نہیں ہوئی (۴) ہوسکتا ہے (۵) تانبے کا برتن بھی دھونے سے پاک ہوجائے گا (۶) کسی میں نہیں (۷) اگر بڑی عورت ہو مکروہ ہے اور اگر خوردو غیر ممتاز ہو تو درست ہے (۸) جائز ہے (۹) ناجائز ہے (۱۰) جائز ہے۔ فقط

جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۸۶) ایک شخص نے ہندہ کے لئے پیغام دیا تھا، اور نکاح ابھی منعقد نہیں ہوا تھا کہ اس نے ہندہ کو چھوڑ کر اس کی بجائے اس کی ماں سے نکاح کرلیا، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- مخطوبہ (جس عورت سے صرف منگنی ہوئی ہے) اسکی ماں

---

[1] وصح نکاح حبلیٰ من زنا لاحبلی من غیرہ وان حرم وطؤھا ودواعیہ (الیٰ قولہ) لونکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۴۰۱ ج ۲ باب المحرمات) ظفیر [2] ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح فیاثم بترکہ الخ (درمختار کتاب النکاح) [3] ونکحہ [4] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم الجمعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۲ کتاب النکاح) ظفیر [5] وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ [6] وحرم علی المتزوج ذکرا او انثیٰ نکاح اصلہ وفروعہ علا اونزل وبنت اخیہ واختہ وبنتھا الخ (د مختار باب المحرمات) ظفیر۔

سے نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ مخطوبہ ابھی تک اس کے نکاح میں نہیں آئی ہے اور اس کی زوجہ نہیں ہوئی ہے، کہ اس کی ماں بحکم آیت وامہات نسائکم[1] محرمات میں داخل ہو جاتی، بلکہ مخطوبہ کی ماں مخطوبہ سے نکاح ہونے سے پہلے آیت واحل لکم ما وراء ذلکم[2] کے حکم میں داخل ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز ہے فقط

پھیری خالہ سے نکاح جائز ہے | سوال (۴۸۷) پھیری خالہ سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- نکاح اس لڑکے کا غیر حقیقی خالہ سے درست ہے۔

بھنگن سے بعد اسلام نکاح درست ہے | سوال (۴۸۸) ایک بیوہ بھنگن ایک قصاب کے گھر میں چلی آئی اور مسلمان ہو کر اس قصاب سے نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- مسلمان ہو کر اس عورت کا نکاح قصاب وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔

مرتد اسلام قبول کرلے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے | سوال (۴۸۹) اگر مرتد دو تین ماہ بعد اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس کے نکاح کی تجدید ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب :- دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے

ان عورتوں سے نکاح درست ہے | سوال (۴۹۰) سوتیلی ماں اور ساس کی حقیقی بہن، سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن، ساس کی بہن، سوتیلی ساس کی

---

[1] سورۃ نساء ۔ ۲ ۔ [2] وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ۔ سورۃ النساء ۔ ۲۴ ۔

بہن ان عورتوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ان سب عورتوں سے نکاح درست ہے اور یہ سب آیت کریمہ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] میں داخل ہیں -

بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے شادی درست ہے | سوال (۴۹۱) زید وعمر دو حقیقی بھائی تھے ، عمر کا نکاح زینب سے ہوا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بکر ہے ، عمر انتقال کر گیا تو زینب کی شادی عمر کے چھوٹے بھائی زید سے ہوگئی اس سے بھی ایک لڑکا ہوا اس کا نام خالد ہے ، بکر اور خالد کا نکاح ایسی دو عورتوں سے ہوا جو دونو حقیقی بہنیں تھیں ، اب صورت مسئولہ میں اگر عمر کے بیٹا بکر کی زوجہ کسی وجہ سے بوجہ طلاق یا اس کے انتقال کے بعد علیحدہ ہو جائے تو اس کے چچا زید سے بکر کی زوجہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار : فجاز الجمع بین المرأة وبنت زوجھا او امرأة ابنھا[2] پس عبارت منقولہ سے ظاہر ہوا کہ اگر زوجۂ زید یعنی زینب بھی زید کے نکاح میں موجود ہو تب بھی زید اپنی زوجہ کے پسر اور اپنے بھتیجے بکر کی زوجہ سے بعد طلاق یا موت بکر نکاح کر سکتا ہے اور اگر زینب موجود نہ ہو تو جواز نکاح میں کچھ تردد ہی نہیں -

مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے | سوال (۴۹۲) مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں . پہلے مرید کر لیا جاوے پھر نکاح کرے -

الجواب :- مریدنی سے نکاح درست ہے ، لیکن دھوکہ بازی کرنا حرام ہے -

---

[1] سورۂ نساء - ۳ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ۔ ظفیر

دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۹۳) بیوی سے موافقت نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے نکاح میں شرعاً کوئی مضائقہ تو نہیں ہے۔؟

الجواب :- اگر زوجہ سے موافقت نہ ہو اور دوسرا نکاح کرنا چاہے اور دوسرے نکاح کے بعد خوف ہو کہ مساوات نہ ہو سکے گی تو پہلی زوجہ کو طلاق دے کر دوسرا نکاح کرے مگر یہ کہ وہ عورت سابقہ راضی ہو اپنے حقوق کے چھوڑنے پر۔ فقط

(قال عزوجل : فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ[1] الآية وفی الدر المختار فی بیان احکام النکاح : ومکروه[2] (ای یکون النکاح مکروها) لخوف الجور : فإن تیقنه حرم ذلک[3] (وفیه) ویجب — ای الطلاق — لوفات الامساک بالمعروف (وفیه) ولو ترکت قسمها — ای نوبتها — لضرتها صح باب القسم ؛ جمیل الرحمن) علی هامش رد المحتار ص۵۵۱ ج۲ ظفیر

جس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی اس کا نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۴۹۴) ایک عورت جس کا خاوند عرصہ بارہ سال سے مفقود الخبر ہے ایک اور شخص کے گھر آباد ہے۔ دیگر اس عورت نے دو دفعہ نالش اپنے خاوند پر سرکار میں اپنے خرچہ کی کی اور زوج پر سرکار سے ڈگری ہو گئی۔ اور عورت یہ بھی کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو دو آدمیوں کے روبرو طلاق بھی دے دی، اب اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ اور اس عورت اور اس مرد جس کے گھر میں یہ رہتی ہے ان کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں ؟ اور جو کچھ وہ خیرات کریں یا قربانی دیں تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- موافق بیان عورت کے دوسرا نکاح اس کا درست ہے

[1] سورہ نساء۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۳۵۸ ج۲ [3] ایضاً ص۵۷۴ ج۲

بدون نکاح کے رکھنا سخت معصیت ہے اور گناہ کبیرہ ہے، جس نے ایسا کیا کہ بدون نکاح کے اس عورت کو رکھا اُس کو نصیحت کی جاوے اور توبہ کرائی جاوے کہ وہ نکاح کرلیوے اور گذرے ہوئے افعال بد سے توبہ کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ کھانا پینا نہیں چاہیے اور اس سے متارکت کردی جاوے، اس کی خیرات وقربانی کی قبولیت کی توقع نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ

بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اس کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے۔

سوال (۴۹۵) ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں، اور ایک بیوہ کے دو لڑکے ہیں، یہ شخص بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہے، بیوہ اس شرط پر رضامند ہے کہ اگر تو اپنی لڑکیاں دے اور لڑکوں سے نکاح کردے، تو میں تجھ سے نکاح کرلوں، یہ جائز ہے ؟

الجواب :- یہ صورت جائز ہے[1]۔

لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے

سوال (۴۹۶) زید کے دو بیوی تھی، زید کے مرنے کے بعد اس کی ایک بیوی سے اس کے بھائی عمر نے شادی کرلی، عمر سے لڑکا پیدا ہوا، اب کیا وہ زید کی دوسری بیوی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- کرسکتا ہے۔

۷۶ سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے

چھتر برس کی بڑھیا سے سولہ برس کے لڑکے کا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- نکاح ہوجاتا ہے[2]۔

---

[1] اما بنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۳) ظفیر [2] شریعت میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ ظفیر

بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح

سوال (۴۹۸) ان رجلا نكح ضرة أم أم الزوجة، هل صح نكاحه ام لا ؟

الجواب :- يصح نكاحه بدليل قوله تعالى :-

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ الآية[1]

فان ضرة ام الزوجة ليست جدة الزوجة، لكي دخلت في عموم قوله تعالى : وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ الآيت

تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی، نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال (۴۹۹) زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیکر چند یوم اس سے وطی کی اور پھر ایک شخص سے بغرض حلالہ اس کا نکاح کرایا محلل نے وطی کرکے طلاق دے دی، اور زید نے بھی اسی رات میں وطی کی، پھر تا انقضائے عدت وطی نہیں کی، بعد گذرنے عدت کے پھر زید نے اپنی بیوی ہندہ سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہوگیا یا نہیں ؟

الجواب :- زید نے جو نکاح بعد انقضاء عدت طلاق محلل یعنی بعد تین حیض کے کیا وہ نکاح صحیح ہوگیا، اس سے نکاح کی صحت میں کچھ شبہ و تردد نہیں ہے۔ اور جو حرکات ناجائزہ زید سے قبل از تحلیل وبعد از تحلیل قبل نکاح سرزد ہوئی اس سے توبہ کرے[2]۔

---

[1] سورة النساء ـ ۳۰ [2] ولا بد من كون الوطؤ بعد مضى عدة الاول لو مدخولا بها، ردالمختار ص ۷۴۷ ج ۲ الا انه لم مطلقه من نكاح صحيح نافذ بها ـ اى بالثلاث ـ لو حرة الخ حتى يطأها غيره الخ الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۷۳۹ ج ۲، ظفير

ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہوسکتا ہے ؟

سوال (۵۰۰) زید نے کریماً سے نکاح کیا جب نباہ نہ ہوا تو ایک سال کے اندر طلاق دے دی، اس عرصہ میں مجامعت بھی ہوتی تھی۔ بعد عدت کے کریماً اور بکر میں نکاح ہوگیا۔ کریماً اور بکر کا رشتہ ایسا تھا جس کی وجہ سے علماء نے نکاح ناجائز قرار دے دیا، اس ناجائز نکاح کو ایک سال سے زائد ہوگیا، جدائی تو دونوں میں ہے مگر کیا طلاق کی ضرورت ہے اور بعد طلاق یا بلا طلاق کریماً کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے ؟

الجواب: ایسے نکاح میں جو کہ شرعاً باطل و فاسد ہے علیحدہ ہو جانا اور متارکت کر لینا کافی ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور عورت اگر مدخولہ ہے تو اس کو عدت پوری کرنی چاہیئے پھر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔ فقط

(بشرطیکہ اس نے تین طلاق نہ دی ہو۔ ظفیر)

باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۰۱) اگر زید اپنے پدر کے ماموں کی دختر سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب:- باپ کے حقیقی ماموں کی دختر سے نکاح جائز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات: وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ الآیۃ[1]

بیوی کے لڑکے کی منکوحہ سے نکاح

سوال (۵۰۲) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند سے تھا، اس لڑکے کا نکاح اس شخص نے ایک عورت سے کر دیا، اس لڑکے نے اس عورت کو طلاق دے دی، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا، اس نے بھی اسے طلاق دے دی اب اگر یہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ فقط بینوا و توجروا

---

[1] سورۃ النساء۔ ۴۔

الجواب :- اگر شخص مذکور اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یعنی اپنی عورت کے اوس لڑکے کی زوجہ سے جو شوہر اول سے ہے نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[۱]۔

و دلیلہ ما قال فی الشامی : ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ (الیٰ ان قال) ولا زوجۃ الربیب ولا زوجۃ الرواب۔[۲]

کتبہ رشید احمد الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمٰن

لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں | سوال (۵۰۲) زید اپنی لڑکی کی شادی اپنی بیوی کے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا ناجائز

الجواب :- درست اور جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ فقط دلیلہ ما قال اللہ تبارک و تعالیٰ : وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[۳] الآیۃ۔

حرمتِ مصاہرت کے باوجود نکاح جائز نہیں | سوال (۵۰۳) زید نے اپنے بھتیجے عمر سے اپنی لڑکی ہندہ بالغہ کا نکاح کرنا چاہا تو ہندہ نے اپنے باپ زید سے کہا کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ نہ کرو کیونکہ میں نے بچشم خود عمر کو اپنی والدہ سے زنا کرتے دیکھا ہے۔ تو زید نے یہ کہا کہ فی الواقع تو سچ کہتی ہے میں نے بھی بچشم خود دیکھا تھا اور مار پیٹ بھی کی تھی مگر اس امر کو بوجہ بے عزتی کے ظاہر نہ کیا۔ غرضیکہ ہندہ بالغہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی اور زید نے ہندہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔

آیا زید کا و والدۂ ہندہ کا پہلے آپس میں گفتگو کرنا اور بوقت نکاح کے مجمع عام میں ساکت رہنا اور حرمۃ المصاہرۃ کا اظہار نہ کرنا اور اب جبکہ ہندہ نے اپنا دوسرا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا ہے برملا اظہار کرنا شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور پہلے نکاح کو باطل کر سکتا ہے یا نہ اور نکاح ثانی جائز ہے

[۱] النساء-۴ [۲] ردالمحتار ج۲ ص۳۸۳ [۳] سورہ النساء-۴

یا نہ ۔۔؟

الجواب :۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ نہیں ہوا کہ اول تو ہندہ کو جبکہ حرمت مصاہرت کا علم تھا تو اس کے حق میں نکاح مذکور باطل ہوگا[۱]، علاوہ بریں ہندہ بالغہ تھی اور وہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی تو اس وجہ سے بھی نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ منعقد نہیں ہو سکتا[۲]۔

پس نکاح ہندہ کا جو بعد میں بکر کے ساتھ ہوا صحیح ہے ، اور والد ہندہ کا حرمت المصاہرت کو باوجود علم کے بوقت نکاح ظاہر نہ کرنا مفید جواز نکاح نہیں ہے کیونکہ جب ہندہ بالغہ خود اپنے نکاح کا عمر کے ساتھ انکار کرتی رہی تو انعقاد نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے ۔ فقط

دو خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب

سوال (۵۰۴) رکن دین میں لکھا ہے کہ دو خالہ زاد بہنیں یا ماموں زاد بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب :۔ دو خالہ زاد بہنوں کا مطلب یہ ہے کہ دو بہنوں کی لڑکیاں ہیں ایک ایک مرد کی اور ایک دوسرے کی ، وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بہنیں ہیں وہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی ہو سکتی ہیں ۔ فقط

بیوی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۵۰۵) ایک شخص اپنی سالی یعنی بیوی کی خاص سگی بہن سے جو عرصہ سے بیوہ تھی اپنی بیوی کی زندگی میں جبراً اپنا نکاح پڑھا دے اور برادری میں دوسری جگہ سے مناسب آدمی ہوتے ہوئے نکاح کرنے کو منع کرے اور بیوی کو بلا خطا شرعی چھوڑ دیوے اور طلاق دیوے اور بچوں کو بھی علیحدہ کرے ۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس سبب سے بیوی کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس کا نکاح سگی سالی سے ہو جائیگا یا نہیں بینوا

[۱] ... بحرمتہ ... رد المحتار ... [۲] ... لا یجبر البالغۃ البکر علی النکاح ... [illegible] ظفیر

الجواب :- اگر اپنی بیوی کو پہلے طلاق دے دی ہے اور اس کی عدت طلاق یعنی تین حیض گذر گئے ہیں یا اگر حیض آنا عورت کو بند ہوگیا ہو اور تین ماہ گذر گئے ہیں تو بیوی کی حقیقی بیوہ بہن سے شرعاً نکاح درست ہے ، اور اگر اپنی بیوی کو طلاق دینے سے قبل ، یا طلاق دینے کے بعد اس کی عدۃ گذرنے سے قبل بیوی کی سگی بہن سے نکاح کرے تو نکاح باطل ہوگا اور منعقد نہیں ہوگا

وحرم الجمع بين المحارم نكاحاً - اى عقداً صحيحاً - و عدةً لو من طلاق بائن (درمختار علی ہامش الشامی ص ۲۹۰ ج ۲)

ولا يجوز ان يتزوج اخت معتدته سواء كانت المعتدة عن طلاق رجعى او بائن او ثلاث او عن نكاح فاسد او عن شبهة الخ

(عالمگیری ص ۲۹۶ ج ۲)

عدت کے بعد دوسرے یا شوہر اول سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۰۶) عدت گذر جانے پر نکاح دوسرے آدمی سے کر سکتی ہے یا اپنے خاوند سے کر سکتی ہے ؟

الجواب :- عدت گذر جانے پر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھیں اور عدت گذر گئی تو بعد عدۃ شوہر سے بھی نکاح ہو سکتا ہے ، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی فقط

اور غیر مغلظہ طلاق کی عدۃ میں بھی شوہر نکاح اپنی مطلقہ سے کر سکتا ہے

ودليله : اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة وثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل

بہا ثم يطلقها اويموت عنها (عالمگیری مصری ص ۴۷۳ ج ۱)

بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی، اب بلا نکاح اس کو رکھ نہیں سکتا۔

سوال (۵۰۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دی اور پھر ایک مولوی کے مسئلہ بتلانے اور کہنے سے اوس کو گھر میں رکھ کر صحبت کی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور جبکہ وہ عورت غیر مدخولہ تھی تو اس پر طلاق بائنہ واقع ہوئی، ایک طلاق سے ہی وہ بائنہ ہو گئی[1]۔ بدون نکاح جدید کے اوس کو گھر میں رکھنا اور صحبت کرنا حرام ہے، فوراً اس کو علیحدہ کر دیا جاوے، اور اگر اس کو رکھنا ہے تو پھر نکاح کرنا چاہیئے۔ فقط

لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے

سوال (۵۰۸) زید کے حقیقی ماموں کے لڑکے سے اس کی لڑکی کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- درمختار میں ہے : وما عمة عمة امه وخالة خالته ابيه فحلال، كبنت عمه وعمته وخاله وخالته[2]، لقوله تعالى : وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[3]۔ اس سے معلوم ہوا کہ زید کے حقیقی ماموں کے پسر سے زید کی دختر کا نکاح درست ہے۔

---

[1] قال لزوجته غير المدخول بها: انت طالق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق بانت بالاولى لا الى عدة، ولذا لم تقع الثانية، بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۴ ج ۲ و ص ۶۲۶ ج ۲) ظفير

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۲۸۲ ج ۲ ظفير۔ [3] النساء - ۲۴۔

حاملہ عن الزنا کی اولاد اور اس کی شادی

سوال (۵۰۹) ایک شخص کی لڑکی مرتکب زنا ہوکر حاملہ ہوگئی، حالت حمل میں اس کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا، یہ عقد صحیح ہوا یا نہ؟ اور اس کے جو لڑکا حمل زنا سے پیدا ہوا اس کو نانا نے غنیمت سمجھا اور گود میں لے کر کھلاتا ہے، ایسے شخص سے تعلقات میل جول رکھنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ یہ عقد صحیح ہوگیا تھا کیونکہ حاملہ عن الزنا کا نکاح غیر زانی سے بھی منعقد ہوجاتا ہے، البتہ غیر زانی کو تا وضع حمل وطی درست نہیں ہے، کذا فی الدر المختار[1]۔

معلوم نہیں سائل کی غرض اور منشا اس سوال سے کیا ہے؟ کیا اس لڑکے کی پرورش کرنا کچھ گناہ سمجھ رکھا ہے، آخر اس لڑکے کا کیا قصور ہے کہ اس کی پرورش نانا نہ کرتا،

واضح ہو کہ ولد الحرام کا نسب ماں سے شرعاً ثابت ہے اور اس بچے کی پرورش ضروری ہے، اس میں کچھ گناہ نانا نے نہیں کیا۔

مزنیہ کی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوئی مزنیہ سے شادی درست ہے۔

سوال (۵۱۰) ایک عورت کا ناجائز تعلق ایک مرد کے ساتھ تھا، اس عورت نے اس مرد کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کردی، اس لڑکی کا انتقال ہوگیا قبل وطی کے، اب اس لڑکی کی والدہ اس مرد کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے کیوں کہ لڑکی کے والد نے اس کی والدہ کو طلاق دے دی ہے،

---

[1] وصح نکاح حبلیٰ من زنا لاحبلیٰ من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبہ (الیٰ قولہ) وحرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً والولد لہ ولزمہ النفقۃ (الدر المختار ص ۸۹ ج ۱)

آیا اس صورت میں اس لڑکی کی والدہ کا نکاح اسس مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اگر ناجائز تعلق اس شخص کا اس عورت سے مثل زنا وغیرہ ثابت ہے تو نکاح اس شخص کا اس عورتِ مزنیہ اور ممسوسہ بالشہوت کی دختر سے حرام اور ناجائز ہوا - پھر اگر اس شخص نے قبل وطی وقبل مس بالشہوت وغیرہ اس لڑکی کو طلاق دے دی تو اس شخص کا نکاح اس لڑکی کی والدہ سے درست ہے ، اور اگر ناجائز تعلق اس عورت کا اس مرد سے ثابت نہیں اور زنا وغیرہ امور محرمہ نہیں پائے گئے تو پھر اس کی دختر سے نکاح اس شخص کا صحیح ہوگیا اور صحیح نکاح میں بدون وطی کے بھی منکوحہ کی ماں سے ہمیشہ کو نکاح حرام ہو جاتا ہے -

درمختار میں ہے : وام زوجتہ الخ بمجرد العقد الصحیح وان لم توطاء الخ — قولہ الصحیح احتراز عن النکاح الفاسد فانہ لا یوجب بمجردہ حرمۃ المصاھرۃ بل بالوطی او مایقوم مقامہ من المس بشھوۃ الخ (شامی ص ۲۷۸ ج ۲)

وکیل کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں ، نکاح ہوا یا نہیں ؟

سوال (۵۱۱) وکیل نے دو آدمیوں کی موجودگی میں لڑکی سے وکالتِ نکاح کی اجازت لی ، اس نے ہاں کہا ، اس نے قاضی سے آکر کہا نکاح پڑھا دیا گیا لڑکی کے باپ کو جب معلوم ہوا تو اس نے آکر اپنی لڑکی کلثوم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا ، جواب میں کلثوم نے اس پورے واقعہ سے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ میں نے کسی کو اذن نہیں دیا ہے - شرع شریف میں اس نکاح کا کیا حکم ہے ؟

الجواب :- لڑکی اگر بالغ ہے اور اس نے بجواب کلامِ بکر ہوں کہا ہے

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ۲ ظفیر

جس کے شاہد ہیں تو نکاح اس کا منعقد ہوگیا، اور بعد میں انکار کرنا لڑکی کا کہ میں نے اذن نہیں دیا معتبر نہ ہوگا کہ لفظِ ہوں کہنا اس کا اولاً اذن ہے۔

قال فی الدر المختار: فان استاذن غیر الاقرب کاجنبی او ولی بعید فلا عبرة لسکوتها، بل لابد من القول۔

(درمختار علی ہوامش الشامی ج ۲ ص ۴۱۳)

فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم عزیز الرحمٰن

ایک بہن کو طلاق دلوا کر دوسرے سے شادی کردی

سوال (۵۱۲) ایک شخص نے اپنی چھوٹی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا، والدہ اس نکاح سے ناراض تھی اس نے چھوٹی لڑکی کو طلاق دلوا کر بڑی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

کیا فوراً بعد طلاق کے بڑی لڑکی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر چھوٹی لڑکی سے خلوت بھی نہیں ہوئی تھی، اور قبل خلوت اس کو طلاق دی گئی تو عدت اس پر واجب نہیں[1]، اس حالت میں اس کی بہن سے فوراً نکاح صحیح ہے، لیکن والدہ ولی نہیں اگر بڑی لڑکی نابالغہ ہے تو بدون بھائی کی اجازت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

بیوی کو طلاق دے کر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

سوال (۵۱۳) دو بھائیوں کا نکاح دو بہنوں سے ہوا تھا، اب بڑا بھائی فوت ہوگیا اس کی بیوی بالغ ہے، تو چھوٹا بھائی اپنی بیوی نابالغ کو طلاق دے کر اپنے بڑے بھائی کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها: انت طالق ثلاثاً وقعن الخ وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۶ ج ۲) ظفیر

الجواب :- اگر چھوٹا بھائی اپنی زوجۂ نابالغہ کو طلاق دے کر اس کی بڑی بہن سے نکاح کرے تو یہ درست ہے، لیکن اگر وہ چھوٹا بھائی اب بھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاوے گی، اور اگر وہ خلوۃ اپنی زوجہ نابالغہ سے کر چکا ہے تو اوس کی عدۃ پوری ہونے کے بعد اوسکی بڑی بہن سے نکاح کرے۔ فقط

حمیدہ کو نیک بتاکر نکاح کردیا، بعد میں وہ فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا، تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

سوال (۵۱۴) زید کو ایک معتبر شخص بکر نے یقین دلایا کہ حمیدہ ایک زن نہایت سلیم الطبع اور خوش اخلاق ہے، اسی بنا پر زید نے حمیدہ کو نکاح میں قبول کیا، مجلس نکاح میں نہ قاضی تھا نہ بکر، باوجود وعدہ شریک مجلس نکاح نہ ہوا۔ ایک گواہ برادرِ حقیقی حمیدہ اور ایک وکیل جو بالکل حمیدہ کے حالات سے ناواقف تھا مجلسِ نکاح میں تھے اور کوئی نہ تھا۔

بعد نکاح حمیدہ مرضِ آتشک میں مبتلا اور حرکات وسکنات میں فاحشہ وبے حیا ظاہر ہوئی، کیا نکاح ہوا اور مہر واجب ہے؟

الجواب :- جب کہ ایجاب وقبول دو گواہوں کی روبرو ہو گیا نکاح صحیح ہو گیا، عورت کے عیوب کی وجہ سے اگر زید اس کو رکھنا نہ چاہے تو طلاق دے دیوے، اور بصورتِ دخول یا خلوتِ صحیحہ مہر پورہ بذمۂ زید لازم ہے۔ اور اگر بکر نے عمداً جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا تو وہ عاصی ہوگا۔ فقط

چوتھا باب[۴]

مُحَرَّمات

یعنی

وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

پہلی فصل : حرمتِ نکاح بہ سببِ نسب

علاتی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۱۵) زید بنتِ ابن اخت علاتی را بنکاحِ خود درآورد، پس نکاحش جائز است یا نہ ؟ و برزید چہ سزا آید، شرعاً اگر آں نکاح جائز است ؟

الجواب :- بابنتِ بن اخت علاتی نکاح حرام است، و ناکح مستوجب تعزیر است، و اگر توبہ نکند و زنِ مذکور را علیحدہ نکند باو مشاربت و مواکلت و مجالست ترک کردہ شود۔

قال اللہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ الآیۃ

ای وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ[۱]

وقال تعالیٰ : فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ[۲] الآیۃ

فقط

---

[۱] دیکھئے سورۃ النساء ۴ ۔ [۲] سورۃ انعام - ۸

سوتیلی خالہ سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۱۶) سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور آیت کریمہ میں لفظ خٰلٰتُکُمْ سے کیا مراد ہے، اور لفظ جمع سے کیوں تعبیر فرمایا ہے؟

الجواب :- وَخٰلٰتُکُمْ[1] میں ہر سہ اقسام کی خالات داخل ہیں، اور سب سے نکاح حرام ہے۔ خواہ ماں کی حقیقی بہن ہو، یا باپ میں شریک یعنی علاتی بہن ہو، یا ماں میں شریک یعنی اخیافی بہن ہو۔ ھکذا فی کتب التفسیر والفقہ[2]۔

حقیقی بھانجہ اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۱۷) ماموں حقیقی کو اپنے بھانجہ حقیقی کی بنت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اور چچا حقیقی کو اپنے ابن الاخ حقیقی کی بنت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- واضح ہو کہ قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں جو ارشاد ہے: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[3] اس سے یہ مراد ہے کہ خواہ بھائی اور بہن کی بنات صلبیہ ہوں یا ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد ہو،

پس جیسے بھانجی سے نکاح حرام ہے بھانجہ کی دختر سے بھی نکاح حرام ہے نیچے تک، اور جیسے بھتیجی حرام ہے بھتیجہ کی دختر بھی حرام ہے وان سفلت،

پس عدم جواز نکاح ساتھ بنت ابن الاخت کے یا بنت ابن الاخ کے نص قطعی سے ثابت ہے اس میں کسی کا اہل حق میں سے خلاف نہیں ہے۔

تفسیر خازن میں ہے:

---

[1] سورۃ النساء۔ ۴ [2] دخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن الخ والعمات والخالات المتفرقات (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳) [3] سورۃ النساء، ۴۔ ۲ نمبر

والبنت عبارة عن كل انثى رجع نسبها اليك بالولادة بدرجة او درجات ، الى ان قال قوله تعالى وبنات الاخ اى حرمت عليكم بنات الاخ الخ، وبنات الاخت وهى عبارة عن كل امرأة لاخيك او لاختك عليها ولادة برجع نسبها الى الاخ او الاخت . فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ و الاخت وان سفلن الخ

(خازن ص ۴۰۴ جلد اول)

علاتی بہن کی پوتی حرام ہے

سوال (۵۱۸) زید اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے ، نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- تمام مفسرین اور علماء اہل سنت وجماعت اس پر متفق ہیں کہ آیۃ کریمہ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[1] سے ہر قسم کی بہن کی ، ولادت اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے ۔ یعنی خواہ بہن عینی حقیقی ہو یا علاتی یعنی صرف باپ میں شریک ہو ، یا اخیافی یعنی صرف ماں میں شریک ہو ۔

پس اگر سوتیلی بہن سے علاتی یا اخیافی بہن مراد ہے تو اس کی پوتی سے نکاح قطعاً حرام ہے ۔ كذا فى عامة كتب الفقه[2] ۔ فقط

ایک شوہر سے لڑکا ہو ، دوسرے شوہر سے لڑکی ان میں نکاح جائز نہیں ۔

سوال (۵۱۹) زینب کے دو نکاح ہوئے ، پہلے شوہر متوفی سے دو لڑکے اور شوہر ثانی موجودہ سے دو لڑکیاں ہیں ۔ آیا ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

---

[1] سورة النساء ۔ ۲ ۔ [2] ودخل فيه الاخوات المتفرقات وبناتهن وبنات الاخوة المتفرقين والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم يشمل الكل (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفير

الجواب :- وہ دونوں لڑکے اور لڑکیاں بھائی بہن ہیں، ان میں باہم نکاح جائز نہیں ہے۔[1]

محرمات نکاح فاسد ہے یا باطل؟ | **سوال** (۵۲۰) اگر کسی نے اپنے محارم سے نکاح کیا ہو تو وہ نکاح فاسد ہوگا یا باطل؟

الجواب :- وہ نکاح باطل ہے اور اگر فقہاء نے کہیں اس پر اطلاق فاسد کا کیا ہے تو اس سے مراد بھی باطل ہے۔

علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں | **سوال** (۵۲۱) زید کے خسر کے دو بیوی ہیں، ایک بیوی سے جو لڑکی ہے وہ زید سے منسوب ہے، اور دوسری بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے زید کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں، یعنی زید کے لڑکے کا نکاح اپنی سوتیلی خالہ سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- زید کے خسر کی دونوں لڑکیاں جو زید کے خسر کی دو زوجہ کے بطن سے ہیں وہ دونوں لڑکیاں علاتی بہنیں یعنی باپ شریک بہنیں ہیں۔ پس زید کے پسر کا نکاح اس کی خالہ علاتی سے درست نہیں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ[2] اس آیت سے ہر قسم کی خالہ کی حرمت ثابت ہے، یعنی عینی و علاتی و اخیافی ہر قسم کی خالہ سے نکاح حرام ہے۔[3]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ : وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ (سورۃ النساء ۴) [2] سورۃ النساء ۴۔

[3] دخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن وبنات الاخوۃ المتفرقین والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم یشمل الکل (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفیر

بہن کی نواسی سے نکاح درست نہیں

سوال (۵۲۲) کیا فرماتے ہیں علماء کہ زید کے عقدِ نکاح میں ہندہ اور رضیہ دو عورتیں تھیں، ہندہ کے بطن سے ایک بیٹی مخدومہ پیدا ہوئی اور رضیہ کے بطن سے ایک بیٹا بکر پیدا ہوا، اب مخدومہ کی سگی نواسی سے بکر کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب :- مخدومہ کی نواسی سے بکر کا نکاح درست نہیں ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الْاَخِ[1] الآیۃ، ای حرمت علیکم،

فقط واللہ اعلم

نکاح فاسد و باطل کا فرق

سوال (۵۲۳) نکاح فاسد و باطل میں کیا فرق ہے؟

الجواب :- اس بارے میں اقوال فقہاء مختلف ہیں

محقق ابن ہمام فرماتے ہیں کہ

"نکاح باطل و فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے"

اور بعض کتب سے فرق ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ شامی میں اس کی تفصیل موجود ہے من شاء فلیراجع الیہ[2]۔

اخیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۲۴) امینہ کے شوہر عظیم نے انتقال کیا، ایک دختر سائرہ چھوڑی، سائرہ کی شادی محمد سے ہوئی، محمد کے نطفہ سے ایک لڑکی سکینہ پیدا ہوئی۔ امینہ نے ایامِ عدت گذر جانے کے بعد عثمان سے عقدِ ثانی کیا، عثمان کے نطفہ سے عبدالکریم پیدا ہوا۔ اب عبدالکریم

---

[1] سورۃ النساء، ۴۔ فیدخل فیہن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت ان سفلن۔ (تفسیر خازن ص ۴۰۴ ج ۱) [2] فیہ، انہ لا فرق بین الفاسد والباطل فی النکاح، بخلاف البیع، کما فی نکاح الفتح، لکن فی البحر عن المجتبیٰ: کل نکاح اختلف العلماء فی جوازہ کالنکاح بلا شہود، فالدخول فیہ موجب للعدۃ، و اما نکاح (باقی برصفحہ دیگر)

کا نکاح محمد کی لڑکی سکینہ سے ہوگیا ہے، کیا یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا شرعاً جائز ہے یا کیا ؟

الجواب :- یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا قطعی حرام اور ناجائز ہے، بنات الاخت کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے اور ہر سہ قسم کی اخت اس میں شامل ہے، عینی ہو یا علاتی یا اخیافی کما فی عامۃ کتب الفقہ والتفسیر ۔ قال فی المدارک : قولہ تعالیٰ وَاَخَوَاتُکُمْ لاب وام او لاب او لام وَعَمّٰتُکُمْ من الاوجہ الثلاثۃ وَخٰلٰتُکُمْ کذالک وَبَنَاتُ الْاُخْتِ کذلک[۱] الخ

وھٰکذا فی الجلالین وغیرہ من کتب التفاسیر۔ فقط

سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۲۵) سوتیلی بہن سے جو دوسرے باپ سے ہو نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- جائز نہیں ہے۔ لقولہ تعالیٰ : وَاَخَوَاتُکُمْ ای حرمت علیکم[۲] الآیۃ

بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۵۲۶) بھانجی یا بھتیجی کی لڑکی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- جیسا کہ بھانجی اور بھتیجی حقیقی سے نکاح حرام ہے ان کی دختر سے بھی حرام ہے، کیوں کہ لفظ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[۳] نیچے تک جملہ اولادِ اخ واخت و اولاد اولادِ اخ واخت کو شامل ہے۔

(حاشیہ کا بقیہ) منکوحۃ الخیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لایوجب العدۃ الخ (ردالمحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲)، [۱] دیکھیے آیت وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ الخ تفسیر مدارک التنزیل ص ۱۶۹ ج ۱

[۲] سورۃ النساء ۴ - وَاَخَوَاتُکُمْ لاب وام او لاب او لام (مدارک التنزیل ص ۱۶۹ ج ۱)

[۳] سورۃ النساء ۴ - ۴

كما في تفسير الخازن:

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وهي عبارة عن كل امرءة لاخيك او لاختك عليها ولادة يرجع نسبها إلى الاخ او الاخت فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ والاخت وإن سفلن[۱] الخ ؛ فقط

سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۵۲۷) زید کا عقد اس کی تیلی بہن کی پوتی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

صورت یہ ہے کہ بکر نے اول ایک عقد کیا جس سے ہندہ پیدا ہوئی اور ہندہ سے خالد اور خالد سے سلیمہ پیدا ہوئی، بعد اس کے بکر نے ایک اور عقد کیا، اس سے زید پیدا ہوا، آیا زید کا عقد سلیمہ سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- زید کا نکاح اس صورت میں سلیمہ سے درست نہیں ہے، حرام قطعی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ[۳] الآیۃ

نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں۔

سوال (۵۲۸) زید نے حقیقی نواسی سے عقد کیا تو زید کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور جو لوگ اس کے معاون ومددگار رہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:- نواسی حقیقی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور یہ نص قطعی سے ثابت ہے[۳]، لہذا مرتکب اس فعل شنیع کا فاسق وفاجر ہے اور اگر وہ توبہ

---

[۱] تفسیر خازن ص ۱/۴۰۳ [۲] سورۃ النساء ۴ [۳] حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ (سورۃ النساء ۴) والبنت عبارۃ عن كل انثى رجع نسبها اليك بالولادۃ بدرجة او درجات تفسیر خازن ص ۴۰۳ ج ۱) ؛ ظفیر

نہ کرے اور اس کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے متارکت و مقاطعت لازم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار رہیں اور اس کا ساتھ دیتے ہیں وہ بھی فاسق ہیں، اعانت معصیت بھی معصیت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[1] فقط

سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ | سوال (۵۲۹) زید و عمرو دونوں سوتیلے بھائی ہیں، یعنی ایک باپ اور دو ماں سے، تو زید کی نواسی کا نکاح عمر سے کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- تینوں قسم کے بھائی یعنی عینی، علاتی، اخیافی بھائی کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ[2]

علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے | سوال (۵۳۰) اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب:- علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے، کما فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وتدخلن فیھن بنات اولادھن[3] ـــــ وفی الدر المختار: حرم الخ وفرعہ الخ و بنت لغیہ واختہ وبنتہا الخ[4] ـــ ـ وایضاً فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَأَخَوَاتُكُمْ من جہۃ الاب والام الخ[5] فقط

بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں | سوال (۵۳۱) بہشتی زیور میں ہے کہ بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں، یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہ؟

---

[1] المائدہ ۱۔ [2] سورۃ النساء ۴۔ [3] دیکھئے تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص۷۳ ۔

[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۱ ج۲ [5] تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص۷۳ ۔ ظفیر

الجواب :- یہ مسئلہ بھی صحیح ہے کہ عورتوں کو اپنے بھتیجہ عینی و علاتی و اخیافی اور بھانجہ حقیقی و علاتی و اخیافی سے نکاح جائز نہیں[1] البتہ چچا زاد بھائی و بہن کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔ فقط

چچیرے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ | سوال (۵۳۲) حامد کے دو لڑکے بکر و عمر ہیں اور بکر کا لڑکا زید، اور عمر کا لڑکا الیاس ہے۔ آیا زید کا نکاح الیاس کی لڑکی سے ہو سکتا ہے؟ جن کا آپس میں چچا بھتیجی کا رشتہ ہے۔

الجواب :- ہو سکتا ہے یہ صورت اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے

علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے | سوال (۵۳۳) میاں بھائی کی دو زوجہ بی جان و عمدہ بی بی ہیں۔ بی جان سے ایک لڑکا محبوب اور عمدہ بی سے ایک لڑکی مسماۃ حشمت اس کی لڑکی معصوم بی اس کی لڑکی قطب بی ہے۔ محبوب کا نکاح قطب بی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- مسماۃ قطب بی محبوب کی بہن علاتی حشمت بی کی نواسی ہے لہذا نکاح محبوب کا مسماۃ قطب بی سے حرام قطعی ہے قال اللّٰہ تعالیٰ۔ وبنٰت الاخ وبنٰت الاخت[3] الایۃ پس جیسے بہن سے نکاح حرام ہے۔ بہن کی اولاد اور اولادِ اولاد سے بھی نکاح حرام ہے اور یہی مراد ہے بنات الاخت سے اور اخت میں تینوں قسم کی اخت داخل ہیں۔ یعنی علاتی اخیافی[4]

---

[1] حرم علی المتزوج ذکرا کان او انثیٰ اصلہ و فرعہ علا او نزل و بنت اخیہ واختہ و بنتہا (در مختار) کما یحرم علیہ تزوج بنت اخیہ یحرم علیہا ابن اخیہ وھکذا الخ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) [2] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[3] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[4] دیکھئے تفسیر خازن ص ۴۰۴ ج ۱ ظفیر

لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۴۰) ۱۔ نانا کی بیوہ سے جو کہ دوتے (نواسے) کی نانی ہو بلکہ دوسری کوئی غیر عورت ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ اگر دوتے یعنی پسر دختر کے دوسرے بھائی کے ساتھ کہ وہ بھی پسر دختر ہے اُس عورت بیوہ مذکورہ کے ساتھ ایجاب و قبول شرعی ہو چکا ہو تو اگر نانا ایسی عورت مخطوبہ پسر دختر خود کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ؟۔

نانا کی بیوہ سے نکاح درست نہیں

۳۔ اگر نانا شیخ فانی ہو اور وہ اپنا نکاح کسی عورت سے محض خدمت کے لئے کرے اور مجامعت پر قادر نہ ہو تو بعد وفات نانا کے اُس عورت سے کیا نکاح جائز ہے!۔

ولا تنکحوا کی تفسیر

۴۔ اس عبارت تفسیر مولانا ابو سعودؒ کا کیا مطلب ہے جو بذیل آیت ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم الآیہ ہے؟۔

الجواب:۔ ۱۔ حرام ہے بقولہ تعالیٰ ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم من النساء[1] الآیۃ (سورۃ النساء، ۳۔) وقال فی العالمگیریہ. نساء الاٰباء والاجداد من جہۃ الاب او الام وان علوا فہؤلاء محرمات علی التابید نکاحاً و وطیاً[2] الخ

۲۔ اگر ایجاب و قبول نکاح کا ہو چکا تھا یعنی نکاح شرعی حسب قاعدہ شرعیہ ایجاب و قبول کے ساتھ ہو چکا تھا تو نانا کا نکاح زوجہ پسر دختر خود سے فاسد اور حرام اور ناجائز ہے اور اگر خطبہ ہوا تو نانا سے نکاح اوس مخطوبہ پسر دختر کا جائز ہے۔

۳۔ ایسی حالت میں بھی پسر دختر کا نکاح اپنے نانا کی منکوحہ سے درست نہیں۔ کما مر فی الجواب الاول۔

۴۔ جو کچھ حاصل اس عبارت ابو السعودؒ کا ہے وہی مذہب ہے جمہور کا اور حنفیہ کا کہ نکاح اگر صحیح ہوا تو نفس نکاح موجب حرمت۔ اور اگر فاسد ہو تو بعد

[2] عالمگیری مصری ص ۲۶۱ ظفیر

وطی و مایجری مجراہ حرمت ثابت ہو گی۔ قال فی العالمگیریہ خلوتزوجہا نکاحًا فاسدًا لا تحرم علیہ امہا بمجرد العقد بل بالوطی کذا فی البحر[1]۔ پس اگر پسر دختر کی منکوحہ کے ساتھ نانا نے نکاح کیا تھا تو نکاح فاسد تھا، اور اگر مخطوبہ کے ساتھ کیا تھا تو صحیح ہوا اور شیخ ضعیف کے حق میں تحرک قلب یا ازدیاد تحرک قلب قائم مقام شہوۃ کے ہے[2]

منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۵) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن وہ عورت ابھی تک والدین ہی کے گھر میں تھی اور کوئی دخول وغیرہ زید کا اس کے ساتھ نہیں ہوا تھا کہ عمر اوسے اغوا کر کے لے گیا۔ عرصہ دراز تک منکوحہ زید عمر کے یہاں رہی اور عمر سے اوس عورت کے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو زید یا زید کا بھائی ان لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ دونوں لڑکیاں نسب میں کس کی طرف منسوب ہوں گی؟۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے لان للعقد حکم الوطی حتی لو نکح مشرقی بمغربیۃ یثبت نسب اولادہا منہ الخ وفیہ فی ثبوت النسب وقد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینہما سنۃ فولدت لستۃ اشہر منذ تزوجہا الخ[3]

الغرض جب کہ شرعًا فراش ثابت ہے اور اولاد زید کی منکوحہ زید کی طرف منسوب ہے اور اس سے ثابت النسب ہے تو زید کا نکاح اپنی اولاد سے درست نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زید کا بھائی بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ

---

[1] دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۳/۱ [2] حد الشہوۃ فی المرأۃ نحو شیخ کبیر تحرک قلبہ او زیادتہ۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۲۸۶/۲

[3] الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۲۶۰/۲۔ ظفیر۔

لڑکی زید کے بھائی کی بھتیجی ہوئی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاھر الحجر [۱]۔ فقط۔

علاتی بہن کی اولاد سے نکاح

سوال (۵۳۶) ایک شخص خلیل خان نے اپنے سوتیلے بھانجے مروان خان کی پوتی سے نکاح کیا ہے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں، بھانجہ سے مراد یہ ہے کہ مروان خلیل خان کی علاتی بہن کا بیٹا ہے رخصت ابھی تک نہیں ہوئی ہے فریقین کا قول ہے کہ خواہ نکاح جائز نہ ہو تو ہم زنا ہی کرائیں گے شرعاً کیا حکم ہے ؟۔

الجواب :۔ علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ عینی بہن کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نساء محرمات کے بیان میں فرمایا وبنات الاخ وبنات الاخت وفی تفسیر المدارک واخواتکم لاب وام اولاب اولام وعماتکم من الاوجہ الثلاثة وخالاتکم کذلک وبنات الاخ کذلک وبنات الاخت کذلک [۲] الخ۔ وفی الخازن ۔۔۔۔۔ وبنات الاخ وبنات الاخت وھی عبارة عن کل امرأة لاخیک او لاختک علیھا ولادة ویرجع نسبھا الی الاخ او الاخت فیدخل فیھن جمیع بنات الاخ والاخت وان سفلن الخ (خازن ص ۳۶۰ ج ۱)

اس عبارت اخیرہ کا مطلب صاف یہ ہے کہ بھائی اور بہن عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی ان کی اولاد نیچے تک حرام ہے۔ پس علاتی بھانجہ کی پوتی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور حرمت اس کی نص صریح قطعی سے ثابت ہے۔ جو شخص مرتکب اس کا ہوگا فاسق وفاجر وعاصی ہے۔ اور فریقین کا قول بمقابلہ حکم شریعت کے کہ گو عقد حرام ہی کیوں نہ ہو الخ سخت معصیت اور دلیری ہے

[۱] مشکوٰۃ شریف۔ ظفیر۔ [۲] مدارک ص ۱۶۹ ج ۱۔

ان کو فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئے اور لڑکی کو رخصت نہ کرنا چاہئے کہ وہ نکاح نہیں ہوا اور اگر وہ اس فعل سے توبہ نہ کریں اور لڑکی کو رخصت کردیں تو اہل برادری کو ان سے متارکت کردینی چاہئے جو لوگ شریک اور معاون ہوں گے وہ سب فاسق اور گنہ گار اور شریعت کا مقابلہ کرنے والے سمجھے جاویں گے اور ایسی دلیری سے شریعت غرار کے مقابلہ میں خوف کفر ہے۔ فی الفور سب کو تائب ہو جانا لازم ہے۔ اور اس نکاح کو باطل سمجھیں وہ نکاح ایسا ہی ہے جیسا اپنی ماں بیٹی بہن سے کوئی شخص نکاح کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واللہ ولی التوفیق۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مفتی مدینہ عربیہ

دوسری فصل حرمت نکاح

بہ سبب مصاہرت

جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز نہیں | سوال (۵۲۷)

بکر نے ایک بالغہ لڑکی کی پستان کو بہ نظر شہوت چھوا یعنی مس کیا جماع نہیں کیا اس لڑکی کا نکاح بکر کے فرزند سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ اس صورت میں بکر کے فرزند کا نکاح اس لڑکی سے درست نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[1] والشامی۔ فقط

ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے | سوال (۵۲۸)

اگر اپنی بیوی بوجہ لمس یا قبلہ بالشہوۃ اپنی ساس یا سالی سے کرنے سے حرام ہو جائے تو تجدید نکاح سے حلال ہو جاتی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے؟

الجواب :۔ ساس کے مس بالشہوت علیٰ شرائطہ کرنے سے زوجہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے علیحدہ کرنا اس کا واجب ہے اور پھر کبھی وہ نکاح میں نہیں آسکتی[2] اور سالی کو مس باشہوۃ کرنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے زوجہ حرام نہیں ہوتی[3]۔

جس نے سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی | سوال (۵۲۹) ہندہ پر بہ تہمت

---

[1] وحرم ایضاً بالصھریۃ اصل مزنیتہ الخ واصل ممسوستہ بشھوۃ الخ واصل ماستہ الخ وفروعھن مطلقاً (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطء فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط قولہ بشھوۃ ای ولو من احدھما۔ قولہ مطلقاً یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۵ ج ۲) [2] ایضاً [3] وفی الخلاصۃ وطئ اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ ای لا تثبت حرمۃ المصاہرۃ (ردالمحتار فی المحرمات ص ۳۷۶ ج ۲) ظفیر

لگائی جاتی ہے کہ اس کے بہنوئی نے اس کی چھاتی پر کرتہ اتار کر ہاتھ پھیرا ہے صرف زید کی جو مسماۃ کے شوہر کا حقیقی بھائی ہے۔ یہ شہادت ہے۔ اس شہادت کو مانتے ہوتے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آیا۔ اور ہندہ اپنے شوہر پر حرام تو نہیں ہوئی؟

الجواب:- ہندہ کے بہنوئی نے اگر یہ حرکت ہندہ کے ساتھ کی بھی ہو تو ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ کوئی وجہ حرمت کی اس میں پائی نہیں گئی[1] علاوہ بریں ایک شخص کے قول سے یہ تہمت ثابت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر شوہر بھی خود اس فعل کو دیکھتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی۔ باقی اگر ہندہ اور اس کے بہنوئی میں درحقیقت ایسا معاملہ ہوا ہے تو وہ دونوں گنہ گار رہوتے توبہ کریں یہی اس کا کفارہ ہے۔

سوال (۵۰۴) ایک | لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا اگر دو عادل گواہ نہیں ہیں تو کیا حکم ہے

شخص اپنے لڑکے کی بیوی کے پاس زنا کرنے کی نیت سے دو رات گیا جب دوسری رات شخص مذکور بی بی مذکورہ کے سینہ کی طرف ہاتھ پہنچانے لگا تو عورت نے نیند سے بیدار ہو کر شور کیا لوگ جمع ہو گئے اور یہ فعل ایک مولوی کے سامنے ثابت ہو گیا اس وقت وہ مولوی ان باتوں سے انکار کر رہے ہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:- اگر وہ شخص یا اوس کا پسر مس بالشہوۃ سے انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عدول کی شہادت سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہو تو حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ ان حقوق میں سے ہے جس میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت

---

[1] و لذا لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیہ و جاز لہ وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔

در مختار میں ہے۔ وَلِغَیرِہَا مِنَ الحُقُوقِ سَوَاءٌ کَانَ الحَقُّ مَالاً اَوْ غَیرَہٗ کَنِکَاحٍ وَطَلَاقٍ الخ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَأتَانِ[1] الخ وَفِی بَابِ المُحَرَّمَاتِ مِنْہُ فَاِنْ ادَّعَتِ الشَّھْوَۃَ الخ وَاَنْکَرَھَا الرَّجُلُ فَھُوَ مُصَدَّقٌ لَاھِیَ[2] در مختار ملخصاً فقط

سوال محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے وطی کی ہندہ حرام نہیں ہوئی

(۱۴۱۵) ہندہ صغیرہ کا نکاح اوس کے اولیاء نے ایک شخص بالغ سے کر دیا اور یہ شخص بالغ ہندہ کی ماں کے پاس رہنے لگا اور اس قدر خلط ملط اس شخص کا ہندہ کی ماں سے ہوا کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ یہ شخص ہندہ کی ماں سے صحبت کرتا ہے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا چھ ماہ بعد اس نے بھی ہندہ کو نکال دیا پھر ہندہ بالغہ ہو گئی ہندہ نے تیسرے شخص سے نکاح کیا اوس نے ہندہ سے صحبت کی پھر اس نے بھی ہندہ کو نکال دی اور طلاق دے دی۔ آیا محض لوگوں کے گمان سے ہندہ کے شوہر اول پر حرمت ابدی ثابت ہو گی یا نہیں اور دوسرا عقد صحیح ہوا یا نہ دوسرے شخص نے جو ہندہ کو اپنے گھر سے نکال دیا اور طلاق دینا معلوم نہیں محض نکال دینے سے ہندہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔ الغرض دوسرا اور تیسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں اب شوہر اول نے ہندہ کو طلاق بھی دے دی ہے تو اس صورت میں عدت ختم ہونے پر ہندہ اپنا نکاح چوتھے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ محض گمان سے ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہو گی[3] اور بدون شوہر اول کے طلاق دینے کے جو دوسرا اور تیسرا نکاح ہوا وہ باطل ہوا اور اگر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۵/۴۔ ظفیر

[2] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۸۹/۲۔ ظفیر۔

[3] الیقین لا یزول بالشک، وہ اقرار کرے یا شرعی گواہ ہوں، یوں گمان سے کچھ نہیں ہوتا۔ ظفیر

کسی نے ان میں سے صحبت کی تو وہ حرام فعل ہوا توبہ کریں[1] اب جب کہ شوہر اول نے طلاق دے دی اور اس نے دخول و خلوت بھی نہ کیا تھا تو بلا عدت کے دوسرے شخص سے ہندہ کا نکاح صحیح ہے، فقط

صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۴۲) زید نے اپنے صلبی لڑکے کی زوجہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اہل اسلام نے زید سے کہا کہ یہ تیرے واسطے حرام ہے اس کو چھوڑ دے اور توبہ کر۔ زید نہ اس عورت کو چھوڑتا ہے نہ توبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص سے میل جول رکھنا اور اپنے گورستان میں دفن کرنا اور میت کو غسل دلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اپنے صلبی پسر کی زوجہ سے نکاح قطعاً حرام ہے اور وہ محرمات ابدیہ سے ہے کبھی بھی نکاح اس سے جائز نہیں ہو سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ. وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ[2] "اور حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی زوجات" پس نکاح مذکور باطل ہوا اور شخص مذکور لائق تعزیر اور تنبیہ کے ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس عورت کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے اور کسی قسم کا میل اس سے نہ رکھنا چاہئے اور مردہ شوئی وغیرہ کی خدمت بھی اس سے نہ لی جاوے۔

جوان داماد اور ساس دونوں ایک چادر میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں

سوال (۵۴۳) جوان داماد اور جوان ساس شب کو ایک چارپائی پر اوپر سے ایک ہی

---

[1] و یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذلک المعتدة الخ ولو تزوج بمنکوحة الغیر وہو لا یعلم انہا منکوحة الغیر فوطئہا تجب العدة وان کان یعلم انہا منکوحة الغیر لا تجب حتی یحرم علی الزوج وطئہا (عالمگیری کشوری باب المحرمات قسم سادس ص ۲۸۸ ج ۲) ظفیر

[2] سورۃ النساء ۔ ۳۔

چادر اوڑھے ہوتے سوتے اور وہ معمولی کپڑے پہنے ہوتے تھے۔ چند شب تک ایسا ہوا۔ شہوت ہونے نہ ہونے کی ابھی اس لئے تحقیق نہیں کی گئی کہ شاید مضاجعت میں اس کی ضرورت نہ ہو۔ آیا مضاجعت کا یہ حکم ہے کہ اس کا موجب حرمت ہونا تحقیق شہوت پر موقوف ہے یا یہ حکم ہے کہ مثل بعض صور تقبیل کے یہ موجب حرمت ہے اِلّا ان یتیقن بعدم الشہوۃ۔ پھر اس تیقن کا شرعاً کیا ذریعہ ہے آیا حلف یا کچھ اور؟

الجواب: مضاجعت میں سوائے اس کے کہ مس ہے اور کوئی یقینی امر نہیں ہے یعنی معانقہ یا مباشرۃ فاحشہ ضرور نہیں ہے۔ اور مس میں حکم حرمت مصاہرت شہوت کے ساتھ ہوتا ہے اور عدم شہوت میں قول ان کا بحلف مصدق ہے مگر جب کہ انتشار وغیرہ معلوم ہو تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی کما فی الشامی۔ ولم یذکر المس وقدمنا عن الذخیرۃ ان الاصل فیہ عدم الشہوۃ مثل النظر فیصدق اذا انکر الشہوۃ الا ان یقوم الیہا منتشراً ای لان الانتشار دلیل الشہوۃ الخ[1]

سوال (۵۴۴) بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھودیا کیا حکم ہے

شخصے درحالت شہوت دختر خود را کہ زوجہ خود پنداشتہ بگرفت چوں معلوم نمود کہ دختر اوست نہ زوجۂ او فوراً دست برداشت زوجہ اش بروحرام خواہد شد یا نہ؟

الجواب: در مختار میں ہے وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیہا عریانۃ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا وفی الشامی قولہ فدخلت فراش ابیہا کنی بہ من المس والا فمجرد الدخول فی الفراش بغیر مس لا یعتبر شامی ص ۲۸۲ ج ۲[2]۔ اس روایت سے معلوم ہوا

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۰ ج ۲۔ ظفیر

[2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۹ ج ۲۔ ظفیر

کہ حالت شہوت میں بلا حیلولۃ مس کرنا دختر مشتہاہ کو حرام کرتا ہے اس کی ماں کو یعنی اپنی زوجہ کو۔

باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۴۵) ایک مرد نے ایک عورت سے عقد کیا، نہ خلوت ہوئی نہ اس کو مرد نے دیکھا اور نہ اس کے گھر آئی اور اس کو طلاق دے دی بعد طلاق اس کے اس کا لڑکا عقد کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- نہیں کر سکتا ہے[3] (ارشاد ربانی ہے۔ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم۔ سورۃ النساء - ۴۔ ظفیر)

منکوحہ کی ماں سے نکاح

سوال (۵۴۶) عمر نے ہندہ کی صغیرہ لڑکی سے نکاح کیا مگر جامعت نہیں کی۔ تھوڑے عرصہ بعد ہندہ بیوہ ہوگئی۔ ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا اور اولاد پیدا کی اولاد ولد الحلال ہوگی یا نہیں؟

الجواب :- عمر کا نکاح ہندہ سے کسی حال میں اور کسی وقت درست نہیں۔ اور اولاد جو ہوئی ولد الحرام ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ[1]۔

لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر

سوال (۵۴۷) از زوجہ ابن نکاح حرام است دائماً یا بعد طلاق یا وفات او جائز است ونیز از زوجہ ابن الاخ بعد موت او نکاح جائز است یا نہ؟

الجواب :- از زوجہ ابن نکاح حرام است دائماً[2] واز زوجہ ابن الاخ بعد موت او وبعد عدت نکاح جائز است۔

---

[1] وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا اولا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۲ ج ۲)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۲ ج ۲۔ ظفیر

[3] وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم (نساء - ۴) ظفیر

کسی نے ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی کیا کرے | سوال (۵۴۸) زید نے اپنی دختر مسماۃ ہندہ کا عمر کے ہمراہ نکاح کر دیا تھا مگر اب تک ہندہ رخصت ہو کر عمر کے گھر نہیں گئی تھی اور عمر زید کے گھر آتا جاتا تھا اس اثنار میں عمر نے زید کی عورت کے ساتھ زنا کیا۔ ایک مرد اور دو عورتیں بھی دیکھ رہی تھیں بعد ازاں عمر شرمندگی کے باعث غیر ملک کو چلا گیا جو آج تک بہ انقضائے عرصہ دس گیارہ سال کے مفقود الخبر ہے۔ اور مزنیہ پہلے بھی اقرار کرتی تھی اور اب بھی اپنے اقرار پر قائم ہے کہ میرے ہمراہ میرے داماد نے فعل بد کیا ہے اور گواہان مذکور بھی اب تک اپنے قول پر قائم ہیں اب ہندہ کا نکاح عمر کے ہمراہ باقی ہے یا بوجہ حرمت مصاہرت کے رفع اور فسخ ہو گیا اور زوج آخر کے ہمراہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- در مختار میں ہے۔ و بحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج باٰخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1] الخ قولہ الا بعد المتارکۃ ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیۃ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[2] الخ پس واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں بلا تفریق قاضی یا متارکۃ شوہر ہندہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی البتہ اس وجہ سے کہ عمر مفقود الخبر ہو گیا ہے بر بنار مذہب امام مالکؒ جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے مفقود ہونے کے وقت سے چار برس کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے قولہ خلافاً لمالکؒ فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین (الی ان قال) یقول القہستانی لو افتی بہ فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن[3] الخ اور

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۹/۲ ظفیر [2] رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹/۲۔ ظفیر [3] رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶/۳ ظفیر

کتب فقہ مالکیہ میں ہے وزوجۃ المفقود الیٰ قولہ فیرفع لقاضی و الوالی و والی الماء و الا فلجماعۃ المسلمین فیؤجل الحر اربع سنین ثم اعتدت کالوفاۃ ولا یحتاج فیہما الاذن من الحاکم۔ فقہ مالکیہ۔ (دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ ص ۲۲) ظفیر

جس عورت کو شہوۃ سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۴۹)

عمر نے ایک عورت کے ہاتھ کو بشہوت چھوا تو عمر کا نکاح اس عورت کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عمر کا نکاح اس صورت میں اس ممسوسہ بالشہوت کی پوتی سے درست نہیں ہے کما فی رد المحتار قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبا و رضاعا و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسبا و رضاعا[1] الخ

بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے | سوال (۵۵۰)

نتھو نے اپنے بیٹے فتو کی زوجہ سے فعل ناجائز کرنا چاہا اور زوجہ فتو پر نتھو اس قدر قادر ہو گیا کہ اس کو ننگی کر کے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا مگر چونکہ عورت کی منشا نہیں تھی اس بات پر قادر نہ ہو سکا جیسے سوئی میں دھاگہ پڑا ہوا ہو اور یہ امر کہ ایسا نہیں ہوا از بانی زوجہ فتو کی معلوم ہوا۔ اب اس عورت کا نکاح فتو سے جائز رہا یا نہیں۔ اور فتو یا اس کی زوجہ کے معاف کرنے سے نتھو کا یہ گناہ معاف ہو جاوے گا یا نہیں۔ نیز والدہ فتو نے بھی شہادت دی کہ ارادہ تھا مگر یہ فعل ہونے نہیں پایا۔ سوائے اس کے اور کوئی شہادت نہیں ہے؟

الجواب:۔ حرمت مصاہرت محض مس بالشہوۃ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے پس اگر دخول فرج داخل میں بھی نہ ہوا ہو تب بھی صورت

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ظفیر

مذکورہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی[1] اور فتو کی زوجہ فتو پر حرام ہوگئی فتو کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کردے البتہ اگر فتو کو اس فعل کا یقین نہ ہو اور نہ دو گواہ اس فعل کے موجود ہیں تو محض عورت کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی اور علیحدہ کرنا اس عورت کا فتو کے ذمہ لازم نہ ہوگا[2] باقی اگر در حقیقت ممتو سے یہ فعل حرام ہوا ہے تو فتو کے معاف کرنے سے یا عورت کے معاف کرنے سے اس کا گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کا گناہ ہے۔ البتہ اگر ممتو نے توبہ کر لی ہوگی تو جو گناہ اللہ کا ہوا وہ معاف ہو جاوے گا اور جو فتو کی حق تلفی ہوئی وہ فتو کے معاف کرنے سے معاف ہو جاوے گی۔

بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۵) زید نے ہندہ بیوہ سے نکاح کیا۔ ہندہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے ساتھ آئی۔ زید نے اس لڑکی سے صحبت کی لیکن بوجہ نابالغہ اور مقام تنگ ہونے دخول نہیں ہوا۔ لیکن زید نے دخول ہو جانے کی کوشش بہت کی تو ہندہ زید کی نکاح میں رہی یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی منکوحہ زید پر حرام ہوگئی اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔[3]

---

[1] و حرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیۃ و اصل ممسوسۃ بشہوۃ و اصل ماسۃ الخ و فروعہن مطلقا و العبرۃ بشہوۃ (درمختار) قولہ مطلقا یرجع الی الاصول و الفروع ای و ان علون و ان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۵/۲) ظفیر۔

[2] و ثبوت الحرمۃ بلمسہا مشروط بان یصدقہا و یقع فی اکبر رایہ صدقہا و علی ہذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لا تحرم علی ابیہ و ابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا ثم رایت عن ابی یوسف ما یفید ذلک اھ (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۱/۳) ظفیر

[3] قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المراۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبا و رضاعا و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسبا و رضاعا کما فی الوطی الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۴/۲) قال فی المعراج بنت خمس لا تکون مشتہاۃ اتفاقا و بنت تسع فصاعدا مشتہاۃ اتفاقا و فیما بین الخمس و التسع اختلاف الروایۃ و المشائخ الخ

بیٹے کی بیوی کا دعویٰ ہے کہ خسر نے میرے ساتھ زنا کیا، خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے؟ | سوال

(۵۵۲) زینب نے دعویٰ کیا کہ میرے خسر نے میرے ساتھ زنا کیا شب کے وقت۔ اور کوئی شاہد نہیں۔ زینب قسم کھاتی ہے اور اس کا خسر انکار کرتا ہے تو قول زینب معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ بدون شہادت معتبرہ کے مجرد قول زینب اس کے شوہر کے حق میں معتبر نہ ہوگا[1] یعنی وہ عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہ کی جاوے گی بلکہ اگر زینب اور اس کا خسر یعنی زانی اور مزنیہ دونوں مقر زنا کے ہوں اور شوہر اس کو تسلیم نہ کرے اور شہادت معتبرہ موجود نہ ہو تو شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی۔[2]

جس سے منگنی بطور ایجاب قبول ہوتی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۵۳)

عبداللہ بالغ کی منگنی بطور ایجاب و قبول ہوئی۔ لڑکی نابالغہ کے باپ نے ایجاب کیا۔ وہ لڑکی حالت صغر میں ہی مرگئی۔ حالت حیات میں اپنے والدین کے یہاں رہی دخول کی نوبت نہیں آئی۔ اور بوقت ایجاب کوئی خطبہ نکاح نہیں ہوا تھا اب اس لڑکی کا والد بھی فوت ہوگیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر لڑکی کی جانب سے باپ نے ایجاب کیا اور لڑکے بالغ نے قبول کیا دو گواہوں کے سامنے تو نکاح صحیح ہوگیا اور اس لڑکی کی ماں محرمات ابدیہ

---

[1] ان ادعت الشھوۃ فی تقبیلہ او تقبیلھا ابنہ وانکرھا الرجل فھو مصدق لا ہی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] و ثبوت الحرمۃ بلمسہا مشروط بان یصدقہا و یقع فی اکبر رأیہ صدقہا و علی ھذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لا تحرم علی ابیہ و ابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا ثم رأیت عن ابی یوسف ما یفید ذلک (البحر الرائق ص ۱۰۷ ج ۳) ظفیر

میں ہے ہو گئی اور اس لڑکے کو اس سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں، درمختار میں ہے وَحَرُمَ بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح و إن لم توطأ الزوجۃ[1]۔

ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی وہ مرگئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۴) مسمیٰ عبداللہ کی منگنی کے طور پر ایجاب ہوا مسمی مذکور اس وقت موجود تھا اور بالغ تھا لڑکی نابالغ تھی اس کے باپ نے کیا تھا وہ لڑکی سن صغر میں فوت ہو گئی اپنے ماں باپ کی پرورش میں تھی نہ خطبہ ہوا اور نہ جماع ہوا اور لڑکی کا والد بھی فوت ہو گیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے چونکہ علماء میں اس کو حرام قرار دیتے ہیں مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ لڑکی سے دخول نہیں ہوا اگر دخول ہوتا تو حرام ہوتی اس لئے کہ ہر دو کی دخول شرط ہے اور زیادہ صورت جواز کی جب ہی چاہتے ہیں کہ وہ اس میں مل جل گئے ہیں اور زنا کا خوف ہے اگر کوئی صورت جواز کی ہو سکے تو فتویٰ دیکر پورا حوالہ تحریر فرمادیں؟ فقط

الجواب :- زوجہ کی ماں سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں کیونکہ وہ محرمات ابدیہ میں سے ہے، کما فی الدر المختار۔ وَحَرُمَ بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ[2]، واللہ اعلم۔

سوال (۵۵۵) زید کے باپ نے جب اس کی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہو گئی

زید کے باپ نے زید کی زوجہ سے بدفعلی کی اور زید نے بچشم خود دیکھا آیا زید پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہ بعد نکاح کے رکھ سکتا ہے یا نہیں، ایک شخص نے جواب دیا کہ حرام نہیں، آیا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں؟

[1] الدر المختار علیٰ ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲۔ ظفیر

[2] الدر المختار علیٰ ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر

الجواب :- جب کہ زوجہ زید سے زید کے باپ نے زنا کیا یا مس بشہوۃ بلا حیلولۃ کیا تو وہ عورت زید پر حرام ہو گئی۔ شامی میں ہے۔ قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرءۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبًا و رضاعًا و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسبًا و رضاعًا کما فی الوطی الحلال[1] الخ ص ۳۷۹ ج ۲ شامی۔

پس بحکم وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ[2] الآیہ موطوءۃ الاب خواہ وطی نکاح سے ہو یا زنا سے بیٹے کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے وبقولنا قال مالک فی روایۃ واحمد وہو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح وعمران بن الحصین وجابر وابی وعائشۃ وجمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی وطاؤس ومجاہد وعطاء وابن المسیب وسلیمان بن یسار وحماد والثوری وابن راہویہ[3] الخ

پس جس شخص نے فتویٰ حلت کا دیا اس نے خلاف کیا ان تمام صحابہ جلیل القدر کا اور کبار تابعین کا۔ قال فی الدر المختار وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ[4] الخ قال فی رد المحتار قولہ الا بعد المتارکۃ) ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیہ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[5] الخ ص ۲۸۰ ج ۲ شامی) الحاصل باپ نے اگر بیٹے کی زوجہ سے وطی کی تو وہ موطوءۃ بیٹے پر حرام ہو گئی لیکن نکاح بدون متارکۃ یا تفریق قاضی فسخ اور مرتفع نہ ہوگا لیکن بیٹے کو لازم ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کردے اور اس سے متارکت کرے۔ فقط

| ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے | سوال (۵۵۶) ایک شخص

اپنی ساس سے متہم ہوا اساءۃ فعل شنیع کے وہ شخص اب تک اپنی بیوی کے ہمراہ ہو

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۷۹ ج ۲۔ ظفیر [2] سورۃ النساء ۳۔ [3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۷۸ ج ۲ و ص ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۷۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [5] رد المحتار باب ایضاً ص ۳۷۹ ج ۲۔ ظفیر۔

اگر اس کی زوجہ کا نکاح بعد عدت کے دوسرے سے کر دیا جائے پھر اس سے طلاق دلوا کر اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے کر دیا جائے تو درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:- اگر در حقیقت کسی شخص نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا تو اس شخص کی زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی کسی وقت اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور علیحدہ کر دینا اپنی زوجہ کا اس کو واجب ہے[1] لیکن جب تک وہ خود اقرار اس فعل کا نہ کریں یا دو گواہ عادل موجود نہ ہوں اس وقت تک حکم حرمت مصاہرت کا نہ ہوگا۔ فقط

مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۷) عائشہ نے اپنی دختر کریمن نابالغہ کی شادی عثمان سے کی اب عثمان کریمن کو جس سے ہم بستری نہیں کی طلاق دیکر اوس کی والدہ عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے؟

الجواب:- عثمان کا نکاح اس صورت میں عائشہ سے درست نہیں ہے کیونکہ زوجہ کی والدہ سے یعنی اپنی ساس سے کسی حال میں نکاح درست نہیں ہے خواہ زوجہ سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ[2] الآیہ فقط۔

بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو بھی حرمت ثابت ہو گی

سوال (۵۵۸) زید نے ہندہ کا بوسہ لیا اور شہوۃ کے ساتھ مس کیا لیکن زید کو انزال نہیں ہوا نہ زید نے ہندہ سے وطی کی۔ چونکہ وطی و جماع نہیں کیا تو امام شافعی کے نزدیک زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کر سکتا ہے اگر زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کرے

---

[1] اذا فجر الرجل بامرأۃ ثم تاب یکون محرما لابنتہا لانہ حرم علیہ نکاح بنتہا علی التابید وہذا دلیل ان المحرمیۃ تثبت بالوطء الحرام وبما تثبت بہ حرمۃ المصاہرۃ (البحر الرائق ص ۲۹ ج ۳) ظفیر

[2] سورۃ النساء ۴۔ وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوءۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرر ان وطء الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ وص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

تو مرتکب جرائم شرعی کا ہوگا یا نہیں؟ اور زید حنفی ہے۔

الجواب: بوسہ اور مس باشہوت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے لہذا زید کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست نہیں ہے اور حنفی کو اس مسئلہ میں امام شافعی رح کے مذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے[1]۔

اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں | **سوال (۵۵۹)** ایک شخص نے اپنی حقیقی دختر سے زنا کیا اور حمل ہوگیا دو ماہ کے بعد وہ حمل ضائع کرایا گیا اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس پر جائز رہی یا نہیں؟

الجواب: اس صورت میں زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی[2] لیکن اگر باپ اس فعل سے انکار کرے اور گواہان عادل زنا کے موجود نہ ہوں تو پھر حرمت ثابت نہ ہوگی۔ کما ہو حکم الکتاب۔ فقط

جس چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | **سوال (۵۶۰)** زید نے عین اس وقت جب کہ اس کی قوات شہوانیہ نے شرم و حیا، عقل و ہوش، برائی بھلائی اونچ نیچ سب پر پانی پھیر دیا تھا ہندہ کے جسم کا جو اس کی چچی ہوتی ہے بوسہ لے لیا جب کہ وہ محو خواب تھی کیا ایسی صورت میں جب کہ ہندہ انتقال کرچکی ہے زید اس کی لڑکی سے جو اس کی چچازاد بہن ہے عقد کرسکتا ہے یا نہیں بصورت ثانی کوئی امکانی صورت بھی نکل سکتی ہے جب کہ زید کا یہ فعل بموجودگی عقل و ہوش نہ تھا اور نہ اس مسئلہ کی پیچیدگی کا علم تھا؟

---

[1] والزنا والمس والنظر بشہوة یوجب حرمة المصاہرة الخ واللمس والنظر سبب داع الی الوطی فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط (البحر الرائق کتاب النکاح ج ۳ ص ۱۰۵) قبل ام امرأتہ فی ای موضع کان حرمت علیہ امرأتہ مالم یظہر عدم الشہوة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۹) ظفیر

[2] ان النظر الی فرج ابنتہ بشہوة یوجب حرمة امرأتہ وکذا لو فزعت فدخلت فراشہ عریانة فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۹) ظفیر

الجواب :- اگر بوسہ شہوت سے لیا ہے تو حرمت مصاہرۃ ثابت ہو گئی پس زید کو اس کی دختر سے نکاح کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اور لاعلمی اور غلبۂ شہوت عذر نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[1] ۔

زنا نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں | سوال (۵۶۱) اگر کوئی شخص اپنے باپ کی زوجہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے باپ کے واسطے حلال رہے گی یا نہیں ؟

الجواب :- وہ عورت باپ کے لئے حلال نہ رہے گی۔ کما فی رد المحتار ۔ قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرءة علی اصول الزانی وفروعه[2] لیکن اگر ثبوت زنا کا شہادت شرعیہ سے نہ ہو اور باپ اس کو تسلیم نہ کرے تو پھر باپ کے ذمہ علیحدہ کرنا اس کا لازم نہیں ہے اور اس کے حق میں حرمت ثابت نہ ہو گی[3] ۔

غلطی سے رات میں ماں یا بہن کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے | سوال (۵۶۲) ایک شخص نے رات کے وقت جماع کا ارادہ کیا اپنی جگہ سے اٹھا مگر چونکہ اندھیری رات تھی خطاءً لڑکی یا ہمشیرہ یا ماں کو ہاتھ لگ گیا اس شخص کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ؟

الجواب :- اپنی والدہ یا ہمشیرہ کو اگر ہاتھ لگا تو کسی حال میں اس کی زوجہ نکاح سے نہیں نکلتی خواہ ہاتھ شہوت سے لگا ہو یا بدون شہوت کے ۔

مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے | سوال (۵۶۳) جو شخص یہ کہے کہ خبر مشہور سے

---

[1] وحرم ايضا بالصهرية اصل مزنيته واصل ممسوسته بشهوة اه وفرعهن مطلقا والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعدهما وفيما ذكر بين اللمس والنظر بشهوة بين عمد ونسيان وخطاء واكراه (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۶ و ص ۳۹۸) ظفير۔ [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۴ ظفير

[3] وان ادعت الشهوة فی تقبيله او تقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهو مصدق لا هی (در مختار) فهو مصدق لانه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر (رد المحتار ج ۲ ص ۳۸۹) ظفير

کتاب اللہ پر زیادتی جائز نہیں ہے اور بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ جو بنت مزنیہ کی ماں زانی سے ہے وہ تو اوس پر حرام ہے اور جو قبل از زنا پیدا ہوئی ہے وہ زانی کے لئے حلال ہے۔ ایسے شخص کی نسبت کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

الجواب :- بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام ہے قال فی الشامی عن البحر وثبت بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً الخ[1] اور زیادتی خبر مشہور سے کتاب اللہ پر جائز ہے کما بین فی اصول الفقہ۔ پس جو شخص بنت مزنیہ کو زانی کے لئے حلال کہتا ہے وہ حنفی نہیں ہے غالباً وہ غیر مقلد ہے اور متبع ہوٰی ہے قابل مقتدا بنانے کے نہیں ہے فقط

جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں　سوال (۵۶۴)

ایک لڑکا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ جماع کیا ہے لیکن کسی نے اس کو کرتے نہیں دیکھا اس صورت میں وہ عورت شوہر پر حرام ہے یا حلال؟

الجواب :- لڑکے کا اقرار باپ اور اس کی زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے باپ پر اس کی زوجہ حرام نہ ہوگی قال فی رد المحتار وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل تزوجہا لایصدق فی حقہا الخ[2] پس جب کہ خود شوہر کا اقرار جماع ام زوجہ کا زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے تو بیٹے کا اقرار والدین کے بارے میں بھی معتبر نہ ہوگا۔

بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوگی یا نہیں　سوال (۵۶۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بلا عذر شرعی غسل کرتے دیکھا باعث پوچھنے پر منکوحہ نے جواب دیا کہ تیرے والد نے مجھ سے زنا کیا ہے۔ اس صورت میں وہ منکوحہ اوس شخص پر حرام ہوگئی یا نہیں؟

الجواب :- صرف عورت کے کہنے سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰۔ ظفر [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ ظفر

نہ ہوگی البتہ اگر شوہر اس کی تصدیق کرے تو اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے[1]۔

سوال (۵۶۶) | ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

اگر کوئی نادان اپنی ساس یا بیٹی کے بدن پر شہوت سے نظر کرے یا ان سے زنا ہی کر لے وے یا ان کی فرج داخل کی طرف شہوت سے نظر کرلے، یا بوسہ دے یا شہوت سے بدن پر ہاتھ لگائے۔ تو کیا زوجہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ پھر کس طرح اس کو نکاح میں لا سکتا ہے؟

الجواب :- حرام ہو جاتی ہے اور پھر کسی طرح اس کو نکاح میں لانا درست نہیں[2]۔

سوال (۵۶۷) | بحالت شہوت میں ساس نے عمداً داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے

زید کو اس کی ساس نے عمداً اس حالت میں چھو دی جس وقت زید کا آلۂ تناسل حرکت میں تھا اور طبیعت میں شہوت غالب تھی اور زید نے بھی اس کو چھو دیا زید کی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب :- مس بالشہوت سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو پس اگر موٹے کپڑے کے اوپر کو مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار۔ قَالَ فِی الشَّامِیُّ قولہ بحائل لَایَمْنَعُ الحرارۃ ای ولو بحائل الخ فلو کان مانعاً لاتثبت الحرمۃ کذا فی اکثر الکتب[3]۔

سوال (۵۶۸) | جو بیوی فوت ہو گئی اس کی اس لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز نہیں

---

[1] وثبوت الحرمۃ بمسہ مشروط بان یصدقہا او یقع فی اکبر رایہ صدقہا وعلی ہذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لاتحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۷ ج ۳) ظفیر

[2] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیتہ واصل ممسوسۃ بشہوۃ الخ وفروعہن مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ ظفیر۔

حاجی محمد سعید کلکتہ خداصی ٹولہ ۵۹ھ - کتاب خلاصۃ النکاح ص۶ پر لکھا ہے کہ جو عورت آپ نکاح میں لاچکے ہوں اور وہ مرجاوے تو اس کی لڑکی جو شوہر سابق سے ہے اس کو نکاح میں لانا جائز ہے۔ ہکذا فی الہدایہ لہذا یہ صحیح ہے یا نہیں یعنی سوتیلی لڑکی . . . . سے بعد مرجانے اس کی ماں کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- زوجہ مدخولہ کی دختر شوہر سابق سے شوہر ثانی کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ ربیبہ اس شخص کی ہے اور ربیبہ کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[1] البتہ اگر اس منکوحہ سے وطی نہ کی ہو اور بلا وطی اس کو طلاق دے دیوے یا وہ مرجاوے تو پھر اس کی دختر سے نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی آخر الآیۃ المذکورۃ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فقط

سوال (۵۶۹) سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہوگئی

کسی نے بی بی کی موجودگی میں سالی سے زنا کیا بی بی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر خوش دامنہ سے کسی نے زنا کیا تو بی بی حرام ہوئی یا نہیں اور اگر حرام ہوگئی تو حلال ہونے کی کوئی صورت ہے یا نہیں ؟

الجواب :- سالی سے زنا کرنے میں زوجہ اوس کی اوس پر حرام نہیں ہوئی[2] اور خوش دامنہ کے ساتھ زنا کرنے سے زوجہ اوس کی اوس پر حرام ہوگئی پھر زوجہ کے حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے[3]۔ فقط

---

[1] سورۃ النساء ۴۔ [2] وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۸۶ ج۲) ظفیر۔ [3] والزنا واللمس والنظر بشہوۃ یوجب حرمۃ المصاہرۃ و [illegible] حرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً کما فی الوطی الحلال (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۵ ج۳) ظفیر۔

بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہو چکی اس کی پرورش کی جائے　**سوال (۵۷۰/۱)** عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر متوفی سعید کی زوجہ بیوہ مسماۃ غفورًا سے شرعًا درست ہے یا نہیں، (سوال ۵۷۰/۲) جو اولاد نکاح مذکور کے بعد ان دونوں سے ہوئی تو اس کی پرورش کون کرے، (سوال ۵۷۰/۳) عبدالرحمٰن اور غفورًا کو کیا کرنا چاہئے، (سوال ۵۷۰/۴) عبدالرحمٰن و غفورًا اور ان کی اولاد اگر داخل برادری ہو سکتے ہیں تو کن شرائط کے ساتھ؟

الجواب:— (۱، ۲، ۳، ۴) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر کی زوجہ غفورًا سے حرام اور ناجائز ہوا[1] اور وہ نکاح نہیں ہوا ان کو علیحدہ ہو جانا چاہئے اور علاقہ نکاح کو منقطع سمجھنا چاہئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہیئے بعد توبہ و استغفار علیحدگی کے وہ دونوں شامل برادری ہو سکتے ہیں اور اولاد کی پرورش کرتے رہیں ان کی پرورش کرنا ضروری اور کار ثواب ہے[2]۔ فقط

نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کے لئے حرام ہے　**سوال (۵۷۴)** مسماۃ اللہ رکھی جو ن کا نکاح ایسے لڑکے سے ہوا جو دنیاوی کام انجام نہیں دے سکتا اور قوتِ باہ اس میں پیدا ہی نہیں ہوتی مانند مخنث کے ہے اس لڑکے کا باپ اپنے لڑکے کی زوجہ سے

---

[1] وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوءۃ الخ وزوجۃ اصلہ وفرعہ مطلقا ولو بعیدا دخل بہا اولا (در مختار)، وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا اولا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر

[2] اولاد کا نسب عبدالرحمٰن سے ثابت ہوگا اور پرورش اس پر ضروری ہے۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج باخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ والوطء بہا لا یکون زنا (در مختار) ای الوطء الکائن فی ہذہ الحرمۃ قبل التفریق والمتارکۃ لا یکون زنا قال فی الحاوی وفی المحیط ذہب انہ یکون زنا لانہ مختلف فیہ وعلیہ مہر المثل بوطئہا بعد الحرمۃ ولا حد علیہ ویثبت النسب الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

نکاح کر سکتا ہے ؟

الجواب :— بیٹے کی زوجہ سے نکاح حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[1]، اس آیت میں محرمات ابدیہ میں سے زوجۃ الابن کو بھی فرمایا گیا ہے پس اپنے پسر کی زوجہ سے اگرچہ وہ غیر مدخولہ ہو نکاح قطعاً اور دائماً حرام ہے[2] اور دوسرے شخص سے نکاح اس عورت کا اس وقت ہو سکتا ہے کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے بدوں طلاق کے دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا۔ فقط

منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دیکر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے | سوال (۵۰۷)

زید ۳۰ سالہ نے ہندہ کی لڑکی دس سالہ سے نکاح کیا مدت نکاح ۶ ماہ میں کوئی تعلق زن وشوئی نہیں ہوا چھ ماہ کے بعد زید نے ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر ہندہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح زید کا ہندہ سے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :— اس صورت میں نکاح زید کا ہندہ سے درست نہیں قطعاً حرام اور باطل ہے اور ہندہ سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو گیا کیونکہ منکوحہ کی والدہ مجرد نکاح سے حرام ہو جاتی ہے اگرچہ منکوحہ سے وطی نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ الآیۃ[3] اور مفسرین، اور فقہاء نے بالاتفاق یہ تصریح فرمائی ہے کہ جس عورت سے نکاح کیا محض نکاح کرنے کے ساتھ ہی اوس کی والدہ ناکح پر حرام ہو جاتی ہے بخلاف ربیبہ کے نکاح کے کہ اوس کی والدہ کو پہلے وطی کے طلاق دیدے تو ربیبہ سے نکاح درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ[4]

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] وتحرم زوجۃ اصل وفرع بمجرد العقد دخل بها او لا (ردالمحتار ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر - [3] سورۃ النساء - ۴ - [4] ایضاً - ظفیر

قال فی الدر المختار وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجۃ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرران وطی الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات[1] الخ

بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۷۶) ایک شخص کا عقد ایک دوشیزہ لڑکی سے ہوا جو تین سال اس کی زوجیت میں رہ کر فوت ہوگئی۔ لڑکی کی ماں سے اس شخص کا نکاح ہوگیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ شوہر کا بیان ہے کہ میں اپنی پہلی بیوی سے ایک یوم بھی ہم بستر نہیں ہوا! اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے؟

الجواب:- زوجہ کی ماں سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے اگرچہ زوجہ مدخولہ نہ ہو کما قال اللہ تعالیٰ وامہات نسائکم[2] الآیۃ وفی الدر المختار حرم علی المتزوج اصلہ وفرعہ (الیٰ) وام زوجتہ وان لم توطأ[3] الخ پس ان میں مفارقت کرا دی جائے اور اگر وہ نہ مانے اور توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے متارکت کر دینی چاہیئے۔

جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے

سوال (۵۷۷) زید نے ہندہ سے زنا کیا تو زید کا والد بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ عورت نے اول ہر بات کرنے پر انکار کیا پھر اتنا اقرار کیا کہ میں سوئی ہوئی تھی زید نے آکر فعل ناجائز شروع کر دیا اور دخول نہیں ہوا حالانکہ زید کہتا ہے کہ اس نے خود مجھے بلا کر زنا کرایا ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب:- جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر۔ [2] سورۃ النساء - ۴

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۱ ج ۲ و ص ۳۸۲ ج ۲ = ظفیر

حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبًا ورضاعًا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبًا ورضاعًا الخ[1] پس حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے پسر نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے لیکن چونکہ زنا کا ثبوت گواہان شرعی سے نہیں ہے اور اقرار ایک شخص کا دوسرے پر حجت نہیں ہے تو اگر والد زید یعنی بکر اس فعل پسر کی تصدیق نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ غلط ہے تو ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

دادا کی موطوئہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہوگئی ہو

سوال (۵۷۸) زید نے نوے سال کی عمر میں ایک سترہ سالہ عورت سے نکاح کیا چند سال زندہ تھے کہ وہ راہی ملک عدم ہوا۔ عورت مذکورہ شوالہ میں جاکر شدہ ہوگئی اور بت پرستی کرنے لگی زید کے پوتہ نے کوشش کی اور وہ مسلمان ہوگئی اور سوتیلے پوتہ سے ناجائز تعلق کر لیا آیا زید عورت کا ارتداد کوئی ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو دادی اور پوتہ کے رشتہ کو منقطع کردے؟

الجواب:- ارتداد کے بعد جب وہ عورت مسلمان ہوگئی تو جو حرمت مصاہرۃ پہلے تھی وہ قائم ہے زید کے پوتہ کے اوپر وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام قطعی ہے لقولہ تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ[2] الآیۃ

زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۷۹) زید کی زوجہ ہندہ کا ناجائز تعلق مسمیٰ جمیل سے قریبًا دو سال کے رہا جب کہ زید مزدوری کے لئے عرصہ تک باہر رہا واپسی پر زید کو علم ہوا اور وہ اپنی عورت کو وہاں سے لیکر وطن چلا گیا اور جمیل سے اس کا تعلق نہ رہا چار سال بعد زید و ہندہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی کیا وہ لڑکی ناجائز تعلق والے جمیل کی اپنی منکوحہ بیوی کی اولاد میں سے کسی لڑکے کو آسکتی ہے یا نہ؟

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۴، ظفیر۔ [2] سورۃ النساء ۳۔

الجواب :— ہندہ کے بطن سے جو دختر پیدا ہوئی وہ شرعاً زید کی شمار ہو گی، اور زید سے اس کا نسب ثابت ہے زانی سے اس کا نسب ثابت نہ ہو گا لقولہ علیہ السلام الولد للفراش وللعاہر الحجر[1] پس زید کی اولاد اس لڑکی کے بہن بھائی ہیں ان میں سے کسی لڑکے سے اس دختر کا نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ[2] الآیۃ اور اگر مراد سائل کی یہ ہے کہ اس زانی کی منکوحہ زوجہ سے جو پسر ہے اس کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ زانی کے پسر سے نکاح اس دختر ہندہ کا درست ہے کیونکہ وہ دختر شرعاً زید و ہندہ کی ہے زانی کی نہیں ہے۔

ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے
اسی طرح جس لڑکی سے وطی کی اس کی ماں حرام ہے

سوال (۵۸۰) ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں۔ عزیز نے اہل محلہ کے ذریعہ سے دختر کلاں کے نکاح کی درخواست کی ہندہ سے، ہندہ نے کہا کہ دختر خورد کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی ہوں لیکن دختر کلاں کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی نہیں ہوں۔ چونکہ ہندہ کی دختر کلاں بالغہ تھی اور عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی تھی اس لئے اس کا نکاح عزیز کے ساتھ ہونے لگا جب ہندہ کو معلوم ہوا تو وہ نہایت غصہ سے مقام نکاح پر آگئی اور شور مچایا کہ یہ نکاح جائز نہیں اس لئے کہ عرصہ سے عزیز کے ساتھ میرا ناجائز تعلق رہا ہے میری سب اولاد اسی کی ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ عزیز کا میری دختر کلاں سے بھی ناجائز تعلق ہے اسی لئے وہ عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہو گئی ہے۔ عزیز نے کہا یہ بکواس کرتی ہے میں تو ہندہ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں۔ الغرض نکاح ہو گیا۔ عزیز اور ہندہ

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب اللعان ص ۲۸۷ ۔ [2] سورۃ النساء ۔ ۴۴ ۔

[3] ذکر نے بحرم الزانی وفرعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ج ۳ ص ۱۰۱) ظفیر

اور عزیز کی منکوحہ ایک ہی گھر میں رہے اب کچھ عرصہ بعد عزیز ہندہ کی تصدیق کرتا ہے اور عزیز نے ایک عالم کے رو برو بیان دیا ہے کہ واقعی ہندہ سے میرا ناجائز تعلق تھا پھر عزیز نے اپنی منکوحہ کا نکاح بغیر طلاق دیئے دوسرے سے کردیا اور عزیز نے خود اپنی منکوحہ کی والدہ سے نکاح کرلیا ایسی حالت میں عزیز کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے۔ وفی الخلاصۃ قیل لہ مافعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولایصدق انہ کذب ولو ہازلاً الخ قولہ ولایصدق انہ کذب) ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1] پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں قاضی اس کے اقرار کی تصدیق پر حکم حرمت مصاہرۃ کا کردے گا اور عزیز کا نکاح اس صورت میں ہندہ کی دختر کے ساتھ جائز نہ ہوگا لیکن اگر ہندہ کی دختر کے ساتھ عزیز نے وطی کی ہے تو پھر ہندہ سے بھی نکاح نہیں کرسکتا[2] اگرچہ عزیز سے ہندہ کی دختر کا نکاح فاسد ہوگیا بوجہ اقرار عزیز کے ساتھ زنا ہندہ کے لیکن اگر وہ وطی کرچکا ہے تو بدوں گذارنے عدت کے بعد متارکت کے دختر ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں[3] ہے۔ فقط

سوال عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(۵۸۱) ایک بیوہ عورت بالغہ نے ایک لڑکے نابالغ سے شہوت کے جوش میں

---

[1] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیۃ اراد بالزنا الوطی الحرام (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) ظفیر

[3] وبحرمۃ المصاہرۃ لایرتفع النکاح حتی لایحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ والوطی بہا لایکون زنا (ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

فعل بد کیا اس عورت کے ایک لڑکی ہے اس لڑکے سے اس لڑکی کا نکاح ہوا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- اگر وہ لڑکا نابالغ مراہق تھا یعنی قریب البلوغ جس کی عمر بارہ برس یا زیادہ کی تھی تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اور مزنیہ کی دختر سے نکاح اس لڑکے کا صحیح نہیں ہوا اس کو علیحدہ کردینا چاہئے اور اگر وہ لڑکا نابالغ بارہ برس کا نہیں تھا یعنی مراہق نہ تھا تو حرمت مصاہرت اس سے ثابت نہیں ہوئی اور مزنیہ کے دختر سے اس لڑکے کا نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ درمختار میں ہے۔ فلو جامع غیر مراہق زوجۃ ابیہ لم تحرم[1] الخ وفیہ ایضاً ومراہق ومجنون وسکران کبالغ (درمختار) ای فی ثبوت حرمۃ المصاہرۃ بالوطی او المس الخ شامی[2]

نو سالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا، اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۸۲) زید نے ایک لڑکی نو سالہ کو شہوت سے چھوا تو زید اس ممسوسہ عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ممسوسہ بالشہوۃ کی دختر سے نکاح جائز نہیں ہے[3]۔

خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۵۸۳) ایک عورت عفیفہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ تین چار مرتبہ زنا کیا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ - لابد فی کل منہما من سن المراہقۃ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنا عشر لان ذلک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام۔ [2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر

[3] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیتہ الخ وفروعہن مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) وبنت تسع فصاعدا مشتہاۃ اتفاقاً (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۶ ج ۳) ظفیر

میں شرم کی وجہ سے انکار نہیں کرتی، اس کا خسر بھی بحلف کہتا ہے کہ میں ایسے فعل کا کبھی مرتکب نہیں۔ اس عورت کا خسر سود خوار۔ فاسق تارک الصلوٰۃ ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔؟

الجواب:- شرعاً کسی شخص کا اقرار اسی کی ذات تک محصور رہتا ہے اور اسی کی ذات کے بارے میں مقبول ہوتا ہے دوسروں پر حجت نہیں ہوتا ہے بخلاف شہادۃ معتبرہ کے کہ جو شہادت شرعیہ سے ثابت ہو وہ تمام لوگوں پر حجت ہوتا ہے۔ لان الاقرار حجۃ قاصرۃ قال فی الدر المختار لم تقرر ان اقرارہ مقبول فی حق نفسہ فقط الخ درمختار۔ پس بناءً علیہ عورت مذکورہ کے اس اقرار کا اثر اس کے شوہر اور خسر پر کچھ مرتب نہ ہوگا یعنی حرمت مصاہرۃ جو بحق شوہر ثابت ہوتی وہ ثابت نہ ہوگی۔ لہذا اگر اس عورت کا شوہر اس فعل شنیع کی تصدیق نہ کرے تو اوس پر اوس کی زوجہ حرام نہ ہوگی۔ یعنی وہ عورت۔ شامی میں ہے۔ وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا الخ ص ۲۱۲ جلد ثانی۔ شامی۔ فقط

شہوت سے چھونے سے حرمت ثابت ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں سوال (۵۸۴)

ایک شخص کو ایک عورت سے پاک محبت تھی اس کی لڑکی سے نکاح کی گفتگو ہوئی جس کی وجہ سے محبت میں اضافہ ہوگیا اور کبھی کبھی وہ اس عورت کو پیار بھی کر لیتا تھا اور نظر بالشہوت بھی ہو جاتی تھی ایسی صورت میں اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- پیار اور چھونا بدن کا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے اور اس لڑکی سے نکاح اس شخص کا درست نہیں ہے[1]

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۰ ج ۲۔ ظفیر

اور اگر مس باشہوۃ نہیں ہوا تو اوس کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور نظر کرنا شہوۃ کے ساتھ اس وقت موجب حرمت ہے کہ فرج داخل کو شہوۃ کے ساتھ دیکھے ورنہ نہیں در مختار میں ہے۔ واصل ممسوسۃ بشہوۃ والمنظور الیٰ فرجہا الداخل وفروعہن [1] الخ فقط

زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں گواہ صرف ایک شخص ہے کیا حکم ہے | سوال

(۵۸۵) زید و حلیمہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ آپس میں زنا کرتے ہیں اس واسطے دختر حلیمہ کی زید پر حرام ہو چکی ہے لیکن زید و حلیمہ زنا کرنے سے انکار کرتے ہیں ثبوت میں ایک شخص شہادت دیتا ہے کہ چند دفعہ ایک ہی مکان میں زید و حلیمہ کو شب باشی کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ زید و حلیمہ کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن بچشم خود زنا کرتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ زید نے زنا کا اقرار بھی کیا ہے ؟

الجواب :- قرائن مذکورہ جو بیان کئے جاتے ہیں ان سے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا البتہ اقرار زید کا اگر دو گواہ عادل مسلمانوں سے ثابت ہو جاوے تو موجب حرمت مصاہرۃ ہے یعنی باوجود اس اقرار کے زید کا نکاح حلیمہ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اقرار زنا کے بعد زید کا انکار اس کے حق میں معتبر نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں خلاصہ سے منقول ہے، قیل لہ ما فعلت بام امرتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلاً [2] الخ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ لان المس والنظر سبب داع الی الوطی فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط ہدایہ واستدل لذلک فی الفتح بالاحادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین (رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ ۔ ظفیر

ایک نے پستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا، کیا حکم ہے | سوال (۵۸۶)

زید شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمر اپنے فرزند کی زوجہ ہندہ کے ساتھ برہنہ لیٹا ہوا تھا اور زوجہ کے پستان پکڑے ہوا تھا۔ خالد شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ زید نے اپنے فرزند کی زوجہ کا بوسہ لیا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں ؟

الجواب :۔ اس صورت میں زید کے بیان میں یہ امر مذکور نہیں ہے کہ پستان کا پکڑنا شہوۃ کے ساتھ تھا یا نہ تھا۔ اسی طرح بوسہ میں بھی شہوۃ کا ذکر نہیں ہے اور پھر یہ کہ بوسہ دینا صرف ایک گواہ کا بیان ہے اور پستان کا پکڑنا بھی صرف ایک شخص کا بیان ہے دونوں گواہ کسی امر واحد پر متفق نہیں ہیں لہذا حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے۔ وتقبل الشہادۃ علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ وکذا تقبل علی نفس اللمس والتقبیل الخ عن شہوۃ[1] الخ۔

پس اس صورت میں نہ لمس بالشہوۃ پر پوری شہادت ہے اور نہ تقبیل پر پوری شہادت ہے اور گواہوں کے بیان میں اختلاف بھی ظاہر ہے اس لئے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔

جس نے ممانی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۸۷) زید نے اپنی ممانی جمیلہ کا بوسہ لیا اور کبھی ہاتھ، پیر پکڑا تو زید کا نکاح جمیلہ کی دختر صغرا سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ ایسی صورت میں زید کا نکاح بی بی جمیلہ کی دختر سے جائز نہیں ہے اور اگر ہو گیا ہو تو علیحدگی کر لینی چاہئے کیونکہ حرمت مصاہرۃ

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفر۔

شہوۃ کے ساتھ بوسہ وغیرہ سے ثابت ہو جاتی ہے اور اگر شہوۃ میں شک ہو تو جواز کا فتوی ہو جاوے گا[1]۔ فقط

زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے

سوال (۵۸۸) زید نے ہندہ سے زنا کیا بعد ازاں زید نے فہیدہ بنت ہندہ سے نکاح کیا چونکہ فہیدہ کو حرمت مصاہرۃ کا علم تھا اس لئے زید کے ساتھ خانہ آبادی کو پسند نہ کیا اور بلا فسخ نکاح اول عمر کے ساتھ نکاح کر لیا جس سے اولاد بھی ہوئی اس صورت میں نکاح اول فاسد ہے یا باطل اور نکاح ثانی بلا فسخ نکاح اول جائز ہے یا نہیں نکاح باطل میں فسخ ہے یا نہیں حرمت مصاہرۃ ابتدائیہ وطاریہ علی النکاح میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اولاد عمر کی ہوگی یا زید کی ؟

الجواب :- نکاح اول فاسد ہے اور اس کو باطل بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محققین حنفیہ نے فرمایا ہے کہ نکاح باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے اور نکاح ثانی بلا تفریق قاضی یا بلا متارکت کے صحیح نہیں ہے۔ وَبِحُرْمَةِ الْمُصَاهَرَةِ لَا يَرْتَفِعُ النِّكَاحُ۔ درمختار[2]۔ اور حرمت مصاہرۃ ابتدایہ اور طاریہ میں کچھ فرق نہیں ہے اور اولاد جو عمر سے ہو وہ عمر کی ہوگی اگرچہ نکاح فاسد ہے[3]۔

بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں

سوال (۵۸۹)

---

[1] وفی التقبیل اختلف فیہ قیل لا یصدق لانہ لا یکون الا عن شہوۃ غالبا فلا یقبل الا ان یظہر خلافہ بالانتشار ونحوہ وقیل یقبل وقیل بالتفصیل بین کونہ علی الراس والجبہۃ والخد فیصدق او علی الفم فلا (رد المحتار ص ۳۹۰ ج ۲) واذا قبل ام امرأتہ او امرأۃ اجنبیۃ یفتی بالحرمۃ مالم تبیین انہ قبل بغیر شہوۃ لان الاصل فی التقبیل ہو الشہوۃ بخلاف المس (البحر الرائق ص ۱۰۷ ج ۳) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر

[3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۴۲ ج ۲) ظفیر

مسماۃ عزت خاتون و مسماۃ اللہ نوازی ہر دو خواہر اند. مسماۃ اللہ نوازی بہ اللہ بخش نامی عقد نکاح کردہ اند و زفاف نہ شدہ ہماں اللہ بخش با خواہر منکوحہ اللہ نوازی زنا کردہ. حالا آں اللہ نوازی براو حرام می شود یا نہ ؟

الجواب :- ازیں فعل فاحشہ منکوحہ اللہ بخش مسماۃ اللہ نوازی برا نہ حرام نہ شدہ است بلکہ[1] ایں فعل فاحشہ یعنی زنا بخواہر زوجہ خود حرام است باید کہ ازیں فاحشہ توبہ کنند قال فی الدر المختار. وَحَرُمَ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَحَارِمِ نِكَاحًا أَيْ عَقْدًا صَحِيحًا وَعِدَّةً الخ وَحَرُمَ الْجَمْعُ وَطْئًا بِمِلْكِ يَمِينٍ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ أَيَّتُهُمَا فُرِضَتْ ذَكَرًا لَمْ تَحِلَّ لِلْأُخْرَى الخ در مختار[2]۔

حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوتی ہے

سوال (۵۹۰) کون سے عضو پر شہوت سے نظر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار وَالْمَنْظُورُ إِلَى فَرْجِهَا الدَّاخِلِ[3] اس سے معلوم ہوا کہ سوائے فرج کے دیگر اعضا کو بنظر شہوت دیکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ماں بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو کس سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۹۱) زید ایک مشتہاۃ سے محض التقائے ختانین کرتا ہے اور اس کا ناجائز تعلق مادر مشتہاۃ سے ہے۔ اب زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- درمختار میں ہے بِنْتٌ إِذَا كَانَتْ حَيَّةً مُشْتَهَاةً الخ (در مختار) قولہ ھذا ای جمیع ما ذکر فی مسائل المصاہرۃ الخ شامی[4]۔ پس صورت مذکورہ

---

[1] وفی الخلاصۃ وطئ اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ج۲ ص۳۹۶)
[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ج۲ ص۳۹۰۔ ظفیر۔ [3] ایضاً باب المحرمات ج۲ ص۳۹۰
[4] رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص۳۸۹۔ ظفیر

میں زید مشتبہاۃ مذکورہ سے نکاح نہیں کرسکتا اور نہ اس مشتبہاۃ کی مادر سے نکاح کرسکتا ہے۔

جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح

سوال (۵۹۲) زید نے ہندہ سے زنا کیا، ہندہ کی ایک لڑکی ملیؔ موجود ہے زید اس سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- صورت مسئولہ میں زید کا نکاح مسماۃ ملیؔ سے ناجائز ہے۔ وحرم اصل مزنیۃ وفروعہن[1]۔

باپ جس سے شادی کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے اس سے میں نے زنا کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۵۹۳) ایک شخص کا بیان ہے کہ جس عورت سے میرا باپ شادی کرنا چاہتا ہے وہ میری مزنیہ ہے اور عورت اور اس کا باپ اوس کی تصدیق نہیں کرتے۔

الجواب :- اس صورت میں بیان اوس شخص کا لغو ہے اور شرعاً غیر معتبر ہے نکاح درست ہے۔

غیر مدخولہ منکوحہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۴) شخصے بہ مادرِ منکوحہ غیر مدخولہ مس نقہ و تقبیل می کند دریں صورت زوجہ اش بروے حلال است یا نہ؟

الجواب :- قبل اُمّ امرأتہ الخ حرمت علیہ امرأتہ ما لم یظہر عدم الشہوۃ ولو علی الفم وفی المس لا تحرم ما لم تعلم الشہوۃ[2]۔ پس بصورت مس و تقبیل بالشہوۃ مطلقاً برائے تحلیل زوجہ اش نیست البتہ اگر شہوت متحقق نہ باشد حرمت نخواہد شد۔

باپ بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو خود طلاق ہو جاوے گی یا نہیں

سوال (۵۹۵) اگر کوئی شخص بیٹے کی زوجہ سے زنا کرے تو وہ عورت لڑکے پر حرام ہو جائیگی یا نہیں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴/۲۔ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸/۲۔ ظفیر۔

اور خود طلاق پڑ جائے گی یا طلاق دینے کی ضرورت ہوگی اور وہ طلاق کونسی کہلائے گی۔

الجواب :- وہ عورت بیٹے پر حرام ہوگئی۔ بیٹے کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کر دے۔ طلاق یا متارکت کی ضرورت ہے اور یہ طلاق طلاق بائنہ ہوگی[1]۔

بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۶) زید مقر ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کی عورت کو شہوت سے مس کیا ہے۔ آیا زید کے بیٹے پر اس کی عورت حرام ہوگئی یا نہیں اگر حرام ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا تفریق قاضی کی ضرورت ہے۔ اگر ہے تو کون تفریق کرسکتا ہے اور تفریق کا کیا طریقہ ہے ؟

الجواب :- زید کا کہنا بیٹے پر حجت نہیں ہوسکتا لیکن اگر بیٹا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے یا گواہوں سے ایسا مس ثابت ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاوے تو بیٹے پر وہ عورت ممسوسہ پدر بالشہوۃ حرام ہوگئی[2]۔ لہذا بلا متارکت شوہر یا تفریق قاضی نکاح فسخ نہ ہوگا۔ متارکت شوہر کی صورت یہ ہے کہ شوہر کہہ دے کہ میں نے اس کو علیحدہ کر دیا یا اس سے علیحدگی کر لے وے۔

اور تفریق قاضی کی صورت یہ ہے کہ قاضی شرعی علیحدگی کرادے اور حاکم مسلم فریقین بھی قائم مقام قاضی ہوسکتا ہے۔

---

[1] تزوج بکرا فوجدها ثیبا وقالت ابوک فضنی ان صدقها بانت بلا مهر والا لا (در المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۴ ج ۲) وبحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة وانقضاء العدة (ایضا ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] رجل تزوج امرأة علی انها عذراء فلما اراد وقاعها وجدها قد افتضت فقال لها من افتضک فقالت ابوک. ان صدقها الزوج بانت منه ولا مهر لها وان کذبها فهی امرأته کذا فی الظهیریة (عالمگیری کشوری کتاب النکاح باب ثالث قسم ثانی ص ۲۸۴ ج ۲) ظفیر

کما فی کتب الفقہ - فقط

مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۹۷) ایک مرد و عورت کا اقرار ہے کہ ہم بلاشک ایک چارپائی پر سوتے ہیں مگر چارپائی فراخ تھی ہمارا آپس میں بالکل مماس نہیں ہوا فیما قدرسے فاصلہ تھا اور نہ ہمیں کچھ شہوانی خیال تھا آیا اس مرد کا نکاح عورت کی دختر سے جائز ہے یا نہ؟

الجواب:- اگر وہ دونوں مس بالشہوت کے منکر ہیں تو نکاح اس مرد کا اس عورت کی دختر سے درست ہے۔ وفی المس لا تحرم مالم تعلم الشہوۃ[۲] درمختار

صرف چھونے سے حرمت ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۹۸) دو شخص معتبر کہتے ہیں کہ زید اپنی ساس کو مساس کر رہا تھا معلوم نہیں کہ شہوت تھی یا نہ تھی۔ کپڑا بدن پر ہو یا نہ ہو۔ سینہ پر ہو یا کسی اور مقام پر۔ مگر زید شہوت سے انکار کرتا ہے پس ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاوے گی یا نہیں؟

الجواب:- ایسی صورت میں حکم حرمت مصاہرت کا نہ کیا جاوے گا

---

[۱] وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ (درمختار) قولہ الا بعد المتارکۃ ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیہ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ وقد علمت ان النکاح لا یرتفع بل یفسد وقد صرحوا فی النکاح الفاسد بان المتارکۃ لا تتحقق الا بالقول ان کانت مدخولا بہا کترکتک او خلیت سبیلک واما غیر المدخول بہا فقیل تکون بالغیب وبالترک علی قصد عدم العود الیہا وقیل لا تکون الا بالقول فیہما حتی لو ترکہا ومضی علی عدتہا سنون لم یکن لہا ان تتزوج بآخر فافہم (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[۲] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ - ظفیر

کما فی الدر المختار ۔ وفی المبتغیٰ لا تحرم مالم تعلم الشہوۃ اھ وانکرہا الرجل فہو مصدق
درمختار[1] ۔

سوال (۵۹۹) کوئی ڈر سے یہ کہدے کہ سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا حکم ہے

زید پر اپنے باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے مونھ پر تھپڑ بھی مارا مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلاکر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا۔ مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلاکر زید کا اقبال سنوا دیا۔ صبح کو زید نے اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جورت کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے۔ اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت چشم دید زنا یا بوس وکنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ زید کا وہ اقبال جو اس نے مولوی صاحب کے رو برو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہوگئی یا نہیں؟ اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب :- زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا ومس بالشہوة کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہو سکتا ہے اور یہ امر مسلّم عند الفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے اور زید کا اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس کو تہمت لگائی گئی ہے اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ قال فی الشامی. وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لایصدق فی حقہا. شامی صفحہ ۳۹۰ ج۲۔ وان ادعت الشہوة فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ وانکرہا الرجل فہو مصدق لاہی۔ درمختار۔ وقال فی الشامی لانہ ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر۔ شامی ص $\frac{۳۸۹}{ج۲}$ فقط۔ واللہ اعلم۔

لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے

سوال (۶۰۰) زید کے ایک بیوی زینب اور تین لڑکیاں ہیں زید نے اپنی خواہش نفسانی کی وجہ سے اپنی منجھلی لڑکی پر نیت بد کر کے خواہش فعل بد کی اگر زینب زوجہ زید کی مانع نہ ہوتی تو فعل بد کا ارتکاب ہو جاتا ایسی حالت میں طلاق جائز ہوئی یا نہیں۔ اور زینب کو کوئی حق مہر وغیرہ کا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- فقط ارادہ اور خواہش فعل بد سے تو زینب اس پر حرام نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شہوت کے ساتھ اپنی دختر کے بدن کو بحالت برہنگی ہاتھ لگا دیا تو زینب زید پر حرام ہو گئی

اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے[1]۔ اور مہر زینب کا لازم ہے۔ مدخولہ ہے تو پورا ورنہ نصف[2]۔

سوال (۶۰۱) ماں بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے ایک مسلمان نے ایک ہندو عورت کو گھر میں رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ ایک جوان بیٹی بھی تھی دونوں کو مسلمان کر کے دونوں کے ساتھ عیش کرنے لگا چنانچہ لڑکی حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

الجواب :۔ ماں کے ساتھ اگر صحبت کی ہے تو اس کی دختر کے ساتھ اب کسی حال نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ماں کے ساتھ وطی نہیں کی تو اس کو علیحدہ کر کے اس کی دختر سے نکاح کرنا درست ہے۔ قال فی الدر المختار۔ وبنت زوجتہ الموطوئۃ الخ (درمختار) واحترز بالموطوئۃ عن غیرہا فلا تحرم بنتہا بمجرد العقد الخ[3] (شامی) وفی الشامی عن البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علیٰ اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً الخ[4]

سوال (۶۰۲) سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملادے تو کیا حکم ہے زید کی سوتیلی ساس ہندہ نے بوجہ عداوت سوت، سوتیلی بیٹی کے زید کے ساتھ

---

[1] والشہوۃ تعتبر عند المس والنظر حتی لو وجدا بغیر شہوۃ ثم اشتہی بعد الترک لا یتعلق بہ حرمۃ (عالمگیری کشوری کتاب النکاح الباب الثالث والقسم الثانی ص ۲۷۴ ج ۲) ظفیر

[2] ومن سمی مہراً عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بہا او مات عنہا الخ وان طلقہا قبل الدخول والخلوۃ فلہا نصف المسمی (ہدایہ باب فی المہر ص ۳۰۴ ج ۲) ظفیر

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۲ ج ۲ ظفیر

[4] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر

ایسی بے تکلفی کی کہ کبھی ہندہ نے اپنا گھٹنہ زید کے گھٹنہ پر رکھدیا اور کسی حیلہ سے اپنا سینہ زید کے بازو شانہ سے اور کبھی پیٹ سے لگا دیا اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام ہوئی یا نہیں ؟

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ[1]۔

گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۰۳) ایک لڑکے نے جس کی عمر گیارہ سال تھی ایک عورت کے گوشوارہ میں دست اندازی کی اور اس اثنار میں اس لڑکے کو انتشار ہوا، اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوئی یا نہیں، اور اس لڑکے کا نکاح اس عورت کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب :- شامی میں ہے۔ فتحصل من ہذا انہ لا بد فی کل منہما من سن المراہقۃ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنیٰ عشر لان ذلک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام[2] الخ وفی الدر المختار فی باب بلوغ الغلام وادنی مدتہ لہ اثنتی عشر سنۃ ولہا تسع سنین ہو المختار الخ فان راہقا بان بلغا ہذا السن[3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں جب کہ عمر لڑکے کی گیارہ سال کی تھی تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوئی اور اس عورت کی دختر سے نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

---

[1] واصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارۃ (در مختار) ای ولو بحائل فلو کان مانعاً لا تثبت الحرمۃ کذا فی اکثر الکتب (رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر

[2] رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ - ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ و ص ۱۳۳ ج ۵ ۔ ظفیر

ربیبہ سے نکاح درست نہیں | سوال (٦٠٤) ربیبہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ربیبہ سے نکاح کی حرمت قرآن شریف میں موجود ہے (قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الیٰ قولہ تعالیٰ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ [1])

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (٦٠٥) اگر کسی کی زوجہ مرجائے یا مطلقہ ہوجائے تو اس زوجہ کی بہن خالہ۔ پھوپھی۔ بھانجی۔ بھتیجی سے شوہر کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو عدت کے اندر جائز ہے یا بعد عدت کے۔؟

الجواب :- مسئلہ صحیح یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے مرجانے کے بعد اس کی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔ بھانجی یا بھتیجی سے فوراً یعنی اگلے دن یا دو چار دن بعد نکاح کرسکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہے شامی میں اس کو صحیح کہا ہے۔ اور اگر اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے خواہ رجعی یا بائنہ تو جب تک اس عورت مطلقہ کی عدت نہ گذر جائے اس وقت تک اس کی بہن اور خالہ و پھوپھی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ در مختار میں ہے۔ وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن [2] الخ اور شامی میں ہے۔ فرع ماتت امرأتہ لہ التزوج باختہا بعد یوم من موتہا [3] الخ فقط

جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں۔

سوال (٦٠٦) ایک بیوہ کو زنا کا حمل ہے۔ زید۔ بکر۔ عمر وغیرہ سے اس کا ناجائز تعلق پایا جاتا ہے مگر یہ فیصلہ ذرا دشوار ہے کہ حمل کس کا ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ زید اور بکر دونوں میں

---

[1] سورۃ النساء - ۴۔ [2] الدر المختار علیٰ ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر

باپ بیٹے کا رشتہ ہے باقی عمرو غیرہ کے مابین کوئی شرعی رشتہ نہیں ہے کیا اس بیوہ کا نکاح زید یا بکر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اگر ناجائز ہے اور نکاح ہو جاوے تو کیا حکم ہے۔ متعاقدین کو کیا کرنا چاہئے۔ اور اس کی تدبیر تلافی یعنی کفارہ کیا ہے۔ بیوہ کا نکاح کب اور کس کی ہمراہ ہونا چاہئے؟

الجواب :- اگر زید اور بکر دونوں باپ بیٹوں کا اس بیوہ سے ناجائز تعلق رہا یعنی زنا یا مس بالشہوۃ واقع ہوا تو اس بیوہ کا نکاح نہ زید سے ہو سکتا ہے اور نہ بکر سے کیونکہ مزنیۂ پسر باپ کے لئے حرام ہے اور مزنیۂ پدر بیٹے کے لئے حرام۔ اگر نکاح کسی سے ان دونوں میں سے ہو گیا ہے تو وہ باطل اور ناجائز ہے فوراً ان میں تفریق کرا دینی چاہئے[1] اور عمر وغیرہ سے حسب قاعدہ اس کا نکاح کر دیا جائے۔ اور شرکائے جلسۂ نکاح کو اگر اس واقعہ کی خبر نہ تھی یا ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو ان پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں ہے۔ اور زید اور بکر سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں۔ یہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں | سوال (۶۰۷)

نرائن اہل ہنود اور مسماۃ رحیما طوائف سے ناجائز تعلق رہا چند اولاد جن میں مسماۃ کریما بی پیدا ہوئی اور نرائن کے قوم کی بیوی سے لڑکا اور اس لڑکے سے مسمی پرشاد ہوا تو نرائن کا پرشاد پوتہ ہے اور مسماۃ کریما طوائف کے رشتہ سے لڑکی ہے تو پرشاد کے باپ کی بہن کریما ہوئی

[1] اراد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً کما فی الوطؤ الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) ظفیر

یعنی پھوپھی اور کریما کے بھائی کا لڑکا پرشاد بھتیجہ ہوا۔ تو ان دونوں میں باہم بہ حیثیت مسلمان ہو جانے کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ نکاح ان دونوں میں یعنی پرشاد اور کریما میں درست نہیں[1]۔

حرمت مصاہرۃ کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے

سوال (۶۰۸) ایک شخص نے اپنی دختر کی شادی ایک لڑکے سے کر دی وہ لڑکا گذر گیا پھر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر متوفی کے چھوٹے بھائی سے کر دیا لڑکی کئی مرتبہ سسرال گئی لیکن اب جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے ساتھ میرے خسر نے زنا بالجبر کیا ہے میں وہاں نہیں جا سکتی اور اس کی نند بھی گواہی زنا کی دیتی ہے۔ اس لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس لڑکی کا اقرار بالزنا اور اس کی نند کی گواہی سے حرمت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں حالانکہ وہ طلاق نہیں دیتا ؟

الجواب :۔ محض اس لڑکی اور اس کی نند کے اقرار سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ بدوں طلاق دینے شوہر کے اور بدوں عدت گذارنے کے دوسری جگہ نکاح اس لڑکی کا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں

سوال (۶۰۹) بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز ہے یا نہیں!

---

[1] اگر دونوں مسلمان ہیں تو حرمت ظاہر ہے۔ حرم على المتزوج ذكرا كان او انثى نكاح اصله وفرعه علا او نزل وبنت اخيه واخته وبنتها ولو من زنا وعمته وخالته الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ج۲ ص۳۸۱) اور اگر ایک کافر دوسرا مسلمان ہے۔ اسباب التحريم انواع قرابة مصاهرة رضاع جمع ملك شرك (در مختار) كالمجوسية والمشركة (رد المحتار فصل فى المحرمات ج۲ ص۳۸۰) ظفیر

الجواب :- یہ ہر دو صورت جائز نہیں ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم[1] الخ

مسوسہ بالشہوۃ کی سوتن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۱۰) ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کے پستان شہوۃ سے چھوئے اب اس شخص کا نکاح اس ممسوسہ کی سوت کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- درست ہے[2] ۔

دادا کی جو ممسوسہ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۶۱۱) زید کے دادا نے ہندہ سے جس کی عمر آٹھ نو سال تھی زنا کیا لیکن بوجہ کم سنی کے دخول نہ ہو سکا۔ ہندہ کی شادی بکر سے ہو کر اکبری پیدا ہوئی۔ آیا زید کی شادی اکبری سے جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :- اگر زید کو اس فعل کا اقرار ہے یا شہادت شرعیہ سے ثابت ہے تو زید کا نکاح اکبری سے درست نہیں ہے۔ جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے کہ اصول و فروع مزنیہ زانی پر حرام ہیں وعبارتہ۔ والمراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربعۃ[3] الخ فقط

جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۱۲) ایک شخص بالغ ایک نابالغ لڑکی کو سلا رہا تھا اور شہوت سے اس کو پکڑا تو اس شخص کا نکاح اس کی ماں سے جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :- اگر وہ لڑکی نو برس کی ہے یا زیادہ کی اور اس کو مس بالشہوۃ کیا ہے تو اس کی ماں سے نکاح صحیح نہیں ہے۔ ہذا اذا کانت حیۃ مشتہاۃ۔ درمختار الخ قولہ مشتہاۃ سیاتی تعریفہا بانہا بنت تسع فاکثر شامی[4]

---

[1] سورۃ نساء۔ ۴۔ [2] کوئی وجہ حرمت نہیں۔ واُحل لکم ما وراء ذالکم (سورۃ النساء۔ ۴۔) ظفیر

[3] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲۔ ظفیر [4] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر

اور اگر وہ لڑکی نو برس کی عمر سے کم ہے تو اس کی ماں سے نکاح جائز ہے۔ وَبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ درمختار[1]۔ فقط۔

بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں | **سوال (۶۱۳)** بیٹے کی عورت کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب: — بیٹے کی زوجہ سے بیٹے کے مرنے کے بعد یا طلاق دینے کے بعد باپ کو نکاح کرنا درست نہیں ہے بلکہ قطعاً حرام ہے قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں فرمایا ہے۔ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[2]۔ یعنی حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے بیٹوں کی بیبیاں۔ فقط

پہلے ساس کے ساتھ زنا کا اقرار کیا پھر انکار کیا حکم ہے | **سوال (۶۱۴)** نورالحسن نے لوگوں سے بلا کسی تکرار کے بیان کیا کہ میری خوش دامن سے میرا ناجائز تعلق تھا اُن کی وجہ سے اس نے میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا یہ خبر جب اس کے خسر کو ہوئی تو اپنی لڑکی کو اس کے گھر سے لے گئے اور تکرار ہوا جس میں اس نے تمام لوگوں کے سامنے اپنے خسر کو بھی یہ طعنہ دیا۔ اور جب لوگوں نے اس کو کہا کہ اب تیرا نکاح نہیں رہا تو اس نے تمام لوگوں کے سامنے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تھا۔ نیز لڑکی کے سامنے بھی اس نے فعل ناجائز کا اقرار کیا۔ اب اس کی بیوی کو اس کے یہاں بھیجا جاوے یا نہیں۔ اور نکاح اس کا جائز رہا یا نہیں ؟

الجواب: — درمختار میں ہے۔ وَفِی الخلاصۃ مافعلتَ بام امرأتک فقال جامعتہا ثبتت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلاً۔ وَفی الشامی قولہ ولا یصدق انہ کذب الخ ای عند القاضی۔ اما

[1] الدر المختار علیٰ ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۷۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] سورۃ النساء ۔ ۴۔

بینہ و بین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ اھ۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی زوجہ کی ماں سے زنا کیا ہے تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو جاوے گی۔ اس کے بعد اگر وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کریگا اور حکم حرمت زوجہ کا جاری کر دے گا۔ اور اگر قاضی تک معاملہ نہ پہنچے اور شوہر کہے کہ میں نے جھوٹ کہدیا تھا تو فیما بینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی۔

سوال | جس ہندو عورت سے زنا کیا ہے اس کی مسلمان لڑکی سے وہ نکاح نہیں کرسکتا

(۶۱۵) ایک ہندو عورت مزنیہ سے ایک مسلمان مرد کا ناجائز تعلق تھا پھر اسی عورت کی لڑکی سے جو ہندو شوہر سے پیدا ہوئی اسی مرد مسلمان کا ناجائز تعلق ہو گیا۔ یعنی جو کہ ہر دو عورت پر زنا کے نام سے محمول کیا جاتا ہے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرے تو وہ مرد اس لڑکی سے از روئے شریعت نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب :۔ اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ مزنیہ کی دختر ہمیشہ کے لئے زانی پر حرام ہے۔ کذا فی الشامی عن البحر[۲]۔

سوال | جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(۶۱۶) ایک مسلم مرد نے کسی غیر مسلم عورت کو بحالت شہوۃ مس کیا ہے اب وہ مرد اس کی دختر کو مشرف باسلام کرکے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جائز ہے یا نہ۔؟

---

[۱] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[۲] وارادبحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطی الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۴ ج ۲) ظفیر

الجواب :- درمختار میں ہے واصل ممسوسۃ بشھوۃ ولو لشعر علی الراس و فروعھن مطلقا الخ[1] اس روایت سے واضح ہے کہ جس عورت کو شہوۃ سے مس کیا جاوے اس کے اصول یعنی والدہ وغیرہ اور فروع یعنی دختر وغیرہ مس کرنے والے پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ عورت جس کو مس کیا ہے کافرہ ہو لہذا اس صورت میں عورت مذکورہ کی دختر سے نکاح اس شخص کا جائز نہیں ہے۔ فقط

بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے

سوال (۶۱۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا لیکن مباشرت سے قبل اس کو طلاق دے دی کیا ہندہ کی دختر سے جو پہلے خاوند سے ہے زید کا نکاح جائز ہے ؟

کیا ولد الحرام لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

سوال (۶۱۸) ولد الحرام لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

الجواب (۱) :- اس صورت میں ہندہ کی دختر سے جو دوسرے شوہر سے ہے زید کا نکاح درست ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[2] الآیۃ

الجواب (۲) :- جائز ہے۔

آٹھ سالہ بچی کو چھو دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۱۹) ایک شخص بوقت شب اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی منکوحہ دوسرے پلنگ پر مع دو لڑکیوں کے ایک شیر خوار اور دوسری تقریباً آٹھ سال کی تھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے خاوند نے بارادہ مباشرت عورت کو اٹھانا چاہا مگر اس کا ہاتھ بجائے منکوحہ کے لڑکی پر پہنچا اور بیوی سمجھ کر بدن کو ٹٹولا۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ بیوی نہیں ہے تو فوراً ہاتھ علیحدہ کر لیا۔ بدن کو چھونے کے وقت غلبہ شہوت نہ تھا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] سورۃ النساء۔ ۴۔

اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اور اگر بدن کا چھونا خواہش کے ساتھ تصور کر لیا جائے تو کیا حکم ہے۔ جب کہ لڑکی صغیر السن ہے اور دھوکہ ہوگیا ہے۔؟

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی کہ اول تو مس بالشہوت نہیں پایا گیا دوسرے لڑکی صغیر السن ہے اس کے چھونے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے۔ وبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ بہ یفتی الخ وفی ردالمحتار والاعع انہا لاتثبت الحرمۃ[1] الخ۔

سوال (۶۲۰) لوگوں نے کہا اگر خود مرد ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے

ایک شخص نے نکاح کیا ہے منکوحہ کی عمر سولہ سال ہے۔ دو شخص مدعی ملا صاحب کے پاس جا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ ہم نے ناکح سے سنا ہے کہ اس نے منکوحہ کی والدہ متوفیہ سے زنا کیا تھا۔ ملا صاحب نے ناکح کو بلا کر دریافت کیا۔ وہ حلف سے انکاری ہے کہ میں نے والدہ منکوحہ کے ساتھ زنا نہیں کیا یہ مجھ پر تہمت لگائی جاتی ہے۔ ملا صاحب نے مدعیان سے حلف اوٹھوا کر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں اور جو اس مجلس نکاح میں شریک تھے اُن کے نکاح جاتے رہے چنانچہ چار شخصوں کے دوبارہ نکاح پڑھائے گئے کیا نکاح مذکورہ واقعی ناجائز ہوا تھا کیا حکم ہے ؟

الجواب:۔ مفتی فتویٰ دیانت پر دیتا ہے وہ قاضی نہیں ہے کہ شہادت کو سنے اور حلف دیوے۔ یہ کام قاضی کا ہے۔ پس ملا صاحب کو بھی یہ فتویٰ نہ دینا چاہئے تھا کہ نکاح جائز نہیں ہوا، کیونکہ جب شوہر منکر ہے زنا سے تو عند اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی۔ ملا صاحب کو

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر

لازم تھا کہ جب شوہر زنا کا اقرار نہیں کرتا تو فتوی حرمت کا نہ دیتے، اور جبکہ وہ عورت منکوحہ اس پر حرام نہیں ہے تو شرکاء مجلس نکاح کے اوپر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہے اور تجدید نکاح کی تو کسی حال میں بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ تجدید نکاح بوجہ مرتد ہو جانے کے لازم ہوتی ہے اور شرکاء مجلس اور شوہر کے ارتداد کا حکم کسی طرح اس صورت میں نہیں ہو سکتا۔ یہ ان ملاصاحب کی ناواقفیت کی دلیل ہے ۔

ساس کہتی ہے کہ داماد زنا کا منکر ہے، کیا حکم ہے

سوال (۶۲۱) مسٹر شفیع نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا لیکن شفیع نے لوگوں کے سامنے زنا سے انکار کیا اور اس کی ساس برابر کہتی رہی کہ میرے داماد نے مجھ سے زنا کیا۔ اور شفیع نے بھی ایک شخص کے سامنے اقرار کیا۔ ایسی صورت میں شفیع کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا ؟

الجواب :- جب کہ شفیع زنا سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو اوس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہو گی[1]۔

بیٹی باپ پر بدنیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۲۲) فصاحت کی حقیقی بیٹی نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھ پر بدنیتی سے ہاتھ چلایا۔ لیکن فصاحت سختی سے انکار کرتا رہا تو فصاحت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ لوگوں نے اس کو بنی قربانی سے علیحدہ کر دیا اور جب اس نے قربانی کر کے گوشت تقسیم کیا تو کسی نے نہیں لیا تو وہ گنہ گار ہوئے یا نہ - ؟

الجواب :- فصاحت کا نکاح اس صورت میں قائم ہے اور چونکہ

[1] وان دعت الشهوة فی تقبیله او تقبیلها ابنه وانکرها الرجل فهو مصدق لا هی (درمختار) فهو مصدق لانه ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر (رد المحتار ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

فصاحت منکر ہے اور اس کی تکذیب شہود عدول سے ثابت نہیں ہے اس لئے حرمت مصاہرۃ اس صورت میں ثابت نہ ہوگی۔ پس فصاحت کے ساتھ متارکت کرنا اور اس کو شریک قربانی نہ کرنا اور اس کے دیئے ہوئے گوشت قربانی کو نہ لینا اور اس کو ناجائز سمجھنا ناجائز اور معصیۃ ہے۔ فقط۔

بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی تو کیا حکم ہے۔

سوال (۶۲۳) ہندہ اپنے خاوند کی نسبت کہتی ہے کہ از روئے بدنیتی میری بیٹی سے بات چیت کی اور اغلب ہے کہ صحبت بھی کی ہوگی اس لئے میں زید پر حرام ہوگئی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

الجواب :- محض گمان اور خیال سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی پس ہندہ اپنے شوہر زید پر حرام محض اس خیال سے کہ زید نے شاید ہندہ کی دختر سے صحبت کی ہو حرام نہیں ہوئی۔ فقط

شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہوگیا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۴) زید نے ہندہ کو شہوت سے ہاتھ لگایا ہندہ سوئی ہوئی تھی لیکن انزال نہیں ہوا۔ پھر ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد آکر ہاتھ لگایا تو انزال ہوگیا۔ ان دونوں صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اگر بدوں کپڑے کے کھلے ہوئے بدن یا باریک کپڑے پر شہوت سے ہاتھ لگا دے تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے جیسا کہ پہلی صورت میں ہے اور اگر مس بالشہوۃ کے ساتھ انزال ہوجاوے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

---

[1] ولو انزل مع مس او نظر فلا حرمۃ بہ یفتیٰ (درمختار) فلا حرمۃ لانہ بالانزال تبین انہ غیر مفض الی الوطی ہدایہ۔ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔

دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہو جائے گی | سوال (۶۲۵) اگر دو شخص عادل شہادت دیں کہ ہم نے زید کو ہمراہ ہندہ زنا کرتے دیکھا، کیا اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو کر مزنیہ کی دختر زانی پر حرام موافق عبارت عالمگیریہ ہے ومنہا الشہادة بغیر حدود والقصاص وما یطلع علیہ الرجال منہا شہادة رجلین او رجل وامرأتین الخ لقولہ تعالیٰ واستشہدوا شہیدین من رجالکم۔ اور بعبارۃ درمختار ولغیرہا من الحقوق رجلان او رجل وامرأتان۔ یا موافق آیۃ کریمہ۔ والذین یرمون المحصنات الآیہ۔ کے چار مرد کی شہادت ضروری ہے اور نکاح زید بہ دختر مزنیہ جائز ہے۔ !

الجواب :- یہ صحیح ہے کہ حرمت مصاہرت کے اثبات کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت مقبول ہے جیسا کہ اقرار باللمس والتقبیل عن شہوة دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے، درمختار میں ہے وتقبل الشہادة علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوة[1] اور یہی منشاء ہے عبارت عالمگیریہ و درمختار کا مگر صورت مسئولہ میں شہادت زنا کی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ثابت نہیں ہوا بلکہ ایسی صورت میں شہود پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور وہ شرعاً کاذب شمار ہوتے ہیں۔ تو جب کہ زنا ثابت نہ ہوا تو حرمت مصاہرت بھی ثابت نہ ہوگی کیونکہ یہ شہادت حرمت مصاہرت پر نہیں ہے بلکہ زنا پر ہے اور وہ ثابت نہیں۔ اور گواہ جھوٹے قرار پائے۔ قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤوا علیہ باربعۃ شہداء فاذلم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون[2] الآیۃ

غلطی سے دختر پر جا پڑا کیا حکم ہے | سوال (۶۲۶) میں نابینا ہوں ایک شب

[1] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۳ ج ۲، ظفیر۔ [2] سورۃ النور - ۲۰۔

بخیال صحبت زوجہ بیدار ہوا۔ زوجہ ہمراہ دختر ۱۲ سالہ میری ہمبستر تھی بہ غلطی ازار دختر خود کھولی اور اندام نہانی اپنا بشہوۃ اس کی اندام نہانی پر رکھا بعدہ خبر ہوگئی کہ یہ زوجہ نہیں ہے جلدی قبل از دخول ذکر جدا ہوا۔ زوجہ کو بیدار کیا شہوۃ سابقہ قدرے موجود تھی صحبت کی انزال ہوا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں اگر ثابت ہے تو امام شافعیؒ کے مذہب پر فتویٰ دے سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں یا نہ ؟

الجواب :- درمختار میں ہے وفی الخانیۃ ان النظر الی فرج ابنتہ بشہوۃ یوجب حرمۃ امرأتہ وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیہا عریانۃ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا الخ۔ اور انزال کی روایت میں قید مع المس والنظر ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔ فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمۃ[1]۔ ان روایات سے ثابت ہے کہ صورت واقعہ میں حرمت ثابت ہے اور حنفی کو اس بارہ میں امام شافعیؒ کے مذہب پر عمل کرنے کی کوئی روایت اور فتویٰ منقول نہیں ہے۔ فقط

سوال (۱۴۲۷) خلاصہ سوال یہ ہے کہ اگر زنا کرنا فقیر کا کمال الدین	کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال الدین کی شادی جائز ہے یا نہیں

کی والدہ سے ثابت ہو جائے تو کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے صحیح ہوگا یا نہیں۔ اور اگر فقیر یہ کہے کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے تو یہ شرعاً معتبر ہے یا نہیں۔؟

الجواب :- اگر شہادت شرعیہ یعنی چار عادل گواہوں کی شہادت سے زنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہو جاوے تب بھی موافق تصریح بحر وغیرہ کے کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ زانی کی

---

[1] درمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔ ایضاً ص ۳۸۷ ج ۲۔ ظفیر

فروع مزنیہ کی فروع کے لئے حرام نہیں ہیں۔ کما فی الشامی عن البحر ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا الخ شامی[1] ص ۲۷۹ جلد۔ ۲۔

اور فقیر کا یہ اقرار کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے شرعاً معتبر نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاہر الحجر[2]۔ لہذا فقیر کے اس اقرار کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور فقیر کے اس قول کی وجہ سے کمال الدین پر دختر فقیر حرام نہ ہو گی کیونکہ یہ قول فقیر کا بوجہ معارض ہونے نص مذکورہ کے لغو اور باطل ہے۔ البتہ اگر کمال الدین کا زنا یا مس بالشہوۃ اور بوس وکنار فقیر کی زوجہ سے ثابت ہو جاوے شہادت معتبرہ سے یا اقرار کمال الدین سے تو پھر کمال الدین کا نکاح دختر فقیر سے جائز نہ ہو گا۔ فقط

رات میں غلطی سے لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑ جائے اور شہوت ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۶۳۸) رات کو اپنی بیوی کو جگانے اٹھا مگر غلطی سے اپنی لڑکی پر ہاتھ جا پڑا یا ساس پر اور بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ مرد اپنی بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالنے والے کو اپنی عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ اس کے متعلق چند سوالات ہیں۔ (۱) لڑکی بالغ ہو یا نابالغ (۲) اس صورت میں غلطی کافی ہے یا ارادۃً لڑکی پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے

الجواب :- یہ حکم نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کے متعلق ہے (۲) اس صورت میں غلطی بھی کافی[3] ہے۔

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر۔ [2] مشکوٰۃ شریف باب اللعان ص ۲۸۷

[3] فلو ایقظ زوجتہ او ایقظتہ ہی لجماعہا فمست یدہ بنتہا المشتہاۃ او یدہا ابنہ حرمت الام ابدا فتح قبل ام امرأتہ فی ای موضع کان علی الصحیح حرمت علیہ امرأتہ الخ وبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ بہ یفتی (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ و ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر۔

موطوئہ کی لڑکی کو رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۹) زید نے اپنی خوشدامن ہندہ سے زنا کیا۔ مسئلہ معلوم ہونے پر زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس فعل سے توبہ کیا۔ پھر زید کی زوجہ نے زور دیا کہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ مہر کا دعویٰ کردوں گی۔ زید نے بہ سبب خوف مہر کے توبہ توڑ دی اور زوجہ کو رکھ لیا۔ اس سے اولاد ہوئی۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔ اور نکاح زید کا باقی رہا یا نہ۔ اور مہر زید کے ذمہ واجب ہے یا نہ؟

الجواب :- جب کہ زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس کو علیحدہ کر دیا نکاح اس کا باطل ہو گیا اور زید کو ایسا کرنا ضروری تھا یعنی اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا لازم تھا۔ پھر زید کا اس زوجہ کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور اس کے بعد جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے سابق کا مہر لازم ہے یعنی اگر وہ عورت موطوئہ زید ہے تو مہر مثل لازم ہے۔ و یجب مہر المثل فی نکاح فاسد الخ[1] درمختار الغرض زید بحالت مذکورہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ ہے۔

مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

سوال (۶۳۰) وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِکُم مِّن نِّسَائِکُمُ اللَّاتِی دَخَلْتُم بِهِنَّ[2]۔ یعنی عورت کی وہ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہے اور گود میں ہے حرام ہے اس کی ماں کی زندگی اور موت میں۔ وَرُبَّ تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ۔ کیا نام رکھا جاتا ہے ربیبہ اگر اس کی گود میں نہ ہو یعنی جو گود والی بچی سے بڑی ہو وہ بھی حرام ہے امام بخاری صاحب نے صحیح بخاری کے ترجمہ فیض الباری کے پارہ ۲۱ اکیس پر درج فرمایا ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے زمانہ خلافت میں

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب فی النکاح الفاسد ص ۴۸۱/۲ ۔ ظفیر
[2] النساء - ۴

اس لڑکی سے نکاح کی اجازت دی جو گود میں نہ تھی یعنی پہلی کی تھی روایت کیا اس کو ابن منذر وغیرہ نے اور اخیر پر یہ تحریر فرمایا کہ اگر نہ ہوتا اجماع ثلث اس مسئلہ میں تو اس کا ایسا اولیٰ ہوتا اس واسطے کہ حدیث کے اکثر طریقوں اور قرآن میں حجر کی قید آچکی ہے اور مخالفین نے صرف اس حدیث کو حجت پکڑا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیبیو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو مجھ سے نہ کہا کرو۔ حدیث مخالف سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں کو ان کی زندگی میں ان کے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو منع فرمایا یعنی جیسے عورت کی زندگی میں اس کی بہن حرام ہے ویسے بیٹی بھی ورنہ زندگی کے بعد کوئی عورت کیا کہہ سکتی ہے۔ اخیر پر یہ بھی گذارش ہے کہ کیا حضرت علی اور عمر فاروق سے مخالفین زیادہ معتبر اور واقف ہے۔؟

الجواب :— زوجہ مدخولہ کی بیٹی شوہر اول سے مطلقاً حرام ہے خواہ زوجہ موجود ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ گود میں اور پرورش میں ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف میں محرمات ابدیہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ الآیۃ[1] اور قید فی حجورکم کی باعتبار غالب کے اور باعتبار اکثر کے ہے چنانچہ جمہور صحابہ وتابعین وائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے اور سوا داؤد ظاہری کے کسی کا خلاف ائمہ میں سے اس بارہ میں منقول نہیں ہے۔ اور صحابہؓ میں جو اس بارہ میں اختلاف تھا وہ بعد اجماع کے مرتفع ہو گیا۔ جلالین میں ہے فِي حُجُورِكُم تربونہا صفۃ موافقۃ للغالب فلا مفہوم لہا[2] اور مدارک میں ہے۔ قال داؤد اذا لم تکن۔

[1] سورۃ النساء ۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] جلالین ص ۷۳ ۔ ۱۲ ظفیر۔

فی حجرہ لاتحرم فلمّا ذکرالحجرعلی غلبۃ الحال دون الشرط الخ اور درمختار میں ہے وبنت زوجتہ الموطوئۃ قال فی ردالمحتار ای سواء کانت فی حجرہ ای کنفہ ونفقتہ اولا وذکرالحجرفی الآیۃ خرج مخرج العادۃ اوذکر للتشنیع علیہم الخ اور امام بخاری رحمہ اللہ بھی اس مسئلہ میں جمہور کے ساتھ ہیں وہ بھی ربیبہ سے نکاح کو مطلقاً حرام فرماتے ہیں۔ یعنی گود میں ہو یا نہ ہو چنانچہ پوری عبارت بخاری شریف کی ترجمہ باب کی یہ ہے۔ وہل تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربیبۃ لہ الی من یکفلہا الخ اور اس کے بعد حدیث لا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن الخ لاتے ہیں۔ اس روایت ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ سے بھی امام بخاریؒ نے اس پر دلیل پکڑی ہے کہ باوجود دوسرے شخص کی کفالت میں دور پرورش میں ہونے کے اوس لڑکی کو ربیبہ فرمایا گیا اور محرمات میں شمار کیا گیا۔ باقی قرن اول کا اختلاف جبکہ اس کے بعد اجماع حرمت پر ہو چکا ہو معتبر نہیں رہتا اور واضح ہو کہ حضرت علی وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا خلاف اس بارہ میں امام بخاریؒ نے نقل نہیں کیا اور یہ بھی ابن حجر ہی کا قول ہے کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں الخ امام بخاری کا قول کہنا اس کو غلط ہے الغرض امام بخاری اور ائمہ اربعہ اور جمہو اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ زوجہ مدخولہ کی بیٹی ہمیشہ کو حرام ہے خواہ وہ حجر میں ہو یا نہ ہو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔ فقط۔

چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی

سوال (۱۳۶۱) مسائل سے ناواقف شخص نے اپنی نابالغ لڑکی پر جس کی عمر چار سال کی ہوگی جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالا۔ کمر بند تک کھولا۔ مگر کھولتے ہی پھر بند کر دیا تو کیا عورت حرام ہو گئی۔؟

۱؎ ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر۔ ۲؎ بخاری شریف۔
۳؎ مدارک التنزیل ص ۲۶۶۔

الجواب :- یہ حکم حرمت کا نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ثابت ہوتا ہے۔ اور عمداً اور خطأً ونسیان اس میں برابر ہے۔ دلائل حرمت کے کتب فقہ میں مبسوط ہیں۔ رد المحتار میں ہے قال فی الفتح وبقولنا قال مالک فی روایۃ احمد وھو قول عمرو ابن مسعود وابن عباس فی الاصح وعمران ابن الحصین وجابر وابی وعائشۃ وجمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی وطاؤس وعطاء ومجاہد وابن المسیب وسلیمان بن یسار وحماد والثوری وابن راہویہ وتمامہ مع بسط الدلیل فیہ اھ وفیہ ایضاً لان المس والنظر سبب داع الی الوطیٔ فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط۔ ہدایہ۔ واستدل لذالک فی الفتح بالاحادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین شامی ص ۳۸۰ ج ۲۔ چار پانچ برس کی عمر کی لڑکی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئولہ میں زوجہ حرام نہ ہوگی۔ ناواقفیت عذر نہیں ہے لیکن لڑکی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حکم حرمت کا نہیں ہوا۔ فقط

خوشدامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے | سوال (۶۳۲) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ مکان میں رہا۔ بعد کو اس کی خوشدامن کو حمل ظاہر ہوا تو پنچایت نے اوس شخص سے اقرار لے کر ایک مولوی صاحب کو خط لکھا اور انہوں نے اوس کی زوجہ کو اوس پر حرام قرار دیا اس کے بعد وہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے خوف کے مارے اقرار کیا تو اس صورت میں اوس شخص کی زوجہ اوس پر حرام ہے یا حلال۔ ؟

سلہ دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ وص ۳۸۵ ج ۲ تحت قولہ اراد بالزنا الوطی الحرام اقول سنعیں بعدم الاشتباہ بقید ان من المشتہی التشمت البحر المجامع اھ وقد مرحتے تسع وسنذکر انما عشر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر

الجواب :- درمختار میں ہے قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلا الخ[1] اور شامی میں ہے قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ[2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کرنے کا جھوٹا اقرار کیا ہے تو قاضی اور مفتی اس کی تصدیق نہیں کریں گے بلکہ حکم حرمت کا دیں گے اور ان میں یعنی زوجین میں تفریق کرا دیں گے البتہ اگر اوس شخص کے علم میں اور یقین میں یہ بات راسخ ہے کہ میں نے اپنی خوشدامن سے زنا نہیں کیا۔ اور کوئی فعل موجب حرمت مصاہرۃ اوس سے صادر نہیں ہوا تو اوس کے حق میں دنیا میں اس کی زوجہ حلال ہے۔

بیوی قادیانی ہوگئی قادیانی سے شادی کرلی اب اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۳۳۶) ایک شخص کی عورت قادیانی ہو گئی اور قادیانی سے نکاح کرلیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی سے اس کی ماں کا پہلا خاوند نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نہیں کرسکتا لقولہ تعالیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن[3]۔ قال فی الدر المختار وبنت زوجتہ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً الخ[4]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر
[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر [3] سورۃ النساء۔ ۴۔
[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲۔ ظفیر

الجواب :- یہ حکم حرمت کا نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ثابت ہوتا ہے۔ اور عمداً اور خطأً و نسیان اس میں برابر ہے۔ دلائل حرمت کے کتب فقہ میں مبسوط ہیں۔ رد المحتار میں ہے قال فی الفتح وبقولنا قال مالک فی روایۃ احمد و ہو قول عمر و ابن مسعود و ابن عباس فی الاصح و عمران ابن الحصین و جابر و ابی و عائشۃ و جمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی و طاؤس و عطاء و مجاہد و ابن المسیب و سلیمان بن یسار و حماد والثوری و ابن راہویہ و تمامہ مع بسط الدلیل فیہ الخ و فیہ لنا ان المس والنظر سبب داع الی الوطؤ فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط۔ ہدایہ۔ واستدل لذالک فی الفتح بالاحادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین شامی ص ۲۸۰ ج ۲۔ چار پانچ برس کی عمر کی لڑکی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئولہ میں زوجہ حرام نہ ہوگی۔ ناواقفیت عذر نہیں ہے لیکن لڑکی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حکم حرمت کا نہیں ہوا۔ فقط

خوش دامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے | سوال (۶۳۴۲) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ مکان میں رہا۔ بعد کو اس کی خوشدامن کو حمل ظاہر ہوا تو پنچایت نے اوس شخص سے اقرار لے کر ایک مولوی صاحب کو خط لکھا اور انہوں نے اوس کی زوجہ کو اوس پر حرام قرار دیا اس کے بعد وہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے خوف کے مارے اقرار کیا تو اس صورت میں اوس شخص کی زوجہ اوس پر حرام ہے یا حلال۔ ؟

لہ دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۰ ج ۲ و ص ۲۸۴ ج ۲ تحت قولہ والرد بالزنا حجۃ الخ قول المصنف بعدم الاشتہاء یفید ان من لا یشتہی لا تثبت الحرمۃ بجماعہ الخ و قدرہ ... تسع و بعضہم ... (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۱ ج ۲) ظفیر

الجواب :- درمختار میں ہے قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتھا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ھازلا الخ[1] اور شامی میں ہے قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ انتہیٰ[2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کرنے کا جھوٹا اقرار کیا ہے تو قاضی اور مفتی اس کی تصدیق نہیں کریں گے بلکہ حکم حرمت کا دیں گے اور ان میں یعنی زوجین میں تفریق کرا دیں گے البتہ اگر اوس شخص کے علم میں اور یقین میں یہ بات راسخ ہے کہ میں نے اپنی خوشدامن سے زنا نہیں کیا۔ اور کوئی فعل موجب حرمت مصاہرۃ اوس سے صادر نہیں ہوا تو اوس کے حق میں دنیا میں اس کی زوجہ حلال ہے۔

سوال (۶۳۳) ایک شخص کی عورت قادیانی ہو گئی اور قادیانی سے	بیوی قادیانی ہو گئی قادیانی سے شادی کرلی اب اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

نکاح کرلیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی سے اس کی ماں کا پہلا خاوند نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب :- نہیں کرسکتا لقولہ تعالیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن[3]۔ قال فی الدرالمختار وبنت زوجتہ الموطؤۃ وام زوجتہ وجداتھا مطلقا الخ[4]۔ فقط

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر

[2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر [3] سورۃ النساء - ۴ -

[4] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲ - ظفیر

عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا اور شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہو گی یا نہیں

سوال (۶۳۴) ایک عورت نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے خسر نے میری ساتھ زنا کیا ہے اس لئے میں اپنے خاوند پر حرام ہوں۔ خاوند کا جواب یہ ہے کہ عورت بالکل جھوٹی ہے۔ میرا والد متقی ہے اور پرہیزگار ہے۔ وہ ایسا ناشائستہ کام نہیں کر سکتا اور خسر بھی بالکل منکر ہے اور عورت کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے۔ آیا وہ عورت اپنے خاوند پر اس صورت میں حرام ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی اور عورت مذکورہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی عورت کا قول شرعاً جھوٹا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ[1]۔ فقط

بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا اگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے

سوال (۶۳۵) ایک شخص نے بدفعلی کے واسطے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن خطاً اس بدکار نے اپنے بیٹے کی بی بی کا ہاتھ پکڑا۔ بی بی بولی کہ میں ہوں۔ اس نے یہ سن کر شرما کر چھوڑ دیا لیکن ہاتھ پکڑنے کے وقت شہوۃ تھی یا نہیں یہ معلوم نہیں ہے۔ حرمت ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ پہلی صورت میں جب کہ شہوۃ کا ہونا یقینی نہیں ہے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوئی اور اوس کے پسر کی زوجہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی[2]۔ فقط

---

[1] مشکوٰۃ شریف باب الاقضیہ والشہادات ص ۳۲۶۔ [2] قال فی الذخیرۃ واذا قبلہا او لمسہا او نظر الی فرجہا ثم قال لم یکن عن شہوۃ ذکر الصدر الشہید انہ فی قبلۃ یفتی با۔۔۔ مالم یتیقن انہ بلا شہوۃ وفی المس والنظر لا، الا ان یتیقن انہ بشہوۃ لان الاصل فی التقبیل الشہوۃ ۔۔۔ المس والنظر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲) ظفیر۔

عورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۳۶) ایک شخص کی زوجہ سے اس کے نانا نے زنا کیا اور گواہی بھی ہو چکی ہے حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں، اور نکاح فسخ ہو چکا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نانا کی مزنیہ اس شخص پر حرام ہو گئی، اس کو علیحدہ کرنا چاہئے۔ در مختار میں ہے کہ بدون متارکت یا تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہ ہو گا۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لایرتفع النکاح حتی لایحل لھا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ۔ وفی الشامی۔ الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ[2] قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ الخ[1] فقط

ربیبہ سے زنا کا انکار کیا پھر دباؤ سے اقرار کر لیا پھر انکار، کیا حکم ہے

سوال (۶۳۷) عمر نے شادی کی اور زوجہ سے قربت بھی کی اس کی ساتھ ایک لڑکی ربیبہ بالغہ بھی آئی۔ تھوڑے دن کے بعد جو عمر کی پہلی بیوی سے ایک نابالغ لڑکا تھا اس نے اپنے باپ عمر پر ربیبہ سے زنا کا الزام لگایا۔ لوگوں نے عمر اور ربیبہ سے پوچھا۔ دونوں نے زنا کا انکار کیا۔ بعد ازاں ایک خواندہ فقیر آیا اس نے جبراً عمر سے زنا کا اقرار کرایا اور توبہ کرائی۔ پھر عمر زنا کا منکر ہوا اور لڑکا نابالغ بھی منکر ہے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب :- اقرار زنا بالربیبہ سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی۔ لیکن وہ اقرار اگر اس نے کسی دباؤ سے جھوٹ کیا ہے اور فی الحقیقت اس نے اپنی ربیبہ سے زنا نہ کیا تھا تو اگرچہ عند القاضی قول اس کا معتبر نہ ہو گا مگر عند اللہ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے۔ در مختار میں ہے وفی الخلاصۃ۔ قیل لہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر۔

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ - ظفیر۔

مَا فعلْتُ بِاُمِّ امرأتک فقال جامعتُها تثبتُ الحُرمۃ ولا یصدق انہ کذب اھ قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبًا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ اھ شامی[1] ۔

خسر نے زنا کیا مگر نہ گواہ ہیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۶۳۸) مسماۃ ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ ایک روز جب کہ وہ اور اس کا خسر زید اکیلے تھے خسر نے کہا آؤ چاپی (پاؤں دبانا کرو) جس پر ہندہ نے خسر خود کو چاپی کرنا شروع کیا۔ اسی اثنار میں خسر نے بہ نیت بد مغلوب الشہوۃ ہو کر اس کو بوس وکنار کرنا شروع کیا یہ چونکہ جوان تھی اس پر بھی شہوت غالب آگئی۔ زید نے اس سے زنا کیا اس کے بعد ہر دو اسی طرح فعل بد کرتے رہے۔ اب وہ حاملہ ہے یعنی ہندہ کو حمل ہو گیا ہے جو زید کا ہے۔ اس عرصہ میں اس کا خاوند عمر اس کے نزدیک نہیں آیا۔ عمر زوج ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے میری والدہ نے بتلایا کہ اس کا والد زید ہندہ کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے آخر کار عمر نے ایک روز اپنے والد زید کو اپنی زوجہ ہندہ کی کلائی پکڑے ہوئے دیکھا اور کچھ نہیں دیکھا۔ اور میں نے اپنے والد کو کئی مرتبہ اپنی عورت سے چاپی کراتے دیکھا ہے عمر کے بھائی بکر کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ اپنے والد زید کو اپنی بھاوج ہندہ سے چاپی کراتے دیکھا ہے۔ زید کا بیان ہے کہ میں ہندہ سے چاپی ضرور کرایا کرتا تھا لیکن اور تمام باتیں لغو اور جھوٹ ہیں۔ علاوہ ازیں کوئی چشم دید شہادت نہیں ہے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں بقاعدہ شرعیہ حرمت مصاہرۃ بحق عمر ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی شہادت مس بالشہوۃ یا تقبیل بالشہوۃ یا زنا کی نہیں ہے اور کلائی پکڑے ہوئے دیکھنا عمر کا یا چاپی کراتے دیکھنا

---

[1] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات صفحہ ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر ۔

مستلزم مس بالشہوۃ کو نہیں ہے پس جب کہ زید مس بالشہوۃ کا انکار کرتا ہے تو محض عمر کا چارپائی کر آتے دیکھنے سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہوگا، درمختار میں ہے وَفِی المَسِّ لَا تحرم مالم تعلم الشہوۃ لأن الاصل فی التقبیل الشہوۃ بخلاف المس الخ[1] وفی الشامی ولم یذکر المس وقد منا عن الذخیرۃ أن الاصل فیہ عدم الشہوۃ مثل النظر فیصدق اذا انکر الشہوۃ الخ[2] اور بیان عورت کا شوہر کے حق میں مفید حرمت نہیں ہے کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے دوسرے شخص کے اوپر اس کے اقرار سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے۔ وان ادعت الشہوۃ فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ وانکرہا الرجل فہو مصدق الخ[3] درمختار۔ ای ادعت الزوجۃ انہ قبل احد اصولہا او فروعہا بشہوۃ او ان احد اصولہا او فروعہا قبلہ بشہوۃ قولہ فہو مصدق لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر الخ شامی[4] وفیہ بعد اسطر وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا فیجب کمال المسمی بعد الدخول ونصفہ لو قبلہ الخ[5] ان عبارات سے واضح ہے کہ عورت کا قول شوہر کے حق میں اور مرد کا قول عورت کے بارہ میں مسموع نہ ہوگا۔ فقط۔

سوال (۶۳۹) ایک عورت نے اپنے | ساس نے داماد کو بوس و کنار کیا، کیا حکم ہے

داماد کو بوس و کنار کیا تو اس شخص پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں۔ ؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے قبل ام امرأتہ الخ حرمت علیہ امرأتہ الی ان قال لان الاصل فی التقبیل الشہوۃ الخ[6] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ - ظفیر۔ [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر۔

[4] رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر [5] ایضاً ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر۔

[6] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ - ظفیر۔

اس کی زوجہ اس پر ہمیشہ کو حرام ہوگئی۔ فقط۔

ساس کی پستان پکڑی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں

سوال (۶۴۰) ایک شخص نے اندھیرے میں اپنی ساس کی پستان کو پکڑ کر کھینچا شہوۃ سے یعنی اپنی زوجہ سمجھ کر لیکن جب اس کو معلوم ہوا تو بہت شرمندہ ہوا۔ ایسے شخص کے لئے اس کی زوجہ کیسی ہے؟

الجواب:۔ اگر اوپر پستان کے کپڑا نہ تھا یا باریک کپڑا تھا تو بشہوۃ اس کو ہاتھ لگانے سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی [۱]۔ فقط

بیٹا کا اقرار ہے کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر انکار کیا، کیا حکم ہے

سوال (۶۴۱) اولاً زید کہتا ہے کہ میرے باپ بکر نے میری بیوی زینب کے ساتھ زنا کیا ہے یعنی بچشم خود دیکھا ہے۔ بعد میں زید حلف سے بیان کرتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور اب عورت کہتی ہے کہ میری ساتھ بکر نے زنا کیا ہے اور زید نے جب پہلے اقرار کیا تھا کہ بکر نے میری عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس وقت عورت منکر زنا تھی۔ اور مسمی بکر جو کہ زید کا باپ ہے منکر زنا ہے اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوئی یا نہ یعنی زینب زید پر حرام ہوئی یا نہ۔ ؟

سوال (۲) جب کہ زید دوسری دفعہ حلف سے کہتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور ایک صورت میں زینب بھی منکر زنا ہے تو مفتی دیانۃً یہ فتوی دے سکتا ہے کہ اگر فی الواقع زید نے بکر کو زینب سے زنا کے بارے میں اقرار غلط کیا تھا تو عند اللہ زینب زید پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ

[۱] وحرم ایضاً اصل ممسوستہ بشہوۃ ولو بشعر علی الرأس بحائل لا یمنع الحرارۃ الخ وفرع من مسته والعبرۃ للشہوۃ عند المس (در مختار) قولہ بشہوۃ ای ولو من احدہما قولہ بحائل ای ولو بحائل فلو کان مانعاً لا تثبت الحرمۃ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر

۳) جب کہ قاضی اس دیار میں نہیں ہے اور زید و زینب دونوں اپنے اقرار سے رجوع کر رہے ہیں تو بصورت ثابت ہونے حرمت مصاہرۃ کے زینب بلا طلاق دیئے زید کے اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔؟

۴) جب کہ بکر کے زینب سے زنا کرنے پر کوئی گواہ موجود نہیں ہے اور اور زید و زینب کے مختلف بیان ہیں تو بکر پر کوئی حد شرعی لگ سکتی ہے یا نہ۔

۵) کیا حدود میں شرعاً حکم ہو سکتا ہے۔؟

الجواب:۔ وفی الخلاصۃ قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ای قضاءً ولا یصدق انہ کذب ولو ھازلاً (درمختار) قولہ لا یصدق انہ کذب۔ ای عند القاضی واما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1]۔ وفی الدر المختار ایضاً تزوج بکراً فوجدھا ثیبۃ وقالت ابوک فضّنی ان صدقہا بانت بلا مہر والا لا[2]۔

لہٰذا اس صورت میں موافق اقرار زید کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی۔ اور حرمت مصاہرۃ ثابت ہو گئی اور دوسرا قول اس کا معتبر نہیں لیکن اگر فی الواقع اس نے جھوٹ بولا اور اس کے علم میں زنا ثابت نہیں ہے تو مابینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو اس کے اقرار سابق کا علم ہو گیا تو اس کو جائز نہیں کہ اس کو وطی کی اجازت دے لان المرأۃ کالقاضی درمختار[3] وغیرہ۔

---

[1] دیکھیے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ظفیر

[3] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲ والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرہا عدل لا تحل لہا تمکینہ والفتوی علی انہ لیس لہا قتلہ ولا تقتل نفسہا بل تفدی نفسہا بمال او تہرب کما انہ لیس لہ قتلہا اذا حرمت علیہ وکلما ہرب ردتہ بالسحر وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انہا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لہا فالاثم علیہ۔ قلت ای اذا لم تقدر علی الفداء او الہرب ولا علی منعہ عنہا فلا ینافی ما قبلہ (ردالمحتار ص ۵۹۴ ج ۲) ظفیر

ع۲) مفتی اس طرح فتویٰ دے گا جو اوپر لکھا گیا یعنی یہ کہے گا کہ موافق زید کے اقرار کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی لیکن اگر واقع میں وہ جانتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا اور یہ اقرار غلط کیا تو مابینہ وبین اللہ اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوئی اور یہ جب ہی متصور ہے کہ اس کی زوجہ کو اس کے اقرار سابق کی خبر نہ ہو۔

ع۳) رجوع عن الاقرار تو معتبر نہیں ہے المرء یوخذ باقرارہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے البتہ درمختار وغیرہ میں یہ تصریح ہے کہ بحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج إلا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1] اور شامی میں ہے وعبارۃ الحاوی إلا بعد تفریق القاضی أو بعد المتارکۃ الخ[2]۔ لہذا عورت کو قبل تفریق قاضی ما قبل متارکۃ وانقضاء عدت نکاح ثانی جائز نہیں ہے۔

ع۴) حد شرعی بکر پر قائم نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں نہ زانی کا اقرار ہے اور نہ شہود اربعہ موجود ہیں۔ وقد قال اللہ تعالیٰ وَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ[3]۔

ع۵) حدود میں تحکیم صحیح نہیں ہے کما فی باب التحکیم من الدر المختار مع لو فی غیر حد وقود الخ[4] شامی ص۴۸۳ جلد ۴۔ فقط۔

سوال (۶۴۲) زید کا ہندہ سے	حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں

نکاح ہو چکا ہے نکاح کے بعد زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس صورت میں زید کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہ اگر حرام ہو گئی تو تفریق اسلامی قاضی کی ضروری ہے یا عدالت انگریزی کی تفریق بھی کافی ہے۔ اور ائمہ اربعہ کے مذہب میں سے ترجیح کس امام کے مذہب کو ہے اور کیوں ہے۔؟

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۰۹ ج۲۔ ظفیر۔ [2] رد المحتار فصل ایضاً ص۳۰۹ ج۲

[3] سورۃ النور۔ ۲۔ [4] الدر المختار علی هامش رد محتار باب التحکیم ص۴۸۳ ج۴۔ ظفیر

الجواب :- اگر زنا ثابت ہے مثلاً یہ کہ زید زنا کا مقر ہے یا شہادت شرعیہ سے زنا ثابت ہے تو زید کی زوجہ زید پر حرام ہوگئی زید کو لازم ہے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے یا قاضی یعنی حاکم شرعی ان میں تفریق کرادے۔ حاکم کافر کی تفریق معتبر نہیں ہے اور زنا سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہونے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا خلاف ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زنا سے بھی حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے فتح القدیر میں فرمایا کہ یہی مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ بن مسعودؓ اور عبداللہؓ بن عباسؓ وغیرہم کا اور جمہور تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔ شامی میں ہے قال فی الفتح وبقولنا قال مالک فی روایۃٍ واحمد وھو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح الخ۔ و جمہور التابعین الخ[1] فقط

سوال (۴۴۳) زید کی خوش دامن نے زید کا بوسہ لیا اور گلے لگا کر پیار کیا

ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہوگیا حرمت ثابت نہیں ہوتی

اور زید سفر میں جار رہا تھا اور زید کو اسی وقت انزال ہوگیا وہ کہتا ہے کہ میرا شہوانی خیال بالکل نہ تھا بے اختیار انزال ہوگیا تو اب زید کی زوجہ اس پر حرام ہوئی یا نہ۔؟

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی۔ درمختار میں ہے فَلَوْ اَنْزَلَ مَعَ مَسٍّ اَوْ نَظَرٍ فَلَا حُرْمَةَ بِہٖ یُفْتٰی[2] الخ فقط

سوال (۴۴۴) زید کا اپنی باپ

زید کا سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کیلئے کافی نہیں

کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے منھ پر تھپڑ بھی مارا۔

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ و ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] در مختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ظفیر

مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلاکر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلاکر زید کا اقبال سنوا دیا۔ صبح کو زید نے ایک اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جو رات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت چشم دید زنا یا بوس کنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ وہ زید کا اقبال جو مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔ سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہو گئی یا نہیں اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب :- زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا و مس بالشہوت کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں، تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے کہ زید کا قرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہو سکتا اور یہ امر مسلم عند الفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا۔ پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں اور زید کا یہ اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس کو تہمت لگائی گئی اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو

تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا (شامی ص ۳۹۰ ج ۲) وان ادعت الشہوۃ فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ و انکرہا الرجل فہو مصدق لا ہی (درمختار) وقال الشامی انہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر (شامی ص ۳۹۱ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں | سوال (۶۴۵) حرمت مصاہرۃ کے لئے کتنی شہادتوں کی ضرورت ہے اگر کسی شخص کو چند اشخاص نے متفرق اوقات میں اپنی خوشدامن سے بد فعلی کرتے ہوئے دیکھا ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں۔ کیا ثبوت زنا کی طرح اس کے واسطے بھی چار شاہدوں کی اجتماعاً دیکھنے کی ضرورت ہے؟

الجواب:۔ ونصابہا للزنا اربعۃ رجال ولو علق عتقہ بالزنا وقع برجلین ولا حد الخ ولغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کنکاح وطلاق ووکالۃ الخ رجلان او رجل وامرأتان الخ درمختار[1]۔ پس اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاوے گی کیونکہ حرمت مصاہرۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ زنا کا ثبوت درحد کا جاری کرنا اس سے نہ ہوگا۔ فقط

لڑکی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے | سوال (۶۴۶) ایک شخص زید نے اپنی حقیقی لڑکی کے ساتھ زنا کیا تو اب اس لڑکی کی والدہ زید کے نکاح میں رہے گی یا نہیں۔؟

الجواب:۔ اوس لڑکی کی والدہ اوس زانی پر ہمیشہ کو حرام ہو گئی اوس کو علیحدہ کر دینا لازم ہے اور کبھی اُس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیتہ الخ درمختار[2]۔ وفی الشامی عن البحر وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی الخ[3] فقط

جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہو جائیگی | سوال (۶۴۷) ایک شخص نے

---

[1] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشہادۃ ص ۵۱۵ ج ۴ د ص ۵۱۵ ج ۴۔ ظفیر

[2] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۳۸۲ ج ۲ باب المحرمات۔ [3] ردالمحتار ایضاً۔ ظفیر

بجبر واکراہ یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنی خوش دامن سے زنا کیا حالانکہ اس کی خوشدامن مجوبہ مقر تھی کہ یہ حمل میرے بہنوئی کا ہے نیز حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب درمختار۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر موافق اس اقرار کے حرام ہو گئی اگرچہ وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یعنی قاضی اس کے جھوٹ کو تسلیم نہ کرے گا اور شامی میں ہے کہ اگر فی الواقع وہ اقرار اس کا جھوٹ ہو تو فیما بینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ۔ شامی۔
اور حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت نہ ہوگی فقط

خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چاول رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

سوال (۶۴۷) زید نے اپنی خوشدامن سے کچھ چاول نمونہ دیکھنے کیلئے مانگے اس نے چاول لیکر زید کے ہاتھ پر رکھدیئے زید کے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر خوشدامن کے ساتھ ذرا بھی مس بالشہوۃ ہو جائے تو زوجہ حرام ہو جاتی ہے اسلئے وہ بہت احتیاط کرتا تھا لیکن جب خوشدامن نے اس کے ہاتھ پر چاول رکھے تو اسے خیال آیا کہ یہی مس بالشہوۃ۔۔۔ باعث حرمت ہو جاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے اس خیال کے آتے ہی اس کے آلہ تناسل میں خفیف سا احساس پیدا ہوا مگر قیام کی حد تک نہیں پہنچا اور میلان قلب بھی ہرگز ہرگز نہ تھا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہے اور خفیف سا احساس حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے۔ جبکہ میلان قلب بھی نہ تھا اور بلا۔ چاول ہاتھ پر رکھنے کے وقت بھی نہ تھا بلکہ بعد میں خیال مذکور آکر خفیف سا احساس ہوا جو حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے قال فی الدر المختار والعبرۃ للشہوۃ عند المس والنظر لا بعدہما۔ قال فی الشامی فیفید اشتراط الشہوۃ حال المس فلو مس بغیر شہوۃ ثم اشتہی عن ذلک المس لا تحرم علیہ۔ فقط

لہ رد المحتار ۔۔۔ فصل فی المحرمات ۔۔۔

تیسری فصل

وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے

مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کیساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے

سوال (۶۴۹۱) :- زید نے عمر کی ہمشیرہ فاطمہ سے اور عمر نے زید کی ہمشیرہ سے نکاح کیا، زید کے لڑکا عبدالحمید ہوا، اور عمر کے دختر مسماۃ مریم ہوئی۔ عبدالحمید نے مریم کی والدہ یعنی اپنی پھوپی کا دودھ پیا اور مریم نے عبدالحمید کی والدہ اپنی پھوپی کا دودھ پیا۔ پھر زید نے مسماۃ خانم جان سے دوسرا نکاح کیا۔ اس سے ایک لڑکا عبدالصمد ہوا تو عبدالصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر کے ساتھ جائز ہے یا نہ

الجواب :- صورت مسئولہ میں مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی کیونکہ مریم نے جبکہ فاطمہ زوجہ زید کا دودھ پیا تو مریم جیسے فاطمہ کی رضاعی دختر ہوئی اسی طرح زید کی بھی دختر رضاعی ہوئی جیسا کہ شعر مشہور از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند الخ میں مذکور ہے وفی الدر المختار ویثبت به وان قل الامومیة المرضعة للرضیع ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له[1] الخ

پس مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی تو عبدالصمد پسر زید از بطن زوجہ ثانیہ خانم جان۔ مریم کا بھائی ہوا اور مریم کی دختر عبدالصمد کی بھانجی رضاعی ہوئی۔ پس عبدالصمد کا نکاح مریم اور مریم کی دختر سے صحیح نہیں ہے قال الله تعالیٰ واخواتكم من الرضاعة[2] وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب۔[3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ و ص ۵۵۷ ج ۲ ظفیر

[2] سورة النساء رکوع ۴ - ۱۲ ظفیر [3] عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة رواه البخاري وفي رواية ان الله حرم من الرضاعة ما حرم من النسب - رواه مسلم (مشکوٰة باب المحرمات ص ۲۷۳) ۱۲ ظفیر

بچی نے صرف منہ لگایا تو کیا اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی

سوال ۶۵۰: ہندہ لیٹی ہوئی تھی۔ احمدی دختر ہندہ اپنی ماں ہندہ کا دودھ پی رہی تھی احمدی نے تو اپنی چھاتی کو چھوڑا اور ہندہ کسی عورت سے منہ موڑ کر بات کرنے لگی کہ اچانک بے خبری میں حمیدہ نے جو ہندہ کی ہمشیرہ کی بیٹی ہے ہندہ کی چھاتی منہ میں لے لی۔ ہندہ نے اسی وقت فوراً اپنی چھاتی حمیدہ کے منہ سے نکال لی۔ اور حمیدہ کا منہ کھولا تو کچھ دودھ نظر نہیں آیا اور احتیاطاً حمیدہ کے ہونٹوں کو کپڑے سے پونچھ دیا۔ کیا اتنی سی بات پر رشتہ رضاعت ثابت ہو گیا اور کیا نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے حرام و ناجائز ہے۔

الجواب: اگر گمان غالب ہندہ کا یہ ہے کہ حمیدہ کے منہ میں کچھ دودھ نہیں گیا تو حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں اور نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے درست ہے اور اگر بظن غالب حمیدہ کے حلق میں کوئی قطرہ دودھ کا گیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگئی اور زید پسر ہندہ کا نکاح حمیدہ سے درست نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ محض شک سے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور گمان غالب اگر دودھ پینے کا ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور حرمت رضاعت ایک قطرہ دودھ کا رضیع کے حلق میں جانے سے بھی ثابت ہو جاتی ہے درمختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه لا غیر فلو التقم الحلمة ولم یدر ادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا ولوالجیة[1]

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ اگر رضیع کے حلق میں دودھ جانے میں شک ہوا اور دودھ حلق میں جانا معلوم نہ ہو تو حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور اگر قرائن سے یہ معلوم ہو اور گمان غالب ہو کہ کوئی قطرہ پیٹ میں حمیدہ کے گیا ہے تو حمیدہ دختر رضاعی ہندہ کی ہوگئی اور نکاح زید کا اس سے درست نہیں ہے اور قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہندہ کی دختر ہندہ کا دودھ پی رہی تھی اور اسی وقت اس کے علیحدہ ہوتے ہی حمیدہ نے ہندہ کی چھاتی منہ میں لی تو ظاہر حال اس پر دال ہے کہ

---

[1] الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۴۰۵ ج ۲۔ ظفیر

کل ماجرا سناکر فتویٰ مانگا. قاضی عالم مذکور نے محض اس بنار پر کہ کوئی گواہ موجود نہیں سائل کو لڑکی مذکورہ کے ساتھ بمقتضائے شریعت اسلام نکاح کی اجازت دی. چنانچہ نکاح بھی ہوگیا. اب سوال یہ ہے کہ از روئے شریعت غرّا مفتی کو اس معاملہ میں صرف سائل کے بیان پر اعتبار کرنا جائز تھا یا نہیں اور یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ شخص مذکور نے اگر اپنی زوجہ مرحومہ کے بیان کی تصدیق نہیں کی اور اس کو یقین دودھ پینے کا نہیں تو چوں کہ شہادت شرعیہ دودھ پلانے کی موجود نہیں ہے لہٰذا نکاح مذکور صحیح ہے اور فتویٰ عالم کا صحیح ہے قال فی الدر المختار وحجتہ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین وفی الشامی قولہ وھی شہادۃ عدلین الخ ای من الرجال وافاد انہ لا یثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلا قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ الی آخرہ حتی وفصل۔[1] لیکن اگر شخص مذکور بیوی کی تصدیق کرتا ہے اور سوال سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کہیں شخص مذکور کا انکار مذکور نہیں ہے تو پھر نکاح درست نہ ہوگا۔ ظفیر)

جب خالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۵۳ ۔ دو حقیقی بہنیں ہیں ایک کے محض شیر خوار لڑکا ہے اور دوسری کے ایک لڑکی. شیر خوار بچہ کا رشتہ اس لڑکی کے ساتھ قرار پاگیا. یہ شیر خوار بچہ اکثر اوقات اپنی خالہ یعنی آئندہ ہونے والی ساس کے پاس رہنے لگا۔ یہ خالہ اس شیر خوار لڑکے کو راضی اور خوش رکھنے کے لئے اپنے پستان دیتی تھی تو پھر دودھ مثل پانی بنکر لڑکے کی تسلی کر دیتا تھا گو پیٹ بھر کر وہ اپنی اصلی والدہ کا دودھ پیتا تھا مگر قدرے قلیل پانی سا دودھ آئندہ ساس کے پستان سے بھی پیتا رہا۔ اب وہ دونوں قابل شادی ہوگئے ہیں اس صورت میں اس لڑکے کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں وہ لڑکا اپنی خالہ کا رضاعی پسر ہوگیا۔ کیونکہ ایک قطرہ دودھ سے بھی جو بحالت شیر خوارگی کسی بچے کو پلایا جاوے حرمت رضاعت

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸/ ۲۷۰ ۲ ظفیر

ثابت ہوجاتی ہے۔ پس وہ لڑکی خالہ کی اور یہ لڑکا جس نے کوئی قطرہ دودھ کا پیا بہن بھائی رضاعی ہوگئے۔ ان دونوں کا باہم نکاح درست نہیں ہے[1]۔

ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا ہے اس کی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں

سوال ۶۵۴: ہندہ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ ہندہ نے سب سے چھوٹے لڑکے کی باری کا دودھ اپنی خالہ زاد بہن کے لڑکے کو پلایا۔ ایک سال کی عمر میں۔ تو اس رضاعی لڑکے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - ہندہ کی نواسی کے ساتھ ہندہ کے رضاعی پسر کا نکاح درست نہیں ہے کیونکہ وہ نواسی ہندہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی[2]۔

جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں

سوال ۶۵۵: (۲) خالو سے بھانجی کا نکاح درست ہے یا نہیں جبکہ دختر سالی نے خالو کی بھاوج کا دودھ پیا ہے تو دودھ کے رشتہ سے دختر مذکور خالو کی بھتیجی ہوتی ہے ایسی حالت میں خالو دختر سالی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہ۔

الجواب - بھتیجی رضاعی سے نکاح درست نہیں ہے لحدیث الشیخین یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[3]۔

تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

سوال ۶۵۶: چھوٹی ہمشیرہ کو بڑی ہمشیرہ نے دودھ پلایا۔ بڑی ہمشیرہ کہتی ہے کہ دودھ پلانے کے وقت چھوٹی ہمشیرہ کی

---

[1] قلیل الرضاع وکثیرہ سواء اذا حصل فی مدۃ الرضاع تعلق به التحریم (ھدایہ) مالو شک بان ادخلت الحلمۃ فی فم الصغیر وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک الخ والواجب علی النساء ان لا یرضعن کل صبی من غیر ضرورۃ (فتح القدیر لابن الہمام کتاب الرضاع ص ۳۰۷ ج ۳ وشامی ۳۰۰/۲) ظفیر [2] یحرم من الرضاع مایحرم من النسب (ہدایہ) لحدیث الصحیحین مشہور (فتح القدیر کتاب الرضاع ۳۰۸/۳) ظفیر [3] ایضاً ۱۲ ظفیر

عمر تین برس کی تھی اس کے سوا اور کوئی شہادت کسی قسم کی نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں۔ والدہ نے یہ کہا تھا کہ تم ہر دو ہمشیرہ نے باہم ایک دوسرے کو دودھ پلایا ہے آپس میں ناطہ نہ کرنا۔

الجواب - دودھ پلانے والی جبکہ عمر چھوٹی ہمشیرہ کی بوقت دودھ پلانے کے تین برس کی بتلاتی ہے اور کوئی دوسری شہادت رضاعت اور عمر کے بارے میں موجود نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت کا حکم نہ کیا جاویگا اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی دختر رضائی متصور نہ ہوگی کما فی الدر المختار یثبت التحریم فی المدۃ فقط الخ وفی الشامی امابعدھا فانہ لایوجب التحریم[1] اور ان کی والدہ کا بیان مبہم ہے اور اس کے سوا دو شہادت کافی بھی نہیں ہے[2]۔

سوال ۶۵۷ ایک عورت نے ایسے مرد سے نکاح کیا جس کی نانی کا دودھ اس عورت نے پیا ہے اور نانی کا دودھ ولادت	جس کی نانی کا دودھ پیا ہے۔ اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں

کے سبب سے نہ تھا بلکہ بچہ کو چھاتی سے لگانے سے دودھ اتر آیا تھا۔ زمانہ اس کے دودھ پینے کا چھ ماہ کی عمر ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔ بعض علماء اس نکاح کو ناجائز فرماتے ہیں۔؟

الجواب - بیشک نکاح مذکور ناجائز ہے کیوں کہ وہ عورت جس نے اس مرد کی نانی کا دودھ پیا خالہ رضاعی اس مرد کی ہے اور خالہ جیسے نسبی حرام ہے رضاعی خالہ بھی حرام ہے لقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[3] اور مدۃ رضاعت میں دودھ پینے سے ہر طرح حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے خواہ مرضعہ کے ولادت

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ۱۲ ظفر

[2] حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین (الدر المختار علی ہامش ردالمختار باب الرضاع ص ۵۶۹ ج ۲) ظفر [3] دیکھئے الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر

فی الحال نہ ہوئی ہو ویسے ہی بچے کو چھاتی پر لگانے سے دودھ اتر آیا ہو۔[1]

زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا تو زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے درست ہے یا نہیں

سوال ۲۵۸۔ زینب ایک لڑکا نیر احمد چھوڑ کر مرگئی۔ بعد ازاں زید شوہر زینب و والد نیر احمد نے نکاح ثانی خاتون سے کیا جس سے ایک دختر حامدہ پیدا ہوئی۔ خاتون نے اس کا جھوٹا دودھ عائشہ کو پلادیا۔ اگر اب نیر احمد ابن زینب زوجہ اولی کا عقد عائشہ سے کیا جائے تو جائز ہوگا یا نہیں۔ جبکہ نیر احمد نے نہ خاتون کا دودھ پیا ہے اور نہ عائشہ کی ماں زمانی کا دودھ پیا ہے اور عائشہ نے بھی زینب کا دودھ ہرگز نہیں پیا ہے۔

الجواب۔ نیر احمد کے باپ زید نے جبکہ نیر احمد کی ماں زینب کے مرنے کے بعد خاتون سے نکاح ثانی کیا اور خاتون کے بطن سے زید کی دختر حامدہ پیدا ہوئی اور عائشہ نے خاتون کا دودھ پیا تو عائشہ زید کی بھی دختر رضاعی ہوگئی۔ اور نیر احمد کی بہن رضاعی علاتی ہوگئی۔ لہٰذا نیر احمد کا نکاح عائشہ سے درست نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار وتثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ الخ[2] اور شامی میں ہے وقد یکون لاب کما اذا کان لرجل امرأتان ولدتا منہ فارضعت کل واحدۃ صغیراً فان الصغیرین اخوان لاب حتی لو کان احدھما انثی لایحل النکاح بینہما الخ۔[3]

رضاعی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا کیا مطلب ہے

سوال ۲۵۹۔ آنجناب کی طرف سے میرا سوال جو دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ کو رضیع کے لئے نکاح جائز ہونے کے بارے میں تھا اس کا جواب ملنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جیسا نانا کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا و دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ مگر شرح وقایہ کتاب الرضاع میں مستثنے کے آخر میں جو یہ عبارت وام عمہ وعمتہ وام خالہ وخالتہ

[1] وینبت بہ الخ وان قل (الفیامدیہ ص۵۵ ج۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب الرضاع تحت قولہ کو نہما اخوین ص۵۶ ج۲ ۱۲ ظفیر

میں سے اس میں تین صورتیں نکلنے پر شارح نے اشارہ فرمایا جیسا کہ اوپر والے [illegible] کی
تین تین صورتیں بنتی تھیں اسی طرح اگر یہاں بھی نکلیں تو ان صورتوں میں سے ایک صورت
ایسی نکلتی ہے جس سے رضاعی دادا یا نانا کی زوجہ یعنی رضاعی باپ یا ماں کی سوتیلی ماں کو نکاح
کرنا جائز ثابت ہوتا ہے پہلی صورت چچا یا ماموں نسبی کی رضاعی ماں۔ دوسری صورت چچا یا
ماموں رضاعی کی ماں رضاعی۔ خیر ان دونوں کے جواز میں کچھ شبہ نہیں رہا۔ لیکن تیسری
صورت میں شبہ ہے ماں یا باپ رضاعی کی سوتیلی ماں جائز ہونا چاہیے یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ حدیث شریف میں آیا ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]۔
اس سے متعلق حرمت ان عورتوں رضاعی کی ثابت ہوتی ہے جن کی حرمت نسب سے
ثابت ہے اور اس میں دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ بھی داخل ہے کما فی الدر المختار
وزوجة اصله وفرعه مطلقا ولو بعيدا دخل بها ام لا واما بنت زوجة ابيه او ابنه فحلال
وحرم الكل مما مر تحريمه نسبا ومصاهرة رضاعا[2] الخ اور رد المحتار میں ہے یعنی یحرم من
الرضاع اصوله وفروعه وفروع ابويه وفروعهم وكذا فروع اجداده وجداته الصلبيون
وفروع زوجته واصولها وفروع زوجها واصوله وحلائل اصوله وفروعه[3] الخ اور مسوی
شرح موطا میں شاہ ولی اللہ صاحب باتفاق علما تحریر فرماتے ہیں کل من عقد النكاح
على امرأة يحرم المنكوحة على آباء الناكح وان علوا وعلى ابنائه وابناء اولاده من
النسب والرضاع جميعا وان سفلوا تحريما مؤبدا بمجرد العقد اور عالمگیری میں محرمات
صہریہ کے بیان میں لکھا ہے ولا تحل نساء الآباء والاجداد من جهة الاب والام
وان علوا فهؤلاء محرمات على الابناء نكاحا ووطئا كذا في الحاوي القدسي[4] الخ

---

[1] مشکوٰۃ باب المحرمات ص ۲۷۳ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات
ص ۳۸۳ ج ۲ ظفیر [3] رد المحتار فصل ایضاً ص ۳۸۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[4] عالمگیری مصری باب القسم المحرمات ص ۲۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

اسی میں محرمات رضاع کے بیان میں لکھا ہے کل من تحرم بالقرابۃ والصھریۃ تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع۔ اور کتاب الرضاع میں اگرچہ لکھا ہے وتحل ام اخیہ وام عمہ وعمتہ وام خالہ وام خالتہ من الرضاعۃ کذا فی شرح الوقایہ لیکن تیسری صورت مسئولہ کا اس میں ذکر نہیں۔ پس مقتضی احتیاط اسی میں ہے کہ تمام صور مسئولہ میں بمقابلہ ان عبارات معتبرہ کے اس کے خلاف پر عمل کرنا درست نہیں۔

جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی کسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۶۵۰: ایک لڑکے نے اپنے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا جس کے بہت فرزند ہیں۔ جس لڑکی کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا اس سے اس لڑکے رضیع کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو یعنی اگلی پچھلی اولاد مرضعہ کے سب بچے شیرخوار پر حرام ہیں پس کسی کے ساتھ ان میں سے نکاح درست نہیں ہے[2]۔ ؎ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند الخ

رضاعی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۵۱: زید نے ہندہ کا دودھ پیا اور ہندہ کی بیٹی نسبی زینب نے سلیمہ کو دودھ پلایا اس لئے یہ سلیمہ زید کی رضاعی بھانجی ہوئی۔ اب زید کا نکاح سلیمہ سے جائز ہے یا حرام۔؟

الجواب۔ ہندہ مرضعہ کے دختر نسبی زید کی بہن رضاعی ہوئی اور سلیمہ زید کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بحکم حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] وبحکم حرمت علیکم امھاتکم

---

[1] عالمگیری مصری باب ثالث فی بیان المحرمات ۲۵۹/۲ ۔ ۲ ظفیر

[2] یحرم علی الرضیع ابواہ من الرضاع واصولھما وفروعھما من النسب والرضاع جمیعا ر عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۲ ظفیر

[3] مشکوۃ شریف باب المحرمات ص ۲۷۳

وبناتکم الی قولہ تعالیٰ وبنات الاخ وبنات الاخت الآیۃ[1] زید کا نکاح حلیمہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

رضاعی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے

سوال ۶۵۲ - ہندہ زید کی رضاعی بہن ہے۔ زید کی والدہ فوت ہو گئی اب زید کا باپ بکر ہندہ سے عقد شرعی کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - ہندہ اور زید کے بہن بھائی ہونے کی اگر یہ صورت ہوتی ہے کہ ہندہ نے زید کی والدہ "منکوحہ بکر کا دودھ پیا ہے" تو اس صورت میں ہندہ بکر کی بھی دختر رضاعی ہو گئی پس نکاح بکر کا ہندہ سے اس صورت میں حرام ہے[2] اور اگر یہ صورت ہوئی کہ زید نے ہندہ کی والدہ کا دودھ پیا ہے یا دونوں نے کسی تیسری عورت کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے وہ دونوں بہن بھائی رضاعی ہیں۔ تو اس صورت میں زید کے باپ بکر کا نکاح ہندہ سے جائز ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً الخ وقس علیہ اخت ابنہ[3]۔ فقط

دو بہنوں میں سے ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو شادی کا کیا حکم ہے

سوال ۶۵۳ - رقیہ و زینب حقیقی بہنیں ہیں۔ اور رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن و ابہار الحسن و صدر الحسن کو دودھ پلایا ہے اور زینب نے بھی رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضیٰ کو دودھ پلایا ہے۔ پس اب رقیہ کے لڑکے غلام محمد مصطفےٰ و غلام محمد مجتبیٰ کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ و کلثوم سے جائز ہے یا نہیں۔ یہ واضح رہے کہ غلام محمد مصطفےٰ اور غلام محمد مجتبیٰ نے زینب کا

---

[1] سورۃ النساء رکوع ۴

[2] ویثبت بہ و ان قل ان احتمل ... امومۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ و ... فیحرم منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۰ ج ۲ ظفیر

دودھ نہیں پیا۔ اور نہ آمنہ و کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا۔

الجواب ۔ درمختار میں ہے وتحل اخت اخیہ رضاعا[1] ۔ پس صورت مسئولہ میں غلام مصطفےٰ اور غلام مجتبیٰ پسران رقیہ کا نکاح آمنہ و کلثوم دختران زینب سے درست ہے

جب پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اسکی نواسی سے جائز نہیں

سوال[۲۸۳] ۔ شوکت علی لڑکا چودہ پندرہ یوم کا تھا کہ اس کی والدہ بیمار ہوگئی۔ اس حالت میں دو تین مرتبہ اسکی دادی مساۃ حسینی بیگم نے اس کو دودھ پلایا اور دودھ پلانے کی عینی شاہد سوائے اس کی ماں اور دادی کے اور کوئی نہیں ہے تو شوکت علی سے مساۃ محمودہ بانو کی دختر کا نکاح یعنی مساۃ حسینی بیگم کی نواسی کا نکاح شوکت علی سے جائز ہے یا نہیں۔ اور شوکت علی عباس علی کا لڑکا ہے یعنی حسینی بیگم کا پوتا۔

الجواب ۔ اگر واقعی حسینی بیگم نے شوکت علی پسر عباس علی کو دودھ پلایا ہے تو شوکت علی مساۃ حسینی بیگم کا پسر رضاعی ہوا اور حسینی بیگم کی تمام اولاد شوکت علی کے بہن بھائی رضاعی ہوگئے اور محمودہ بانو کی دختر شوکت علی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہٰذا بقاعدہ یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[2] شوکت علی کا نکاح محمودہ بانو کی دختر سے حرام ہے درمختار میں ہے ولا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا الخ[3] لیکن حرمت رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عادل عورتوں کی شہادت کے ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن گواہی کی ضرورت بصورت انکار ہے۔ اگر منکوحین کو اس کا اقرار ہے تو پھر گواہی کی حاجت نہیں ہے ان کے حق میں حرمت ثابت ہے درمختار میں ہے وحجتہ حجۃ المال وھی شھادۃ عدلین او عدل وعدلتین (درمختار) قولہ وحجتہ ای دلیل اثباتہ وھذا عند الانکار لانہ یثبت بالاقرار مع الاصرار کما مر شامی ص۴۱۳[4]

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص۴۰۱ ج ۲ ظفیر

[2] رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۰ ج۲ ۱۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص۴۰۱ ج۲ ظفیر

[4] رد المحتار باب الرضاع ص۵۶۰ ج۲ ۱۲ ظفیر

رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں

سوال ۶۵۵ - زید نے عمر کی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ جو عمر سے صغیرہ ہے عمر کی حقیقی والدہ کا دودھ پیا - اب خود عمر نے زید کی دختر حقیقی کے ساتھ نکاح کر لیا ہے کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں - ؟

الجواب - حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] بھانجی بھتیجی جیسے نسبی حرام ہے رضاعی بھی حرام ہے اور زید نے جبکہ عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو بقاعدہ "از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند" مرضع کی تمام اولاد عمر وغیرہ خواہ اس نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو کذا فی الدر المختار وان اختلف الزمن والاب الخ[2] زید کے بھائی بہن رضاعی ہو گئے پس زید کی دختر عمر کی بھتیجی رضاعی ہے اس لئے نکاح عمر کا زید کی دختر سے حرام قطعی ہے۔

ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں لگا لیا اور پانی نکلا کیا حکم ہے

سوال ۶۵۶ - ایک عورت نے دو سال اپنے بچہ کو دودھ پلا کر چھیڑا دیا وہ خود تو کاروبار میں مصروف ہو جاتی اور بچہ کی دادی ضعیفہ ساٹھ سالہ جس کے پندرہ سولہ سال سے بچہ نہیں ہوا - اس بچہ کو روتے وقت بہلانے کی خاطر خالی پستان جن میں سولہ سال سے دودھ خشک تھا لڑکے کے منھ میں دیدیا کرتی - اسی طرح دو تین ماہ کرتی رہی - تین چار ماہ کے بعد ایک دن اس کو معلوم ہوا کہ میرے پستان سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے - دوھ کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ لیس دار پانی نکلتا ہے اس لئے اس نے بچہ کو پلانا بند کر دیا - کیا ایک دو قطرہ لڑکے کے پیٹ میں جانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں - ؟

الجواب - عالمگیریہ میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدی مائع لونه اصفر تثبت حرمة الرضاعة لانه لبن تغیر[3] الخ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لبن متغیر

---

[1] بخاری باب الرضاع ص۷۶۴ ج ۲ ظفیر

[2] رد المحتار باب الرضاع ص۵۶۶ ج ۲ ظفیر

[3] عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص۳۲۲ ج ۱ ظفیر

بھی ہوجاوے تو حرمت رضاعت اس سے ثابت ہوجاتی ہے[1]۔ اور ایک دو قطرہ بھی بچہ کے پیٹ میں جانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه الخ[2]

رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا وہ خود اس کا ہوا

سوال (۶۴۷) امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا پھر شیخ جہانگیر کی اس زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ اور شیخ جہانگیر نے مسماۃ نفیسا سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے مسماۃ حمید النساء دختر پیدا ہوئی۔ امداد خاں کا نکاح حمید النساء سے جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو امداد خاں کے والد کا چونکہ شادی میں بہت خرچ ہوا اُس کا وہ کون دیگا اور شیخ جہانگیر بھی خرچ وصول کرنے کے در پے ہے۔

الجواب جبکہ امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا تو امداد خاں شیخ جہانگیر کا بیٹا رضاعی ہوگیا۔ پس حمید النساء سے نکاح باطل ہے[3]۔ اور خرچ کسی کا کوئی نہ دیگا۔ جو کچھ جس نے خرچ کیا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا۔

ایک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اسکی دختر نے میرن کو۔ تو ان دونوں میں شادی جائز نہیں

سوال (۶۴۸) ایک عورت اور اس کی لڑکی دونوں نے رضاعت اختیار کی۔ ماں نے ایک لڑکے عمر کو دودھ پلایا اور لڑکی نے دختر میرن کو دودھ پلایا۔ پس لڑکے عمر کا نکاح لڑکی میرن سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب جس لڑکے کے ماں نے دودھ پیا وہ اس کی بیٹی کا رضاعی بھائی ہوا۔

---

[1] صورت مسئولہ میں حرمت ثابت ہونے میں خاکسار کو تردد ہے وجہ یہ کہ ساٹھ سالہ عورت جس کو پندرہ سولہ سال سے بچہ بند ہوگیا ہے۔ اس کے پستان میں دودھ بغیر کہاں سے آئیگا۔ یہ تو دودھ نہیں پانی ہے۔ جس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ باکرہ کے سینہ میں فقہاء صراحت کرتے ہیں بکونہ [illegible] فرضعت صبیا صار امًّا ومثبت جمیع احکام [illegible] آگے مذکور ہے وکذا او نزل للبکر لبن [illegible] تثبت من رضعة تحریم هکذا فی فتح [illegible] ۵۵۴ ج ۲

[2] [illegible] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲

[3] ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه [illegible] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۰

اس بچی نے جس لڑکی کو دودھ پلایا وہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی اور بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب ان میں باہم نکاح حرام ہے۔

جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے

سوال ۶۵۹ - زید عمر دونوں بھائی ہیں عمر چھوٹا ہے ان کی والدہ کا دودھ ہندہ نے عمر کے ساتھ پیا ہے جس وقت ہندہ نے دودھ پیا ہے اس وقت عمر کی عمر اٹھائیس ماہ کی تھی اور ہندہ ایک ماہ کی۔ اب ہندہ سے زید کا نکاح جائز ہے یا کیا؟ اور ایک بہن ہندہ سے چھوٹی ہے اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - ہندہ نے جبکہ زید اور عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو مرضعہ کی تمام اولاد ہندہ کے لئے حرام ہوئی جیسا کہ اس شعر میں اس کو بیان کیا گیا ہے

ازجانب شیردہ ہمہ خویش شوند - وازجانب شیرخوار زوجاں وفروع

اور در مختار میں ہے۔ ولا حل بین رضیعۃ وولد مرضعتہا اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لئے حرام ہے لہٰذا نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ درست نہیں ہے اور ہندہ نے اگرچہ زید کی ساتھ دودھ نہیں پیا بلکہ عمر کے ساتھ پیا ہے لیکن جبکہ زید بھی بیٹا مرضعہ کا ہے لہٰذا وہ ہندہ کے لئے حرام ہے۔ ساتھ دودھ پینے نہ پینے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وان اختلف الزمن والاب اھ اور شامی میں ہے قولہ وان اختلف الزمن کان ولدت المرضعۃ اولاد اثنان دون الزوج بطونا متعددۃ اھ البتہ ہندہ کی دوسری بہن کے ساتھ جس نے زید عمر کی والدہ کا دودھ نہیں پیا زید کا نکاح درست ہے وتحل اخت اخیہ رضاعاً۔ درمختار

سوال ۶۶۰ - صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے زید نے ہندہ کا دودھ پیا۔ اب ہندہ کے

۱؎ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع صفحہ ۲ ظفیر

۲؎ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع صفحہ ۲ ظفیر ۳؎ ایضاً ۲ ظفیر

۴؎ رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ / ج ۲ ظفیر

۵؎ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶ / ج ۲ ظفیر

شوہر کی لڑکی ہے کہ زینب کے بطن سے ہے اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کے دختر کی پوتی سے ناجائز ہے لقوله علیه الصلوٰة والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] وفی الدر المختار ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له وقوله فلا یحل له تزوج بنت مرضعة[2]۔

جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا

سوال ۶۶۱ - زید کو اس کی نانی نے ایک مرتبہ غلطی سے دودھ پلایا تھا۔ اب زید کا نکاح اس کے ماموں کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جبکہ نانی نے ایک مرتبہ اپنے نواسہ زید کو بحالت شیر خوارگی دودھ پلایا تو زید اپنی نانی کا پسر رضاعی ہو گیا اور نانی کی اولاد زید کی بھائی بہن ہو گئی۔ پس زید کے ماموں کی دختر زید کی بھتیجی رضاعی ہوئی۔ لہذا زید کا نکاح اس سے درست نہیں لان یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کذا فی عامة کتب الفقه[3]۔

عورت سے کہ جو دو گواہ گواہی دیں تو رضاعت کیلئے کیا حکم ہے

سوال ۶۶۲ - ہندہ کی نسبت عام طور پر مشہور ہے کہ اس نے مسماة زینب ایک نوزائیدہ لڑکی کو اپنا دودھ پلایا ہے اور اس پر چند عورتوں اور ایک مرد نے شہادت دی کہ ہم نے ہندہ کو اپنی آنکھوں سے زینب کو دودھ پلاتے دیکھا ہے۔ ہندہ حلفاً بیان کرتی ہے کہ میں نے زینب کو ہرگز دودھ نہیں پلایا بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب زینب کی ماں زینب کو ایام نفاس میں چھوڑ کر مر گئی تو تین روز کے اندر کبھی کبھی زینب کو بہلانے کے لئے لیتی تھی۔ دودھ مطلق نہیں پلایا بلکہ میرے پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا۔ ہندہ دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اب جبکہ زینب کا نکاح ہندہ کے

---

[1] مشکوٰة باب المحرمات ص ۲۷۳ - ظفیر

[2] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۲/۲ - ظفیر

[3] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵/۲ ۱۲ ظفیر

دیور سے ہوگیا تو چوں کہ بعض لوگ اس رشتہ پر معترض تھے حرمت رضاعت کا مسئلہ زیر بحث آگیا جس پر چند علماء نے مذکورہ بالا شہادتیں لے کر یہ فتویٰ دیا کہ حرمت ثابت ہے اور ہندہ کا بیان نہیں لیا۔ مگر جب لڑکی کے لواحق نے بیرونی علماء سے فتویٰ دریافت کیا تو انھوں نے ہندہ کا بیان مسموع رکھ کر جواز نکاح کا فتویٰ دیا اور عبارت مندرجہ ذیل دلیل میں پیش کی وفی القنیة امرأة کانت تعطی ثدیها صبیة واشتهر ذلك فیما بینهم ثم تقول لم یکن فی ثدیی لبن حین القمتها ثدیی ولا یعلم ذلك الا من جهتها جاز لابنها ان یتزوج بهذه الصبیة[۵۰] - اس صورت میں مجوزین نکاح حق پر ہیں یا مانعین اور جملہ واشتهر ذلك الخ اور جملہ ولا یعلم ذلك الخ قابل غور ہیں۔

الجواب - قنیہ کی روایت امرأة کانت تعطی ثدیها الخ کا منشا یہی ہے کہ صورت مسئولہ میں جبکہ ہندہ اپنے پستان میں دودھ ہونے کی منکر ہے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیوں کہ گواہاں سے غایت یہی ثابت ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ہندہ کے پستان کو زینب کے منہ میں دیتے ہوئے دیکھا ہو۔ مگر محض اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ عبارت درمختار فلو التقم الحلمة ولم یدر ادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا[۵۱] اور عبارت قنیہ مذکورہ سے ثابت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس بارہ میں مجوزین نکاح حق پر ہیں۔ اور پستان میں دودھ ہونے یا نہ ہونے کا حال عورت سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں شہود کو کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ شہود سے فقط اثبات ادخال حلمہ فی فم صبی ہو سکتا ہے سو وہ حرمت کے لئے کافی نہیں ہے اور جملہ واشتهر ذلك بینهم[۵۲] نے اس کو صاف کر دیا

[۵۰] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ ظفیر

[۵۱] ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ ظفیر

[۵۲] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ ظفیر

[۵۳] ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ ظفیر

کہ گواہوں کے بیان کا مت تعلق تدیہا کے مقابلہ میں عورت کا بیان لہ یکن فی تدیہی لبن حین التقمتا تدی[1] مسموع ہوگا۔

دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں

سوال ۶۶۳ - آ مرگیا اس کی زوجہ ہندہ نے ایکے بھائی ب سے عقد شرعی کر لیا۔ ہندہ کے بطن سے آ کی اولاد دو لڑکے ہیں۔ ہندہ نے جب ب سے عقد شرعی کیا تو اس سے اس کی اولاد ہوئی ب کی دوسری عورت زبیدہ بھی تھی زبیدہ کے بطن سے ب کی دو لڑکیاں ہیں ایک ہندہ کے ساتھ عقد سے پہلے کی اور دوسری لڑکی نے زبیدہ کے پیٹ سے پیدا شدہ لڑکے کے ساتھ دودھ ایام رضاعت میں پیا ہے آیا ب کو اپنے بھائی آ کی بیٹیوں سے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح جو از بطن ہندہ ہیں کر دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب - ب کی جس دختر از بطن زبیدہ نے ہندہ کا دودھ پیا ہے اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے جائز نہیں ہے[2] اور جس دختر نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے درست ہے[3] - فقط

سوتیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا

سوال ۶۶۴ - زید کی شادی نسبی پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے ایسی صورت میں کہ زید اپنی سوتیلی دادی کا دودھ بھی پی چکا ہے یا یوں سمجھے کہ زید اپنی رضاعی ماں کی سوتیلی بیٹی کی نواسی سے شادی کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - رضاعی والدہ کے حقیقی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد رضیع پر حرام ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ والدہ رضاعی کا شوہر جس سے اس کا دودھ ہو وہ باپ رضیع کا ہو جاتا

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ ظفیر

[2] یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۵ ج۲) ظفیر

[3] اس لئے کہ جب دودھ نہیں پیا حرمت ثابت نہیں ہوتی - ظفیر

پس اس کی اولاد کی اولاد بھی رضیع پر حرام ہوگی۔ لہٰذا نکاح مذکور صحیح نہ ہوگا در مختار میں ہے ویثبت منہ وان سفل اخواتہ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ الخ[1] فقط

بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دیدی تو کیا حکم ہے۔

سوال ۶۶۵ ۔ دو بہن حقیقی ایک مکان میں سو رہی تھی ایک بہن کسی ضرورت سے گئی اور اپنے لڑکے کو اپنی بہن کے پاس لٹا گئی وہ سو رہی تھی لڑکا بھی سو رہا تھا۔ یہ لڑکا خورد سال ہے اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر اپنا دودھ اس کے منہ میں دیدیا یہ بھی تحقیق نہیں ہوا کہ کتنا دودھ اس کے منہ میں پہنچا اس کی ماں نے آکر اپنی بہن کے پاس سے اٹھا لیا جس نے لڑکے کے منہ میں دیدیا تھا اس کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہوگیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اور کوئی گواہ دودھ پلانے کا نہیں ہے تو نکاح ان کا قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیا ہونا چاہیئے۔

الجواب ۔ اس صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ثبوت کے لئے دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت شرط ہے صرف ایک عورت کے کہنے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی کنز میں ہے ویثبت الرضاع بما یثبت بہ المال[2] اور بحر الرائق میں لکھا ہے وہو شہادۃ رجلین عدلین او رجل وامرأتین فلا یثبت بشہادۃ امرأۃ واحدۃ[3] لہٰذا نکاح زوجین کا بدستور قائم اور صحیح ہے۔ فقط

جس بھائی نے دودھ نہیں پیا اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے جائز ہے

سوال ۶۶۶ ۔ زید کے لڑکے نے بکر کی زوجہ کا دودھ پیا۔ بکر کے ایک دختر ہے۔ نیز زید کا بڑا لڑکا جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہیں پیا۔ اس سے بکر کی دختر کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کا کیا مطلب ہے اور روایت فقہی ویجوز ان یتزوج باخت اخیہ من الرضاع کا کیا مطلب جواب ہوگا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر

[2] کنز الدقائق علی ہامش البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۲۹ ج ۳ ظفیر

[3] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۲۹ ج ۳ ظفیر

الجواب - زید کے بڑے لڑکے کو جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہ پیا ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے کما فی الھدایۃ ویجوز ان یتزوج الرجل باخت اخیہ من الرضاع[1] اور اس میں قرآن عزیز اور حدیث شریف کی مخالفت نہیں ہے اس لئے حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جو نسب سے حرام ہے اس کی نظیر رضاع سے بھی حرام ہے پس جہاں نظیر مفقود ہے وہاں حکم بھی نہ ہوگا جیسے کہ نسباً بھائی کی ماں حرام ہے لیکن اس وجہ کر کہ وہ اس کی بھی ماں ہوگی یا موطوئہ اب ہوگی اور یہ معنی رضاع میں مفقود ہیں اس لئے کہ بھائی کے دودھ پینے سے اس کی ماں کیسے بن گئی اسی طرح کسی کا اب رضاعی اپنا اب رضاعی کیوں کر ہوگا تاکہ اس کی اولاد کے ساتھ اخوت ثابت ہو جائے - اس طرح بھائی کی بہن رضاعاً دوسرے بھائی کے لئے اجنبی کی طرح ہے - پس نکاح میں کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں تو اعتراض کا کوئی موقع بھی نہیں اس لئے کہ یہاں نسباً بھی جائز ہے اخ ام کی بہن سے یعنی منکوحہ اب کی پہلی لڑکے کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے - پس یہاں کوئی اعتراض بھی نہیں البتہ باقی مستثنیات کے بارے میں اعتراض کیا گیا ہے جس کے جواب میں علماء نے ثابت کیا ہے کہ مستثنیات پر حدیث شامل ہی نہیں کما فی الشامی تحت قولہ استثنا منقطع[2] - اور اس کا خلاصہ وہی ہے جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا فقط واللہ اعلم۔

سوال ۱۶۷ - بیوی کی چھاتی منھ میں لینا کیا ہے

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کی چھاتی منھ میں لیتا رہا ہو اور بعد میں وہ حاملہ ہو جاوے اور پھر منہ میں لے اور اچانک دودھ منھ میں آجائے اور ذائقہ معلوم ہو جائے مگر پیٹ میں نہ گیا ہو بلکہ تھوک دیا ہو - اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی اور اگر دودھ حلق میں چلا جاتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی - مگر ایسا فعل حرام ہے یعنی اپنی زوجہ کا

---

[1] ہدایہ کتاب الرضاع ص ۔۔ ج ۲ ظفیر

[2] تفصیل کیلئے دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵ ج ۲ و ص ۵۵ ج ۲ - ظفیر

دودھ پینا حرام ہے آئندہ[1] ایسا نہ کرے۔

ایک عورت کی گواہی، حرمت رضاعت کیلئے کافی نہیں

سوال ۶۶۸ ۔ زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے خالد کو دودھ پلایا ہے اور کوئی گواہ نہیں تو زینب کی یہ شہادت مقبول ہوگی یا نہیں اور اگر کوئی مفتی یا قاضی صورت مذکورہ میں تفریق بین الزوجین کا حکم کردے تو نافذ ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ درمختار باب الرضاع میں ہے وحجتہ حجۃ المال وھی شھادۃ عدلین او رجل وعدلتین الخ اور شامی میں ہے وافادانہ لا یثبت بخبر واحد امرأۃ کان او رجلاً قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ تبعا لما فی رضاع الخانیۃ[2] الخ پس اس صورت میں اُس ایک عورت کا قول معتبر نہیں ہے اور حرمت ثابت نہ ہوگی اور اگر کسی نے حکم تفریق کر دیا تو وہ حکم صحیح نہیں ہے بلکہ وہ توڑ دیا جاویگا۔ فقط

ایک عورت کی گواہی ایک مانتا ہے ایک نہیں فیصلہ فرمائیں

سوال ۶۶۹ ۔ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا جو بالغ تھے باہم عقد نکاح ہوا اور اس عقد سے تیرہ ماہ بعد لڑکی کی غیر مسلم سوتیلی ماں بیان کرتی ہے کہ میں ان دونوں کو اپنا دودھ پلا دیا تھا اور اس واقعہ کی خبر وقت نکاح لڑکے و لڑکی کے دادا سے چھوٹی پھوپی کے روبرو کردی تھی اور اس پھوپی سے قبل نکاح بھی خبر کردی تھی اب لڑکی کا باپ اس کی سوتیلی ماں کے بیان کو ٹھیک جان کر نکاح کو کالعدم قرار دیتا ہے اور لڑکے کا باپ اس عورت کے بیان کو قطعی لغو جان کر نکاح کو جائز رکھتا ہے اور وہ عورت اپنے بیان کی تائید میں کوئی گواہ پیش نہیں کر سکتی ہے تو صورت ہذا میں نکاح قائم ہے یا نہ اور یہ دونوں بھی دودھ پینے کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

الجواب ۔ صورت مسئولہ میں جبکہ ثبوت رضاعت پر شرعی ثبوت نہیں اور زوجین بھی

---

[1] ولم یبح الارضاع بعد مدتہ لانہ جزء الآدمی والانتفاع بہ بغیر ضرورۃ حرام علی الصحیح رد المحتار علی ہامش الدر المختار باب الرضاع ص ۵۶ ج ۲ مص جواب تندی فی جنتہ لم تحرم (ایضاً ص ۵۶۹ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار شامی باب الرضاع ص ۵۰ ج ۲ ظفیر

اقرار ہی نہیں تو پھر صرف ایک عورت کے کہنے پر حرمت رضاعت کا تحقق نہیں ہوسکتا۔ دونوں نکاح بدستور قائم ہے کتب فقہ میں تصریح ہے کہ ثبوت رضاعت بغیر دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے نہیں ہوتا کما فی الدر المختار والرضاع حجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[1] فقط کتبہ عتیق الرحمن عثمانی جواب صحیح ہے اس صورت میں محض ایک عورت کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زوجین کا باہم قائم ہے فقط

کتبہ عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند

جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے۔

سوال (۶۶۰) ہندہ کا بچہ دو سال کا ہوگیا اور اس نے دودھ چھوڑ دیا۔ ہندہ نے دوسرے کے بچہ کو دودھ پلایا ان دونوں میں رشتہ رضاعت قائم ہوگیا یا نہیں۔ اگر بچہ ڈھائی سال کا ہوگیا اس کے بعد ہندہ نے دوسرے بچہ کو دودھ پلایا رشتہ رضاعت قائم ہوگا یا نہیں۔

الجواب - ہندہ نے جس بچہ کو دودھ پلایا اگر اس کی عمر دو اڑھائی سال سے زیادہ نہیں ہے تو وہ بچہ ہندہ کا بیٹا رضاعی ہوجاویگا اور ہندہ کی اولاد اس بچہ کی بہن بھائی رضاعی ہوجاویں گے اور حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی[2]۔

دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لے لیا اور اسکو پانی آتا ہے کیا حکم ہے۔

سوال (۶۶۱) ہندہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا تو مدت رضاعت میں ہندہ کے لئے ایک غیر عورت دودھ پلانے والی مقرر کی گئی مگر ہندہ کو اس کی دادی لے کر سوتی ہے جو دس سال سے بیوہ ہے رات کو جب ہندہ روتی ہے تو دادی اس کے منہ میں چھاتی دیدیتی ہے۔ ہفتہ کے بعد دادی کی چھاتی کو دبا کر دیکھا تو اس میں سے سفید پانی نکلا تو کیا یہ حرمت رضاعت ثابت ہوجاوے گی اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپی کے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۵ ج ۲ - ظفیر

[2] ویثبت التحریم فی المدۃ فقط وهو حولان ونصف عنده وحولان فقط عندهما وهو الاصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ و ص ۵۵۵ ج ۲) ظفیر

بیٹے سے جائز ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب - اس صورت میں جبکہ دودھ کے اترنے اور ہندہ کے حلق میں دودھ کے جانے میں شبہ ہے لہٰذا حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی۔ اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپی کے پسر سے جائز اور صحیح ہے رد المختار المعروف بہ شامی میں ہے قنیہ ۔ امرأة کانت تعطی ثدیہا صبیة واشتہر ذالک بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن القمتہا ثدی ولم یعلم ذالک الا من جہتہا جاز لابنہا ان یتزوج بہذہ الصبیة اھ۔ وفی الفتح لو ادخلت الحلمة فی الصبی وشکت فی الارتضاع لاتثبت الحرمة بالشک اھ شامی

سوال ۶۶۲ - خلاصۂ سوال یہ ہے کہ مسماۃ شریفاً اقرار کرتی ہے کہ میں نے اپنے نواسہ احمد علی کو دودھ پلایا ہے اس کے سوا اور کوئی شہادت نہیں ہے تو احمد علی کا نکاح شریفاً کی نواسی حشمت بی بی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

(نانی اقرار کرتی ہے کہ نواسہ کو دودھ پلایا تو اس کی شادی اسکی نواسی سے ہوگی یا نہیں؟)

الجواب - درمختار میں ہے کہ رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل کی شہادۃ کے ثابت نہ ہوگی اور شامی میں ہے کہ خبر واحد سے رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ والرضاع حجتہ حجة المال وہی شہادة عدلین او عدل وعدلتین الخ درمختار وفی الشامی وافاد انہ لایثبت بخبر الواحد امرأة کان او رجلاً الیٰ ان قال لکن قال فی المحیط ان ظاہر المتون انہ لایعمل بہ مطلقاً فلیکن ہو المعتمد فی المذہب[۲] شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح احمد علی کا ساتھ حشمت بی بی کے صحیح ہے۔ فقط

سوال ۶۶۳ - ہندہ کے ایک لڑکی زینب اور ایک لڑکا زید تھا۔ زینب نے صغرا کو ایام رضاعت میں ایک دن

(زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں)

---

[۱] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۲ ج ۲ و ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر [۲] دیکھئے رد المحتار الشامی باب الرضاع ص ۵۶۳ ج ۲ ظفیر

دو تین مرتبہ دودھ پلایا۔ اب زید کا نکاح صغریٰ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح ہو گیا ہو تو کیا ہونا چاہیئے

الجواب اگر دودھ پلانا زینب کا صغریٰ کو بطریق شرعی ثابت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ دودھ پینے کی ہیں تو زید کا نکاح صغریٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اگر نکاح ہو گیا ہے تو ان میں تفریق کرا دی جاوے کیونکہ صغریٰ زید کی بھانجی رضاعی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس طرح بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے ویحرم من الرضاع مایحرم من النسب وفی الدر المختار[1] والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ اور شامی[2] میں ہے کہ تنہا مرضعہ کا قول اس بارے میں معتبر نہیں ہے وما فی شرح الوھبانیۃ عن المنتقی من انہ لا تقبل شہادۃ المرضعۃ عند ابی حنیفۃ واصحابہ الخ۔ قال فی البحر بعد ذالک ان ظاھر المتون انہ لا یعمل بہ مطلقاً فلیکن ھو المعتمد فی المذھب[1] شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ فقط

جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوی سے نکاح کیسا ہے

سوال[۸۷۲]۔ گود لئے ہوئے بیٹے نے ہماری بیوی کا دودھ پیا تو ہمارا نکاح اس گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی سے جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ جس بچہ نے تمہاری زوجہ کا دودھ پیا وہ تمہارا رضاعی بیٹا ہو گیا پس اس کی زوجہ سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہے[2] کما فی الشامی وقولہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم والحلیلۃ الزوجۃ الخ وذکر الاصلاب لاسقاط حلیلۃ الابن المتبنی لا لاحلال حلیلۃ الابن رضاعاً فانہا تحرم کالنسب بحر وغیرہ[3]۔ فقط

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۶۱۸ ج ۲ ظفیر۔ [2] ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ
[3] لا لاحلال رد المحتار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر [3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۷۶ ج ۲ ظفیر

جس نے پھوپی کا دودھ پیا اس کا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

ایک شخص کی شادی اس کی پھوپی کی لڑکی کے ساتھ قرار پائی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکے نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے اس پر لوگوں نے اس کے ماں باپ کو سمجھایا مگر انھوں نے نہ مانا اور ناصح کو برا بھلا کہا اور نکاح پر آمادہ ہو گئے اور طرفین سے رضامندی ہو گئی یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب - اگر درحقیقت اس نے اپنی پھوپی کا دودھ پیا ہے تو اس کی دختر سے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے[1] لیکن بصورت انکار دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے اگر گواہ نہ ہوں تو حرمت ثابت نہ ہوگی - فقط

رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے

سوال ۶۷۵ - رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں -؟

الجواب - درمختار باب المحرمات میں ہے[2] وزوجة اصله و فرعه مطلقاً ولو بعيداً الخ اور باب الرضاع میں ہے فيحرم منه ما يحرم من النسب[3] - پس جیسا کہ نانا نسبی کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا رضاعی اور دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے اور رضاعی ماں اور رضاعی باپ کی سوتیلی ماں کا یہی مطلب ہے کہ وہ نانا رضاعی کی زوجہ ہے یا دادا رضاعی کی زوجہ ہے اور یہ صورت ان صورتوں میں سے بھی نہیں ہے جو کہ مستثنیٰ کی گئی ہیں - قاعدہ فيحرم منه ما يحرم من النسب کما لا يخفى - فقط

رضاعی برادرزادی سے اس کے بھائی کا نکاح جائز ہے

سوال ۶۷۶ - (۱) زید کی رضاعی برادرزادی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں -؟

الجواب - زید کی رضاعی برادرزادی زید کے بھائی کے لئے حلال ہے - کما فی

---

[1] ويثبت به وان قل الخ امومية المرضعة للرضيع الخ فيحرم منه ما يحرم من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲) ظفیر

[2] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۷۳ ج ۲ ظفیر

[3] ایضاً باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر

الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً یصح اتصالہ بالمضاف کان یکون لہ اخ نسبی لہ اخت رضاعیۃ[1] الخ پس معلوم ہوا کہ جب نسبی بھائی کی بہن رضاعی حلال ہے تو بھتیجی رضاعی بھی حلال ہے۔

جس پھوپی کا دودھ پیا اس کی اُس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے شوہر سے ہے

سوال - زید نے اپنی پھوپی کا دودھ پیکر پرورش پائی بعد کو اس کے پھوپا کا انتقال ہوگیا اس کی پھوپی نے عقد ثانی کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید کا نکاح اس دختر سے جو کہ شوہر ثانی سے ہے جائز ہے یا نہ؟

الجواب - اس صورت میں زید کا نکاح اُس کی پھوپی مرضعہ کی اس دختر سے بھی صحیح نہیں ہے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی کیوں کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کی بھائی بہن رضاعی ہوجاتی ہیں اور اخت رضاعی کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے واخواتکم من الرضاعۃ[2] وفی الشعر المعروف ؎ از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند وکذا فی الدر المختار

رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جس کو اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا ہے

سوال (۱۹۹۶) - زید کی دو زوجہ ہیں ایک مسماۃ زینب ایک مسماۃ خاتون اور زینب کے بطن سے زید کی دختر مسماۃ خدیجہ ہے خدیجہ نے بکر کو اپنا دودھ پلایا بکر مذکور خدیجہ کے بطن سے نہیں ہے صرف دودھ پلایا ہے اور زید کی دوسری زوجہ خاتون نے مسماۃ مریم کو دودھ پلایا ہے۔ مریم بھی خاتون کے بطن سے نہیں ہے تو بکر کے نکاح میں مسماۃ مریم آسکتی ہے یا نہ؟

الجواب - یہ مسلّم ہے اور در مختار وغیرہ میں مصرح ہے کہ جو عورت کسی بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو اس کا شوہر جس کا وہ دودھ ہے اس رضیع کا رضاعی باپ ہوجاتا ہے۔ پس مسماۃ خاتون نے جس لڑکی مسماۃ مریم کو دودھ پلایا وہ زید کی دختر رضاعی ہوگئی[3] اور خدیجہ کا

---

[1] ایضاً باب الرضاع ص ۵۷۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] سورۃ نساء رکوع ۴ و لا حل بین رضیعۃ وولد مرضعتہا ای التی ارضعتہا وولد ولدھا۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۹۱ ج ۲ ظفیر

[3] ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ والا لا۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر

پسر رضاعی مسمی بکر مسماۃ مریم کا بھانجہ رضاعی ہوا لہذا بحکم و یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب بکر مذکور کا نکاح مریم مذکورہ سے شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ فقط

اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔

سوال ۶۷۸ - ایک شخص نے ایک عورت کا دودھ مدت رضاعت میں ایک دفعہ پیا ہے تو جس لڑکی کے ساتھ میں دودھ پیا ہے اسکی ساتھ اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔ اور نکاح کو چھ ماہ ہو چکے ہیں امام شافعی کا اس میں کیا مذہب ہے اگر حنفیہ کی مخالف ہے تو ان کے دلائل کا کیا جواب ہے

الجواب - اس صورت میں حرمت رضاعت عند الحنفیہ ثابت ہے اور نکاح مابین رضیع وولد مرضعہ حرام اور ناجائز ہے واستدل الحنفیۃ بآیۃ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم[۱] الآیۃ معروف۔ قال فی الشامی بعد نقل مذہب الشافعی ح والجواب ان التقدیر منسوخ صرح بنسخہ ابن عباس وابن مسعودؓ وروی عن ابن عمرؓ انہ قیل لہ ان ابن الزبیر یقول لاباس بالرضعۃ والرضعتین فقال قضاء اللہ خیر من قضائہ قال تعالیٰ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ فھذا اما ان یکون ح لم یرو ایۃ بنسخہا او لعدم صحتہا او لعدم اجازتہ تقیید اطلاق الکتاب بخبر الواحد وھذا معنی قولہ فی الھدایۃ انہ مردود بالکتاب او منسوخ بہ الخ ص۵۵۶/ج۲ ش[۲] فی باب الرضاع۔ فقط اور جو نکاح مابین مرضع وولد مرضعہ ہو چکا ہے وہ باطل ہے ان میں تفریق اور علیحدگی کرا دینی چاہیئے۔ فقط

جس پوتے نے دادی کا دودھ پیا اس کا نکاح اپنے چچی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۷۹ - زید کو پہلی بیوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے پھر وہ بحکم الٰہی فوت ہوگئے زید نے اور نکاح کر لیا پہلی بیوی کے بطن سے جو دو بچے تھے ایک کے لڑکا پیدا ہوا اور اس لڑکے نے زید کی

---

[۱] سورۃ النساء ع ۴۔

[۲] رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۶/ج۲ ۔ ظفیر

دوسری بیوی یعنی اپنی سوتیلی دادی کا دودھ پیا۔ اب زید نے اپنے اس پوتہ کو اپنے چھوٹے لڑکے کے یہاں بیاہ دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جس پوتے نے زید کی زوجہ ثانیہ کا دودھ پیا ہے وہ زید اور اس کی زوجہ کا رضاعی بیٹا ہو گیا اور اس کی بیٹی اس پوتا کی رضاعی بھتیجی ہو گئی لہٰذا نکاح پوتا مذکور کا زید کے چھوٹے لڑکے کی دختر سے جائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] یعنی جیسا کہ نسبی بھتیجی سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح حرام ہے۔ لہٰذا نکاح مذکور جائز نہیں ہوا۔ ان میں علیحدگی کرادی جاوے۔

نسبی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح جائز نہیں ہے

سوال ۶۸۰ - زید کی شادی طلحہ سے ہوئی زید کی بیوی طلحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ پلایا۔ طلحہ فوت ہو گئی زید نے طلحہ کی دوسری بہن ہاجرہ سے نکاح کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے ہو سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہو سکتی اس لئے کہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے اور بھتیجی رضاعی مثل بھتیجی نسبی کے حرام ہے فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب[2] واللہ اعلم

رضاعی باپ کی موطوءہ حرام ہے یا حلال

سوال ۶۸۱ - موطوءۂ اب رضاعی حلال است یا حرام فتویٰ علماء احناف چہ طور است (رضاعی باپ کی موطوءہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ظفر)

الجواب - قال فی رد المحتار قوله ما یحرم من النسب معناه ان الحرمة بسبب الرضاع معتبرة کالحرمة النسب فیشمل زوجة الابن والاب من الرضاع لانها حرام بسبب النسب وکذا بسبب الرضاع وهو قول اکثر اهل العلم کذا

---

[1] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب المحرمات ص۲۷۳ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۹ ج۲ ظفیر

فی المبسوط بجزئہ[1] وفی الہدایۃ ولامرأۃ ابیہ واختہ وبنتہ من الرضاعۃ لا یجوز ان یتزوجہا کما لا یجوز ذلک من جہۃ النسب لما تلونا وذکر الاصلاب فی النص لاسقاط اعتبار التبنی علی ما بیناہ[2] الخ وھکذا فی اکثر الکتب۔ پس معلوم شد کہ موطوءہ اب رضاعی نکاح باد حرام است، وکتب فقہیہ معتبرہ بر حرمتش شاہد اند وبہ گاہ قول اکثر فقہاء رحمہم اللہ است ومقتضائے نص قرآنی ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم[3] رضاعی باپ کی موطوءہ سے نکاح حرام ہے۔ (ظفیر)

دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے

سوال (۱۸۲۷) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ ایک دفعہ میرے بھائی کی لڑکی بے خبری میں میری گود میں آکر میرا دودھ پینے لگی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میرا لڑکا نہیں ہے تو میں نے اس کو اپنی گود سے نکال دیا۔ کیا اس لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے ہو سکتا ہے شرعاً یا نہیں۔؟

الجواب ۔ جبکہ اس عورت کے بھائی کی دختر نے بحالت شیر خوارگی اس کا دودھ پیا ہے تو وہ لڑکی اس عورت کی دختر رضاعی ہو گئی اور اس کے پسر کی بہن رضاعی ہو گئی اور نکاح ان دونوں کا باہم حرام ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہ رضاع سے بھی حرام ہے کما ورد یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[4] قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[5]۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی صرف عورت کے بیان سے نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے کما فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین اھ[6]

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۲۲۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] ہدایہ کتاب الرضاع ص ۳۱۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[3] النساء ر ۲۔ [4] الدر علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵ ج ۲ ظفیر

[5] سورۃ النساء رکوع ۴

[6] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۲۲ ج ۲ ظفیر

عبارت ذیل کا مطلب

سوال ۶۸۳ - عبارت ذیل سے کیا مراد ہے۔ ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی عورت کے بیان سے نہ ہوگا بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے۔ فریق ثانی سے کیا مراد ہے اور انکار کس طرح ہوگا آیا شہادت عینی مراد ہے یا سماعی کیا شہادت سماعی بھی معتبر ہے۔

الجواب - فریق ثانی سے مراد اس صورت میں جو آپ نے لکھی تھی وہ ہو سکتا ہے جو اس دودھ پلانیکا اقرار نہ کرے مثلاً اس عورت کا بھائی جسکی دختر کو دودھ پلانیکا وہ دعویٰ کرتی ہے اگر یہ کہے کہ میں اسکو تسلیم نہیں کرتا تو بدون دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتوں کی عینی شہادۃ کے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اس طرح سے بعض جگہ فریق ثانی شوہر ہو سکتا ہے مثلاً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے اور وہ دونوں زن و شوہر ہیں اتفاق سے ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے تم دونوں کو لڑکپن میں دودھ پلایا تھا تو تم دونوں بہن بھائی رضاعی ہو۔ لہذا تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوا تو اس صورت میں اگر زید اس کو تسلیم نہ کرے یا زید و ہندہ دونوں تسلیم نہ کریں تو محض ایک عورت کے کہدینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اور تفریق ان میں لازم نہ ہوگی اور بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی بھی فریق ثانی نہ ہو تب بھی مسئلہ یہ ہے کہ مجرد ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور سماعی شہادت بھی معتبر نہیں ہے جبکہ گواہ یہ تصریح کریں کہ ہم نے سنا ہے کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے البتہ اگر وہ سماع کی تصریح نہ کریں اور نہ یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا ہے بلکہ محض یہ گواہی دیں کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے اور حاکم وغیرہ سننے والا شہادت کا کچھ جرح نہ کرے تو ان کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ اور اگر حاکم تحقیق کرے اور پوچھے کہ کیا تم نے دیکھا ہے اور وہ گواہ کہیں کہ نہیں ہم نے دیکھا نہیں ہے بلکہ سنا ہے تو پھر گواہی ان کی معتبر نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیریہ معتبر کتابیں فقہ کی ہیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ ان کتابوں میں ایسا مختلف فیہا ہو کہ اس میں ان کی روایت کے خلاف دوسری روایت راجح ہو چنانچہ مسئلہ رضاعت میں فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ کی بعض عبارات جن سے ایک عورت کی شہادت کا بعض

صورتیں دربارہ حرمت رضاعت معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے صاحب البحرالرائق نے اس کو رد کردیا ہے اور صحیح مذہب حنفیہ کا اس کے خلاف نقل کیا اور اسی کو راجح فرمایا چنانچہ شامی میں قاضی خان کی عبارت مذکورہ نقل کرکے لکھا ہے لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاہر المتون انہ لا یحل بہ مطلقاً فلیکن ھو المعتمد فی المذہب قلت وھو ایضاً ظاہر کلام کافی الحاکم الذی ھو جمع کتب ظاہر الروایۃ[1] ۔ فقط

بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۸۴ - زید نے بکر کو متبنّیٰ بنایا اور زید کی زوجہ نے جو کہ عقیمہ تھی، مدتِ رضاعت میں بکر کو دودھ پلایا تو بعد مرنے بکر کے زید بکر کی زوجہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب - اگر زوجہ زید کے کبھی زید سے بچہ پیدا نہیں ہوا، اور زوجہ زید ہمیشہ سے عقیمہ رہی اور یہ لبن بسبب ولادت از زید نہیں تو اس کا دودھ زید کی طرف منسوب نہ ہوگا یعنی زوجہ زید سے اگر مدت رضاعت میں کسی بچہ نے دودھ پیا تو وہ زید کا پسر رضاعی نہ ہوگا اور جب وہ لڑکا پسر رضاعی زید کا نہیں ہے تو اس کی زوجہ سے نکاح زید کا درست ہے کیوں کہ غایت یہ کہ وہ زوجہ کے پسر رضاعی کی زوجہ ہے تو یہ وجہ حرمت کی نہیں ہے کیونکہ ربیب کی زوجہ حرام نہیں ہے ۔ فقط

افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو اس سے حرمت رضاعت ہوگی یا نہیں

سوال ۶۸۵ - یہ خبر بلا کسی شہادت چشم دید کے صرف ایک شخص افواہاً بیان کرتا ہے کہ بحالت خواب مسماۃ ہندہ کے مسماۃ سلمہ کی دختر نے ہندہ کا دودھ پی لیا۔ اس حالت میں سلمہ کی دختر کا عقد ہندہ کے لڑکے سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مگر اس ایک شخص کی شہادت کو کوئی دوسرا مرد یا عورت تصدیق نہیں کرتا اور سلمہ و ہندہ دونوں وفات پاچکی ہیں ۔

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۴۱۵ نمبر ۲ ۔ ۲۷۰ ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ والا لا کما سیجیئ (درمختار) المراد بہ اللبن الذی نزل منہا بسبب ولادتہا من رجل زوج او سید (ردالمحتار کتاب الرضاع ص ۴۱۵) ظفیر

الجواب - رضاعت کے ثبوت کے لئے پوری شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں معتبر کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے کذا فی الدر المختار[1] - پس صرف ایک شخص کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا سلمہ کی دختر کا عقد نکاح ہندہ کے پسر سے صحیح ہے۔

بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی میں لگایا دو ایک قطرے پانی آیا تو حرمت ہوگی یا نہیں

سوال ۶۸۶ - ہندہ جدہ حقیقیہ نے اپنے پوتے زید کو مدت شیر خوارگی میں اپنی پستان سے لگایا اور اس سے بوجہ آئسہ ہونے کے دو چار قطرہ آب کی مانند آجاتے تھے اور بچہ کو آرام ہوجاتا تھا اب اس لڑکے زید کا نکاح اس کی جدہ حقیقیہ ہندہ کے فرزند حقیقی کی دختر سے ہو سکتا ہے یا نہیں جو کہ اس کے بھائی رضاعی کی لڑکی ہے۔

الجواب - اس صورت میں نکاح اس دودھ پینے والے لڑکے کا مرضعہ کی دوسری پوتی سے درست نہیں ہے کیوں کہ یہ پوتا جس نے اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ قلیل قطرات اس کے حلق میں جاتے ہوں بیٹا رضاعی ہوگیا اور وہ دوسرے پسر کی دختر اس کی بھتیجی رضاعی ہوگئی تو بحکم یحرم من الرضاع مایحرم من النسب نکاح اس میں درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور درمختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه الخ[2] وفیه ایضاً[3] ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها اخ وولد ولدها اخ لانه ولد الاخ۔ فقط

چھاتی سے نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

سوال ۶۸۷ - والدہ مریم نے زید کو اپنی پستان سے لگا لیا مگر زید نے پستان سے دودھ نہیں پیا مگر جب مریم کی والدہ نے

---

[1] والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل وعدلتین لکن لا تقع الفرقة الا بتفریق القاضی (درمختار) وافاد انه لا یثبت بخبر الواحد امرأة کان او رجلاً قبل العقد او بعده وبه صرح فی الکافی والنهایة (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۰ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۱ ج ۲ ظفیر [3] ایضاً ص ۵۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

علیحدہ چمچہ میں نکال کر پلایا تو پی لیا۔ ایسی صورت میں کیا زید مریم سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - جبکہ زید نے مریم کی والدہ کا دودھ پیا خواہ پستان سے یا چمچہ سے نکال کر زید کے حلق میں ڈالا گیا تو زید والدہ مریم کا بیٹا رضاعی اور مریم کا بھائی رضاعی ہوگیا پس بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]۔ زید اور مریم کا باہم نکاح حرام قطعی ہے قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[2] وفی الدر المختار والحق بالمص الوجور[3] الخ فقط

سوال ۶۸۷ - ہندہ نے اپنے سوتیلے بھائی خالد کو مدت رضاعت کے اندر دودھ پلایا۔ ہندہ کے زید پیدا ہوا اور خالد کے دختر زینب تولد ہوئی۔ زید کا نکاح زینب سے درست ہے یا نہیں (سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا تو کیا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کر سکتی ہے)

(۲) صورت مذکورہ میں اگر بوجہ ناواقفی عقد ہو جاوے تو کیا حکم ہے تفریق کی ضرورت ہے یا خود جدا ہو سکتے ہیں۔ (ناواقفیت میں عقد ہو جائے تو کیا حکم ہے)

(۳) صورت مذکورہ میں اگر دخول اور خلوت کے بعد تفریق ہو تو شوہر کے ذمہ کیا واجب ہے۔ (صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے)

(۴) اگر قبل دخول وخلوۃ تفریق ہو جائے تو عورت پر عدت ہے یا نہیں بر تقدیر اول شہور سے عدت ہوگی یا اقراء سے۔ (خلوت سے پہلے تفریق ہو تو)

(۵) اگر عقد مذکور کے بعد زوج نے دخول کیا اور علوق ہو گیا تو ثابت النسب ہوگا یا ولد الزنا۔ (اس نکاح میں جو بچہ ہو اسکے نسب کا کیا حکم ہے)

(۶) حرمت رضاعت کی کوئی ایسی علت جامعہ بیان فرمائے کہ جہاں اس کا وجود ہو حرمت متحقق ہو جائے۔

---

[1] ردالمختار علی ھامش الدر المختار باب الرضاع ص ۵۶۵ ج ۲ ظفیر [2] سورۃ نساء ع ۴۔

[3] الدر المختار علی ھامش رد المختار باب الرضاع ص ۵۶۵ ج ۲ ظفیر

الجواب - (۱) نکاح زید کا ساتھ زینب کے شرعاً حرام ہے اور شعر مشہور از جانب شیردہ الخ سے حرمت نکاح مذکور ثابت ہے اور حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۱] سے بھی حرمت نکاح مذکور کی ثابت ہے اور درمختار میں ہے و تحل بین الرضیعة و ولد مرضعتها ای التی ارضعتها و ولد ولدها لانه ولد الاخ[۲] الخ

(۲) تفریق ضروری ہے اور متارکت کر دینا کافی ہے۔ شوہر اس کو علیحدہ کر دے اسی سے تفریق ہو جاوے گی ۔ (۳) بصورت دخول و خلوت مہر مثل لازم ہے اور بصورت عدم دخول و خلوت کے کچھ لازم نہیں ہے ۔ (۴) قبل الدخول تفریق میں عدت لازم نہیں اور بعد دخول عدت لازم ہے اور عدت حائضہ کیلئے تین حیض ہیں (۵) نسب ثابت ہوگا۔ کذا فی الشامی (۶) حدیث مذکور یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۳] اور شعر فارسی معروف دربارہ حرمت رضاعت قاعدہ کلیہ اور علت جامعہ ہے۔ فقط

جس لڑکی نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے

سوال[۸۹] - مسماۃ زینب و احمد علی دونوں حقیقی بھائی بہن ہیں احمد علی کے لڑکا اور زینب کے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا حسب قاعدہ دودھ چھڑا دیا گیا تھا۔ دودھ چھڑانے سے آٹھ نو ماہ بعد زینب نے اپنا دودھ اپنے بھائی احمد علی کے لڑکے کو پلایا۔ یہ یاد نہیں کہ دودھ اترتا تھا یا نہیں۔ کئی مرتبہ بچے کے منہ میں پستان دینے کا اتفاق ہوا۔ لیکن دودھ اترنے نہ اترنے کی بابت کسی کو یقینی یاد نہیں۔ اب زینب کے لڑکا پیدا ہوا اور احمد علی کے لڑکی زینب کے اس لڑکے سے احمد علی کی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - احمد علی کی اس دختر کا نکاح جس نے زینب کا دودھ نہیں پیا، زینب کے پسر سے بہرحال درست ہے خواہ احمد علی کے پسر سابق نے زینب کا دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو۔

۱؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر ۲؎ ایضاً ص ۵۶۱ ج ۲ ظفیر

۳؎ ایضاً ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر

کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً الخ[2] فقط

ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اس کی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں

سوال ۶۹۰: زید کی بیوی زمانہ پیری میں جبکہ اس کے قریب بیس سال سے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی ایک غیر لڑکی کو محض پیار میں اپنی تدیین منہ میں دیدیا کرتی تھی۔ بعد چند ایام کے اوسکی تدیین میں دودھ اتر آیا اور اس لڑکی نے عرصہ تک اس دودھ سے پرورش پائی کیا اس لڑکی کا عقد مرضعہ کے پوتے سے ہوسکتا ہے یا نہ؟

الجواب: مرضعہ کے پوتے کا نکاح لڑکی رضیعہ یعنی دودھ پینے والی سے درست نہیں ہے کیونکہ وہ رضیعہ مرضعہ کے پوتے کی پھوپی یعنی باپ کی بہن رضاعی ہوئی اور مسئلہ یہ ہے کہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]۔ فقط

جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے

سوال ۶۹۱: ایک مرد بیوہ عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے چنانچہ مرد نے اپنی ہمشیرہ کے ذریعہ سے اس عورت سے عقد کی بابت کہلایا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کی والدہ کا ایک مرتبہ دودھ پیا ہے اور شاید خود ان کی والدہ ہی نے مجھ سے کہا تھا کہ تیری ماں سو رہی تھی اور تو رو رہی تھی تو میں نے تیرے منہ میں دودھ دیدیا تھا اور کسی سے مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی اور بیوہ مذکورہ نے دریافت کرنے پر یہ بھی کہا کہ شاید میری غلطی ہو کسی اور کی بابت کہا ہو اور بیس پچیس برس کی بات ہے۔ مرد نے چند روز کے بعد بیان کیا کہ بہت غور کے بعد کچھ خیال مجھ کو بھی ہوتا ہے کہ اس بیوہ عورت نے مجھ سے بھی شاید یہ بات کہی تھی مگر شبہ سا یہ خیال ہوتا ہے پورے طور پر یاد نہیں ہے۔

الجواب: چونکہ اس صورت میں پوری شہادۃ شرعیہ موجود نہیں ہے یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ دودھ پلانے کی نہیں ہیں تو شرعاً حرمت رضاعت ثابت

[1] ایضاً ص ۴۰۳ ج ۲۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲۔ ظفیر

نہیں ہوتی۔ اور وہ عورت بیوہ اس مرد کی بہن رضاعی نہیں ہوتی اور شبہ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہٰذا از راہ فتویٰ و حکم شریعت اس مرد کو اس عورت بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے البتہ اگر وہ مرد اس عورت کی اس بارہ میں تصدیق کرے تو احوط ہے کہ اس سے نکاح نہ کرے اور اگر مرد اس کی تصدیق نہیں کرتا اور بیوہ کو بھی یقینی طور سے مرد کی والدہ کا قول یاد نہیں اور یاد بھی ہو تو وہ صرف ایک عورت کا قول ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوئی نکاح صحیح و جائز ہے قال فی الدر المختار و حجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل و عدلتین الخ[1] فقط

سوال ۶۹۲ - ایک شخص نے مدت رضاعت میں اپنی نانی کا دودھ پیا۔ آیا خالہ کی لڑکی سے اس شخص کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

(جس نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں)

الجواب - اس صورت میں خالہ کی لڑکی دودھ پینے والے کی رضاعی بھانجی ہوئی اور جب کہ حقیقی بھانجی سے نکاح حرام ہے ایسا ہی رضاعی بھانجی سے بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2]۔ پس نکاح اس شخص کا جس نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اس کی خالہ کی دختر سے درست نہیں ہے کیوں کہ وہ اس کی بھانجی رضاعی ہوتی ہے۔ فقط

سوال ۶۹۳ - رضاعت صرف مرضعہ کے کہنے سے بلا کسی شاہد کے صرف عورت کے کہنے سے کہ میں نے اپنا بچہ خیال کر کے غلطی سے زید کے لڑکی کے منہ میں دودھ دیدیا رضاعت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں اور کوئی اس واقعہ کا گواہ نہیں ہے اور اس واقعہ میں قصداً اور دیناً حکم میں کچھ فرق ہوگا یا نہ۔

(صرف دودھ پلانے والی کہتی ہے گواہ نہیں تو کیا حکم ہے)

الجواب - عورت کے صرف اس کہنے سے کہ میں نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ / ۲ ، ظفیر ۔ [2] ایضاً ص ۵۵۷ / ۲۲۰

حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور بدون شہادت تامہ حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ خود عبارت در مختار و شامی کا ہے قال فی الدر المختار و الرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلين او عدل و عدلتين الخ وقال فی الشامی وافاد انه لا يثبت بخبر الواحد امرأة كانت او رجلاً قبل العقد او بعده وبه صرح فی الكافی و النهايه تبعاً لما فی رضاع الخانيه الخ الی ان قال لكن قال فی البحر بعد ذلك ان ظاهر المتون انه لا يعمل به مطلقاً فليكن هو المعتمد فی المذهب[1] الخ پس معلوم ہوا کہ صحیح و مفتی بہ یہ ہے کہ حرمت رضاعت بدون شہادت تامہ کے ثابت نہیں ہوتی اور صحیح قول کے موافق دیانۃً و قضاءً کسی طرح ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

جس نیت سے بھی مدت رضاعت میں دودھ پلایا حرمت ثابت ہوگی

سوال (۶۹۲) ۔ کلثوم و زینب حقیقی بہنیں ہیں کلثوم کے لڑکا پیدا ہوا اور نو ماہ بعد مر گیا ۔ زینب کی لڑکی نے جس کی عمر ایک سال تین ماہ کی تھی صرف تین بار کلثوم کا دودھ پچھوایا گیا تین دن تک روز ایکبار ۔ اس دودھ کھچوانے سے یہ منشا تھی کہ تکلیف رفع ہو جائے دودھ پلانے کی نیت نہیں تھی۔ یہ بیان صرف زینب کا ہے اور کلثوم کا انتقال ہو گیا ۔ آیا کلثوم کے پسر واحد سے زینب کی لڑکی کا عقد جس نے زینب کا دودھ پیا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن ہو جاتے ہیں اور سب حرام ہو جاتی ہیں[2] جیسا کہ شعر مشہور میں ہے ؎ از جانب شیر ہمہ خویش شوند
پس اگر یہ ثابت ہو جاوے اور معلوم و معروف ہو کہ زینب کی دختر نے کلثوم کا دودھ پیا ہے اگرچہ ایک دفعہ ہی پیا ہو اور اگرچہ قصد دودھ پلانے کا نہ ہو تو کلثوم کے کل پسر

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۴۲۲ ج ۲ ۔ ظفیر [2] ولا حل بین الرضیعة و ولد مرضعتها ای التی ارضعتها و ولد ولدها لانه ولد الاخ رد المحتار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۴۲۲ ج ۲ ظفیر

زینب کی دختر کا نکاح نہیں ہو سکتا نہ واحد سے اور نہ اس کے کسی دوسرے بھائی کے ساتھ

جس لڑکے نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کرسکتے

سوال [۶۹۵] - میرے بھانجے خلیل نے مجھ سے چھوٹی بہن کا جھوٹا دودھ میری والدہ کا پیا۔ اب میں خلیل کی شادی اپنی دختر سے کرنا چاہتا ہوں جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جبکہ محمد خلیل نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تو تمہارا رضاعی بھائی ہو گیا اور تمہاری لڑکی محمد خلیل کی رضاعی بھتیجی ہو گئی۔ لہذا نکاح خلیل مذکور کا تمہاری دختر سے جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب الحدیث[۱] فقط

دودھ پینا ثابت ہوا مگر اسے مدت رضاعت کے بعد ثابت کیا گیا کیا حکم ہے

سوال [۶۹۶] - زید نے عائشہ سے نکاح کیا۔ بعد از نکاح عائشہ نے دعوی دائر کیا کہ یہ زید میرا رضاعی بھائی ہے اور چاروں گواہوں نے بچشم خود دودھ پینے دیکھنے کی گواہی دی اور دو نے بیان کیا کہ زید نے ہمارے روبرو اقرار رضاعت کیا ہے اور زید نے جواب دعوی میں کہا ہے کہ میں اس وقت مدت رضاع سے خارج تھا اور ان ہر چار گواہ گذرے اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی یا نہیں۔؟

الجواب - رد المحتار میں بعد نقل اقوال وعبارت کے فرمایا قلت وجہہ ذلک ان الرضاع لما کان مما یخفی لانہ لا یعلمہ الا بالسماع من غیرہ لم یمنع التناقض فیہ لاحتمال الخطاء فانہ بناء علی ما اخبرہ غیرہ تبین لہ کذبہ فرجع عن اقرارہ الخ[۲] ص۲۲ جلد ۲ کتاب الرضاع پس اقرار برضاعت میں اول تو یہ نہیں تھا کہ مدت رضاعت میں دودھ پیا ہے۔ اسی طرح دودھ پینے دیکھنے کی شہادت میں بھی مدت رضاعت میں دودھ پینا بیان نہیں ہوا لہذا شہادت مرد کی اس امر پر کہ دودھ پینا

---

[۱] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص۵۵ج۲۔ ظفر

[۲] رد المحتار باب الرضاع ص۵۶ج۲۔ ظفر

بعد مدت رضاعت کے جو منافی اور معارض شہادت زوجہ و اقرار سابق کے نہیں ہے لہذا شہادت زوج معتبر ہوگی اور نکاح باطل نہ ہوگا فقط

ایک بیوی نے جب کسی لڑکی کو دودھ پلایا تو اس کا اس لڑکے کا نکاح جو دوسری بیوی سے ہے درست نہیں

سوال ۶۹۷ - ایک شخص کی دو بیوی ہیں محل اول و محل ثانی محل اولیٰ نے ایک غیر کی لڑکی نوابا کو دودھ پلایا ہے کچھ عرصہ دراز کے بعد محل ثانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور نوابا کے لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں میں شرعاً عقد جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - مسماۃ نوابا کی دختر اس لڑکے محل ثانی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا نکاح اس لڑکے کا دختر مسماۃ نوابا سے صحیح نہیں ہے لقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]

بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا تو دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں

سوال ۶۹۸ - بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو جبکہ وہ ایک برس کی تھی کئی مرتبہ اپنا دودھ پلایا جس کے تین گواہ چشم دید موجود ہیں جنھوں نے بقسم قرآن کہدیا ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دودھ پلاتے دیکھا ہے اب چھوٹی بہن کی اولاد اور بڑی بہن کی اولاد میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جبکہ معتبر گواہوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بڑی بہن نے بحالت شیرخوارگی دودھ پلایا ہے تو چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی بیٹی ہوگئی اور بڑی بہن کی اولاد اس کے بہن بھائی ہوگئے۔ پس چھوٹی بہن کی اولاد سے بڑی بہن کی اولاد کا نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ ھکذا فی کتب الفقہ[2] - فقط

عینی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح

سوال ۶۹۹ - ایک مرد جاہل دھابی قاسم علی نامی نے حسب مذہب حنفیہ ایک مولوی عبد الرزاق سے اس مسئلہ کے بارہ میں فتویٰ طلب کیا میرے عینی بھائی کی دختر رضاعی کو میں نکاح میں لاسکوں گا یا نہیں، مولوی صاحب

---

[1] ایضاً ص ۹۰ ج ۲ ظفیر [2] ویحرم بسبب الرضاع ما یحرم بسبب النسب قرابة وصهرية وذكر ... الرضاع قليله وكثيره ... يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب ... [illegible]

مذکورہ نے دختر زید سے نکاح کر لینے کا فتویٰ دیدیا کہ تم کو بدوں سوچ سمجھے نکاح جائز ہے اس بنا پر
دختر عورت مذکورہ کو نکاح میں لایا۔ مولوی محمد عثمان نے اس نکاح کے جواز کی تردید اور
حرمت میں مدلل و مفصل فتویٰ لکھا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے اور یہ نکاح جائز ہے یا حرام؟

الجواب۔ فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا دربارہ جواز نکاح دختر دختر رضاعی برادر
عینی محض باطل اور لغو ہے بنات الاخ و بنات الاخت جیسے کہ نسبی حرام ہیں رضاعی بھی حرام ہیں
لقوله علیه الصلوٰة والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] اور اس کو حنفیہ اور شافعیہ
سب نے تسلیم کیا ہے اور صاحب خازن جو شافعی المذہب ہیں وہ بھتیجی رضاعی کی حرمت کو تسلیم
فرماتے ہیں اور جبکہ بھتیجی رضاعی حرام ہے تو بھتیجی کی دختر بھی حرام ہے چنانچہ تفسیر خازن میں
بعد نقل حدیث مذکور بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حرمت کی حدیث نقل فرمائی ہے انها لا
تحل لی یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب وانما بنة اخی من الرضاعة فکل من
حرمت بسبب النسب حرم نظیرها بسبب الرضاعة[2] اس سے معلوم ہوا کہ شافعیہ کے نزدیک
بھی بھتیجی رضاعی اور بھتیجی رضاعی کی دختر سے جس کو دختر دختر رضاعی برادر عینی سے تعبیر کیا ہے
نکاح حرام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا محض باطل ہے اور فتویٰ مولوی محمد
عثمان صاحب کا صحیح اور موافق کتاب و سنت کے ہے اور حنفیہ کو تقلید اور اتباع اپنے امام کا
لازم ہے اور صورت مذکورہ میں کسی کا مذہب خلاف بھی ہو تو اس پر عمل کرنا درست نہیں ہے فقط

بچہ کو جس عورت نے دودھ پلایا عورت اس بچے سے پوتی کا نکاح نہیں کر سکتی

سوال۔ ایک شیر خوار بچہ جس کی عمر تخمیناً چار ماہ کی ہو اور اس کی ماں فوت ہو چکی ہو اس کی نانی اپنے
پستان اس کو چوساتی رہی ہے چار ماہ بعد اس کے دودھ اتر آیا اور بچہ بعد شیر بھی چوستا
رہا اب وہ لڑکا جوان ہوا تو مرضعہ اپنی پوتی کا اس لڑکے رضیع مذکور کا نکاح کرنا چاہتی
ہے کیا حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں؟

---

[1] دیکھئے البحر الرائق کتاب الرضاع ج [illegible] [2] دیکھئے تفسیر خازن المسمیٰ بلباب التاویل ج [illegible]

الجواب ۔ مرضعہ کی پوتی اس رضیع کی بھتیجی رضاعی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[1] نکاح اس رضیع کا مرضعہ کی پوتی سے حرام اور ناجائز ہے اور زیلعی کے قول کو جو انھوں نے خصاف سے نقل کیا ہے درمختار اور شامی میں رد کر دیا ہے درمختار میں ہے ویثبت التحریم فی المدۃ فقط ولو بعد الفطام والاستغناء بالطعام علی ظاہر المذہب وعلیہ الفتویٰ فتح وغیرہ قال المصنف فی البحر فما فی الزیلعی خلاف المعتمد لان الفتویٰ متی اختلفت رجح ظاہر الروایۃ الخ قولہ لان الفتوی الخ ولان الاکثرین علی الاول ای علی الحرمۃ کما فی النہر[2] ۔ فقط

جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز ہے کہ نہیں

سوال (۱۰) ۔ زید و ہندہ حقیقی بہن بھائی ہیں ہندہ نے مدت رضاعت میں ایک غیر مسلم کی لڑکی کو دودھ پلایا ۔ بعد چند مدت کے زید نے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح کیا اور دودھ پینے کا حال بخوبی معلوم نہ تھا اب جبکہ اس کے پانچ چھ بچے ہوئے درمیان گفتگو کے معلوم ہوا زبانی ہندہ کے کہ اس لڑکی کو میں نے بھی دودھ پلایا ہے ہندہ کی یہ گواہی مقبول ہے یا نہیں ۔ اور یہ نکاح ناجائز ہے تو علیحدگی کیوں کر ہوگی اور بچوں کا نفقہ کس پر ہے اور ولی کون ہے اور تفریق کے لئے قاضی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں اور اگر زوجین اس کو نہ مانیں تو کیا کیا جائے

الجواب ۔ درمختار میں ہے والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[3] اس عبارت سے واضح ہے کہ بصورت انکار زوجین صرف ایک عورت مرضعہ کے قول سے حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی اور نکاح صحیح رہے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی اور وراثت ان میں جاری ہوگی اور نفقہ اولاد و زوجہ کا اس شخص نامح یعنی زید کے ذمہ ہوگا ۔ البتہ اگر زوجین اس بارہ میں ہندہ کی تصدیق کریں تو حرمت ثابت ہو جاوے گی ۔

---

[1] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳ ظفیر [2] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۳ ج ۲ ظفیر

اور ان میں تفریق کی جاوے گی یعنی جبکہ وہ مقر ہیں تو خود علیحدہ علیحدہ ہو جاویں گے۔ قاضی کی تفریق کی ضرورت اس میں نہیں ہے شامی میں ہندیہ سے منقول ہے تزوجہا فقالت امرأۃ ارضعتکما فان صدقاہا فسد النکاح ولا مہر ان لم یدخل بہا الخ[1]۔ فقط

سوال (۲۰۰۲) جس لڑکی کو ایک بیوی نے دودھ پلایا اس سے اس لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے۔ ایک شخص کے دو بیوی ہیں نصیباً و مراداً، نصیبن نے ایک غیر لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو مراد آکے لڑکے کے ساتھ اس لڑکی رضیعہ کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس غیر لڑکی نے جبکہ اس مرد کی ایک زوجہ کا دودھ پیا تو وہ لڑکی جیسا کہ دودھ پلانے والی کی دختر رضاعی ہوئی۔ اس طرح اس کے شوہر کی بھی دختر رضاعی ہوئی اور دوسری زوجہ سے جو اس مرد کا لڑکا ہے وہ بھائی رضاعی اس لڑکی کا ہوا۔ پس نکاح دونوں میں درست نہیں ہے[2]۔ فقط

سوال (۲۰۰۳) بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔ زید ایک طفل پانچ سالہ ہے اور ہندہ اس کی حقیقی ہمشیرہ میں پچیس سالہ شادی شدہ ہے۔ زید نے ہمشیرہ مذکورہ کا دودھ پیا۔ زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی لڑکے سے جائز ہے یا نہ؟

الجواب۔ زید نے اگر اپنی ہمشیرہ کا دودھ بعمر شیرخوارگی یعنی دو برس کی عمر یا اڑھائی برس کی عمر میں یا اس سے کم عمر میں پیا ہے تو زید اپنی بہن کا پسر رضاعی ہو گیا اور اس بہن کی جس قدر اولاد ہے وہ بہن بھائی رضاعی زید کے ہو گئے۔ پس زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی پسر اور دختر سے جائز نہیں ہے[3] اور اگر زید کی عمر بوقت شیرنوشیدگی اڑھائی برس سے زیادہ تھی تو پھر حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کی اولاد کا ہندہ کی اولاد سے

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ ظفیر [2] ویثبت بہ الحرمۃ أی حرمۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت أبوۃ زوج مرضعۃ لہ لکن لبنہا منہ والا فیحرم منہ بحرمۃ من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ ظفیر)

[3] ویثبت بہ حرمۃ المرضعۃ للرضیع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر)

حرام نہ ہوگا۔ فقط

دوڈھائی سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰۵۴) ۔ مدت رضاعت میں امام صاحبؒ کا قول ڈھائی سال ہے اور صاحبینؒ پورے دو سال فرماتے ہیں جس بچہ نے دو اور اڑھائی سال کے درمیان دودھ پیا ہے امام صاحب ان کا نکاح باہم حرام قرار دیتے ہیں شرعی فیصلہ مفتی بہ کیا ہے۔؟

الجواب ۔ فقہاء رحمہم اللہ ہر دو قول را مفتی بہ فرمودہ اند صاحب درمختار درباره قول صاحبینؒ فرموده و به یفتی و درباره قول امام اعظمؒ فرموده و علیه الفتوی و در شامی گفته و حاصله انهما قولان افتی بکل منهما پس در ہر موضع احوط را اختیار کنند مثلاً در نظام بر قول صاحبینؒ عمل کنند و در حرمت رضاعت بر قول امام اعظمؒ عمل کنند یعنی در صورت مسئولہ حرمت رضاعت خواہد شد[1]۔ فقط

(خلاصہ یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں نکاح حرام ہوگا۔ ظفیر)

شامی اور موطا کی عبارت میں غور

سوال (۲۰۵۵) ۔ آپ نے ایک مسئلہ کا جواب دیحل اخت اخیہ رضاعاً فرمایا تھا مگر موطا امام محمدؒ ص ۲۷۹ باب الرضاع کی یہ عبارت مخالف ہے تطبیق کی کیا صورت ہے فلا یخرج من الرضاعة من الاب تحرم علیه اخته من الرضاعة من الاب و ان کانت الامان مختلفان۔

الجواب ۔ بندہ نے دیحل اخت اخیہ رضاعاً لکھا ہوگا[2] اور اس کی صورتیں شامی نے لکھدی ہیں اس کو ملاحظہ کیا جاوے[3] موطا امام محمد کی صورت اسکی مخالف نہیں ہے۔

---

[1] حولان ونصف عنده وهو الاصح فتح وبه یفتی کما فی تصحیح القدوری عن العون لکن فی الجوهرة انه فی الحولین ونصف ولو بعد الفطام محرم وعلیه الفتوی (درمختار) قوله لکن الخ استدراک علی قوله به یفتی وحاصله انهما قولان افتی بکل منهما (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲)

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲۔ ظفیر

[3] اس عبارت کے بعد درمختار میں ہے کان یکون له اخ نسبی له اخت رضاعیة وکان یکون ر بقیہ

بلوغ کے بعد پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

سوال - عمر ہندہ سے زنا کرتا تھا اور ایک دفعہ اس کی پستان منہ میں لی تو عمر کا نکاح ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں - ؟

الجواب - عمر کا نکاح اس صورت میں صحیح ہے کیوں کہ حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں ہوتی کما فی عامۃ کتب الفقہ[۱] - فقط (دو ڈھائی سال کی عمر کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی - ظفیر)

رات میں بچہ نے پستان منہ میں لے لیا کیا حکم ہے

سوال - ہندہ سوئی ہوتی تھی اس کے برابر ہندہ کے دیور کا بیٹا جس کی عمر دو سال سے کم تھی سو رہا تھا، جب یہ لڑکا بیدار ہوا تو اس نے ہندہ کی پستان منہ میں لے لیا مگر یہ معلوم نہیں کہ پستان کتنی دیر منہ میں رہا جب ہندہ بیدار ہوئی تو پستان بچہ کے منہ سے نکال لیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ بچہ نے دودھ پیا یا نہیں اس صورت میں رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں، زید کہتا ہے کہ یہ صورت شک کی ہے اور حالت شک میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ مگر بطریق تنزہ اور احتیاط کے حرمت رضاعت ثابت ہے اب دونوں قولوں میں سے کس قول میں احتیاط اور تنزہ ہے -

الجواب - اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی درمختار میں ہے فلو التقمِ الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المانع شکًّا ولوالجیۃ[۲] الدرالمختار وفیہ ایضاً وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[۳] الخ اور احتیاط اور تنزہ بیشک یہ ہے کہ اس بچہ کا نکاح اس عورت کی

(بقیہ ص۴۳۴) زخیہ رضاعاً اخت نسباً وبہا ہو ظاہر (درمختار) قولہ وھو ظاہر لان یکون

لہ ای رضاعی رضیعہ مع بنت من امرأۃ اخری، ردالمحتار باب الرضاع ص۵۶۱ ج۲ ظفیر

[۱] وقیل بالثلاثین (شامی) لان الرضاع بعدھا لا یوجب التحریم (البحر الرائق کتاب الرضاع ص۲۳۹ ج۳) ظفیر

[۲] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ وفی القنیۃ لو دخلت الحلمۃ فی فی صبی وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک (ردالمحتار ص۵۵۶ ج۲) ظفیر [۳] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ظفیر

اولاد سے نہ کیا جاوے اگر کیا جاویگا تو فتوی جواز کا ہوگا۔ فقط

شادی کے بعد ایک مرد دو عورت نے رضاعت کی گواہی دی۔ کیا کیا جائے	ایک عورت کی شادی ہونے سے چھ سات ماہ کے بعد ایک مرد دو عورتیں گواہی دیتے ہیں کہ منکوحہ نے اپنے شوہر

کی ماں کا دودھ ایام رضاعت میں پیا تھا۔ اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ ایک مرد دو عورتیں نمازی و معتبر گواہی دودھ پینے کی دیتے ہیں تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی کما فی الدر المختار باب الرضاع وحجته حجة المال وھی شہادة عدلین او عدل وعدلتین الخ[1]

صرف عورت رضاعت کی گواہی دے تو کیا حکم ہے	**سوال ۵۰۸**۔ اذا شہدت امرأة واحدة او نسوة منفردات فی اثبات الرضاع وعلم صدقہا فما حکم الافتاء والقضاء

الجواب۔ حکم الافتاء والقضاء فی ہذہ الصورة انہ لا یحکم ولا یفتی بشہادة النساء فی حرمة الرضاع فان حجتہ حجة المال کما فی الدر المختار[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ۔ ظفیر

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ۔ ظفیر

چوتھی فصل

حرمت نکاح بہ سبب جمع

بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب نہیں ہوگی اور نہ وارث ہوگی

سوال [۶۰۹] - زید نے اول مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا اور مہر بھی مقرر ہوا۔ اب چند سال بعد زید نے ہندہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح اول و ثانی دونوں باطل ہیں۔ یا صرف ثانی۔ اور درصورت جواز نکاح اول جو اولاد زید سے پیدا ہوئی وہ دعویٰ جائداد منقولہ وغیر منقولہ میں کر سکتی ہے یا نہیں۔ دوسرے درصورت عدم جواز نکاح ثانی جو اولاد زید سے زوجہ ثانیہ کے بطن سے پیدا ہوئی وہ حرامی ہوئی یا کیا اور یہ اولاد جائداد منقولہ وغیرہ پر دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب - نکاح اول صحیح ہوا اور دوسرا نکاح جو زوجۂ اولیٰ کی بہن سے ہوا وہ باطل ہے اور زوجۂ اولیٰ سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور زید کی وارث ہوگی اور دوسری بہن سے اگر کچھ اولاد ہوئی تو اس کا نسب زید سے ثابت نہیں اور وہ وارث زید کی نہ ہوگی[۱]۔

دو سوتیلی بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے

سوال [۶۱۰] - زید کے دو بیویاں ہیں ایک امینہ جس کے بطن سے زینب ہے اور دوسری سکینہ جس کے بطن سے کلثوم ہے۔ زید نے عمر سے

---

[۱] فان تزوج الاختين في عقدة واحدة فيفرق بينهما وبينه الخ وان تزوجهما في عقدتين فنكاح الاخيرة فاسد ويجب عليه ان يفارقها ولو علم القاضى بذالك يفرق بينهما فان فرقها قبل الدخول لايثبت شئ من الاحكام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر ويجب الاقل من المسمى ومن مهر المثل وعليها العدة ويثبت النسب ويعتزل عن امرأته حتى تنقضى عدة اختها كذا في محيط السرخسى (عالمگیری کشوری القسم الرابع محرمات بالجمع ص ۲۶۸) ظفیر

زینب کا نکاح کردیا چند روز بعد زینب کی زندگی ہی میں کلثوم سے بھی نکاح کردیا۔ فی الحال دونوں بہنیں جن کا باپ ایک ہے زید کے گھر میں ہیں تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] اور حرام ہے تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا یعنی نکاح میں۔ پس جو نکاح عمر کا بعد میں کلثوم سے ہوا وہ باطل اور ناجائز ہے اور حرام ہے اس کو علیحدہ کردینا چاہیئے

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۱۱۱۱۔ سالے کی لڑکی بہنوئی کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ پہلی زوجہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح حرام ہے غرض یہ کہ جمع کرنا درمیان خالہ بھانجی اور پھوپی بھتیجی کے درست نہیں ہے[2] البتہ جب زوجہ نکاح میں نہ رہے تو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح درست ہے

خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں

سوال ۱۱۱۲۔ زید نے پہلے ہندہ سے بعدہ صالحہ سے نکاح کیا اور ہندہ و صالحہ آپس میں خالہ بھانجی ہیں جن کا حکم شرعاً وان تزوجھما علی التعاقب صح الاول وبطل الثانی۔ ناطق ہے اور صالحہ جس کا نکاح آخری ہے زید اسے متارکت نہیں کرتا جس کے لئے تفریق ضروری ہے آیا قبل متارکت یا تفریق غیر مدخولہ سے نکاح درست ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ یہ ظاہر ہے اور عبارت منقولہ سے ثابت ہے کہ اس صورت میں نکاح ثانی باطل ہوا۔ پس جب تک زوجہ اولیٰ کو طلاق نہ دیگا دوسری عورت سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور اس صورت میں طلاق ہی تفریق کے لئے متعین ہے تفریق قاضی یہاں نہیں ہوسکتی کیونکہ دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا وہ تو خود باطل ہے اور پہلا نکاح صحیح ہے پس منکوحہ اولیٰ جسکا نکاح صحیح ہے اس سے تفریق کی ضرورت نہیں اور ثانیہ کا نکاح نہیں ہوا اگر اس سے جماع کریگا

[1] سورۃ النساء، رکوع ۴ [2] ولا یجمع الرجل بین اختین من رضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختھا او ابنۃ اخیھا البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳ ظفیر

تو زنا ہوگا درمختار میں ہے وان تزوجہما معاً او بعقد تین ونسی الاول فرق القاضی بینہ وبینہما الخ وفی الشامی قولہ ونسی الاول فلو علم فہو الصحیح والثانی باطل[۱]۔ اس عبارت درعبارت شامی سے واضح ہوتا ہے کہ تفریق قاضی یا متارکہ کی ضرورت وہاں ہے جبکہ نکاح صحیح ونکاح باطل متعین نہ ہو اور صورت مسئولہ میں یہ امر متعین ہے کہ نکاح اول صحیح ہے اور ثانی باطل ہے تو زوجہ ثانیہ سے اگر مقاربت کرلیگا زنا ہوگا۔ عام مسلمان اگر قدرت رکھیں تو عورت ثانیہ کو اس مرد سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور اگران کو قدرت نہ ہو تو ہر ایک حاکم اس کو حکم کر سکتا ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کردے یا اگر وہ مرد اس عورت ثانیہ سے نکاح کرنا چاہے تو پہلی کو طلاق دیدے۔ پھر اگر وہ غیر مدخولہ ہے تو دوسرے سے فوراً نکاح کر سکتا ہے۔

طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۴۱۳- ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا۔ اس کے اولاد نہیں ہوئی اسی وجہ سے اس کو چھوڑ کر اس کی دوسری بہن سے نکاح کیا۔ اسی روز ایک بہن کو طلاق دی اور دوسری بہن سے نکاح کرلیا۔ یہ نکاح جائز ہوا یا نہ اسی طرح ایک شخص نے زوجہ کو طلاق دیکر فوراً ہی اس کی سگی بھتیجی سے نکاح کرلیا جائز ہے یا نہ؟

الجواب - دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ہند ایک بہن کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے اس طرح پھوپی کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت اس کی بھتیجی سے نکاح جائز ہے قبل عدت گذرنے کے دوسرے سے نکاح جائز نہیں ہے۔ فقط

زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح کسی صورت میں درست ہے یا نہیں

سوال ۴۱۴- زوجہ کی زندگی میں یا بعد وفات زوجہ اس کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں معہ دلیل بیان فرمائیے۔

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۵ ظفیر

[۲] وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً ای عقداً صحیحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۰) ظفیر

الجواب - زوجہ کی زندگی میں بھی اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یعنی زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے در مختار فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها یہ امرأة سوتیلی ماں ہے اور بنت زوج سوتیلی بیٹی ہے[1] اور جبکہ زوجہ وفات پاچکی ہے تو اس حالت میں اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہونے میں کچھ شک و شبہ ہی نہیں۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں

سوال ۱۵/ - زید نے اپنی شادی ایک لڑکی کے ساتھ کی اور زید کے حقیقی چھوٹے بھائی نے بھی اپنی شادی ایک بھاوج کی حقیقی چھوٹی بہن کے ساتھ کی۔ کچھ دنوں میں زید کا انتقال ہوگیا۔ اب عمر اپنی بھاوج کا عقد ثانی اپنے ساتھ کرسکتا ہے یا نہ۔

الجواب - جب تک عمر کے نکاح میں اس کی زوجہ موجود ہے اس وقت تک اپنی زوجہ کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ دو بہنوں کا جمع کرنا کسی کے نکاح میں حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[2]۔

پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

سوال ۱۶/ - پھوپی بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع ہوسکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب - پھوپی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں ایک وقت میں جمع نہیں ہوسکتی، در مختار میں اور مسلم شریف میں ہے لا تنکح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ولا علی ابنة اخیها ولا علی ابنة اختها الحدیث۔ پس ایسا ارادہ ہرگز نہ کیا جاوے یہ حرام قطعی ہے البتہ اگر منکوحہ سابقہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت گذر جاوے یا وہ فوت ہوجاوے تو پھر اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے۔

پہلی بہن کو اسی مجلس میں طلاق دے کر دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۱۷/ - ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دے کر اس مطلقہ کی ہمشیرہ حقیقی سے اسی مجلس میں نکاح کرلیا۔ بعد نکاح کے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۶ ج ۲ [2] سورۃ نساء رکوع ۴۔

[3] دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۴ ج ۳ - ظفیر

عورت نے میکہ جاکر دوسرے شخص سے نکاح کرلیا تو کونسا نکاح درست ہوا اور جائز ہوا۔

الجواب - جو نکاح عورت مذکورہ کا اس کی بہن کی عدت کے اندر ہوا تھا وہ باطل ہے[1]۔ لہٰذا جو نکاح عورت مذکور نے اپنے والدین کے گھر جاکر دوسرے شخص سے کیا وہ صحیح ہوگیا۔

سوال ۷۱۸ - (بیوی کی بھانجی سے نکاح) زید کی بیوی فاطمہ حیات ہے اور یہ زید کی خالہ زاد بہن ہے اور فاطمہ کی ہمشیرہ مریم بھی حیات ہے اور اس کی ایک دختر ہے اس کا نکاح مریم کی دختر فاطمہ کی بھانجی سے درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - بموجودگی فاطمہ کے نکاح زید میں زید کا نکاح ہمشیرہ زادی فاطمہ سے درست نہیں ہے لقولہ علیہ السلام لا تنکح المرءۃ علی عمتہا و لا علی خالتہا و لا علی ابنۃ اخیہا و لا علی ابنۃ اختہا رواہ مسلم[2]۔ فقط

سوال ۷۱۹ - (جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھوپھی وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کرسکتی) ہندہ نے اپنی بھتیجی کا نکاح الف سے کردیا تو ہندہ کا نکاح الف سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور ہندہ کو الف سے پردہ کرنیکا کیا حکم ہے۔ اگر ہندہ الف کے سامنے آئی تو گنہ گار ہوئی یا نہیں۔؟

الجواب - جس حالت میں کہ الف کے نکاح میں ہندہ کی بھتیجی ہے اس وقت تک الف کا نکاح ہندہ سے نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ پھوپھی بھتیجی کو جمع کرنا نکاح میں حرام ہے[3]۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہندہ الف کے محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے لہٰذا پردہ کے بارہ میں وہ بحکم اجنبیہ ہے باقی فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر خوف فتنہ نہ ہو تو چہرے کے دیکھنے میں گناہ نہیں ہے پس اس بناء پر ہندہ اگر الف کے سامنے آئی اور منہ نہ چھپایا تو گنہ گار نہ ہوگی البتہ اگر خوف فتنہ ہو تو احتیاط

---

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا و عدۃ ولو من طلاق بائن (الدر المختار) واشار الی من طلق الاربع لا یجوز لہ ان یتزوج امرأۃ قبل انقضاء عدتھن رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

[3] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ و بین امرأۃ و ابنۃ اختہ او ابنۃ اخیہا الخ رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

کرنی چاہیئے در مختار میں ہے من محرمہ ھی من لا یحل لہ نکاحھا ابدا الخ وینظر من الاجنبیۃ الی وجھھا وکفیھا فقط للضرورۃ الخ وان خاف الشھوۃ اوشک امتنع نظرہ الی وجھھا فحل النظر مقید بعدم الشھوۃ والاحترام اہ در مختار[1] فقط

پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہی بھوپھا سے نکاح جائز نہیں

سوال (۲۰) ہندہ کی پھوپھی زندہ ہے اس نے اپنے پھوپھا کے ساتھ نکاح کرلیا یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں بصورت عدم جواز اُن دونوں کے لئے کیا سزا و کفارہ ہے

الجواب۔ پھوپھا کے ساتھ بموجودگی پھوپھی کے اور بحالت منکوحہ ہونے پھوپھی کی ہندہ کا نکاح جائز نہیں ہے غرض یہ ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی کما فی الحدیث لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا الحدیث[2] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنیوالا ہندہ کو علیحدہ کردیوے اور اپنے گناہ سے توبہ کرلے۔

بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۲۱) عبدالسلام کی ایک سالی ہے اس کی دختر زبیدہ ہے عبدالسلام کا نکاح زبیدہ سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ بموجودگی اپنی زوجہ کے سالی سے یا سالی کی دختر سے نکاح نہیں کرسکتا اس لئے کہ سالی کی دختر اس کی زوجہ کی بھانجی ہے اور خالہ و بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ زوجہ اس کے نکاح میں نہ رہے مرجاوے یا اس کو طلاق دیدے تو عدت طلاق کے بعد اس کی بھانجی سے نکاح درست ہے۔

بیوی کے ہوتے ہوئے ناجائز بہن سے بھی نکاح حرام ہے

سوال (۲۲) زید کی ایک زوجہ حمیدہ ہے اور دوسری عورت غیر منکوحہ مسماۃ ہندہ جو زید کی زر خرید موجود ہے زوجہ منکوحہ کے بطن سے ایک لڑکی سعیدہ ہے اور غیر منکوحہ عورت سے ایک لڑکی کریمہ ہے

---

[1] در مختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۳۲ ج ۵ ظفیر۔ [2] دیکھئے در مختار فصل محرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفیر

زید نے سعیدہ کا عقد اپنے بھانجہ خالد کے ساتھ کر دیا جو بقید حیات موجود ہے لیکن خالد اب یہ چاہتا ہے کہ کریمہ کے ساتھ بھی نکاح کرے تو کیا سعیدہ کی موجودگی میں کریمہ سے خالد کا عقد صحیح ہو سکتا ہے۔؟

الجواب - فی الشامی قال ح قولہ و یومن زنا تعمیم بالنظر الی کل ما قبلہ ای لافرق فی اصلہ او فرعہ او اختہ ان یکون من الزنا او لا [۱] شامی پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں جمع کرنا درمیان سعید کے اور کریمہ کے جو بہنیں علاتی ہیں خالد کو درست نہیں ہے۔ فقط

ماں شریک دو بہن ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں

سوال (۲۳) ایک عورت نے نکاح کیا اس خاوند سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ خاوند کا انتقال ہو گیا۔ عورت مذکورہ نے نکاح ثانی کر لیا۔ اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اور عورت نے ہر دو لڑکیوں کا نکاح بالغ ہونے پر کر دیا۔ دو مردوں کے ساتھ ایک لڑکی کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ کیا وہ لڑکی اپنی ہمشیرہ کے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ماں شریک جمع ہو سکتی ہیں۔؟

الجواب - ماں شریک بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں لہذا اس بیوہ لڑکی کا نکاح اس کی بہن کے شوہر سے بحالت موجودگی بہن کے صحیح نہیں بلکہ قطعاً حرام اور باطل ہے لقولہ تعالیٰ و ان تجمعوا بین الاختین الآیۃ [۲] پس یہ آیت تینوں قسم کی بہنوں کو شامل ہے یعنی عینی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیانی، علاتی وہ جن کا باپ ایک اور ماں دو اور اخیانی وہ جن کی ماں ایک اور باپ دو ہوں۔ فقط

پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۲۴) پھوپھا کا نکاح بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے بعد مرنے زوجہ کے

---

[۱] دیکھئے رد المحتار الشامی فصل فی المحرمات صفحہ ۳۸۔ ظفیر [۲] سورۃ النساء رکوع ۴

یا بعد طلاق دینے اور عدت گذرنے کے درست ہے

بیوی کے مرنے کے بعد خوشدامن کی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۴۲۵ زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ زید اپنی بیوی کی خالہ حقیقی سے نکاح کرنا چاہتا ہے یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ بیوی کے مرنے کے بعد اس کی خالہ یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے نکاح درست ہے ۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنیوالا اور کرانیوالے کا کیا حکم ہے

سوال ۴۲۶ ایک شخص نے اپنی زوجہ کی موجودگی میں بغیر اس کو طلاق دئے اس کی حقیقی بھانجی سے یعنی اپنی سالی کی دختر سے نکاح کیا۔ آیا وہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں اور پہلی زوجہ اس پر حلال ہے یا حرام۔ مسلمانوں کو اس کے بیاہ میں شریک ہونا کیا ہے اور جن لوگوں نے اس نکاح میں مدد کی، ان کے لئے کیا حکم ہے۔ اگر ان میں کوئی مرگیا ہو اس کی جنازہ کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ وہی خطیب جس نے خلافِ شرع نکاح پڑھایا تھا فوت ہوگیا اس کی تجہیز و تکفین میں کوئی مسلمان شریک نہیں ہوا۔ دو آدمیوں نے گاڑیوں میں ڈالکر بغیر نماز پڑھے دفن کردیا۔ آیا اس کی جنازہ کی نماز مسلمانوں کو پڑھنے چاہیئے تھی یا نہیں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا یعنی دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ کما فی حدیث مسلم لا تنکح المرءۃ علی عمتہا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا[1] اور ان دونوں میں جو پچھلا نکاح ہوا وہ باطل ہے کما فی

---

[1] ویحرم الجمع بین امرأتین ایتہما فرضت ذکر آلم تحل لہ الاخری لما الحدیث مسلم لا تنکح المرءۃ علی عمتہا الخ ولا علی خالتہا ولا ابنۃ اخیہا ولا علی ابنۃ اختہا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۰ ج ۲) [2] فتح القدیر ص ۱۲۵ ج ۳

الثانی فنوعہ فہو الصحیح والثانی باطل ولہ وطی الاولی الا ان یطاء الثانیۃ فتحرم الاولی الی انقضاء عدۃ الثانیۃ[۱] الخ پس جس شخص نے نکاح کیا ہے اس کو چاہیئے کہ اس فعل شنیع سے توبہ کرے۔ اور دوسری زوجہ کو علیحدہ کردے اور اس کے پاس نہ جاوے اور اگر اس سے وطی کرلی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک پہلی زوجہ سے وطی نہ کرے۔ اور جن لوگوں نے باوجود علم کے اس نکاح ثانی کی مدد کی اور شرکت کی وہ سب عاصی و فاسق ہوئے توبہ و استغفار کریں اور اللہ سے معافی چاہیں اور جب تک وہ توبہ نہ کریں مسلمان اُن سے ملنا جلنا چھوڑ دیں اور ان کو تنبیہ کریں بعد توبہ کے ان سے ملنا اور شریک شادی و غمی ہونا درست ہے اور جو ان میں سے فوت ہوگیا ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں کیونکہ فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث[۲] پس اس خطیب کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے تھی یہ کام مسلمانوں نے برا کیا اس سے توبہ کریں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے بوجہ حدیث مذکور کے کہ اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر ایک نیک اور فاجر کی جنازہ کی نماز پڑھو۔ فقط

سوال ۲۷	دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔
ہمارے خسر صاحب کے دو بی بی سے ایک ایک لڑکی ہے۔ بڑی لڑکی ہماری بیوی زندہ ہے اس سے کوئی اولاد نہیں	

آیا دوسری لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ دو بہنوں علاتی کا بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے مثل دو حقیقی بہنوں کے۔ بعموم قولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[۳] فقط

سوال ۲۸	دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے
اگر کوئی شخص دو بہن اخیافی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھے اور اس فعل کو جائز سمجھے اس کے لئے کیا حکم ہے۔	

---

[۱] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲۔ ظفیر

[۲] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح　[۳] سورۃ النساء۔ رکوع ۴

الجواب - دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے خواہ دونوں بہنیں عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] وھکذا فی عامۃ التفاسیر و کتب الفقہ اور جمع کرنیوالا دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں فاسق ہے اور منکر اس کی حرمت کا کافر ہے۔

بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی نواسی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۲۹ زید کے سالے کی لڑکی کی لڑکی سے زید نکاح کرنا چاہتا ہے اور زید کی زوجہ سابقہ بھی موجود ہے تو زید اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب - زید کے سالے کی نواسی زید کی زوجہ کی بھتیجی کی دختر ہوئی۔ پس جبکہ زید کی زوجہ سابقہ موجود ہے تو جمع کرنا ان دونوں میں حرام ہے یعنی زید اپنی زوجہ کی بھتیجی کی دختر سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۷۳۰ زید کا نکاح اپنے خسر کی منکوحہ ہندہ سے درست ہے یا نہیں۔ ہندہ زید کی زوجہ زینب کی ماں نہیں ہے تو ہندہ و زینب کا جمع کرنا زید کے لئے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب - زید کا نکاح ہندہ مذکورہ سے درست ہے اور جمع کرنا مابین زینب و ہندہ درست ہے کما فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[3] الخ۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوتا۔ ہاں صحبت کے بعد مہر اور عدت لازم ہے

سوال ۷۳۱ اگر زید نے اپنی بی بی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا تو صحیح ہو گیا یا نہیں

---

[1] النساء رکوع ۴ [2] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختہا وابنۃ اخیہا وکذلک کل امرأۃ ذات محرم منہا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امرأتین کانت احداھما ذکرا والاخریٰ انثیٰ لم یجز للذکر ان یتزوج الانثیٰ فانہ یحرم الجمع بینہما بالقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفیر

اگر صحیح نہ ہوا تو زید کو طلاق دینا ہوگی یا نہیں اور مہر واجب الادا ہوگا یا نہیں اور عدت لازم ہوگی یا نہ اگر ہندہ زوجہ زید مرجائے تو اس کی بہن سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اپنی زوجہ کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بہن سے خواہ عینی ہو یا علاتی یا اخیافی نکاح کرنا حرام ہے لقولہ تعالیٰ و ان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] اور وہ نکاح ثانی زوجہ کی بہن سے باطل ہے حاجت طلاق دینے کی نہیں ہے وہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوا اور اگر صحبت کرلی تو مہر مثل اس کا اور عدت اس پر لازم ہے[2] اور زوجہ اولیٰ فوت ہوجائے تو اسکی بہن سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اور اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح درست نہیں

سوال ۳۳: ہندہ نے زید و عمر کو ایام رضاعت میں دودھ پلایا۔ ہندہ نے اپنی لڑکی صالحہ کا عقد عمر کے بھائی خالد سے کیا چند سال کے بعد زید نے اپنی لڑکی حمیدہ کا عقد خالد سے کرنا چاہا بموجودگی صالحہ کے۔ اس وقت بکر نے زید کو لکھا کہ حمیدہ کا نکاح بموجودگی صالحہ خالد سے نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ پھوپھی، بھتیجی رضاعی کا اجتماع حرام ہے۔ اس لئے حمیدہ کا نکاح خالد سے نہیں ہوا۔ لیکن چند سال بعد جبکہ شاہدوں میں سے سوائے مرضعہ و دیگر چند عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا نہ رہا۔ تب عمر نے یہ خواہش کی کہ میں اپنا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے کروں گا۔ اب اس وقت سوائے دو چار عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا مردوں میں سے نہیں رہا۔ البتہ زید رضیع جو نہایت ثقہ و عالم باعمل تھا۔ اس کی تحریر موجود ہے جس کو خالد بمنزلہ ایک شاہد عدل کے تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تحریر زید و دیگر مستورات کی شہادت کا مجموعہ

---

[1] سورۃ النساء ۴ [2] وان تزوجھما ای الاختین او بعقدتین ونسی النکاح الاول فرق القاضی بینہ وبینھما الخ وان کانت الفرقۃ بعد الدخول وجب لکل واحدۃ مہر کامل (رد المحتار) قولہ نسی الاول فلو علم فہما صحیح والثانی باطل ولہ وطی الاولیٰ الا ان یطاء الثانیۃ فتحرم الاولیٰ الی انقضاء عدۃ الثانیۃ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲ و ص ۳۶۷ ج ۲) ظفیر

ثبوت رضاعت کے لئے کافی شہادت شرعیہ ہے۔ پس نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ صرف مستورات کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی کیوں کہ زید کی تحریر کا دیانۃً وقضاءً کچھ اعتبار نہیں لہذا نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز ہے ایسی حالت میں عمر کا نکاح حمیدہ سے دیانۃً وقضاءً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ جیسا کہ پھوپی بھتیجی نسبی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے ایسے ہی پھوپی بھتیجی رضاعی کا جمع کرنا بھی حرام ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب رواہ الشیخان[1] وفی الشامی والمراد بالمحارم ما یشمل النسب والرضاع الخ[2] ولیکن رضاع از شہادت نساء ثابت نمی شود (یعنی حرمت رضاعت صرف عورتوں کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتی ہے) کما فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[3] وتحریر زید بحکم شہادت زید نخواہد شد (زید کی تحریر شہادت کے حکم میں نہ ہوگی) لان الشہادۃ بیان عن العیان واللہ المستعان۔ (لیکن جب رضاعت پہلے سے ثابت شدہ ہے اور خود عمر بھی جانتا ہے اس لئے دیانۃً اس کا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے درست نہیں ہے، واللہ اعلم ظفیر)

سوال ۷۳۳ | بیوی اور اس کے شوہر سابق کی لڑکی کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں

ھل یجوز الجمع بین امرأۃ وابنۃ زوجھا من غیرھا ام لا۔ بینوا توجروا

الجواب۔ قال فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا او امرأۃ ابنہا الخ[4] وکذا فی غیرہ من کتب الفقہ پس معلوم شد کہ جمع کردن درمیان زن وبنت زوج او کہ از زن دیگر است جائز وحلال است کہ علت حرمت جمع درآنہا یافتہ نمی شود کما حقق فی رد المحتار

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۶ ج ۲ ظفیر [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۹ ج ۲ ظفیر

[4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ (ظفیر صدیقی)

زبیدہ کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے ورنہ تو ہر حال میں

سوال ۳۴۴ :۔ زبیدہ چار سال سے بیوہ ہے اور اس کو چار ماہ کا حمل ہے جو اس کے دیور مسمی اکبر سے ہے۔ اب حرام کے حمل میں مساۃ مذکور کا نکاح اس کے دیور اکبر سے جائز ہے یا نہیں جبکہ مساۃ زبیدہ کی حقیقی بہن اکبر کے گھر میں موجود ہے دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ جو عورت حاملہ زنا سے ہوئی ہے اس کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے ان تزوج حبلی من زنا جاز النکاح ھدایہ ص۲۹۲ مگر جب اکبر کے نکاح میں مزنیہ کی بہن ہے تو اس صورت میں مزنیہ کے ساتھ اکبر کا نکاح درست نہیں ولا یجمع بین اختین نکاحا ھدایہ ص۲۸۸/۲۲

رضاعی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے

سوال ۳۴۵ :۔ ایک لڑکی ہے جس کا باپ عرصہ تک لاپتہ رہا اور ماں کا انتقال ہو گیا۔ حالت لاوارثی میں اس لڑکی کے ایک عزیز نے اپنے یہاں لے جا کر اپنے لڑکے کے ساتھ عقد کر دیا جس کو زمانہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس وقت لڑکا و لڑکی دونوں نابالغ تھے حالت بلوغیت پر لڑکی نے اس عقد کو منظور نہیں کیا اور عرصہ سولہ سال کا ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اپنے شوہر کے یہاں سے اپنے مکان چلی آئی اس وقت اس کا لاپتہ والد بھی آ گیا اور شروع عقد سے آج تک اس لڑکے اور لڑکی میں کسی قسم کا واسطہ نہیں رہا ہے۔ اب اس لڑکے نے اپنی بیوی کی خالہ زاد بہن سے عقد کر لیا ہے مگر ان دونوں لڑکیوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہے۔ آیا اس پہلی لڑکی کا عقد ناجائز ہو کر دوسرا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ دوسری لڑکی اس لڑکے کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ جب کہ اس کی پہلی زوجہ اور اس زوجہ کی خالہ زاد بہن رضاعی بہنیں ہیں تو وہ دونوں ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر اس پہلی زوجہ کی خالہ زاد بہن سے جو کہ اس کی رضاعی بہن ہے نکاح کرنا منظور ہے تو پہلی زوجہ کو طلاق دیدیوے جب اس کی عدت تین حیض گزر جاویں اس وقت اس کی رضاعی بہن سے نکاح درست ہو سکتا ہے

اور محض عورت کے انکار سے بعد بلوغ کے بلا قضائے قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا کذا فی الدر المختار۔[1]

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۳۶) ایک شخص نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے اس کی زوجہ حیات ہے۔ جس عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے وہ زوجہ کی حقیقی بھتیجی کی لڑکی اور حقیقی بھانجی کی لڑکی ہے یعنی بھائی حقیقی کی نواسی ہے اور حقیقی بہن کی پوتی ہے۔ علمائے کرام اس نکاح کو حرام ثابت کرتے ہیں۔ آیا فتویٰ ان کا صحیح ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ علمائے کرام کا فتویٰ صورت مذکورہ میں صحیح ہے بموجودگی زوجہ کے اس کے بھائی کی نواسی اور بہن کی پوتی سے نکاح درست نہیں ہے قطعاً حرام ہے ہکذا فی کتب الحدیث والفقہ۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھا نے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا، پھر باپ نے اسکا دوسرا نکاح کر دیا کون درست ہے

سوال ۷۳۷) ایک شخص نے اپنی لڑکی کو اس کے پھوپھا کے پاس چھوڑ آیا۔ عرصہ کے بعد جب وہ اپنی لڑکی کو لینے گیا۔ تو لڑکی کا پھوپھا کہنے لگا کہ میں نے تیری لڑکی سے نکاح کر لیا ہے میں نہیں بھیجتا۔ دنگہ فساد ہو کر بمشکل تمام لڑکی کو وہاں سے لے آیا۔ جب یہ شہرت ہوئی تو لوگوں نے لعنت ملامت کی۔ کہنے لگا کہ میں نے تو اپنی زوجہ کو طلاق دیکر اس سے نکاح کیا ہے حالانکہ وہ عورت اس وقت تک اس کے گھر میں ہے کیا ایسی صورت میں نکاح جائز ہو سکتا ہے لڑکی کے والد نے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے صحیح ہے یا نہ؟

الجواب۔ پھوپی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح حرام ہے جمع کرنا

---

[1] بشرط نقض ومضیٔ (در مختار) حاصلہ أنه إذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فإن اختارا الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ...)

[2] ولا يجمع بين امرأة وابنة اختها او ابنة اخيها وكذلك كل امرأة ذات رحم منها من الرضاعة والاصل الذي بينا ان كل امرأتين لو كانت احدهما ذكرا والاخرى انثى لم يجز له ان يتزوج الانثى فانه يحرم الجمع بينهما بالقياس على حرمة الجمع بين الاختين۔ (البحر الرائق فصل في المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳ ظفیر)

پھوپی اور بھتیجی کو نکاح میں حرام قطعی ہے[۱]۔ پس اگر پھوپا نے اپنی پہلی زوجہ کو طلاق نہیں دی تو کس طرح اس لڑکی سے نکاح درست نہیں ہے اور اگر طلاق دی۔ لیکن عدت طلاق کی جو تین حیض ہیں نہیں گزرے تب بھی نکاح لڑکی سے حرام ہے اور اگر طلاق بھی دیدے اور عدت بھی گذر گئی لیکن لڑکی نابالغہ ہے تب بھی بدون اجازت باپ کے نکاح ناجائز ہے البتہ گر پہلی زوجہ کو طلاق دیدی ہو اور اس کی عدت پوری ہو گئی ہو اور لڑکی بالغہ ہو اور لڑکی کی رضا و اجازت سے نکاح ہوا ہو تب نکاح صحیح ہے اور جن صورتوں میں پھوپا کا نکاح ناجائز ہوا ان صورتوں میں اگر لڑکی کے باپ نے کسی دوسری جگہ نکاح لڑکے کا کردیا تو وہ نکاح صحیح ہے

مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے

سوال ۷۳۸ زید کے نکاح میں ہندہ عرصہ تک رہی اب وہ زبیدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ ہندہ و زبیدہ کا رشتہ ذیل ہے زبیدہ کے باپ کے نانا کے دو عورتیں تھیں ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ زبیدہ کے نانا کے باپ کی پہلی بیوی ہندہ پیدا ہوئی اور دوسری بیوی وہ لڑکی جو زبیدہ کے باپ کی ماں ہے اب ان دونوں میں دادی پوتی کا رشتہ ہے یا نہیں۔ اور ان دونوں کو جمع کرنا نکاح میں درست ہے یا نہیں۔ اگر زید ہندہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت میں زبیدہ سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ اگر نکاح ہو گیا ہو اب کیا کرنا چاہیئے۔ نکاح اول جو عدت میں پڑھا گیا باطل ہو گیا تو تجدید نکاح کیوں کر ہو۔ کیوں کہ اب زبیدہ حاملہ بھی ہے اور نکاح خواں و حاضرین کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - زبیدہ اور ہندہ میں ایسا رشتہ اور قرابت ہے کہ ان دونوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کیونکہ ان میں سے جس کو مرد فرض کرو۔ دوسرے اس کے لئے حرام ہو گئے اس لئے کہ زبیدہ کی دادی ہندہ کی ہمشیرہ علاتی ہے[۲]۔ اور اگر ہندہ کو طلاق دیدی جاوے

---

[۱] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتھا الخ ہدایہ باب المحرمات ص ۲۸۸ ج ۱ ظفیر [۲] وحرم الجمع وطأ بملک یمین بین امرأتین ایتھما فرضت ذکراً لم تحل للاخری ابداً الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ظفیر

تو اس کی عدت میں بھی زبیدہ سے نکاح حرام ہے اگر ایسا ہو گیا تو اس نکاح کو باطل سمجھا جاوے بعد عدت کے پھر نکاح کیا جاوے[1]۔ زبیدہ اگرچہ حاملہ ہو ہندہ کی عدت گزرنے کے بعد زبیدہ سے اسی حالت حمل میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حمل ثابت النسب نہیں ہے اور حاملہ عن زنا سے قبل از وضع حمل نکاح صحیح ہے[2] اور نکاح خواں اور حاضرین توبہ کریں۔ اور کوئی تعزیر ان کے لئے نہیں ہے۔

بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۹) ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو اس کی بیوی کی علاتی بھتیجی تھی اور نیز نکاح کرنے والا قبل نکاح اپنی بیوی کو طلاق بھی دے چکا تھا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ اکٹھا کرنا پھوپی اور بھتیجی کا نکاح میں حرام ہے بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا ولا علی ابنۃ اخیہا ولا علی ابنۃ اختہا (رواہ مسلم) لیکن اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی اور اس کی عدت بھی گذر گئی تھی یعنی تین حیض پورے ہو گئے تھے تو اس کے بعد بیوی کی بھتیجی سے نکاح درست ہے اور حقیقی اور علاتی پھوپی اور بھتیجی حرمت میں برابر ہیں۔

بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۰) زید منکوحہ کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی برادر زادی سے نکاح کرلے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بیوی کی حقیقی برادر زادی (بھتیجی) سے نکاح حرام ہے کیونکہ پھوپھی بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا احادیث میں ممنوع اور حرام آیا ہے۔ لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا (الحدیث) مشکوٰۃ باب المحرمات ص۲۷۳ ظفیر)

---

[1] و اذا طلق الرجل امرأتہ طلاقاً بائناً او رجعیاً لم یجز لہ ان یتزوج باختہا حتی تنقضی عدتہا (ہدایہ فصل فی المحرمات ص۲۸۹ ج۲)

[2] وان تزوج حبلی من زنا جاز النکاح ولا یطأہا حتی تضع حملہا (ہدایہ ص۲۸۹ ج۲) ظفیر

[3] ردالمحتار ص۳۶۱ ج۲۔

ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا کیا حکم ہے۔

سوال (۱۱۴۱) ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر لوگوں کے کہنے سننے سے پہلی بہن کو طلاق دیدی بعد عدت کے دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - مسئلہ شریعت کا یہ ہے کہ اگر دو بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا جاوے تو پہلا نکاح صحیح ہوتا ہے اور دوسرا باطل ہے۔ پس صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے دونوں بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا یعنی ایک وقت میں ایک ایجاب وقبول سے نکاح نہ ہوا تھا بلکہ متفرق وقت میں نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح جو بعد میں ہوا وہ باطل ہے اور پہلا صحیح ہے لیکن جب اس نے زوجہ اولیٰ کو طلاق دیدی تو اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ دی تھی یا طلاق رجعی دیکر عدت میں رجوع نہ کیا تھا تو وہ نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ پس اس کی عدت گذرنے کے بعد اگر وہ دوسری عورت سے نکاح کرے تو صحیح ہے[1]۔ فقط

دو بہن سے نکاح اور ان کی اولاد کا حکم۔

سوال (۱۱۴۲) دو بہن سے ایک عقد میں نہ بلکہ دو عقد میں ایک شخص نے نکاح کر لیا اور دونوں سے لڑکے بالے بھی شروع ہو گئے تو اب اولاد کا نسب اس شخص سے ثابت ہو گیا نہ، اور پچھلی عورت کے انتقال کے بعد پہلی عورت کا نکاح سابق باقی رہے گا یا نکاح جدید کرنا ہوگا۔ اور اس پر کیا کفارہ ہے اور جس قاضی یا امام نے باوجود مسلمانوں کے منع کرنے کے نکاح پڑھایا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب - اگر نکاح دو بہن سے آگے پیچھے ہوا ہے تو پہلی کا صحیح ہو گیا اس سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور دوسری پچھلی کا نکاح باطل ہوا۔ اس سے جو اولاد

---

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (در مختار) اذا تزوجھما فی عقد واحد فانہ لا یکون صحیحا قطعا والا فیما اذا تزوجھما علی التعاقب وکان نکاح الاولیٰ صحیحا فان نکاح الثانیۃ والحالۃ ھذہ باطل قطعاً (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر۔

ہوئی اس کا نسب ثابت نہ ہوگا، پچھلی کے مرنے کے بعد پہلی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے وہ نکاح قائم وباقی ہے اور کفارہ اس گناہ کا یہ ہے کہ وہ شخص اپنے فعل بد سے تائب ہو اور استغفار کرے اور کچھ کفارہ نہیں ہے۔

اور قاضی فاسق وگنہ گار ہے توبہ کرے اور اس قاضی کی امامت مکروہ ہے

پانچویں فصل۔ حرمت نکاح بسبب اختلاف مذہب

غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح درست نہیں

سوال (۴۲۳) زوجین میں اس قسم کی گفتگو ہوئی جس سے مرد پر قادیانی ہونے کا شبہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہ مرد نے کہا کہ نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہیں عورت نے کہا نبوت ختم ہو چکی مرد نے کہا نہیں انکے بعد مرزا غلام احمد قادیانی بھی پیغمبر ہوا ہے۔

الجواب ۔ ان الفاظ وکلمات مذکورہ کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ مرد قادیانی ہے اور قادیانی مرتد وکافر ہے لہذا ان میں نکاح قائم نہیں رہا۔ عورت کو چاہیئے کہ اس سے علیحدہ ہو جائے

---

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ فان تزوجهما ای الاختین او نسی النکاح الاول فرق القاضی بینه وبینهما (در مختار) قوله نسی الاول فلو علم فهو الصحیح والثانی باطل ولو فرق بینه وبین الاخری (رد المحتار نفس محرمات ص ۲۹۳ ج ۲) رجل مسلم تزوج بمحارمه فجئن باولاد یثبت نسب الاولاد منه عند ابی حنیفة خلافا لهما بناء علی ان النکاح فاسد عند ابی حنیفة وباطل عندهما کذا فی الظهیریة (عالمگیری کشوری ص ۵۵۲ ج ۲) وان تزوجهما ای الاختین فنکاح الاخیرة فاسد ویجب علیه ان یفارقها ولو علم القاضی بذلک یفرق بینهما فان فارقها قبل الدخول لا یثبت شیء من الاحکام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر ویجب علیها العدة ویثبت النسب ویعتزل عن امرأته حتی تنقضی عدة اختها (عالمگیری باب محرمات ص ۲۸۴ ج ۲) وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة وثبوت النسب ومثله فی البحر فالحاصل ان التزوج بلا شهود وتزوج الاختین معا (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲) نیز دیکھئے البحر الرائق ص ۱۶۹ ج ۳ باب المہر۔ اس تفصیلی حوالے کا منشاء یہ ہے کہ دوسری کی اولاد بھی ثابت النسب ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ظفیر

اور اگر وہ اپنے عقائد باطلہ کفریہ سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو اگر عورت راضی ہو تو از سر نو ان میں نکاح ہونا ضروری ہے[1] فقط

سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور شوہر اگر بعد نکاح قادیانی ہوگیا تو نکاح باطل ہوگیا

سوال ۴۴۴ زید حنفی نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کیا اگر عمر بوقت نکاح قادیانی تھا تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور اگر بوقت نکاح حنفی تھا بعد کو قادیانی ہوگیا تو نکاح قائم رہا یا نہیں اور ہندہ حنفیہ کسی دوسرے حنفی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ۔؟

الجواب ۔ شوہر کے قادیانی ہونے کی صورت میں ہندہ سنیہ حنفیہ کا نکاح اس کے ساتھ صحیح نہیں ہوا[1] ۔ اور اگر شوہر بعد نکاح کے قادیانی ہوگیا تو نکاح باطل ہوگیا لان ارتداد احد الزوجین موجب لفسخ النکاح[2] پس اس صورت میں بعد عدت کے ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

شیعہ اور قرآنی وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۴۴۵ اگر لڑکا اہل سنت اور لڑکی شیعہ یا مرزائی یا چکڑالوی وغیرہ ہو تو وہ باہمی نکاح کر سکتے ہیں یا نہ ، اور اگر لڑکی اہل سنت اور لڑکا شیعہ وغیرہ ہو تو باہم نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ۔؟

مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے

(۲) مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزائی چکڑالوی اور رافضی غالی کی تکفیر کی گئی ہے اور باہم مسلمان و کافر میں مناکحت جائز نہیں ہے[3]

(۲) کر سکتا ہے کیونکہ اہل کتاب سے مناکحت مسلمان کو درست ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ[4]

---

[1] وحرم نكاح الوثنية بالاجماع وفي الشمني ويدخل فيه عبدة الاوثان وعبدة الشمس الخ وكل مذهب يكفر به معتقده (ردالمحتار فصل في المحرمات ص ٢٩٧ ج ٢) ظفير

[2] وارتداد احدهما اي الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ص ٥٣٩ ج ٢) ظفير

[3] وحرم نكاح الوثنية الخ وكل مذهب يكفر به معتقده (ردالمحتار فصل في المحرمات ص ٣٩٧ ج ٢) ظفير

[4] وصح نكاح كتابية وان كره تنزيها مؤمنة بنبي مرسل مقرة بكتاب منزل وان اعتقد والمسيح الها (الدرالمختار على هامش ردالمحتار فصل في المحرمات ص ٣٩٧ ج ٢) ظفير

(لیکن بچنا بہتر ہے ففی الفتح و یجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل رد المحتار ص۲۹۷ ج۲ ظفیر)

مرزائی کی لڑکی سے نکاح اور اس سے تعلقات کا کیا حکم ہے

سوال ۲۴۳ ایک شخص نے مرزائیوں کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کرلی ہے اور جو شخص مرزائی کی لڑکی کو بیاہ کر لایا ہے اس سے مسلمانوں کو تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر اس مرزائی لڑکی کا عقیدہ بھی مرزائی ہے تو اس سے مسلمان سنی کا نکاح صحیح نہیں ہوا اس شخص مسلمان سے کہا جاوے کہ مرزائی عورت کو علیحدہ کردے یا، س کو اسلام کی تلقین کر کے اور مسلمان کر کے تجدید نکاح کرے۔ فقط (قادیانی کے کفر پر علماء امت متفق ہیں)

شیعہ جو قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں

سوال ۲۴۴ ہندہ سنیہ کا نکاح زید شیعہ سے ہوگیا۔ اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلا دیا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں۔ ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے بحلف اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں تقیۃً نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں کہ میں صحبت ابوبکرؓ کا قائل ہوں۔ قذف عائشہؓ حرام جانتا ہوں۔ اولوہیت حضرت علیؓ کا قائل نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیلؑ سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی قرآن موجودہ کو اپنا قرآن جانتا ہوں۔ اسی وقت سائل نے زید سے یہ کہا کہ تمہاری کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفرؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے و ثلثہ مانیہ من قراء سکوحرف و حد اس حدیث کا کیا جواب ہے تو زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کر کے اس کا جواب دوں گا۔ سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں۔ زید نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا۔ ہندہ لوم ہوئے جوب نہیں ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا زید سے صحیح رہے گا یا نہیں۔ اور حدیث مذکور کا کیا جواب ہے؟

الجواب۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر افترا ہے اور روافض جس سے گفتگو ہوئی ہے اگر قرآن شریف موجودہ کے محرف ہونے کا قائل ہے

تو وہ بھی کافر ہے اس سے نکاح سنیہ کا نہیں ہو سکتا۔

علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی دوسرا امر موجب کفر اس میں موجود ہے تب بھی نکاح سنیہ کا اس سے صحیح نہ ہوگا اور اگر وہ جملہ عقاید کفریہ سے برات ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن رافضیوں کا کسی حال میں اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہیئے[1]۔ فقط

مرزائی سے سنیہ کا نکاح درست نہیں ہے

سوال ۴۲۵) کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عقد نکاح مابین مرزائی و اہل سنت والجماعت کے ہو گیا تھا اور زوجین بوقت نکاح نابالغ تھے اور اب بھی نابالغ ہیں مگر اس وقت لڑکی کے والد سنی نے لڑکے کے والد کو جو سخت بدعقیدہ مرزائی ہے دیکھکر یہ چاہا کہ یہ نکاح فسخ ہو جائے اور اسی وجہ سے وہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ اس صورت میں نکاح مذکور منعقد نہیں ہوا۔ سنی کو چاہیئے کہ اپنی دختر کو وہاں رخصت نہ کرے اور اہل سنت وجماعت میں نکاح کردیوے کیونکہ اس جماعت مرزائیہ کی تکفیر کا فتویٰ جمہور علماء کا ہے اور مابین کافر و مسلم نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اولاد نابالغ تابع والدین کے ہوتی ہیں ولا یصح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس درمختار وفی الشامی لانہ قبل البلوغ تبع لابویہ الخ ص۳۹۷ ج۲ شامی۔ فقط

کلمہ کفر جس نے کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۴۲۶) ہندہ کا نکاح نابالغی میں زید سے ہوا۔ زید اور زید کے گھر والے نکاح ہونے کے قبل سے شرک کا اعتقاد رکھتے

---

[1] وبھذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فہو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ (رد المحتار ص۳۹۵ ج۲ فصل فی المحرمات) ظفیر ۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۵ ج۲ ۱۲ ظفیر ۔ رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۲ ج۲ ۔ ظفیر

ہیں اور رام رام کہتے دیکھا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ آیا زید سے ہندہ مسمہ کا نکاح صحیح و منعقد ہوا یا نہیں۔؟

الجواب - اگر زید سے خاص کوئی فعل شرک کا دیکھا گیا جس میں کچھ تاویل نہ ہو سکتی ہو یا کلمہ کفر کہتے سنا گیا غرض یہ کہ زید کے ارتداد اور کفر میں کچھ شبہ نہ رہے تو اس وقت بطلان نکاح کا حکم ہوگا ورنہ نہیں[1]

مرزائی سے نکاح پڑھانے والے اور اس میں شرکت کرنیوالے کا حکم

سوال ۲۴۷) ایک ملّا نے ایک دختر سنیہ کا نکاح ایک مرزائی عقیدہ سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور ملّا و حاضرین کا نکاح ٹوٹا یا نہیں اور اس ملا کی بیعت و امامت کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب - دختر سنیہ کا نکاح مرزائی عقیدے کے شخص سے جائز نہیں ہے[2]۔ پس ملّا نے فساد عقیدہ اس مرزائی کے جاننے کے باوجود نکاح پڑھا دہ گنہ گار و فاسق ہے اور اس کی بیعت درست نہیں اور امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے مگر اس کا نکاح باقی ہے اور حاضرین کا نکاح بھی باقی ہے ان سب کو توبہ کرنا چاہیئے اور ظاہر کر دینا چاہیئے کہ یہ نکاح جو مرزائی سے ہوا صحیح نہیں ہوا۔ فقط

شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے

سوال ۲۴۸) زید سنت والجماعت کا مذہب رکھتا ہے اور اس کا پھوپی زاد بھائی بکر خاندان غیر مغلظہ شیعہ سے ہے لیکن معلوم ہے کہ وہ پابند مذہب رو نفض نہیں ہے اور اس کی والدہ زید کی پھوپی اہل سنن سے ہے اور بکر کی بیوی بھی خاندان اہل سنن کی لڑکی ہے اور بکر کہتا ہے کہ ہم رافضی نہیں ہیں ہمارے نزدیک تمام صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں ہم کسی کی برائی نہیں کرتے سب شیعہ یہ تبرا ناجائز ہے اور نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور باجماعت پڑھتے ہیں اور باجماعت نمازیں ادا کرتے

---

[1] وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۹۳ ج ۲) ظفیر

[2] ولا یجوز ان ینکح مرتدا او مرتدۃ احد من الناس مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵ ج ۲) ظفیر

ہیں۔ پس بکر اپنے لڑکے کے لئے زید کی دختر کا خواستگار ہے آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں علاوہ ازیں ایک تقریر مستفتی نے لکھی تھی جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب کا دارومدار عمل پر ہے خواہ عقیدہ کچھ ہو۔

الجواب - جواب مسئلہ کا یہ ہے کہ اگر بکر شیعہ غالی تبرائی نہیں ہے تو اس لڑکے سے جب کہ وہ بھی ایسا ہی ہو زید کی دختر کا نکاح صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب تک بکر پورا اہل سنت والجماعت نہ ہو اس وقت تک نکاح نہ کیا جاوے' اور ایک تردد اس جگہ دوسرا ہے وہ یہ ہے کہ روافض میں تقیہ ضروری سمجھا جاتا ہے تو یہ کیوں کر اطمینان ہو کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں ان کا یہ کہنا از راہ تقیہ تو نہیں ہے اور واضح ہو کہ عقاید کی خرابی بہت بڑی اور مضر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تہتر فرقہ بتلا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کلھم فی النار الا واحدۃ[1] الخ کہ وہ سب دوزخی ہیں سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور اس فرقہ اہل سنت والجماعت کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے ما انا علیہ واصحابی کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ پس جو فرقہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے وہ ناری ہے اور اہل اہواء اور اہل باطل میں سے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جاننے والا قرآن شریف کا کون ہو سکتا ہے اس لئے یہ تقریر آپ کی سب بیکار اور بے اصل ہے طریقہ صحابہ کا دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا کیوں کہ وہی طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہی نجات دینے والا ہے محض نام مسلمان ہونے سے کام نہیں چلتا اور فساد عقیدہ کے ساتھ اعمال صالحہ کچھ کام نہیں آتے ۔ جیسا کہ حدیث خوارج میں مذکور ہے یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتہم الحدیث ۔ فقط

---

[1] وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (مشکوۃ ص۳۰) ظفیر

سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں

سوال ۴۹؎ میرا مذہب سنی ہے اور میں نے ایک شیعہ کی دختر سے نکاح کیا ہے یہ نکاح صحیح اور جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ روافض میں وہ لوگ جو غالی ہیں مثلاً حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے افک کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں[1] اور جو روافض سب شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے[2]۔ بہرحال احتیاط اس میں ہے کہ اس عورت کو سنیہ کر کے پھر نکاح کیا جاوے کیونکہ کافرہ عورت کا نکاح مسلمان سنی سے نہیں ہوتا۔ فقط

مرتد مطلقہ کو مسلمان کر کے دوسرا شخص شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال ۵۰؎ ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا لیکن عورت شوہر کے گھر سے باہر ہو کر بد دین کے پاس چلی گئی۔ جب شوہر کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے فوراً عورت کو تین طلاق دیدی اب کسی دوسرے مسلمان کو اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ عورت مرتد ہوگئی اس کو مسلمان کرانے سے مسلمان ہوگئی یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر وہ عورت مرتدہ ہوگئی تو اس کو پھر مسلمان کر کے اور کلمہ پڑھ کر عدت گذار کر کوئی مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے اور مطلقہ ثلثہ اگر مرتدہ ہو جاوے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کے اسلام لانے کے بعد اگر شوہر اول اس سے نکاح کرنا چاہے تو پھر حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔ فی الشامی توجیہ الشبہ بین المسئلتین ان الردۃ و اللحاق و السبی لم تبطل حکم الطہارۃ و العدد ان ما لم تبطل حکم الطلاق[3]

[1] وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فہو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ

[2] بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر۔ الخ و فی الجوہرۃ من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی و ابو اللیث وہو المختار للفتوی رد المحتار علی الدر المختار باب المرتد ج ۳ ظفیر ۳ رد المحتار باب الرجعۃ

اور جس شخص کی دو بی بی ہوں اور اس نے ایک دو تین طلاق زبان سے کہا اور کسی زوجہ کا نام نہیں لیا تو اس سے دریافت کیا جاوے کہ کونسی زوجہ مراد لی ہے جس کو وہ کہدے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے

سوال ۱۵۱/۷ زید شیعہ تبرائی جو حضرت صدیقہ عائشہؓ کو تہمت لگائے اور شیخین کو برا کہے اور خلافت کا منکر ہو اس کے ساتھ نکاح ہندہ حنفیہ سنیہ کا جائز ہے یا نہیں اور ہندہ مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں

الجواب ۔ شیعہ مذکور سے نکاح سنیہ کا صحیح نہیں ہے اور اگر دخول ہو چکا ہے تو مہر کامل ہے قال فی الشامی نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح۔[۱] الخ باب المرتد وفی الدر المختار فللموطوءۃ ولو حکما کل مہرہا ان سماہ[۲] الخ۔ فقط

شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم۔؟

سوال ۱۵۲ کسی سنی مرد کا شیعہ عورت سے یا سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو گیا تو اولاد ولد الزنا ہوگی یا کیا۔؟

الجواب ۔ شیعہ تبرائی پر بہت سے علماء کا فتویٰ کفر کا ہے لیکن محققین حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے کہ کافر نص قطعی کا منکر ہوتا ہے لہٰذا جو روافض حضرت صدیقہؓ کے افک و الوہیت حضرت علیؓ وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں[۳] لیکن نکاح سے احتیاط

۱؎ ردالمحتار باب المرتد مطلب مہم فی حکم ساب الشیخین ص ۲۹۵ ج ۳ و ص ۲۳۷ ج ۳ ۔ ظفیر

۲؎ الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب المہر ص ج ۲

۳؎ وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی (بقیہ ص ۴۶۲ پر)

کی جاوے کہ عورت سنیہ کا نکاح ان سے نہ کیا جاوے اور اگر ہو گیا ہے تو اولاد کو ولد الزنا نہ کہیں گے نسب اولاد کا والدین سے ثابت ہوگا۔[1]

فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۷۵۳ فرقہ اثنا عشریہ کافر ہیں یا مسلم سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہ ؟

الجواب - روافض کے فرقہ مختلف ہیں بعض غالی ہیں جو حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر افک کے قائل ہیں وہ باتفاق قطعاً کافر ہیں اور بعض سب شیخین کرتے ہیں بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے ایسے روافض کے ساتھ عورت مسلمہ سنیہ کا نکاح نہیں ہوتا۔[2] اور بعض محض تفضیلیہ ہیں وہ کافر نہیں اگرچہ مبتدع ہیں ان کے ساتھ نکاح سنیہ کا ہو جاتا ہے۔[3]

شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں ان کیلئے کیا حکم ہے

سوال ۷۵۴ (۱) عورت اہل سنت والجماعت کا نکاح کہ جس کے والدین بھی اہل سنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ کہ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

(۲) یہ کہ نکاح عورت مرد مذکورہ بالا کے بارہ میں مولوی نکاح خواں اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا حکم ہے ۔ ؟

الجواب ۔ قال فی رد المحتار وبهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد

(بقیہ ص ۴۶۵) او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار فصل المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

[1] وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة وثبوت النسب (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر [2] وحرم نکاح الوثنیة الخ وکل مذهب یکفر معتقده (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲) ظفیر [3]

او بوعیۃ علی رضی اللہ عنہ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ او یقذف السیدۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا فہو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین ضرورۃ بخلاف ما اذا یفضل علیاً او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر الخ[1] صفحہ ۲۹۰ اس عبارت سے واضح ہے کہ رافضی اگر منکر قطعیات ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تو قطعاً کافر ہے نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے بالکل باطل ہے[2] لان اختلاف الملۃ مانع عن صحۃ النکاح کذا فی کتب الفقہ۔ اور واضح ہو کہ سب شیخین کو بھی اگرچہ بعض فقہاء نے کفر کہا ہے لیکن عند المحققین وہ فسق و بدعت ہے کفر نہیں ہے[3]۔ لیکن اگر سب شیخین کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے افک کا قائل ہو تو پھر باتفاق کافر ہے اور تبرا گو غالباً حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے قذف و افک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں لہذا ایسے رافضی کے کفر میں کچھ خفا نہیں ہے اور نکاح اسکا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ ہوئے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کریں اور مابین زوجین یعنی مابین شوہر رافضی و زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق کرا دیویں یہی ان کے لئے کفارہ ہے۔ فقط

باپ نے شیعہ سے نکاح کر دیا پھر دوسرے سے کر دیا، کیا حکم ہے

سوال ۵۵: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقائد باطل ہیں یعنی افک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قائل ہے اور سب شیخین کرتا ہے وغیرہ ذلک۔ اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کر کے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہے اس وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا، اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ظفیر

[2] وحرم نکاح الوثنیۃ الخ و کل مذہب یکفر معتقدہ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

[3] بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر (ایضاً ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

کردیا ہے نکاح ثانی صحیح ہے یا نکاح اول باقی ہے۔؟

الجواب۔ روافض جو سب شیخین کرتا ہے ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے اور محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افک صدیقہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر عقاید روافض غالیہ کے مثلاً یہ کہ حضرت جبرئیلؑ نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ عقاید باتفاق اہل سنت کفر ہیں در مختار میں ہے فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی انتهی وجزم به فی الاشباه واقره المصنف الی ان قال: لکن فی النهر وهذا لا وجود له فی اصل الجوهرة وانما وجد علی هامش بعض النسخ فالحق بالاصل مع انه لا ارتباط بما قبله انتهی در مختار (ص ۴۰۴-۴۰۲ ج ۳) قال الشامی تحت قوله لکن فی النهر الخ واذا کان کذلک فلا وجه نتقول بعدم قبول توبة من سب الشیخین بل لم یثبت ذلک عن احد من الائمة فیما اعلم الی ان قال، علی ان الحکم علیه بالکفر مشکل ثم قال فی اخر کلامه تحت القول المذکور نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی الله تعالیٰ عنها او انکر صحبة الصدیق او اعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن الخ (ص ۴۰۵ ص ۴۰۶)، پس صورت مسئولہ میں نکاح اول جو ایسے غالی شیعہ سے ہوا صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل ہوا اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔ فقط

سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی۔ اب کیا کرے

سوال ۵۶) ایک عورت سنی مذہب ایک مرد شیعہ سے بیاہی گئی ہے اس کے جبر و اکراہ تبدیل مذہب واطوار وغیرہ سے نہایت تنگ ہے علیحدگی کی خواستگار ہے۔ طلاق نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں عورت مذکورہ کا نکاح دوسرے مرد سنی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اقول وباللہ التوفیق۔ فرقہ شیعہ کی تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ہے۔

وار صحیح عدم التکفیر اور بعض فقہا حکم ان کا اہل کتاب کا سا فرماتے ہیں پس بنا بریں صورت مسئولہ میں نکاح اس عورت مسلمہ سنیہ کا مرد شیعہ سے نہیں ہوا ہے[ع]۔ عورت مذکورہ بدون طلاق شوہر عقد ثانی اپنا کر سکتی ہے اور سنی کو بیٹی اپنی شیعہ کو دینا درست نہیں ہے۔

سوال (۷۵۷) مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے ایک عورت مسلمان ہوئی جب اس کے شوہر پر اسلام پیش کیا تو اس نے انکار کیا۔ لہذا تفریق ہو گئی مگر بعد کو مرد بھی مسلمان ہو گیا اور مبلغ ۱۲۵ روپیہ سکہ کلدار پر نکاح ہو گیا اس شرط پر کہ فلاں مقام میں رہوں گی۔ جہاں دین اسلام اور مسلمان ہیں۔ رہوں گی۔ انجولی میں نہیں جاؤں گی۔ بعد کو مرد نے عورت کو انجولی لیجانا چاہا۔ مگر عورت نہیں گئی تو مرد نو مسلم نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں عورت کے واسطے دین سے بے دین ہوا جب بھی مولوی صاحب میری عورت میرے سپرد نہیں کرتے۔ آٹھ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی۔ اس پر اس نو مسلم نے یہ کہا کہ یہ سب گواہ میری داڑھی گردن کاٹتے ہیں۔ اگر ہند میں بھی ان کی ناک سیتلا پر چڑھادوں گا بعد کو اس مرد نو مسلم نے توبہ کر لی۔ اس صورت میں وہ مرد نو مسلم کافر و مرتد ہوا یا نہیں اور عورت اس کی سپردگی میں بلا تجدید نکاح دے دی جاوے گی یا کیا۔ اور عورت کی رضامندی تجدید نکاح کے وقت ضروری ہو گی یا نہیں۔ اور مہر جدید مقرر ہو گا یا نہیں۔؟

الجواب - اس صورت میں حکم کفر و ارتداد اس نو مسلم کا نہ کیا جاویگا اور جبکہ حکم کفر نہ ہوا تو نکاح بھی باطل نہیں ہوا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تجدید نکاح کرا دی جاوے۔ جدید نکاح میں مہر جدید ہو گا۔ لیکن عورت کو گنجائش انکار کی نہیں ہے کیوں کہ نکاح اول درحقیقت فسخ نہیں ہوا کہ وہ متفرع ہے کفر و ارتداد پر اور وہ ثابت نہیں ہے۔ اور تکفیر مسلم کا حکم حتی الوسع نہ کرنا چاہیے

[ع] یہ حکم عدم انعقاد نکاح کا غالباً ان روافض اور اہل تشیع کے متعلق ہے جن کا انکار ضروریات دین سے ثابت ہو جائے جیسا کہ شامی کی عبارت مذکورہ سے بھی مستفاد ہے اور خود حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ میں یہ تفصیل موجود ہے ورنہ جو شیعہ حضرت صدیقہ پر تہمت نہ لگاتے ہوں اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں۔ ان پر نہ کفر کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے اور نہ عدم انعقاد نکاح کا جیسا کہ حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ سے ظاہر ہے۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد شفیع غفرلہٗ محرم ۶۴ھ

جبکہ گنجائش تاویل کی موجود ہو اور پہلے جملہ سے خود انکار اس شخص کا ثابت ہے کیونکہ اس کا یہ کہنا کہ یہ گواہ میری ناڑ یعنی گردن کاٹتے ہیں انکار ہے الفاظ مذکورہ کے کہنے سے یا انکار محتمل ہے تب بھی اس احتمال کو ترجیح دی جاوے گی اور دوسرا جملہ موجب کفر وارتداد نہیں ہے گو معصیت ہے۔ فقط

چھٹی فصل۔ حرمت نکاح بسبب حق غیر

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۵۸ محمد خاں معمار نے چھجو کو بیٹا بنا کر رکھا اور کام معماری کا سکھایا۔ جب محمد خاں کی زوجہ مر گئی تو اس نے چھجو کی بیوی کو اپنے یہاں رکھ لیا اور چھجو کے یہاں نہیں جانے دیتا۔ چھجو نے منصفی میں اپنی زوجہ کو لینے کا دعویٰ کیا ہے اور چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی۔ محمد خاں نے ایک قاضی کو روپیہ دے کر نکاح پڑھ لیا ہے۔ تو اس صورت میں وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے یا محمد خاں کی ہے۔

الجواب۔ جبکہ چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی اور کوئی دوسری وجہ فسخ نکاح کی بھی نہیں پائی گئی تو وہ عورت چھجو کی زوجہ ہے محمد خاں سے نکاح اس کا باطل ہے وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے[1]۔ فقط

غیر منکوحہ سے شادی اور اس کے معاونین کا حکم

سوال ۷۵۹ مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی چند روز آوارہ رہ کر ایک دوسرے شخص نے بلا طلاق اس سے عقد کر لیا اس کے ساتھ کھانا پینا نشست و برخاست شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ چند لوگوں نے دانستہ جا کر کھانا کھایا ان کی کیا سزا ہے اور ایک شخص نے تہمت عیب لگا کر جرمانہ لیا تو مستحق سزا ہوئے یا نہ۔ اور ہندہ بزور ان کی دولت تین آدمیوں نے تیرہ... ان کی سزا کیا ہے۔

الجواب۔ منکوحہ غیر سے بدون طلاق کے نکاح کرنا حرام اور باطل ہے وہ فاسق

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ... فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً ردالمحتار باب المهر ج ۲

ہوا۔ توبہ کرے اور اس عورت سے علیحدگی کرے یہی کفارہ اس کا ہے [1]۔ اور جو شخص کھانے میں شریک ہو گئے وہ بھی توبہ کریں بعد توبہ کے ان کا گناہ معاف ہو جاویگا اور جرمانہ مالی لینا شریعت میں ناروا ہے [2]۔ اور تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرے اور جرمانہ واپس کرے وہ معاف کرادے اور چوروں کی سزا یہ ہے کہ توبہ کریں اور مال واپس کریں اور حدود اس ملک میں جاری نہیں ہیں [3]۔ فقط

دوسرے کی منکوحہ سے شادی درمیان سے جو لڑکا ہوا اس کا حکم

سوال نمبر (۷۶۰) ہندہ نے اپنا عقد ثانی بعد گزرنے ایام عدۃ کے زید سے کر لیا تین ماہ بعد زید لڑائی پر چلا گیا۔ بعدہ ہندہ نے تین یا چار ماہ بعد عمر سے اپنا عقد کر لیا۔ حالانکہ عمر و نیز سب لوگوں کو اطلاع تھی کہ اس کا شوہر لڑائی پر ہے اب زید لڑائی سے واپس آگیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور عمر اور اس کی معین لوگوں کی متعلق شرعاً کیا حکم ہے اور عمر سے جو لڑکا ہوا وہ حلال ہے یا حرام، اور صحیح النسب لڑکی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ ہندہ کا نکاح عمر سے صحیح نہیں ہوا۔ بلکہ باطل و ناجائز ہوا۔ کذا فی کتب الفقہ [1]۔ اور اگر وطی ہوئی تو وہ زنا ہوا۔ پس زید کے آنے پر وہ عورت اس کو ملیگی بہرحال عمر اور اس کی معین سب فاسق و آثم ہوئے توبہ کریں۔ لڑکے کا نسب عمر سے ثابت نہ ہوگا اور وہ کفو صحیح النسب لڑکی کا نہیں ہے۔ باقی جن صورتوں میں غیر کفو سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اس سے بھی ہو سکتا ہے مگر چونکہ غیر کفو کے ساتھ نکاح اس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ لڑکی اگر بالغہ ہے تو وہ بھی راضی ہو اور اس کے اولیاء بھی راضی ہوں تو غیر کفو سے بھی نکاح ہو جاتا ہے [2]۔

بد چلن منکوحہ کا دوسرا آشنا سے جو بچہ ہوا نکاح درست نہیں ہوا

سوال (۷۶۱) ایک عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ کر ایک سے آشنائی کی بعد دس سال کے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر لڑکے کو

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا و بہذا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لکونہ زنا (رد المحتار باب المہر ص ۴۹۲ ج ۲) ظفیر [2] لا باخذ المال فی المذہب (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۳ ج ۳) ظفیر

[3] ولا حد بالزنا فی دار الحرب (ہدایہ کتاب الحدود ص ۵۱۹ ج ۲) ظفیر

چھوڑ کر عمرو کے ہمراہ نکاح کیا اس نے بھی طلاق دیدی پھر عمرو کے ہمراہ نکاح کیا اور بکر کو بھی چھوڑ کر زید کے ہمراہ نکاح کا قصد کیا ایک جاہل قاضی نے نکاح پڑھایا چونکہ نصف شب تھی تو چند اشخاص وہاں پر موجود تھے انھوں نے یہ کہا کہ نکاح نہیں ہوا اور عورت نے دریافت کرنے پر یہ کہا کہ میرے خاوند نے طلاق دیدی اور عدت ختم ہوگئی تو جو اشخاص نکاح میں شریک تھے وہ گناہگار ہوئے یا نہیں ہوئے اور نکاح ان کا ٹوٹا یا نہ۔

الجواب۔ جبکہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی تو اس کے بعد کوئی نکاح اس عورت کا جائز نہیں ہوا۔ پس عمرو سے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور ناجائز ہے۔ شوہر اخیر کو چاہیئے کہ اس سے علیحدگی کرے اور جب تک شوہر اول کا طلاق دینا ثابت نہ ہوجائے اس وقت تک نکاح نہ کرے باقی جن لوگوں کو کچھ حقیقت حال کی خبر نہیں ہے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ ان کا نکاح ٹوٹا۔ فقط

جو نکاح صرف گھنٹہ دو گھنٹہ عدت سے پہلے ہو وہ جائز ہے یا نہیں

سوال ۷۶۲ زید کا نکاح عدت گذرنے سے پہلے گھنٹہ دو گھنٹہ ہندہ کے ساتھ غلطی سے ہوگیا تو وہ نکاح نافذ ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ وہ نکاح نافذ و صحیح نہیں ہوا کما فی عامۃ المعتبرات۔ فقط

عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب

سوال ۷۶۳ ایک شخص نے عدت میں نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ نکاح شرع میں جائز ہے تو یہ نکاح ہوا یا نہیں اور اولاد کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں اور اس کی وراثت ہوگی یا نہیں۔؟

الجواب۔ زمانہ عدت میں نکاح باطل ہے لیکن نسب ثابت ہے اور اولاد وارث ہوگی[3]۔ فقط

غیر کی منکوحہ سے نکاح کو درست بنائے اس کے متعلق کیا حکم ہے

سوال ۷۶۴ ایک عورت منکوحہ بیکانیر سے اجمیر شریف اپنی خالہ کے یہاں آئی۔ موضع تاراپور کا قاضی اس عورت کو اجمیر شریف

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ ... لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المہر ص ... ج ۲)
[2] اما نکاح منکوحۃ الخ [3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ و ثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

سے فرار کر گئے۔ بعدہ وہ آیا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیا حالانکہ شوہر اول نے طلاق نہیں دی،
اور اس نکاح کو حلال کہتا ہے۔ کتب عقائد میں تصریح موجود ہے کہ جس چیز کا حرام ہونا قرآن سے
یا حدیث متواتر سے ثابت ہو جو اس کو حلال کہے گا کافر ہو جاوے گا۔ لہٰذا اس صورت میں اس ناکح
و ناکح منکوحۃ الغیر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔ آیا ناکح کافر ہو گیا یا نہیں۔ اس کے ساتھ کیا معاملہ
کیا جاوے؟

الجواب - قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب
العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الی ان قال وہٰذا
یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا الخ[1] ومثلہ فی عامۃ کتب الفقہ۔ الحاصل منکوحۃ
الغیر سے بدون طلاق و انقضائے عدت کے نکاح درست نہیں ہے اور وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا
اور حرمت منکوحۃ الغیر قطعیہ ہے جیسا کہ آیت والمحصنات الآیۃ[2] سے ثابت ہے لہٰذا ناکح مذکور فاسق
و مرتکب کبیرہ کا ہے۔ البتہ چونکہ تکفیر مسلم میں فقہاء نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ
اگر ننانوے وجوہ کسی شخص میں کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اور وہ بھی ضعیف تو مفتی کو میلان
عدم تکفیر کی طرف لازم ہے[3] اور چونکہ صورت مذکورہ میں تاویل ممکن ہے اس لئے تکفیر سے بچنا چاہئے
اور اس شخص کو کافر نہ کہا جاوے اور معاملہ مسلمانوں کا اس کے ساتھ کیا جاوے۔ اس کو فاسق
و عاصی کہا جاوے اور توبہ کرائی جاوے۔ فقط

شوہر پاگل ہو اور نان و نفقہ کی خبر نہ لے **سوال ۷۶۵** زید چھ برس سے پاگل ہے اور اس حالت
میں بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ مع بیوی کے نان و نفقہ کی خبر نہیں لے سکتا، ایسی حالت میں اس کی
بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

---

۱ رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۸۲ ج ۲۔ ظفیر ۲ سورۃ النساء رکوع ۴ ۳ وقد ذکروا ان
المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع و تسعون احتمالاً للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی
للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطأ فی ابقاء الف کافر اہون من الخطأ فی افناء
مسلم واحد۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹۔ ظفیر

الجواب - مجنوں کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی لیکن اگر مجنوں کے پاس کچھ مال جائداد ہے تو اس میں سے زوجہ کو خرچ دیا جائے۔[1]

دوسرا نکاح منکوحہ کا بہ زبردستی کیا گیا ہے جو جائز نہیں

سوال (۷۶۶) ہندہ بیوہ نے اپنا نکاح اپنی رضا سے کیا اور گواہ بھی موجود ہیں اب اس عورت کو کسی نے مار پیٹ کر نکاح سے منکر کرا دیا اور نکاح خواں سے بھی انکار کرا دیا۔ اب وہ نکاح خواں اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کرتا ہے حالانکہ پہلے نکاح کا بھی مقر ہے مگر جبراً منکر ہے۔ کوئی عالم صاحب کہتے ہیں کہ جب عورت منکر ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے اور عورت سے خلوت بھی ہو چکی ہے پہلے شوہر سے۔

الجواب - بیوہ بالغہ کا نکاح خود اس کی رضا و اجازت سے کفو میں صحیح ہو جاتا ہے[2] اور جبکہ دو گواہ عادل نکاح کے موجود ہوں تو عورت کا انکار شرعاً معتبر نہیں ہے اور اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح اس کا جائز نہیں ہے اور نکاح کرنے والا وغیرہ شرکاء سب عاصی و فاسق ہیں۔ اگر دو گواہ معتبر نکاح سابق کے موجود نہیں ہیں اور عورت منکر ہے تو پھر وہ نکاح ثابت نہیں ہے ایسی حالت میں کسی عالم کا فسخ یا عدم جواز کا حکم کرنا صحیح ہے۔ فقط

جس کو کالا پانی کی سزا ہو گئی اس کی بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۷۶۷) ایک شخص کو بحکم سرکار کالا پانی ہو گیا اب اس کے آنے کی امید نہیں ہے تو اس کی بیوی کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جب تک وہ شخص زندہ ہے یا طلاق نہ دیوے اس وقت تک اس کی

---

[1] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین ج ۲) مجنوں کی بیوی کس طرح چھٹکارا حاصل کرے اس کے لئے دیکھئے حیلۂ ناجزہ از کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر

[2] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی وله الاعتراض فی غیر الکفو۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲) ظفیر

زوجہ دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔ وہ نکاح شرعاً باطل ہوگا[1]۔ فقط

سوال ۷۶۸ ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک جگہ کردیا جب میں کسی وجہ سے دختر اور اس کا باپ دونوں منکر ہوگئے۔ اس صورت میں وہ نکاح صحیح رہا یا نہیں۔؟

نکاح کرنے کے بعد انکار کردینے نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ جس سے پہلے نکاح ہوا وہ صحیح ہوگیا۔ دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور بعد نکاح کردینے کے ولی یا خود دختر کے انکار کردینے سے نکاح مذکور فسخ نہیں ہوسکتا۔ شوہر دعویٰ کرکے اپنی زوجہ کو رخصت کراسکتا ہے۔

سوال ۷۶۹ خلاصہ سوال یہ ہے کہ میاں دین نے اپنی زوجہ تبولن کو خط میں طلاق بائن لکھ کر بھیجدی۔ اس عورت نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اس کے بعد جب میاں دین گھر آیا تو اس نے نالش کردی کہ میری عورت کو فلاں شخص نے بھگادیا۔ بخوف قید عقد ثانی والے شوہر نے انکار کردیا کہ میرے پاس عورت نہیں ہے۔ عدالت نے وہ تبولن میاں دین کو واپس کرادی تو وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے یا نہیں۔؟

مطلقہ سے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرلیا۔ اب بذریعہ عدالت پھر اس عورت کو حاصل کرلیا تو کیا حکم ہے

الجواب۔ اس صورت میں موافق اس عبارت کے[2] کہ جو طلاق نامہ میاں دین نے لکھا ہوا ہے یا اس نے دوسرے شخص سے لکھوا کر اس کی تصدیق کی اور خوشی سے دستخط کئے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی اور عدت کے بعد جو دوسرے شخص سے اس نے نکاح کیا وہ صحیح ہوگیا

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا ۔ رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲

[2] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا ولو علی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکتب یا فلانۃ اذا اتاک کتابی ھذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب ۔ در مختار ۔ ان کان مستبینا لکنہ غیر مرسوم ان نوی الطلاق وقع والا لا وان کان مرسوما یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسوم لا یخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ ۔ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲ ظفیر

اب وہ عورت میاں دین کیلئے حلال نہیں ہے۔ البتہ لوگوں کو طلاق نامہ لکھنے سے یا اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرے اور دو گواہ عادل نہ ہوں تو پھر وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے

نکاح ہو اور انگوٹھا نہیں لگایا تو کیا حکم ہے۔

سوال ۷۷۷ ایک عورت کا نکاح ہو چکا ہے مگر بوقت نکاح سرکاری رجسٹر پر انگوٹھے نہیں لگائے اب عورت مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جب اس عورت کا نکاح ہو چکا ہے تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح باطل اور حرام ہے کیوں کہ منکوحۃ الغیر کا نکاح حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنت من النسآء الآیۃ[1] - فقط

خاوند سے عاجز ہو کر عصمت فروشی کر لیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال ۷۷۷ عورت نے اپنے خاوند کی لاپرواہی سے دام مصیبت میں پھنس کر حکومت سے سند حاصل کر کے بازار میں ناجائز کام شروع کر دیا ہے۔ اب وہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے تو اس کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنی سالی کو بلا نکاح رکھ لے اور بچہ بھی پیدا ہو گیا، اور منکوحہ کو بلا طلاق علیحدہ کر دے تو زوجہ کو طلاق ہو گئی یا طلاق لینے کی ضرورت ہے۔؟

الجواب - طلاق لینے کی ضرورت ہے بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا اسکو جائز نہیں ہے[2]

(۲) طلاق لینے کی اس کو ضرورت ہے بدون طلاق کے پہلی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ اور سالی کو رکھنا بحالت موجودہ جائز نہیں ہے[3]۔ فقط

---

[1] سورۃ النساء ۴ [2] جب تک شوہر نے طلاق نہیں دی ہے شوہر کی بیوی ہے۔ چاہے حرامکاری کا پیشہ اختیار کرے دامانکاح منکوحۃ الغیر لا یقول احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر۔

[3] سالی کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا وہ زنا کے حکم میں ہے اور بیوی کا رشتہ طلاق کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے ظفیر

جب نکاح ہو چکا ہے تو عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے وہ ختم نہیں ہو سکتا

سوال ۴۷۲) ہندہ کا ایک شخص سے نکاح ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد منکر نکاح ہو کر شوہر کے مکان میں نہیں جاتی۔ شوہر نے مجبور ہو کر دعویٰ عدالت میں دائر کیا۔ حاکم نے گواہ لے کر یہ فیصلہ کیا کہ نکاح ہونے کا مجھے اعتبار نہیں ہے اب ہندہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر نکاح درحقیقت ہو گیا تھا تو عورت کے انکار کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹا[1]۔ اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں ہے جب کہ اس کو معلوم ہے کہ میرا نکاح اول شخص سے ہو گیا ہے، باقی ثبوت نکاح عند الحاکم دو گواہان عادل سے ہو سکتا ہے پس شوہر دعویٰ نکاح کا کرے اور عورت انکار کرے تو مرد اگر دو گواہ عادل نکاح کے پیش کرے تو نکاح ثابت ہوگا ورنہ ثابت نہ ہوگا، لیکن عورت کو جبکہ معلوم ہے کہ میرا نکاح اس سے ہو چکا ہے تو حاکم وقت کے نزدیک ثابت نہ ہونے سے اس کو یہ درست نہیں ہے کہ بدون طلاق دیئے شوہر اول کے دوسرے شخص سے نکاح کرے قال فی الشامی اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ[2] منہ ۲/۳۵ ۔ فقط

جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال ۴۷۳) مسماۃ رحمت بیوہ نے اپنی دختر مسماۃ چراغی نابالغہ کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کر دیا تھا جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو چکا ہے۔ بندو مذکور نے کوئی خبر گیری اپنی بیوی کی نہیں کی بلکہ پاس تک بھی نہیں گیا اور نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ خبر گیری کرتا ہے۔ لڑکی جوان ہے خاوند کے گھر جاتا نہیں چاہتی اور اس کی والدہ بھی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت میں جو حکم شرعی ہو

---

[1] وشاہد الزور فی شہادۃ بغیرہ من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کنکاح وطلاق ووکالۃ ... واجب ... رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵/۴۶۰ و ص ۵/۴۶۱ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ص ۲/۸۳۵ ظفیر

اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب۔ مسئلہ شرعی اس صورت میں یہ ہے کہ مساۃ رحمت جبکہ ولی جائز چراغی نابالغہ کی تھی اور اسی حالت میں اس نے چراغی کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کیا تو وہ نکاح صحیح ہوگیا[1]۔ اب جب تک بندو طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جائے چراغی کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے جس طرح ہو جبراً قہراً بندو سے طلاق لی جاوے[1]۔ فقط

بلا طلاق منکوحہ نے جو دوسرا تیسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا

سوال (۴۷۴) امرأۃ بالغۃ زوجت نفسہا بامرأتہا فغصب بہا الزوج مدۃ ودخل بہا مراراً ثم فر منہ الی دیار اخر فزوجہا الثانی ولم یطلقہا الاول فولدت بنتا ومات الزوج الثانی ثم زوجہا الثالث فولدت بنتین وزوجہا الاول حی طالب وھی راغبۃ فہل النکاح الاول باق ام لا وہل صح الثانی والثالث وکیف حال البنات وکیف المصلحۃ فیہ۔

الجواب۔ النکاح الاول باق ولم یصح النکاح الثانی والثالث والبنات للثانی والثالث وترد لزوجہا الاول قال فی الدر المختار غاب عن امرأتہ فتزوجت بآخر وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثانی علی المذہب الذی رجع الیہ الامام وعلیہ الفتویٰ کما فی الخانیۃ والجوہرۃ والکافی[2]۔

ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہو جاتا ہے اور وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی

سوال (۴۷۵) آٹھ سالہ لڑکی کی شادی کرنا درست ہے یا نہیں اور جس میں عرصہ چھ سال کے اندر کل ایک یوم کے واسطے گئی ہو۔ اگر خاوند کی رضامندی نہ ہو تو طلاق لینے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔؟

---

[1] بہار و اڑیسہ میں قاضی شریعت کے یہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کرا سکتی ہے اور دوسرے صوبوں میں مسلمان پنچایت کے ذریعہ جس میں عام کو ہو۔ مزید دری ہے دیکھئے حیلہ ناجزہ، از تھانوی یا کتاب فسخ و تفریق از موسیٰ خان۔ نیز [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۲۹۸ ج ۲ وعادحیا بعد الحکم بموتہ قولہ قال السعادی لم عرانہ کالمیت اذا عاد حی والمرتد اذا اسلم ولو نقل ان زوجتہ لہ والاولاد للثانی (رد المحتار کتاب المفقود ص ۲۰۵ ج ۳) ظفیر

الجواب۔ آٹھ سال کی عمر میں اگر لڑکی کی شادی اس کے والد اور ولی نے کی تو نکاح صحیح ہوگیا۔ اب جب تک شوہر بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دیوے اس وقت تک وہ لڑکی اس کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی اسی کی زوجہ ہے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسری جگہ اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔[۱]

شوہر چوری کیوجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں،

سوال ۴۷۶۔ میری لڑکی کی شادی بعمر چودہ میں ایک شخص سے ہوگئی تھی وہ شخص جواری اور چور ہے اس وجہ سے اسکو ڈھائی برس کی سزا ہوگئی ہے۔ میری لڑکی کا ایسی حالت میں دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ شوہر سے طلاق دلوائی جائے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری عدالت سے شوہر کے بدون فیصلہ حاصل کرے تو کیا حکم ہے

سوال ۴۷۷۔ زید نے ہندہ اپنی زوجہ کو میکے نہ جانے دیا۔ ایک اجنبی آدمی جبراً قہراً زید کی بی بی کو لے گیا اور چار ماہ اپنے گھر رکھا۔ زید نے عدالت میں دعویٰ کیا۔ فیصلہ زید کے خلاف ہوا تو ایسی صورت میں اجنبی شخص ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ فیصلہ خلاف ہونے پر زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور وہ شخص اجنبی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ کیونکہ منکوحۃ الغیر سے نکاح حرام ہے قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[۲] یعنی حرام ہے نکاح خاوند والی عورتوں سے۔ فقط

دادا نے نابالغہ کا نکاح کردیا مگر اب شوہر کی خبر نہیں پتہ کیا جائے۔

سوال ۴۷۸۔ لڑکی نابالغہ یتیمہ ۳ سالہ کا نکاح اس کے دادا نے اپنی قوم میں کردیا جس کو ۱۲ سال ہوتے ہیں آج تک لڑکے والوں کا کوئی شخص واپس نہیں آیا۔ نہ لڑکی کی روٹی کپڑے کی فکر کی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا اور اس کی ماں زندہ ہیں۔ ایسی حالت میں لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

---

۱ وللولی انکاح الصغیر والصغیرۃ جبراً ولو ثیبا الخ ولزم النکاح ولو بغبن فاحش۔ (ردالمختار ومنحۃ الخالق۔ باب الولی ص ۲۲۳ ج ۲) ۲ سورۃ النساء ۔ ۴ ۳ سورۃ النساء رکوع ۴

الجواب - ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح عند الحنفیہ درست نہیں ہے اگر شوہر طلاق دیدیوے تو عدت گذار کر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے بدون طلاق کے نہیں ہو سکتا[1] کذا فی الدر المختار۔ فقط

شوہر کی موجودگی میں حمل غیر کا رہ گیا اس سے نکاح

سوال ۷۷۹ زید کا ہندہ سے نکاح ہوا ہندہ چند ماہ پہلے شوہر کے پاس رہ کر اپنے عزیزوں میں آگئی اور چند سال زید کے بیٹے بعد ہندہ و خالد میں تعلقات ہوگئے اور خالد سے ہندہ کو حمل رہ گیا۔ حمل سے تین ماہ بعد ہندہ کے عزیزوں نے خالد کو زید کے انتقال کی خبر دی اور اس قدر مدت کے بعد خبر دی جو ایام عدت کے برابر ہیں۔ اس صورت میں دونوں کا نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - ہندہ کا نکاح خالد سے بعد وضع حمل کے ہو سکتا ہے اس سے پہلے درست نہیں، کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کی موت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہو جائے تو نسب اس کا شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے کما فی الدر المختار و یثبت نسب ولد معتدة الموت لاقل منهما من وقته ای الموت اذا کانت کبیرة ولو غیر مدخول بها الخ باب ثبوت النسب وفیه یعد من العدة وفی حق الحامل مطلقا ولو امة او کتابية او من زنا۔ بان تزوج حبلی من زنا و دخل بها ثم مات ام وضع جمیع حملها[2] الخ۔ فقط[3]

شوہر کے ہوتے ہوئے بلا طلاق دوسرا نکاح باطل ہے البتہ شوہر کے مرنے کے بعد جب چاہے شادی کر سکتی ہے

سوال ۷۸۰ ایک عورت نے اپنے زندہ شوہر کو چھوڑ کر دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا اور پہلے نے طلاق نہ دی تھی۔ اب پہلا خاوند مر گیا اب دوسرے خاوند سے نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ اندریں صورت

[1] ایسی حالت میں کہ شوہر نہ حقوق ادا کرے اور نہ طلاق دے تو جہاں محکمہ قضاء امیر شریعت کے تحت قائم ہے وہاں قاضی کے ذریعہ ورنہ مسلمان پنچایت کے ذریعہ نکاح فسخ کرا دے پھر نکاح کرے بہت سوچے تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلة الناجزة اور کتاب فسخ و تفریق۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۳۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[3] ایضاً باب العدت ص ۸۳۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

مستحق اس کے نکاح کا کون ہے اور عورت تیسرے سے بھی نکاح کر سکتی ہے یا دوسرا ہی مستحق ہے۔

الجواب ۔ دوسرے مرد سے اس کا نکاح ناجائز اور باطل ہے۔ پہلا نکاح قائم ہا بعد مرنے شوہر اول کے عدت وفات دس دن چار مہینے پوری کر کے جس سے چاہے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے اس شخص ثانی کا جس نے اپنے گھر میں رکھا کچھ حق نہیں بلکہ وہ اس فعل سے فاسق و عاصی ہوا۔ فقط

شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں

سوال ۷۸۱/ عرصہ زائد از چھ سال منقضی ہوا کہ میرے شوہر نے شرارت سے مجھے چھوڑ رکھا ہے نان ونفقہ سے سخت مجبور ہوں سنا گیا ہے کہ کسی رنڈی کے یہاں مجھے فروخت کرنے پر آمادہ تھا اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ ایسے شوہر سے جس طرح ہو طلاق لی جاوے بعد طلاق کے اور بعد گذرنے عدۃ کے دوسرا نکاح صحیح ہوگا۔ طلاق سے پہلے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست نہیں ہے[1] فقط

بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے

سوال ۷۸۲/ ایک عورت تقریباً پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہو گئی ہے اور شوہر نے ابھی تک اس کو طلاق نہیں دی کیا اس عورت کا نکاح اس شخص کے ساتھ ہو سکتا ہے جس کے گھر میں اب رہتی ہے۔

الجواب ۔ جب تک شوہر اول طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

بد دین جاہل شوہر کی بیوی بھی بغیر طلاق دوسرا نکاح نہیں کر سکتی

سوال ۷۸۳/ ایک جاہل سے ایک خواندہ لڑکی کی شادی غلطی سے ہو گئی۔ اب لڑکی شوہر کی بد دینی کی وجہ سے متنفر ہے اور روئے شریعت

---

[1] ایسے شوہر کے خلاف محکمہ قضا میں درخواست دیکر مسلمان قاضی یا مسلمان پنچایت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے دیکھئے حیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر

کیا کرنا چاہیئے ۔ فقط

الجواب ۔ اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس وقت تک کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہوسکتی اور نہ دوسرا نکاح ہوسکتا ہے ۔ فقط

عورت بلا طلاق اور بلا فسخ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی

سوال ۷۸۴ بموجودگی شوہر اول و بلا طلاق او زوجہ اش نکاح ثانی میتواں کرد یا نہ ۔ زوجہ مذکورہ نکاح ثانی بموجودگی شوہر اول کردہ است ۔ از شوہر ثانی اولاد ذکور و اناث کہ پیدا شدہ موجود است در ترکہ او استحقاق ملکیت می دارد ۔ ایں اولاد کہ از شوہر دیگر است شرعاً حکم حلالش میدارد ۔ اکنوں اگر شوہر اول زن خود را خواہد در حق او شرعاً چہ حکم است ۔؟

الجواب ۔ بموجودگی شوہر اول و عدم طلاق او و نبودن امرے کہ موجب فسخ نکاح ما بینہما باشد زنش را نکاح ثانی جائز نیست و باوجود علم بانکہ شوہرش موجود است و طلاق نداد و ہیچ وجہ از وجوہ فرقت درمیاں واقع نہ شدہ است نکاح شوہر ثانی باں زن باطل و کالعدم است و اولادش صحیح النسب نیست و وارث ترکہ شوہر ثانی ہم نیست کما قال فی البحر لو تزوج بامرأۃ الغیر عالماً بذلک ودخل بہا لاتجب العدۃ علیہا و لایحرم علی الزوج وطؤہا وبہ یفتی لانہ زنا والمزنی بہا لاتحرم علی زوجہا الخ شامی ص ۲۹۳ دفیہ ایضاً اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لایوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ ص ۳۵۰ پس واضح گردید کہ بصورت موجودہ نکاح ثانی باطل است و اولادش ولد الحرام است و وارث ترکہ شوہر ثانی نیست و نکاح شوہر اول باقی است و او را وطی جائز است و زوجہ اش باو سپردہ خواہد شد ۔

صرف وہم و گمان سے شوہر کو مردہ سمجھکر نکاح کرنا درست نہیں

سوال ۷۸۵ امام الدین کا کچھ روپیہ اس کے بھائی کے پاس تھا اس نے خط لکھا کہ میرا روپیہ بھیجدو ۔ جب روپیہ کے پہونچنے میں دیر ہوئی تو بیماری کی حالت میں وہ خود آیا اس وقت مرض وبائی تھا اس کے بھائی نے

لہ رد المحتار فصل فی المحرمات قبیل باب نکاح الرقیق ج ۲ ۔ ۲ ایضاً ج ۲ باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد ج ۲ ۔ [partly illegible]

کہا کہ میں نے تمہارا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے تم خود جاؤ اور وصول کرلو وہ واپس اپنے وطن کو چلا گیا مگر اس وقت زیادہ بیمار ہوگیا تھا بھائی اور بھانجہ نے ریل میں سوار کرادیا جب امام الدین وطن نہ پہونچا اس کی بیوی نے اس کے بھائی کو خط لکھا کہ میرے خاوند کو جلد بھیجو تاکہ روپیہ منی آرڈر کا وصول کرے۔ یہاں سے جواب لکھا گیا کہ اس کو فلاں تاریخ کو ریل میں سوار کرادیا تھا اور وہ بیمار بھی تھا۔ تب اس کی بیوی بچوں کو فکر ہوا اور تلاش سے بھی پتہ نہ چلا۔ اس کی بیوی نے یہ سمجھ کر کہ وہ مرگیا عدت وفات گذار کر نکاح کرلیا۔ آیا یہ نکاح اس صورت میں صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ خبر پہنچی کہ تیرا شوہر مرگیا ہے اور اس خبر پر اس نے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کیا تو دوسرا نکاح صحیح ہے اور اگر بلا کسی کی خبر دینے کے محض یہ خیال کر کے کہ میرا شوہر فوت ہوگیا ہوگا ورنہ ضرور آتا۔ عدت گذار کر نکاح ثانی کیا تو نکاح ثانی اس صورت میں صحیح نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے غاب عن امرأته فتزوجت بآخر الخ قوله غاب عن امرأته الخ شامی لما اذا اتیقنها موته او طلاقه فاعتدت وتزوجت[1] الخ شامی فقط

شوہر کا دعویٰ خارج کردے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا،	**سوال** ۸۶؎ ایک عورت بیوہ نے ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا اور چار ماہ تک اس کے گھر میں رہی پھر گھر سے

نکل گئی بوجہ تکرار شدید کے کہ شخص ناکح کی منکوحہ قدیم بھی ہے دو عمر ناکح کی ساٹھ پینسٹھ سال ہے اب وہ عورت اس کے گھر میں رہنے سے قطعاً انکار کرتی ہے۔ شخص مذکور لینے کو آیا تو اس کے ساتھ نہیں گئی اور مرد پر بہت کچھ تشدد کیا لاٹھی بھی ماری اور دوسری جگہ نکاح کرلیا ایک ماہ یا دو ماہ بعد وہاں سے بھی کہیں اور چلی گئی اب اس شخص نے جس کے یہاں چار ماہ تک رہی تھی عدالت مجاز میں دعویٰ کیا۔ عورت گرفتار ہوئی، عورت کا بیان لے کر عدالت نے دعویٰ اس شخص کا خارج کردیا اور عورت کو خود مختار کردیا۔ اب یہ عورت ایک اور شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے

[1] رد المحتار الشامی باب ثبوت النسب ص ۸۶۸ ج ۲۔ ظفیر

کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جب تک وہ شخص جس نے اس بیوہ سے نکاح کیا تھا اور عدالت مجاز سے اس کا دعویٰ خارج کر دیا گیا تھا۔ طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرے شخص سے وہ عورت نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر کرے گی تو نکاح باطل متصور ہوگا[1]۔

شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	**سوال ۴۸۷** ایک لڑکی بالغہ کو اس کے شوہر نے نکال دیا ہے اس کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یا نہ۔

الجواب - دوسری جگہ نکاح شوہر اول سے طلاق لینے کے بعد ہو سکتا ہے۔ یعنی جس وقت شوہر اول طلاق دیدے اور عدت طلاق کی تین حیض گذر جاویں اس وقت دوسرے مرد سے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ محض نکالدینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، البتہ اگر شوہر یہ لفظ کہے اپنی زوجہ کو کہ نکل جا اور چلی جا اور نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ نکل جا وغیرہ الفاظ کنایہ میں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اور نیت کا حال شوہر کے کہنے سے معلوم ہو سکتا ہے یا قرائن ایسے ہوں جن سے معلوم ہو جاوے کہ نیت شوہر کی طلاق کی ہے اور یہ تفصیل کتب فقہ میں ہے کہ بعض کنایات میں مذاکرہ طلاق اور بعض میں حالت غیظ و غضب قرینہ طلاق کے مراد ہونے کا ہوتا ہے اور نکلجا وغیرہ ان الفاظ میں سے ہیں کہ ان میں ہر حال میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط

بیس برس سے جو عورت شوہر سے علیحدہ ہو وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	**سوال ۴۸۸** خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک عورت بیس برس سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

---

[1] والمحصنت من النساء (سورۃ النساء-۴) [2] کنایۃ عند الفقہاء مالم یوضع لہ ای الطلاق ویحتملہ وغیرہ فـ الکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ وانواعہ وعی ہٰش

ردالمحتار باب الکنایات ص۶۳۵/۲۲۰ و ص۶۳۶/۲۲۰) ظفیر

الجواب۔ جب تک اس عورت کے شوہر سے طلاق نہ لی جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح اس کا صحیح نہ ہوگا اول اس سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے جس وقت عدت گذر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

غیر مطلقہ سے نکاح عدالت کے فیصلہ کے باوجود جائز نہیں

سوال ۴۸۹۔ اصغری و اکبری دو بہنیں ہیں اصغری کا نکاح زید کے ساتھ ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اصغری کے ساتھ اپنے نکاح کا دعویٰ عدالت میں دائر کرا کر بلکہ ثابت کر کے اصغری کو اپنے قبضہ میں کر کے نکاح کر لیا۔ بغیر طلاق دینے زید کے اور اکبری نے زید سے اپنا نکاح کر لیا۔ بعدہ عمر پاگل ہو کر پاگل خانہ پہونچ گیا جس کو آٹھ دس سال ہوئے اور لا علاج ہے اصغری بکر کے پاس رہنے لگی جس سے بغیر نکاح کے ایک لڑکا تولد ہوا جواب سات آٹھ سال کا ہو چکا ہے لیکن اب بکر اصغری کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے زید و عمر سے طلاقنامہ حاصل کرنا ممکن ہے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب۔ جب تک زید اصغری کو طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک بکر کے ساتھ اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا اور عمر کے ساتھ اصغری کا نکاح جائز نہ ہوا تھا[1] اور نہ زید کا کبری کے ساتھ، کیونکہ اکبری کی بہن اصغری زید کے نکاح میں ہنوز موجود ہے[2]۔ فقط

خنثیٰ سے جب نکاح کر دیا گیا ہو تو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۴۹۰۔ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے والدین نے ایک مرد خنثیٰ سے کر دیا۔ اعضائے تناسل بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں ایک سوراخ ہے اس میں سے پیشاب آتا ہے بعد بلوغ لڑکے کے یہ بات ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر وہ لڑکی دوسرے شخص سے عقد کرنا چاہے تو بلا طلاق کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر وہ شخص جس سے لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا گیا ہے خنثیٰ مشکل ہے کہ اس کا مرد و عورت ہونا متحقق نہیں ہے تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے بعد میں اگر متحقق ہو جاوے کہ

---

[1] أما نكاح منكوحة الغير الخ فلم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلاً (رد المحتار ص ۸۲۲ ج ۲) اور حکومت کا فیصلہ مہمل ہے [2] وحرم الجمع بين المحارم نكاحاً وعدة الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر

مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اگر متحقق ہو جائے کہ وہ عورت ہے تو نکاح باطل ہے کیوں کہ عورت کا نکاح عورت سے صحیح نہیں ہے اور خنثیٰ مشکل وہ ہے کہ اس کے دونوں علامتیں ہوں۔ مرد کی بھی عورت کی بھی یا کوئی بھی نہ ہو اور اگر اخیر تک بھی اشکال باقی رہے کہ نہ اس کا مرد ہونا معلوم ہو نہ عورت ہونا تو نکاح باطل ہو جاتا ہے[1]۔ صورت مسئولہ میں سائل نے یہ لکھا ہے کہ عضو تناسل اس کا بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں سوراخ ہے کہ اس سے پیشاب آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ خنثیٰ نہیں ہے بلکہ مجبوب ہے لیکن، مرد اور عنین ہے اس میں حنفیہ نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے پھر اگر عضو تناسل شوہر کا اس قدر صغیر ہے کہ مثل گھنڈی کے ہے کہ ادخال اس کا فرج زوجہ میں ممکن نہیں ہے تو حکم اس کا مجبوب یعنی مقطوع الذکر کا سا ہے کہ عورت کی طلب پر قاضی ان میں فوراً تفریق کرا دیگا اور جو ایسا نہیں بلکہ عنین ہے تو ایک سال کی مہلت شوہر کو لغرض علاج دی جاتی ہے اس کے بعد اگر عورت طلب کرے قاضی تفریق کرا دے گا[2]۔ مگر اس زمانہ میں جب کہ قاضی نہیں تو حکم مسلم فریقین یہ کام کریگا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اگر خلوت ہو چکی ہے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

دائم الحبس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال ۷۹۱ ایک شخص کو حکام وقت نے دائم الحبس کیا اور اب شوہر سے گذران کرنے۔ باقی عورت منکوحہ بالغہ غیر مدخولہ اس کے گھر موجود ہے بسبب خوف فتنۂ زنا اور عدم نفقہ بعد فرقت وفسخ نکاح اول اس عورت کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں عورت اپنے نکاح کو فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح نہیں کر سکتی مفقود کا مسئلہ یہاں جاری نہیں ہو سکتا۔ جب تک شوہر طلاق نہ دے یا موت کی خبر نہ

---

[1] هو عقد يفيد ملك المتعة اى حل استمتاع الرجل من امرأة لم يمنع من نكاحها مانع شرعى فخرج الذكر والخنثى المشكل وذر مختار اى اى لا ينعقد عليهما لا يفيد ملك استمتاع الرجل بهم لعدم محليتهما الخ (رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۵۶ ج ۲) ظفير

[2] اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا او مقطوع الذكر فقط وصغيره (بقیہ ص ۴۸۳ پر)

آجاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح درست نہیں ہو سکتا۔

عدت کے اندر نکاح جائز نہیں اور جو نکاح کریں یا کرائیں وہ فاسق ہیں

سوال ۷۹۲ بعض اشخاص عدت طلاق کے اندر نکاح کرتے کراتے ہیں ان کی بابت کیا حکم ہے اور یہ صحیح ہے یا نہیں ان کے لئے کیا کفارہ ہے۔؟

الجواب - عدت کے اندر نکاح ثانی کرنا باطل و ناجائز ہے۔ عدت کے اندر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ عدت کے اندر ہرگز نکاح نہ کرنا چاہیئے۔ عدت طلاق کی تین حیض ہیں اس کے بعد نکاح جائز ہے اور جو شخص ایسا کرتے ہیں اور کراتے ہیں وہ مرتکب فعل حرام کے ہیں اور گنہ گار ہیں[1]۔ ان کے لئے یہی کفارہ ہے کہ توبہ کریں اور آیندہ ہرگز ایسا نہ کریں سوائے توبہ کے اور کوئی سزا یا جرمانہ ان کے لئے نہیں ہے البتہ یہ سزا ہو سکتی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سے متارکت کر دی جائے اور کوئی تعلق کسی قسم کا ان سے نہ رکھا جاوے۔

جس عورت کا شوہر مرجائے وہ کب نکاح کر سکتی ہے؟

سوال ۷۹۳ (۱) بیوہ عورت کا نکاح کم از کم کس قدر مدت میں ہونا چاہیئے۔ آیا تین مہینہ سترہ دن میں بھی ہو سکتا ہے یا چار مہینہ دس روز ہی مشروط ہیں۔

(۲) شوہر اول کی فوت گاہ قبل از عدت بلا ضرورت چھوڑنے سے عقد ثانی میں کچھ سقم تو نہیں ہے۔ (۳) اگر قبل از مدت چار ماہ دس روز نکاح ہوا تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو صرف دیگر مکرر اسی شخص سے تو نکاح کرنا ضروری نہیں۔ یا اسی کو مجبوراً ختم عدت پر کرنا ہوگا (۴) نکاح ثانی قبل از عدت ہوا تو شب حیض کی تھی۔ اس وجہ سے مجامعت متروک ہوئی تو اُس کے

(بقیہ از ص۴۸۲) جد الکا لزو ولو قصیر الا یمکنہ دخالہ داخل الفرج قولہ) فرق بینہما الحاکم بطلبہا فی الحال او وجدتہ عنینا او خصیا الخ اجل سنۃ لخ فان وطی مرۃ والا بانت بالتفریق بطلبہا (الدر المختار ص۲۵۲ ج۲) ظفیر

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ ... لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۸۳۵ ج۲) ظفیر

واسطے طلاق کی کیا شکل ہے (۵) کسی شخص کا نکاح بلا اسی طریقہ پر کیا گیا ہو کہ عورت کی جھوٹی تو(صیف) کی گئی ہے اور اس کے برخلاف پاکر ناکح متنفر ہو گیا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیئے اور آدمی مہر کی بھی تدبیر(قت) رکھتا ہو۔

الجواب - عدت بیوہ یعنی متوفی عنہا زوجہا کی چار ماہ دس یوم ہیں[1]۔ اس مدت سے پہلے نکاح نہیں ہو سکتا اور جو نکاح عدت میں ہوا وہ باطل ہے منعقد نہیں ہوا اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ وہ عورت اسی مرد سے نکاح کرنے پر مجبور ہے بعد گذرنے عدت کے جس سے چاہے نکاح کرے اور ایسے ناجائز نکاح میں بلا دخول و صحبت کے مہر لازم نہیں ہوتا۔ اگر صحبت ہو گئی ہے تو مہر مثل لازم ہے[2]۔

بالغہ کا جو نکاح اجازت سے ہوا دوسرا نکاح درست نہیں

سوال (۹۴۷) ایک شخص نے منصوری پر اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح کر دیا۔ لڑکی شیر کوٹ اپنے مکان پر تھی مگر اس شخص نے کہا کہ میں اپنی لڑکی سے دریافت کر کے آیا ہوں اس نے بخوشی نکاح کی اجازت دیدی ہے اور اس نکاح میں بہت آدمی موجود تھے اب برادری رخصت کرنے سے مانع ہے حالانکہ سب کے روبرو اس نے اقرار کر لیا کہ میں نکاح کر آیا ہوں۔ بہت سے آدمیوں نے روپیہ کی طمع دی ان کے بہکانے سے وہ رخصت نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری جگہ نکاح کرنے پر آمادہ ہے اور قبل از نکاح منصوری پر لڑکی کے باپ بابتہ مہر مبلغ پانچسو روپیہ اور بابتہ نان و نفقہ تحریر کرا لیا ہے برادری کہتی ہے کہ لڑکی کی غیر حاضری میں نکاح نہیں ہوا اور دباؤ ناجائز دیتی ہے شرعاً اس کا نکاح ہو گیا یا نہیں باپ ہر طرح راضی ہے اور تحریر کر دیا ہے اور اب بہکانے سے پھر گیا ہے بہت گواہ موجود ہیں۔

---

[1] (الدر) العدة للموت اربعة اشهر بالاهلة لو في الغرة وعشر من الايام بشرط بقاء نكاحها صحيحا الى الموت مطلقا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰ ج ۲ ظفیر) [2] بان نكاح الفاسد انما يجب فيه مهر المثل و تعلق بالوطي لا بمجرد العقد (الدر المختار على رد المحتار باب العدة ص ۸۲۶ ج ۲ ظفیر)

الجواب - باپ نے جو نکاح دختر بالغہ کا با جازت دختر کے کیا وہ نکاح صحیح ہوگیا در منعقد ہوگیا اب دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے اور برادری کا دباؤ ناجائز ہے اور اس ناجائز دباؤ سے پہلا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور باپ کا انکار کرنا بھی معتبر نہیں ہے جبکہ اس کی تحریر سے اور گواہوں سے نکاح ثابت ہے اور نص قرآنی سے منکوحہ کا نکاح باطل اور حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء۔

جس کا شوہر مرگیا اس کا نکاح عدت کے اندر درست نہیں

سوال ۷۹۵ ایک عورت کا خاوند ۳ ر ماہ رمضان کو فوت ہوگیا۔ پورے چار ماہ گذرنے پر اس کے رشتہ داروں نے اس کا نکاح جبراً ایسے شخص سے کر دیا کہ جس سے وہ متنفر تھی۔ یہ نکاح ۴ ر ماہ محرم کو ہوا۔ کیا یہ نکاح جو عدت کے اندر ہوا جائز ہے۔

الجواب - عدت وفات کی دس دن چار ماہ ہیں عدت کے ختم ہونے سے پہلے اگرچہ ایک دو دن پہلے بھی ہو نکاح ثانی حرام ہے اور باطل ہے وہ نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآية[1] (ترجمہ) اور نکاح کا ارادہ نہ کرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جاوے وقال اللہ تعالیٰ والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشراً الآية[2] (ترجمہ) اور جو لوگ تم میں کے فوت ہو جاویں اور زوجات کو چھوڑیں تو وہ بیوہ عورتیں چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ کو نکاح وغیرہ سے روکیں اور عدت کے پورا ہونے کا انتظار کریں۔ فقط

عدت کے اندر نکاح درست نہیں ہوا اور ایک دو طلاق کے بعد بھی شوہر سے نکاح درست ہے

سوال ۷۹۶ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی۔ اس کا نکاح عدت میں دوسرے شخص سے کرا یا گیا۔ اب زوج ثانی نے بھی طلاق دیدی۔ عورت چاہتی ہے کہ میرا نکاح عدت کے اندر زوج اول سے کرادیا جاوے۔ آیا اس صورت میں زوج اول سے نکاح اس عورت کا

[1] البقرة ـ ۳۰ ـ [2] البقرة ـ ۳۰ ـ

ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ دوسرا نکاح جو عدت کے اندر ہوا باطل ہوا اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوئی۔[1] اور شوہر اول نے اگر تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو اگر صریح الفاظ میں طلاق دی تھی تو عدت کے اندر وہ بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے[2] اور اگر صریح الفاظ سے طلاق نہ دی تھی بلکہ کنایہ کے الفاظ سے طلاق دی تھی اور طلاق بائنہ تھی تو بلا نکاح رجعت نہیں ہو سکتی۔ لیکن شوہر اول سے نکاح عدت میں و بعد عدت کے ہو سکتا ہے اور اگر تین طلاق دی تھی تو پھر بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔[3] فقط

سوال ۴۹۷

زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے۔ اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا۔ زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی زوجہ کے پاس گیا۔ تو زوجہ نے انکار کیا۔ اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا۔ آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے۔

(بسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے۔)

الجواب۔ نقول وباللہ التوفیق چونکہ حکم تجدید ایمان و تجدید نکاح از شریعت میں احتیاطاً تھا نہ اس وجہ سے کہ یقیناً وہ کافر ہو گیا ہے ممکن لتاویل و لکان ضعیفاً یحکم بکفرہ کما فی رد المحتار وغیرہ۔ لہذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں کہ بدون طلاق زید وانقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے۔ درمختار میں ہے وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطاً قولہ ای

---

[1] اما نكاح منكوحة الغير ومعتدته ... فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلاً (رد المحتار باب ... ص ۲۸۲ ج ۲) ظفیر

[2] واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (ہدایہ باب الرجعہ ص ۳۷۳ ج ۲)

[3] واذا كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها وان كان الطلاق ثلثاً ... لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (الهداية فصل فيما تحل به المطلقة ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر

بحرمۃ ملفی بالتجدید لیکون دعوۃ حلالہ باتفاق رضی اللہ لا یحکم القاضی بالفرقۃ بینہما وقدم ان المراد بالاخلاف ولو فی روایۃ ضعیفۃ۔ رد المحتار شامی جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ فقط

زوجہ کو کچھ بھی ہو جسکا بہ طلاق نکاح درست نہیں

سوال ۷۹۸ زید نے اپنی بیوی کو بیچنا چاہا، وہ بلا طلاق علیحدہ ہوگئی۔ وہ دوسرے کے گھر آباد ہے، اب اس دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حکم ہے؟

الجواب۔ جب تک زید طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک دوسرے سے شادی درست نہیں ہے۔

توبہ کرے اور بعد عدت پھر نکاح کرے تو اسے معاف کر دیا جائے

سوال ۷۹۹۔ زید نے عورت بیوہ سے ایام عدۃ میں نکاح کر لیا اس خیال سے کہ تا ایام حمل و اختتام عدۃ زید کے والدین عورت کو عدت گذارنے کے لئے اپنے مکان میں نہ رہنے دیں گے۔ برادری نے علیحدہ کر دیا۔ کیا حکم ہے؟

الجواب۔ عورت حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ پس اس سے پہلے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور حرام ہے اسے معدوم سمجھ کر بعد عدت کے پھر نکاح برضاء زوجین ہونا ضروری ہے اور زید نے اگرچہ کسی خیال سے عدت میں نکاح کیا ہو وہ عاصی اور فاسق ہوا۔ توبہ کرے۔ اور نکاح پھر بعد عدت کے کرے اور زید اگر توبہ کرے اور عدت کے ختم ہونے تک اس کو علیحدہ کر دے تو برادری کو چاہیئے کہ اس کا قصور معاف سمجھیں اور اس سے میل جول قائم کریں۔ اس وقت جو کچھ برادری نے زید وغیرہ مجرموں کی تنبیہ کے لئے کیا اچھا کیا۔ بعد توبہ کرنے کے اور اپنے گناہ سے نادم ہونے کے پھر اس سے میل جول قائم کر لیں۔

پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی تو دوسرے سے نکاح درست نہیں

سوال ۸۰۰ رحمت بی بی قادر بخش کے نکاح میں تھی۔ قادر بخش ایک مقدمہ کے خوف سے رحمت بی بی کو چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ اسی درمیان میں حافظ عبد الغفور نے مسماۃ مذکورہ کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور

کہتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا ہے اس کے بعد رحمت بی اور عبد الغفور میں جھگڑا ہوا اور تقریباً چھ ماہ سے رحمت بی عبد الغفور سے علیحدہ ہے اب رحمت بی کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہ اور اگر رحمت بی کا نکاح عبد الغفور سے ہوا بھی ہو تو اب طلاق ہو چکی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - ابھی تک مسماۃ رحمت قادر بہشتی کے نکاح میں ہے کیوں کہ قادر بہشتی کے فرار ہو جانے سے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ لہٰذا اگر بالفرض عبد الغفور نے اوسی عورت سے نکاح بھی کیا ہو تو وہ نکاح باطل ہے اور طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے اور مسماۃ رحمت کا نکاح اب کسی اور شخص سے بھی جائز نہیں ہے البتہ اگر قادر بہشتی شوہر اول فوت ہو گیا یا مفقود الخبر ہو تو پھر اس کے موافق دوسرا حکم ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر گم ہو جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہ ؟

سوال [۸۰۱] زید نے ہندہ سے نکاح کیا تین سال ہوئے اور زید ایک سال سے گم ہے ہندہ کے والدین نے روپیہ لے کر ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور ناکح و شرکاء پر کیا جرم ہے

الجواب - اس صورت میں ہندہ کا دوسرا نکاح عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہے[1]۔ نکاح کرنے والے اور معاونین گنہگار ہیں توبہ کریں۔

شوہر پاگل ہو جائے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال [۸۰۲] زید کی منکوحہ تقریباً دس سال تک زید کے پاس رہی لیکن اتفاقاً زید پاگل ہو گیا۔ عورت نے چند ماہ مزدوری کر کے اپنا گزارہ کیا۔ آخر کار مرد کی طمع دامن گیر ہوئی۔ وہ دوسرے شہر میں چلی گئی اور مثلاً عمر کے پاس سکونت اختیار کی۔ سات سال تک عمر کے پاس رہی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عمر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نکاح کے جواز کی صورت ہو تو طلاق بخشی جائے

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر … لم یقل احد بجوازہ … باب العدۃ ص ۸۳۵ج ۲ غفیر

الجواب - بدون طلاق دینے شوہر اول زید کے دوسرا نکاح عمر سے درست نہیں ہے اور زید چونکہ مجنون ہو گیا ہے اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہو سکتی جب تک زید کو افاقہ نہ ہو اس وقت تک اس کی طلاق واقع نہیں ہو سکتی[1]۔ بعد افاقہ اگر وہ طلاق دے اور عدت گزر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے۔

جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہو وہ کیا کرے

سوال ۸۰۳ ایک عورت عرصہ سترہ سال سے نکاح کرا چکی ہے مگر وہ اتنے ہی عرصہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے۔ شوہر اس کا خرچ دیتا ہے نہ خیال کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے آیا اگر بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے۔؟

الجواب - درمختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها[2] الخ پس معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ کو بدون طلاق دیئے شوہر کے اور بدون گزرنے عدت کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۷ ج ۲) اس سے چھٹکارا کیلئے دیکھئے حیلۃ الناجزہ۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ مطلب فسخ النکاح بالعجز ص ۹۰۰ ج ۲ ایسا شوہر متعنت کہا جاتا ہے ایسے شوہر سے چھٹکارا کی صورت مسلم پنچایت یا قاضی کے ذریعہ آسانی ہو سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق از مولانا عبد الصمد رحمانی یا الحیلۃ الناجزہ از مفتی محمد شفیع۔ ظفیر

ساتویں فصل

حرمت نکاح بہ سبب طلاق

غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۸۰۴ زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو تین طلاق دی آیا ایک سال کے بعد بلا حلالہ کے زید کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - کتب فقہ میں ہے کہ اگر غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق طریق سے دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کچھ تین طلاق ایک کلمہ سے دی جاویں، یہ کہے کہ انت طالق ثلاثاً یعنی تجھ کو تین طلاق ہے تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں[1] اس صورت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں اور پہلی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح[2] ہے۔ فقط

اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح

سوال ۸۰۵ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے کیا عرصہ پانچ ماہ بعد مطلقہ اسی شخص کے نکاح میں آسکتی ہے؟

الجواب - اگر اس عورت کو شوہر نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بعد عدت کے یا پہلے عدت کے شوہر اول سے نکاح درست ہے۔ فقط

شوہر ثانی نے جب وطی سے پہلے طلاق دیدی تو اس پر عدت نہیں ہے لیکن وہ شوہر اول کیلئے درست نہیں ہوگی

سوال ۸۰۶ مطلقہ نے نکاح ثانی کر لیا لیکن شوہر ثانی نے بھی کسی وجہ سے اسی وقت طلاق ثلاثہ

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثاً وقعن الخ وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة ولم تقع الثانية (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۲۲ و ص۶۲۶ ج۲) ظفیر

[2] وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعة ص۳۷۹ ج۲) اما اذا کان الطلاق بائنا فله ان یتزوج فی العدة وبعد انقضائها الخ

زید کی زوجہ کی اس صورت میں خاوند اول سے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب اگر شوہر ثانی نے قبل وطی و قبل خلوت طلاق دیدی ہے تو اس کی عدت نہیں ہے لقولہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها[1] لیکن شوہر اول نے اگر تین طلاق دی تھی تو بدون وطی شوہر ثانی وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ حلالہ میں وطی شوہر ثانی کی شرط ہے کمافی عامة کتب الفقه[2]

مراہق سے حلالہ میں نکاح ہو تو کیا حکم ہے

سوال ۸۰۷ زید نے زوجہ کو تین طلاق دیدی زوجہ نے ایک ایسے شخص سے کیا جس کے بلوغ میں بظاہر کمی معلوم ہوتی ہے اور عمر تخمیناً پندرہ سال کی ہے اس صورت میں نکاح زید کا دوبارہ شرعاً درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ حلالہ کے بعد زید اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح شرعاً صحیح ہے اور حلالہ میں اگر شوہر ثانی جس سے دوسرا نکاح ہوا تھا مراہق یعنی قریب بلوغ بھی تھا اور اس نے بعد دخول و مجامعت کے طلاق دی تو عدت گذرنے کے بعد شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذا فی کتب الفقه[3]۔ فقط

(مراہق بعد بلوغ طلاق دیگا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ ظفیر)

حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے شادی مکروہ تحریمی ہے

سوال ۸۰۸ زید نے مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دی اور پھر وہ نکاح اس عورت سے کرنا چاہتا ہے

---

[1] سورة البقرہ رکوع ۳۱

[2] ولا ینکح مطلقة بها ای بالثلاث الخ حتی یطأها غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ والشرط التیقن بوقوع الوطی فی المحل المتیقن (در مختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۸۰۰ و ج ۲ ص ۸۰۱) ظفیر

[3] ولو الغیر مراهقا یجامع مثله (در مختار) هو الدانی من البلوغ نهر ولا بد ان یطلقها بعد البلوغ لان طلاقه غیر واقع در منتقی عن التاتارخانیه والاولی ان یکون حرا بالغا دون زوج شرط عند مالک فالاولی الجمع بین المذهبین (رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۸۰۲) معلوم ہوا کہ مراہق بالغ نہیں ہے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ظفیر)

تو کسی شخص سے کہتا ہے کہ تم فلاں عورت سے ایک رات کے لئے نکاح کر لو اور وطی کر کے طلاق دیدو تاکہ میں دوبارہ اس عورت سے نکاح کر سکوں تو اس شرط سے نکاح درست ہے یا نہ اور ملاجی نکاح خواں کہتا ہے کہ میں نے کتاب سے اس مسئلہ کا استخراج کیا ہے۔ مجھکو کچھ روپیہ دینا پڑیگا تو اس کو یہ لینا جائز ہے یا نہ اور وہ ملاجی غنی ہے وہ صدقۃ الفطر و چرم قربانی بھی لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ درمختار میں ہے وکرہ التزوج للثانی تحریماً لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول الخ اما اذا اضمر ذالک لا یکرہ وکان الرجل ماجور الخ[1] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بشرط تحلیل نکاح کرنا مکروہ ہے لیکن وہ عورت اس طرح نکاح ثانی کرنے اور بعد وطی کے طلاق ہونے سے شوہر اول کے لئے حلال ہو جاویگی اور ملاجی کو اس صورت میں روپیہ لینا جائز نہیں ہے اور غنی کو صدقہ فطر اور قیمت چرم قربانی اور زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے۔

حلالہ میں وطی شرط ہے | **سوال** ۸۰۹ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی اس عورت نے تین ماہ دس دن بعد ایک شخص سے نکاح کر لیا اس نے ہمبستر ہونے سے پہلے اس کو طلاق دیدی اب وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ گر اس شخص شوہر اول نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح نہیں کر سکتا اور حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا ضروری ہے پس شوہر ثانی نے جبکہ بلا وطی کے اس کو طلاق دیدی ہے تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوئی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقہا فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الآیۃ[2]

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرجعۃ قبیل مطلب فی حکم لعن العدۃ ص ۲۰۷ ج ۲، وص ۲۰۸ ج ۲ ظفیر

[2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ الشرط التیقن بوقوع الوطی اعنی المتیقن زید ثمر فلذا اشترطوا فیہ الوطی الموجب للغسل بایلاج الحشفۃ بلا حائل فی محل متیقن در مختار (بقیہ ص ۴۹۲ پر)

اور شوہر جبکہ طلاق کا مقر ہو تو کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے اور عورت دعویٰ طلاق کا کرے تو دو گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ فقط

حمل میں چھوٹے بھائی سے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے **سوال** (۸۱۰) کسی شخص نے اپنی حاملہ عورت کو تین طلاق دی بعد وضع حمل مرد اور عورت جو بسبب جدائی کے رنجیدہ تھے اتفاقاً دونوں یکجا ہو گئے دوبارہ نکاح کی تجویز کر کے مطلق مذکور نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ صرف پانچ روپیہ مہر پر نکاح کرا دیا۔ بعد یکماہ کے چھوٹے بھائی نے بھی طلاق دیدی۔ اب شوہر اول سے اس عورت کا نکاح کر دیں تو درست ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب۔ بعد وضع حمل اس مطلقہ ثلثہ کی عدت گزر گئی لہذا مطلق کے چھوٹے بھائی سے نکاح صحیح ہوا اور پھر اگر اس نے مجامعت اور دخول کے بعد طلاق دی ہے تو اس طلاق کی عدت گزرنے کے بعد شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے۔ اور عدت طلاق کی جبکہ وہ حاملہ نہ ہو تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں۔ الغرض عدت گزرنے سے پہلے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا اور اگر کیا جاوے تو وہ نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل اور حرام ہوگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۲ الآیۃ وطلاق الزوج الثانی ووطیہ وانقضاء عدتہ ثبت من نصوص اخر (ذکرہ بالآخر)

جز الف۔ کا مضمون (عن المفضاۃ والصغیرۃ من بالغ او مراہق قادر علیہ بعقد صحیح لا فاسد ولا موقوف (رد المحتار باب الرجعۃ ص ۳۶ ج ۲ و ص ۴۳ ج ۲) ظفیر

لے ینکحہ مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہ ای بالثلاث لو حرۃ الخ حتی یطاہا غیرہ الخ بنکاح نافذ (درمختار) ولابد من کون الوطأ بالنکاح بعد مضی عدۃ الاول لو مدخولا بہا (رد المحتار باب الرجعۃ مطلب فی العقد علی المبانۃ ص ۳۹ ج ۲) ظفیر

۲ے سورۃ البقرۃ ۲۹

مدخولہ سے تین طلاق بعد بلا حلالہ نکاح درست نہیں

سوال ۸۱۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی تھی۔ چار پانچ یوم بعد ایک قاضی نے اسی عورت کا نکاح شوہر اول سے کر دیا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں جو نکاح پڑھا گیا۔ وہ باطل اور حرام ہے نکاح نہیں ہوا، اُن میں علیحدگی کرا دی جاوے[1]

مطلقہ مغلظہ کی شادی بعد تین حیض درست ہے اور پہلے شوہر سے بغیر حلالہ درست نہیں

سوال ۸۱۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی تین ماہ پندرہ یوم کے بعد اس کا نکاح دوسرے سے کر دیا۔ بعد پندرہ یوم کے اس نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ پندرہ یوم ہو گئے۔ اب اس کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی اگر اس کو حیض آتا ہو جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں۔ اس وقت دوسرا نکاح صحیح ہوتا ہے اور تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس مطلقہ کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت طلاق یعنی تین حیض کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی اور صحبت کے طلاق دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے[2] یعنی تین حیض پورے ہو جاویں اس وقت شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء یعنی مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے نفس کو روکیں یعنی عدت ان کی تین حیض ہیں۔ فقط

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

[2] وھی العدۃ فی حق حرۃ تحیض لطلاق الخ بعد الدخول حقیقۃ او حکماً الخ ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۲۵ ج ۲) لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بثلاث الخ حتی یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدتہ (ایضاً باب الرجعۃ ص ۷۳۹ و ص ۷۴۲ ج ۲) ظفیر

حلالہ میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے

سوال ۸۱۳ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی پھر عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ڈیڑھ ماہ کے بعد اس نے بھی طلاق دیدی پھر شوہر اول نے نکاح کر لیا اس کے بعد شوہر اول و ثانی میں جھگڑا ہوا اور زوج ثانی کہتا ہے کہ میں نے عورت سے صحبت نہیں کی لیکن حلفیہ نہیں کہتا اور عورت حلفیہ بیان کرتی ہے کہ صحبت ہوئی ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے۔

الجواب۔ اس صورت میں قول عورت کا معتبر ہے اور حلالہ صحیح ہو گیا اور نکاح شوہر اول کا اگر بعد گذرنے عدت طلاق شوہر ثانی کے ہوا تو صحیح ہو گیا۔[1]

دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال ۸۱۴ اہل برادری نے ایک شخص پر دباؤ ڈال کر اس کی زوجہ کو اس سے تین طلاق دلوادی۔ اب وہ مرد اس عورت کو پھر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی[2] اور حرام مغلظہ ہو گئی۔ اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔[3] فقط

تین طلاق کے بعد ہندہ پہلے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق دیدے

سوال ۸۱۵ زید ہندہ را شادی کردہ باوے سہ سال روزگار گذرانید بعد ازاں بجہت عدم نفقت بازید بخانہ پدر رفتہ دو سال بسر برد و زید گاہ گاہ برائے آوردن او میرفتی اماد

---

[1] قال الزوج الثاني كان النكاح فاسداً أو لم ادخل بها وكذبته فالقول لها (در مختار). وفي حاشية البزازية ادعت ان الثاني جامعها وانكر الجماع حلت للاول وعلى القلب لا (الدر المختار باب الرجعة ص ۲۶ ج ۲)۔

[2] ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مكرها فان طلاقه صحيح (در مختار) اي طلاق المكره (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفير

[3] وان كان الطلاق ثلاثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفير

برآمدن راضی نشدے و بعد دو سال ہندہ نوٹس اعلان نمود کہ اندریں مدت مرا خورد و پوشش ندادہ بخانہ تو بردی و گرنہ من حسب تفویض طلاق کابین نامہ نفس خود را طلاق خواہم داد۔ زید نوٹس را نہ گرفتہ و خاموش ماند۔ بعد ازاں ہندہ پیش قاضی رجسٹر رفتہ بحضور قاضی نفس خود را سہ طلاق داد۔ قاضی انگشت زدہ گرفتہ طلاقنامہ رجسٹری نمود۔ پس از یک سال عمرو۔ از ہندہ نکاح کرد و ہندہ نزد عمرو بست روز ماندہ۔ باز نزد زید آمد۔ پس عمرو بنام زید مذکور و خالد دیگر بریں طور فوجداری نمود کہ زید و خالد زنم را از خانہ من بردند و طلاق نامہ ہندہ پیش حاکم نمودہ۔ زید و خالد و ہندہ بروز مقررہ پیش حاکم زماں حاضر شدند۔ ہندہ جواب داد کہ زید شوہر من است بخانہ او ماندم۔ و عمرو شوہرم نے۔ پرسیدہ شد کہ شادی از عمر کردہ جواب داد کہ نہ باز پرسیدہ شد کہ ایں طلاق نامہ رجسٹری کردہ دادہ۔ جواب داد کہ من ندانم لیکن از انگشت من زدہ گرفت بعد ازاں حاکم ہر دو زوج و ہندہ را معائنہ نمودہ حکم داد کہ ایں برائے زید است نہ عمرو۔ پس بحسب دادن حاکم کانفرم زید را بعد عدت شبہ حلال گردد یا نہ۔

الجواب - ہرگاہ ہندہ موافق تفویض زید نفس خود را سہ طلاق داد و ہندہ بعد عدت بعمرو نکاح کرد۔ دریں صورت حکم حاکم بآنکہ ہندہ زوجہ زید است۔ ہندہ را برائے زید حلال نمیکند کہ از شرائط نفوذ قضاء باطناً این است کہ آں زن منکوحۂ غیر نباشد۔ و فی الشامی قولہ کما کانت امرأتہ محرمۃ۔ ھذا محترز قولہ حیث کان المحل قابلاً الخ فاذا ادعی انہا زوجتہ واثبت ذلک بشہادۃ الزور وھو یعلم انہا محرمۃ علیہ بکونہا منکوحۃ الغیر او معتدتہ او بکونہ مرتدۃ فانہ لا ینفذ باطناً اتفاقاً الخ[1] فقط

سوال ۸۱۶ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ مغلظہ دی بعد اس کے ایک نابالغ لڑکے

حلالہ کی صورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح عدت کے بعد ہو سکتا ہے۔ مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

مسمی عمر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا عمر نے فوراً اسی مجلس میں تین طلاق دیدی۔ بدون عدت

---

[1] رد المحتار کتاب القضاء فصل فی الحبس مطلب فی القضاء بشہادۃ الزور۔

گذارنے کے زید نے نکاح کر لیا۔ پھر علماء کے قول پر چونکہ نابالغ سے وطی نہیں ہوئی تو ہندہ کا نکاح بکر سے کیا۔ مگر یہ نکاح عدت کے اندر ہوا۔ پھر بعد خلوت صحیحہ کے طلاق دی۔ اب عدت کے بعد زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً[۱] الخ پس اگر اس نابالغ نے عدت میں نکاح کیا تھا تو وہ صحیح نہیں ہوا اور نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما صرح بہ الفقہاء اور چونکہ نکاح عدت میں منعقد نہیں ہوا تو طلاق کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ البتہ اگر نابالغ سے بعد عدت کے اس مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا اور پھر طلاق نابالغ کی واقع نہیں ہوئی۔ پھر جو بکر سے نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا۔ اور زید نے جو نکاح کیا وہ بھی غیر صحیح ہوا۔ واضح ہو کہ مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کے نکاح صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح ہو اور وہ بعد وطی کے طلاق دے پھر عدت اس طلاق کی بھی گذر جاوے۔ اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے[۲]۔ فقط

تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں

سوال (۷۸) ہندہ کے رشتہ داروں نے زید کو دھمکا کر ہندہ کو طلاق دلوادی تین مرتبہ، بعد میں پھر زید اور ہندہ ایک جگہ رہے۔ ہندہ زید سے حاملہ ہو گئی۔ اس نے حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور حمل ہندہ کا حلال ہے یا حرام؟

الجواب ۔ اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور دوسرا نکاح جو ہندہ نے قبل انقضائے عدت کیا وہ صحیح نہیں ہوا اور عدت اس کی وضع حمل ہے اور زید گر جانتا تھا کہ ہندہ

---

[۱] رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ / ج ۲ ۱۲ ظفیر

[۲] وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا الخ (ہدایہ باب رجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص ۳۷۵ / ج ۲) ظفیر

مجھ پر حرام ہوگئی اور پھر اس نے اس سے جماع کیا تو یہ زنا ہے اور وہ حمل حرام کا ہے شامی میں ہے
ومفاده انه لو وطئها بعد الثلث في العدة بلا نكاح عالما بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه
زنا وفي البزازية طلقها ثلثا ووطئها في العدة مع العلم بالحرمة لا تستانف العدة بثلث
حيض ويرجمان اذا علما بالحرمة[1] وفي الدر المختار وفي حق الحامل مطلقا ولو من زنا
وضع جميع حملها الخ[2] - فقط

مطلقہ ثلثہ شیعہ ہوگئی تھی تو اب پہلے شوہر کیلئے بلا حلالہ درست ہے یا نہیں

سوال ۸۱۷ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی بعد اس کے ایسی صورت کا متلاشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ آسکے مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا۔ شیعوں نے اس کو بہکایا کہ ہمارے مذہب میں بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے شیعہ ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں شیعہ ہوگئے اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا۔ اس شخص کی والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہو جاؤں گا بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جبکہ اکثر علماء کے نزدیک شیعہ کافر ہیں تو اب سنی ہو جانے کی صورت میں وہ عورت بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے۔؟ اور اسلام یہدم ما کان قبلہ کا اثر ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ قال في الشامي اي لو طلقها ثنتين وهي امة ثم ملكها او ثلثا وهي حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت وملكها زوجها لم تحل له بملك اليمين حتى يزوجها فيدخل بها الزوج ثم يطلقها الخ[3] پس اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی بعد سنی ہونے کے حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔

---

[1] رد المحتار باب العدة ص ۸۲۹ مطلب في وطئ المعتدة بشبهة ۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۱/۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب الرجعة مطلب حيلة اسقاط عدة المحلل ص ۷۴۱/۲ ظفیر

آٹھویں فصل متفرق مسائل نکاح

سوال ۸۱۹ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کی زوجہ سے تعلق ناجائز کر لیا اور لڑکا پیدا ہوا تو عورت مذکورہ شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔؟

بھائی اگر چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں

الجواب اس صورت میں نکاح اس عورت کا فسخ نہیں ہوا وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہے[1] وہ چاہے اپنے نکاح میں رکھے یا طلاق دیدے[2]۔ فقط

سوال ۸۲۰ ایک بیوہ عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے آوارہ اور بدچلن ہو گئی۔ چند مرتبہ مسلمانان نے اسکو سمجھایا مگر وہ باز نہیں آتی۔ ایک حمل ضائع ہوا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا جو زندہ ہے اور وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ بعض لوگ عورت کے معین اور مددگار ہیں اور نکاح ہونے سے مانع ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔؟

زانیہ کا معاون گنہ گار ہے

الجواب۔ اس عورت کا جس طرح ہو نکاح کر دینا چاہیئے اور جو لوگ اس کے مددگار ہیں اور نکاح نہیں ہونے دیتے وہ گنہ گار ہیں توبہ کریں[3]۔ فقط

سوال ۸۲۱ فدوی کے نکاح کو ایک سال ہوا۔ لڑکی بالغہ ہے لیکن اس کی ماں اس کو بہکا کر بھیجنا نہیں چاہتی شرعاً کیا حکم ہے

کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے

الجواب شریعت کا فتویٰ یہی ہے کہ تمہاری زوجہ تم کو ملنی چاہیئے اور اس کی والدہ

---

[1] لو زنت امرأة رجل لم تحرم عليه وجاز له وطؤها عقب الزنا رد محتار فصل في المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ظفير

[2] لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله فلا بأس ان يتفرقا الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفير

[3] قال الله تعالىٰ لا تعاونوا على الاثم والعدوان (سورة المائدہ)

کو لازم ہے کہ رخصت کرنے میں تامل نہ کرے[1]۔ فقط

سرکاری قیصر سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا۔

سوال ۸۲۲ ایک شخص کا نکاح ایک عورت کی ہمراہ ہوا عرصہ تک زوجین رضامند رہے بعد مدت ایک غیر شخص نے اس عورت کو بہکا کر شوہر کے گھر سے نکال لی اور اپنی ہمراہ لے گیا۔ شوہر نے دعویٰ کر دیا۔ لیکن حاکم نے اس عورت کو اختیار دیدیا کہ جس کے پاس چاہے رہے اور قانوناً اس کے نکاح کا ثبوت نہیں لیا۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس شخص کا نکاح سرکاری قانون سے ہونے سے شرعی نکاح ثابت شدہ کو صدمہ پہنچا ہے یا نہیں۔ اور وہ شخص بہکانیوالا کہ جس کے پاس اب وہ عورت ہے اور نکاح کر لیا ہے شرعاً مجرم ہے یا نہیں۔

الجواب اس سے نکاح ثابت شدہ شرعی میں کچھ خلل نہیں آتا اور اغوا کنندہ کا نکاح اس عورت سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منکوحۃ الغیر سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء[2] الآیۃ فقط

ایسا کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر وہ کام کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹا۔

سوال ۸۲۳ زید کا ناجائز تعلق ہندہ بیوہ سے تھا یکدن زید و ہندہ نے کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی کہ اب یہ ناجائز فعل کریں تو کعبہ سے پھر جائیں۔ کچھ دن کے بعد پھر دونوں مرتکب فعل ناجائز کے ہوئے۔ اب زید نے توبہ کر لی ہے۔ زید کی نکاح کردہ بیوی بھی ہے۔ اب زید کے نکاح میں تو کچھ نقصان نہیں آیا۔

الجواب۔ زید کا نکاح اس کی زوجہ سے باقی ہے لیکن احتیاطاً تجدید کرے اور آئندہ اس فعل قبیح سے احتراز کرے۔ فقط

[1] ولا يمنعها من الخروج الى الوالدين فی كل جمعة ان لم يقدرا على اتيانها الخ رد المحتار علی هامش رد المختار باب النفقة ص ۹۰۹۔ معلوم ہو بیوی شوہر کے زیر حکم ہوتی ہے۔ مارے نہیں، جوان میاں بیوی کے تعلقات میں جس سے راضی ہو وہ شریعت کا نگاہ میں صحیح ہے وہ اعتراض نفس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ [2] سورۃ نساء پ ۵۔

نابالغ نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں، کیا حکم ہے

سوال ۸۲۴ زید و ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہو چکا تھا، بعد بلوغ وہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ مہر وغیرہ یاد نہیں۔؟

زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے

(۲) زید نے اپنی زوجہ سے لواطت کی تو نکاح فاسد ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ تجدید نکاح میں دوبارہ کچھ حرج نہیں ہے (لیکن شرعاً جب نکاح ہو چکا ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نابالغی کا نکاح بذریعہ ولی جائز ہے۔ ظفیر)

(۲) نکاح میں کچھ فساد نہیں ہوا، توبہ کرے اور پھر ایسا فعل قبیح نہ کرے[1]۔

دو چپیدہ لڑکیاں ہیں نکاح کیسے کیا جائے

سوال ۸۲۵ دو لڑکیاں یکجا پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے سے چپیدہ ہیں ایک پیشاب، پاخانہ کو جاوے تو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ جانا لازمی ہے۔ اب وہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں، اور ایک شخص ان سے شادی کرنے پر رضامند ہو۔ لہٰذا اگر اس شخص کے ساتھ شادی کردی جاوے تو آیۂ کریمہ وان تجمعوا بین الاختین کے خلاف ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب۔ جب کہ وہ دونوں لڑکیاں باہم چپیدہ ہیں اور ایک دوسرے سے منفک نہیں ہو سکتیں تو جب تک ان کو آپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کیا جاوے اس وقت تک ان کا نکاح کسی مرد سے جائز نہیں ہے کیوں کہ اگر دونوں لڑکیوں سے ایک مرد کا نکاح ہو تو اس میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے جو آیۂ وان تجمعوا بین الاختین سے حرام ہے اور اگر ایک سے کیا جاوے تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکتی اور شوہر کو اس سے استمتاع حلال نہیں اور استمتاع مقصود ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے۔ هو عقد يفيد ملك المتعة اى حل استمتاع الرجل من امرأة لم يمنع من نكاحها مانع شرعى الخ۔ فقط

---

[1] بیوی سے لواطت حرام ہے اور شوہر قابل تعزیر ہے و یو طاہا بر قی ان تعزر فی الاجنب حد وان فی غیرہ لو منا، او رجم، فلو امر اجماعی بعد جنی الاحراق بالنار و هدم الجدار الخ رد المحتار علی هامش رد المحتار باب الوطی الذی یوجب الحد ۲ ظفیر۔ ... ۳ مع الشامی رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ظفیر

اس دور کی زر خرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں نکاح ضروری ہے

سوال ۸۲۶ فی زمانہ عورتیں بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو اس طرح سے کہ لوگ دور دراز سے جاکر خرید لاتے ہیں ایسی عورت سے بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں کیونکہ یہ زر خرید ہو گئی اور اگر نابالغ عورت اس طرح سے دستیاب ہو تو کیا حکم ہے۔

(۲) فی زمانہ جو امراء اور رؤسا کے مکان میں جو لونڈیاں رہتی ہیں ان سے بھی پردہ ہے یا نہیں نیز بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ وہ عورتیں باندی نہیں ہیں ان سے بلا نکاح صحبت و خلوۃ حرام ہے اور نکاح ان سے بعد بلوغ کے ان کی اجازت سے ہو سکتا ہے

(۲) وہ لونڈیاں نہیں ہیں ان سے بلا نکاح کے صحبت درست نہیں ہے اور پردہ بھی ہے[1]

پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے

سوال ۸۲۷ ہندہ کے نکاح کو ۲۰ سال ہوئے اور پندرہ سال سے شوہر بوجہ نا اتفاقی کے بالکل خبر گیراں نان و نفقہ کا نہیں ہے اور نہ صحبت صحیحہ زن و شوہر ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا قائم ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ ہندہ کا نکاح اس صورت میں باقی ہے کیوں کہ عند الحنفیہ نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں کر سکتے۔ پس بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرانے کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ نفقہ جس طرح ہو شوہر سے وصول کیا جائے قال فی الدر المختار ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ الخ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا الخ۔ فقط[2]

بیوی کی بہن سے زنا کرنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں

سوال ۸۲۸ رابعہ کا نکاح زید سے ہوا۔ ہندہ رابعہ کی بہن ہے اور زید سے زنا سرزد ہوا تو رابعہ کا نکاح ساقط ہوا یا نہ؟

الجواب۔ رابعہ کا نکاح زید سے فسخ نہیں ہوا۔ مگر ہندہ سے اس کا نہیں ہو سکتا ور

۱؎ آزاد عورتوں کی خرید فروخت باطل ہے اور خلاف شرع خرید و فروخت سے وہ لونڈی کے حکم میں نہیں ہو تیں

۲؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب النفقۃ ص ۹۰۳ ج ۲۔ ظفیر

جو فعل حرام سرزد ہوا اس سے توبہ کرے اور ہمیشہ کو ہندہ سے علیحدہ رہے[1] ۔ فقط

لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں ہے

سوال (۸۱۹) آج کل رواج ہو گیا ہے کہ لڑکی کا والد روپیہ لے کر نکاح کرتا ہے اور مرد خوشی سے خواہ ناخوشی سے دیدیتا ہے۔ یہ رواج جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسا نکاح صحیح ہوجاتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - روپیہ لینا درست نہیں ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے[2] اور نکاح صحیح ہے[3] ۔ فقط

شوہر نے عورت سے کہا کہ تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہے یا نہیں

سوال (۸۲۰) زید نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا تعلق ناجائز عمر کے ساتھ ہے لیکن یہ جھوٹ تھا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن زید کے اس کہنے سے زید کی عورت کو غصہ اور ضد ہوئی۔ اور عمر کے ساتھ مذاق کرنے لگی۔ آیا زید اپنی عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - زید کی زوجہ زید کے نکاح میں ہے اور زید کو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کو طلاق دے لیکن اس کی زوجہ پر یہ لازم ہے کہ اجنبی مرد سے مذاق نہ کرے اور بے حجاب اس کے سامنے نہ آوے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو عند اللہ اس پر سخت مواخذہ ہے اس کو چاہیئے کہ گذشتہ سب افعال ناشائستہ سے توبہ کرے۔ فقط

لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں

سوال (۸۲۱) بیٹی کی شادی میں جو خرچ ہوتا ہے

---

(۱) وفی الخلاصة وطی اخت امرأته لا تحرم علیه امرأته (رد المحتار علی هامش الدر المختار، فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

(۲) ومن السحت ما یاخذه الصهر من الختن بسبب بنته بطیب نفسه حتی لو کان بطلبه یرجع الختن به (رد المحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع ص ۳۵۰ ج ۵) اخذ اهل المرأة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۲ ج ۲) ظفیر

(۳) ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲) ظفیر

وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے۔؟

الجواب - جو خرچ ضروری کپڑے و زیور وغیرہ کا ہے وہ باپ اپنی طاقت کے موافق کرے اور فضولیات اور خلاف شرع کاموں میں کچھ خرچ نہ کرے (فاذا بلغ فلیزوج فی روایۃ من بلغت ابنتہ اثنی عشرۃ سنۃ ولم یزوجہا فاصابت اثما فاثم ذالک علیہ۔ مشکوۃ، باب الولی ص۲۷۱)

حاملہ عن الزنا سے نکاح پر برادری سے خارج کرنا کیسا ہے۔

سوال ۸۲۲ زید نے حاملہ عن الزنا سے نکاح کیا مگر زید کو برادری سے خارج کر دیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

الجواب - حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے لیکن اگر نکاح غیر زانی سے ہو تو اس کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے پس اگر اس نے قبل وضع حمل صحبت نہیں کی تو اس نے کوئی کام خلاف شریعت نہیں کیا اس کو برادری سے خارج نہ کرنا چاہیئے لیکن اس کو خوب تنبیہ کر دینی چاہیئے کہ قبل وضع حمل صحبت نہ کرے اگر اس نے صحبت کر لی تو پھر واقعی لائق متارکت ہے اور اسی وجہ سے حالت حمل میں نکاح کرنے میں احتیاط مناسب ہے تاکہ وطی نہ ہو جائے[1]۔ فقط

ایک جواب کے متعلق استفسار

سوال ۸۲۳ زید نے عمر سے سوال کیا کہ خالد نے غیر وطن میں شادی کی تو کیا یہ اپنی بیوی کو جبراً اپنے وطن میں رکھ سکتا ہے عام اس سے کہ اس نے وہاں رہنے کا اقرار کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ عمر نے جواب دیا کہ اس باب میں راجح امر کا تفویض برائے مفتی ہوتا ہے چنانچہ علامہ شامی نے بحر سے نقیہ ابو اللیث اور فقیہ ابو القاسم صفار سے بلا رضامندی عورت کے مطلقاً عدم جواز۔ اور در مختار میں اسی پر فتوی ہونیکی تصریح کا ہونا اور محیط میں اسی کو مختار کہنا نقل کر کے تفویض امر الی المفتی کے ساتھ جزم فرمایا چنانچہ بحث طویل کے بعد فرمایا فتعین تفویض الامر الی المفتی ولیس ہذا خاصہ بمسئلہ ذا امسئلۃ بل وعم المفتی انہ یرید نقلہا من محلۃ الی محلۃ اخری فی البلدۃ بعیدۃ عن اہلہا لقصد اضرارہا لا یجوز لہ ان

[1] وصح نکاح حبلی من زنا لا من غیرہ وان حرم وطؤہا ودواعیہ حتی تضع الولد لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ۔ در المختار فصل فی المحرمات ص۳۷۰ ج۲۔ ظفیر

ان یعینہ علی ذلک[1] اھ پس اگر شان خالد سے عدم اضرار ظاہر ہے بایں طور کہ پابند شرع متقی ہے تو مفتی کو چاہیئے کہ فتویٰ جواز پر دیوے اور اگر اضرار ظاہر ہے بایں طور کہ خالد فاسق و فاجر ہے تو فتویٰ عدم جواز پر دیوے پس عمر کا جواب صحیح ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ یہ جواب عمر کا صحیح ہے۔ فقط

لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں

سوال ۸۲۴ لڑکی والوں کو شوہر کی طرف سے بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے۔؟

الجواب۔ یہ روپیہ اولیاء دختر کو لینا درست نہیں ہے فقہاء نے اس کو رشوت قرار دیا ہے درمختار میں ہے اخذ اهل المرءة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة بزازیه[2]۔ فقط

کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو شادی کیلئے لڑکی کے والدین کو کچھ دینا کیسا ہے؟

سوال ۸۲۵ چونکہ میں نابینا ہوں میری شادی نہیں ہوتی اگر لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیکر شادی کرالوں تو جائز ہے یا نہ۔ یا شہوت کم کرنے کیلئے کچھ دوا استعمال کروں۔

الجواب۔ اگر بطور ہدیہ آپ لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیویں اور وہ آپ سے لڑکی کا نکاح کر دیں تو جائز ہے۔ اور شہوت سے کم کرنیکے واسطے کسی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو تو روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑتا ہے اور کم کرتا ہے۔ پس جب تک نکاح ہو۔ روزہ کی کثرت رکھیں تاکہ برے خیال سے بچے رہیں[3]۔

---

[1] رد المحتار باب المهر مطلب فی السفر بالزوجة ص ۴۹۶ ج ۲۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۲۔ ظفیر

[3] ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء متفق علیه، مشکوۃ کتاب نکاح ص ۲۶۷۔ ظفیر

شوہر کے مرنے کی خبر پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کرلیا۔ پھر شوہر آگیا۔ کیا حکم ہے

سوال ۸۲۶ (۷) اگر کوئی جنگ میں یا پردیس گیا کچھ عرصہ کے بعد اس کے مرنے کی خبر بذریعہ خط یا بذریعہ سرکار ملی۔ اس کی منکوحہ نے عدت ختم کرکے نکاح ثانی کرلیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد وہ شخص خود آگیا۔ اب وہ عورت شرعاً کس کو ملیگی۔ اگر شخص اول کو ملی تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ بعد واپسی کے وہ عورت شوہر اول کو ملنی چاہیئے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

جس سے نکاح کروں اس پر طلاق تعلیق کہہ کر وہ کام کرلیا تو پھر کیا صورت ہے

سوال ۸۲۷۔ زید نے کسی معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو جس نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظہ اور پھر وہ کام کرلیا۔ اور ایسے ہی چند قسمیں کھائیں اور توڑ دیں تو اب اس کے نکاح کی بعض تو یہ صورت بتاتے ہیں کہ بوجہ خوف زنا یا اس کو یقین زنا ہو تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور ایک یہ صورت ہے کہ زید کا نکاح بذریعہ وکیل فضولی ہوا۔ وہ زید نہ زبان سے قبول کرے اور ایک یہ کہ زید قبول بالفعل کرے اور اگر زید یہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ ایسی تعلیق میں دو صورتیں فقہاء نے عدم حنث کی لکھی ہیں ایک یہ کہ فضولی اس کا نکاح کرے اور وہ فعل سے اجازت دے یعنی ایسا فعل کرے جس سے رضا

---

[1] ولو اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات عنها او طلقها ثلاثاً او کان غیر ثقة واتاها بکتاب من زوجها بالطلاق ... فلا بأس بان تعتد ثم تتزوج ہدایہ کتاب ... غاب عن امرأته فتزوجت بآخر ... اذا انقضت عدتها ... وتزوجت ثم ... شامی وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول ... والاولاد للثانی علی المذهب ... الامام وعلیه الفتوی کما فی الخانیة ... تحت فصل فی الحاد ...

ثابت ہو جائے زبان سے اجازت نہ دے مثلاً یہ کرے کہ اس کا مہر بھیجدے اور بعد مہر بھیجنے کے وطی کرے یا تقبیل کرے تو حانث نہ ہوگا یعنی طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسری صورت یہ کہ لکھکر دیدے کہ مجھے منظور ہے درمختار میں ہے حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل ومنہ الکتابة الخ لا یحنث[1] - پس معلوم ہوا کہ صورت اولیٰ و صورت ثانیہ عدم حنث کی نہیں ہے پہلی صورت تو جواز کی کسی نے لکھی ہی نہیں ہے اور دوسری صورت میں چونکہ قبول کرنا زبانی لکھا ہے اور نیز وکیل کا لفظ بھی ہے اس لئے وہ بھی صورت عدم حنث کی نہیں ہو سکتی بصرف تیسری صورت عدم حنث یعنی عدم وقوع طلاق کی ہے یا کتابت کے ذریعہ سے قبول ہو تب جائز ہے[2] - فقط

سوال ۸۲۸ (۲) ایک شخص نے کہا جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں، ہر دفعہ اس کو تین طلاق	جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ تین طلاق، کسی نے یہ کہا تو کیا تدبیر کی جائے

ہے اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے -

الجواب - اس صورت میں جب کبھی کسی عورت سے نکاح کریگا اس پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور حیلہ جواز کا درمختار میں یہ لکھا ہے کہ فضولی کے نکاح کی اجازت فعل سے دیوے نہ قول سے - عبارت اس کی یہ ہے کل امرأة تدخل فی نکاحی او تصیر حلالاً لی فکذا ای طالق فاجاز نکاح فضولی بالفعل کبعث المھر مثلاً لا یحنث[3] الخ فقط

سوال ۸۲۹ ایک شخص اپنی زوجہ کو افریقہ لے جانا چاہتا ہے دور دراز مسافت کی وجہ سے زوجہ اور اس کے اقارب انکار کرتے	شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب حلف لا یتزوج ص ۱۸۸ ج ۳ - ظفیر [2] وبالفعل کبعث المهر او بعضه بشرط ان یصل الیها، ومنه الکتابة ای من الفعل فالو اجاز بالکتابة لما فی الجامع حلف لا یکلم فلانا او لا یقول له شیئا فکتب الیه کتابا لا یحنث (رد المحتار باب ایضا ص ۱۸۸ ج ۳) ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب فی کل امرأة ص ۱۸۹ ج ۳ - ظفیر.

ہیں۔ شوہر مجبور کر کے لیجا سکتا ہے یا نہیں۔ شوہر کہتا ہے کہ مرد کا اپنی بی بی سے چار ماہ سے زیادہ غائب رہنا ممنوع ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم دیا تھا یہ صحیح ہے یا نہ۔؟

الجواب۔ فقہاء نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس زمانہ میں کس قدر دشمند از مسافت پر شوہر اپنی زوجہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خوشی سے جاوی ہے تو خیر ورنہ جبراً نہ لے جاوے اور حضرت عمرؓ کا اثر اگر ثابت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیئے کہ وہ اپنی زوجہ سے زیادہ مدت تک غائب نہ رہے کسی نہ کسی طرح چلا آوے اس سے جبراً زوجہ کو لیجانے کا جواز نہیں نکلتا[1]۔ فقط

شادی پر طلاق معلق کر دے تو نکاح کی کیا صورت ہے

سوال ۸۳۰ عمر کا ناجائز تعلق زید سے تھا عمر نے زید سے یہ الفاظ کہلائے کہ اگر میں اس تعلق کو قطع کر دوں تو جب میں نکاح کروں میری بیوی پر تین طلاق۔ چند روز بعد زید نے یہ تعلق قطع کر دیا۔ کوئی صورت اور گنجائش ایسی نکل سکتی ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو جاوے۔

الجواب۔ فقہاء حنفیہ نے یہ حیلہ جواز نکاح و عدم وقوع طلاق کا اس صورت میں یہ لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی بدون اس کے امر اور حکم کے کر دیوے اور پھر یہ شخص جس کا نکاح ہوا ہے زبان سے اس کو قبول نہ کرے بلکہ مہر کل یا بعض اس عورت کے پاس بھیجدے اور صحبت و تقبیل وغیرہ کرے یہ نکاح صحیح ہوگا اور طلاق واقع نہ ہوگی کما فی رد المحتار حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا یحنث بہ یفتی الخ قولہ وبالفعل کبعث

---

[1] ویاتی بعدہا بعد اداء کلہ مؤجلا ومعجلا اذا کان۔ ہو اعم عن والآرا یہ نہو وبہ یفتی کما فی شرح المجمع وختار فی ملتقی الابحر ومجمع الفتاوی واعتمدہ المصنف وبہ افتی مشایخ برحمی لکن فی النہر الذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لایسافر بہا جبراً علیہا وجزم بہ البزازی وغیرہ وفی المختار وعلیہ الفتوی والتفصیل فی شامی رد المحتار علی ہامش رد مختار باب المہر صفحہ ۳۹۶ / ۲ ظفیر

المہر الخ[1] شامی جلد ۳ صـ ۱۲۱ نقط

عدت کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے مگر اختلاط جائز نہیں

سوال ۸۳۱ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اس کی ہمشیرہ سے نکاح کر لیا ہے اور پہلی زوجہ صاحب اولاد ہے اور یہ طلاق کسی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ عورت نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اپنے خاوند سے کرانے کے لئے خود طلاق لی ہے اور اس نے اپنے خاوند سے یہ شرط کی ہے کہ تم مجھ کو بجائے مہر کے تاحیات روٹی کپڑا دیتے رہو اور یہ عورت مطلقہ اس کے ایک مکان میں علیحدہ رہتی ہے آیا یہ شخص اگر اس عورت کو روٹی کپڑا مہر کے عوض میں یا بطور احسان کے دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ عورت اس کے مکان میں علیحدہ رہ سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب زوجۂ اولیٰ کو طلاق دینے کے بعد جس وقت عدت اس کی طلاق کی گذر جاوے اس وقت زوجہ مطلقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[2] اور زوجہ مطلقہ کا نفقہ بعد عدت کے شوہر کے ذمہ لازم نہیں ہے لیکن اگر مہر میں سے اس کا نفقہ دیتا رہے یا تبرعاً اس کو روٹی کپڑا دیوے تو جائز ہے اور علیحدہ مکان میں اگر عورت رہے تو کچھ حرج نہیں ہے مگر شوہر طلاق دینے والا اس سے اختلاط نہ رکھے در مختار میں ہے ولہما ان یسکنا بعد الثلاث فی بیت واحد اذا لم یلتقیا التقاء الازواج ولم یکن فیہ خوف فتنۃ انتہیٰ[3]۔ فقط

مراہقہ کو شوہر رخصت کرا سکتا ہے

سوال ۸۳۲ ایک لڑکی بعمر تیرہ سال جس کی شادی ہو چکی ہے وہ اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے اور والدہ اس کی سخت بدچلن اور بدکار ہے اس کے پاس رہنے کی وجہ سے لڑکی کے بگڑنے کا اندیشہ ہے اور والدہ رخصت نہیں کرتی۔ شوہر لڑکی نے

---

[1] دیکھئے رد المحتار مع حاشیہ باب یمین صـ ۱۸۹ ج ۳ ظفیر

[2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً ای عقداً صحیحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات صـ ۳۹۰ ج ۲) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی الحداد صـ ۸۵۵ ج ۲۔ ظفیر

دعوی زن زوجیت کر دیا ہے آیا بحالت موجودہ شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے یا بوجہ نابالغہ ہونے کے رخصت نہیں کرا سکتا۔

الجواب۔ تیرہ برس کی لڑکی مراہقہ ہے لہذا شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے خصوصاً بحالت اندیشہ مذکورہ شوہر اس کو اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے[1] فقط (حدیث میں ہے جب لڑکی بارہ سال کی ہوجائے تو اس کی شادی کر دی جائے مشکوٰۃ ص ۲۷۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمر کے بعد لڑکی شوہر کے حوالہ ہو جانی چاہیئے۔ ظفیر)

اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح، ورنہ نہیں، شوہر نکاح کے بعد لے گیا کیا حکم ہے

سوال ۸۳۳) زید نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ اگر اسی گھر میں رہا تو نکاح باقی ورنہ نکاح نہیں ہے اگر وہ اپنی عورت کو لیجاوے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں نکاح قائم رہیگا اور باہر لیجانے سے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس پر قاضی اگر نکاح پڑھا دے تو مجرم نہیں

سوال ۸۳۴) میں ایک مسجد میں امامت کرتا ہوں بعد نماز عشاء ایک شخص نکاح کے واسطے بلانے گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ دوسرے محلہ کی فلاں عورت ہے مجھے شک ہوا کیونکہ میں نے پہلے یہ سنا تھا کہ اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو چکا ہے میں نے اس سے دریافت کیا اس نے حلفیہ بیان کیا کہ نہیں ہوا۔ چنانچہ میں نے نکاح پڑھا دیا تو مجھ پر تو کچھ مواخذہ نہیں۔ فریق ثانی نے شور مچا رکھا ہے کہ اس کا نکاح پہلے ہو گیا تھا۔ اگر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں صورتوں میں مجرم ہوں یا بری۔؟

الجواب۔ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میرا نکاح کسی سے

---

[1] وقد صرحوا عنه بأن الزوجة إذا كانت صغيرة لا تطيق الوطء لا تسلم إلى الزوج حتى تطيقه والصحيح أنه غير مقدر بالسن بل يفوض إلى القاضي بالنظر إليها من سمن أو هزال ... باب القسم ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر

نہیں ہوا تو امن کے قول کے موافق اس کا نکاح کرنا درست ہے۔ پس اس صورت میں نکاح پڑھنے والے پر کچھ مواخذہ نہیں ہے پھر اگر بعد میں تحقیق ہو جاوے اور گواہان عدول سے ثابت ہو جاوے کہ اس کا نکاح پہلے ہو چکا تھا تو یہ دوسرا نکاح باطل ہو گا اور وہ عورت پہلے شوہر کو ملے گی اور اگر کچھ ثبوت پہلے نکاح کا نہ ہو تو دوسرا نکاح درست رہے گا۔ فقط

منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو کرنا درست ہے

سوال ۸۳۵ ہندہ کی صرف نسبت بکر کے ساتھ عرصہ سے ٹھیری ہوئی تھی اس درمیان میں ہندہ کے ولی کے بھتیجہ کی زوجہ مرگئی۔ تب ہندہ کے ولی نے ہندہ کا نکاح اپنے بھتیجہ سے کر دیا اب چند اشخاص کہتے ہیں کہ ہندہ کے ولی نے یہ برا کام کیا اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے وہ گنہگار ہوئے۔ جہاں پہلے نسبت ٹھیری تھی وہیں ہونا چاہیئے تھا۔ آیا اس صورت میں کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ نسبت اور منگنی کر دینا ایک وعدہ ہوتا ہے پس اگر مصلحت دختر کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہو تو پہلی نسبت کو چھوڑنے اور دوسری جگہ جو کہ بہتر ہے نکاح کر دینے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ولی کو لڑکی کی بہتری اور مصلحت دیکھنا مقدم ہے جہاں لڑکی کے لئے بہتری معلوم ہو وہاں نکاح کر دیوے اگر وہی موقع بہتر ہے جہاں پہلے نسبت ہوئی تھی تو موافق وعدے کے اسی کو اختیار کرے کہ ایفاء وعدہ بہت اچھا ہے لیکن اگر وہ موقع لڑکی کے لئے اچھا نہ ہو تو دوسری جگہ کرنا اچھا ہے۔ فقط

غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے ہو تو برادری کو کیا کرنا چاہیئے

سوال ۸۳۶ زید کی برادری میں پنچائت ہوتی ہے جس سے خلاف قاعدہ کام ہوتا ہے اس کو کوذات کر دیتے ہیں زید ہندہ کو عرصہ بیس پچیس برس سے نکاح پڑھا کر رکھے ہوئے ہے حالانکہ ہندہ کے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی تھی، برادری والے اب تک زید کے ساتھ کھاتے پیتے چلے آئے۔ کیا وہ بوجہ سکوت کے گنہگار ہوئے یا نہیں اگر زید توبہ کرے اور دوبارہ نکاح پڑھاوے تو پاک ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - برادری والوں نے اگر باوجود علم اور قدرت کے زید کو اس ناجائز نکاح سے نہیں روکا تھا تو وہ بھی گنہ گار ہوئے توبہ کریں[1] - اور زید اگر اب نکاح کرنا چاہے تو پہلے ہندہ کا شوہر اول طلاق دیدیوے بعد عدت گذرنے کے زید اس سے نکاح کر سکتا ہے اور زید سے جو گناہ اس عرصہ تک ہوا اس سے توبہ کرے اس طریق سے زید پاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کو شامل برادری کر لینا چاہیئے۔ فقط

لڑکے نے اقرار کیا کہ وہ سسرال میں رہیگا اسپر نکاح ہوا۔ اب اقرار پورا نہیں کرتا کیا حکم ہے

سوال ۸۳۷ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ عمر خود بطور فرزندی اس کے یہاں مقیم رہے عمر نے تحریری اقرار نامہ لکھدیا۔ اب عمر اپنے اقرار کو پورا نہیں کرتا تو کیا بدون طلاق کے لڑکی کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - اس اقرار نامہ کی وجہ سے عمر کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی اور بدون طلاق کے اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں ہے۔ فقط

ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں،

سوال ۸۳۸ ایک عورت مرحومہ یہ وصیت کر گئی ہے۔ میری لڑکی نابالغہ کا عقد نبی بخش کے لڑکے سے نہ کریں اس وصیت کی وجہ سے لڑکی کا عقد اس لڑکے سے کرنا چاہیئے یا نہیں۔؟

الجواب - اس بارہ میں مرحومہ کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے نانی کا حق مقدم ہے اور جہاں وہ مناسب سمجھے نابالغہ کا نکاح کردے مرحومہ کی وصیت کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں ہے[2] - فقط

---

[1] ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن) کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر (القرآن)

[2] الولی فی النکاح العصبة بنفسه بلا توسط انثی علی ترتیب الارث والحجب ... وتکلیف الاسلام فی حق مسلمة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۲۷ ج ۲) ظفیر

کسی کی بیوی جب جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں، اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے

سوال ۸۳۹ ہندہ بی بی عمر کی ہے مگر زید ایک جائداد والے آدمی کے مرنے پر اسی خیال سے کہ اس کی جائداد کی وارث بنے ہندہ نے اور اس کے شوہر نے دعویٰ کیا کہ میں زید کی بیوی ہوں اور اس پر گواہ پیش کئے اور عمر نے بھی لالچ کی وجہ سے اقرار کیا کہ ہندہ زید کی بیوی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر سے فسخ ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس کذب بیانی سے ہندہ عمر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ کذا فی الدر المختار والشامی۔

جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ۸۴۰ رحیمہ بی بی کا نکاح پانچ سال ہوئے غلام محمد سے ہوا تھا مسماۃ مذکورہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے۔ شہاب الدین کو نکاح کا پورا علم ہے لیکن اس وقت وہ منکر ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ جبکہ نکاح مسماۃ مذکورہ کا باقاعدہ شرعیہ ہو چکا ہے تو شوہر کو چاہئے کہ نکاح کے گواہ عدالت میں پیش کرے اور جن لوگوں کو علم نکاح کا ہے ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہ شہادت نکاح کی دیویں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گے[1] اور شخص مذکور جو کہ باوجود علم کے نکاح مذکور سے منکر ہے شرعاً فاسق وعاصی ہے اس کو اس فعل سے توبہ کرنی چاہئے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو برادری سے خارج کیا جاوے فقط

دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی

سوال ۸۴۱ دو لڑکیاں توام ہیں۔ ایک کا داہنا کولھا دوسری کے بائیں کولہے سے حلقۃً جڑا ہوا ہے اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ اٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ چل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے چنانچہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اتنا دوسروں سے سنا ہے کہ ساتھ کھاتی ہیں ساتھ سوتی ہیں ساتھ بیمار ہوتی ہیں ساتھ اچھی ہوتی ہیں مرض بھی دونوں کو ایک ہی ہوتا ہے درمیت

[1] ویجب اداؤہا بالطلب ولو حکماً ولو فی حق العبد الخ درمختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات [illegible]

بھی ساتھ ہی ہوتا ہے اور طہر بھی ساتھ، تیرہ چودہ برس کی عمر ہے مجری طمث اور مبرز دونوں کا الگ الگ ہے مگر مجری بول صرف ایک کے ہے دوسری کے نہیں ایک جب پیشاب کرتی ہے تو دوسری بھی فارغ ہو جاتی ہے بہرحال لکھکر یہ پوچھنا مقصود ہے کہ اگر وہ دونوں مسلمان ہوں یا اب وہ مسلمان ہو جاویں تو ان کے نکاح کی شرعی صورت کیا ہوگی۔

الجواب - مکرمی جناب مولانا حکیم محمد جمیل الدین صاحب مدفیوضہم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہم، والا نامہ پہنچا واقعہ عجیب معلوم ہوا کتب فقہ میں کوئی جزئیہ اور اس کے حکم کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی، البتہ قواعد سے عدم جواز نکاح بصورت مذکور معلوم ہوتا ہے درمختار میں نکاح کی تعریف یہ کی ہے ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی[1] الخ اور شامی میں بدائع سے منقول ہے ان من احکام ملک المتعۃ وھو اختصاص الزوج بمنافع بضعہا وسائر اعضائہا استمتاعاً او ملک الذات والنفس فی حق التمتع علی اختلاف مشائخنا فی ذلک[2] الخ شامی ان عبارات سے بالاجمال اس قدر واضح ہوتا ہے کہ صورت مسئول عنہا میں مانع شرعی استماع سے موجود ہے اور اگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ایک سے استمتاع میں دوسری سے بھی استمتاع ہے تو پھر نص حرمت جمع بین الاختین سے بھی اسکی حرمت واضح ہوتی ہے۔ بہرحال جواز نکاح کی کوئی صورت بحالت موجودہ معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کو بذریعہ آپریشن جدا کر دیا جائے تو پھر کچھ مشکل نہیں ہے۔ فقط

(اگر استمتاع ایک سے دوسری کے لئے بھی کافی ہو جاتا ہے تو اس صورت میں دونوں کو ایک کے حکم میں مان کر کسی ایک شخص سے شادی کر دینے میں جمع بین الاختین لازم نہیں آنا چاہیئے بلکہ ایک کے حکم میں قرار دے دینا چاہیئے۔ بہرحال یہ مسئلہ قابل غور ہے۔ ظفیر)

اس صورت میں نکاح ہو گیا یا نہیں | **سوال** [۸۲۱] فاطمہ بالغہ نے دو گواہوں کے سامنے کہ

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح صفحہ ۳۵۵ ج ۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب النکاح صفحہ ۳۵۵ ج ۲ ظفیر

میں ایک ہزار روپیہ نقد پچھتر روپے کے کپڑے اور پانچ بیگہ زمین کے عوض میں تمہارے ساتھ راضی ہوں" اسماعیل نے جواباً کہا مجھے سب منظور ہے" فاطمہ نے کہا اب میں تمہاری ہو چکی اسماعیل نے کہا، میں نے قبول کیا، پھر فاطمہ بولی' میں نے اپنی ذات تمکو سونپی" اسمٰعیل نے کہا' میں نے منظور کیا۔ پھر دونوں نے بہت سے لوگوں سے اس کی اطلاع کر دی نکاح ہو گیا یا نہیں۔ ؟

الجواب - اس صورت میں بشرط نیت نکاح وفہم المقصود نکاح منعقد ہو گیا۔ فی الدر المختار وعدا ھاکنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملۃ درمختار (علی الشامی صفحہ $\frac{29}{2}$)

بیویوں کی تبدیلی | **سوال ۸۴۲** دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں دونوں نے طلاق دیدی اور چھوٹے بھائی سے بڑے بھائی کی بیوی نے نکاح کر لیا۔ اور بڑے بھائی سے چھوٹے بھائی کی بیوی نے، اب پھر اپنی بیویوں کو لوٹانا چاہتے ہیں۔ ؟

الجواب - دونوں بھائی طلاق دیکر اپنی اپنی سابقہ بیوی سے عدت گذار نیکے بعد نکاح کر سکتے ہیں۔ ؟

حرام نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے ؟ | **سوال ۸۴۳** شادی شدہ منکوحہ کا نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے۔ ؟

الجواب - فاسق ہے کافر نہیں ہے

اولاد کے باب میں شوہر کے وعدۂ نکاح کا پورا کرنا کیسا ہے | **سوال ۸۴۴** زید کا نکاح خالد کی دختر سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کے بطن سے جو لڑکی ہو گی خالد کے لڑکوں کی اولاد میں کسی ایک کو نکاح میں دیگا۔ زید وخالد دونوں فوت ہو گئے۔ زید کے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب بالغہ ہے اور خالد کا پوتا ابتک بالغ نہیں ہوا علاوہ ازیں زید خالد کا کفو جدا ہے۔ کیا زوجہ زید کے ذمہ زید کا وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ یا زید کی زوجہ زید کے کفو میں لڑکی کا نکاح کر دے۔ ؟

الجواب - اس وعدہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور زید کا اس قسم کا وعدہ اس کی زوجہ کے ذمہ پورا کرنا ضروری نہیں ہے زید کی دختر کا نکاح کفو میں جہاں مناسب ہو کر دیا جائے۔ فقط

گناہ سے بچانے کے لئے طوائف سے شادی بہتر ہے یا خاندان میں

سوال ۸۲۵ ایک طوائف زید سے استدعا کرتی ہے کہ زید اس پیشہ کو ترک کرنے میں اسکی امداد کرے یعنی زید اس سے عقد کرے۔ آیا زید کو اپنے خاندان میں شادی کرنا شرعاً اچھا ہوگا یا بنظر ثواب اسکو عوضاً عقد میں لانا اچھا ہے۔؟

الجواب - زید کو اس سے عقد کرنا درست ہے اور اس وجہ سے کہ اس کے نکاح کرنے میں وہ عورت تائبہ ہوتی ہے اس کو ثواب حاصل ہوگا۔ لیکن اگر زید کو اس وجہ سے عار ہو کہ غیر خاندان اور غیر کفو میں نکاح کرنے سے وہ مطعون ہوگا اور اس کا خاندان اس کو چھوڑ دے گا یا مطعون کریگا تو پھر اپنے کفو میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ غرض یہ کہ نکاح اس زانیہ سے درست ہے اور جبکہ وہ تائب ہوتی ہے اور اس کی توبہ واستقامت پر اطمینان ہے تو اس سے نکاح کرنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں ہے۔ باقی اپنے مصالح قرابت داری اور خاندانی کو خود لحاظ کرلیوے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے۔ شریعت اس سے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کرتی اور مانع بھی نہیں ہے۔ فقط

سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری سے طلاق نہیں ہوگی

سوال ۸۲۶ زید نے پیرسالگی میں ہندہ نوجوان سے نکاح کیا۔ بعد چند روز کے ہندہ نے زید سے طلاق مانگی کہ میں مہر معاف کنندم تم طلاق دیدو۔ زید نے طلاق سے انکار کیا۔ ہندہ کے دعویٰ کرنے پر حاکم عدالت نے ہندہ کو طلاق کی ڈگری دیدی۔ اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب اس صورت میں ہندہ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی کیونکہ یہ ڈگری شرعاً طلاق کے حکم میں نہیں ہے (ظفیر)

نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں

سوال ۸۲۷ نکاح کرنا اور بیاہ کرنا میں کیا فرق ہے دونوں میں کس کی اولاد اور کونسی اولاد کو اولاد اکبر کہا جاویگا۔؟

الجواب - ہمارے بلاد میں بیاہ اور نکاح ایک چیز ہے اور شریعت میں بھی یہ دونوں

یک ہیں کیونکہ جس میں ایجاب و قبول ہو وہی نکاح ہے اور وہی بیاہ و شادی ہے پس نکاحتا عورت اور بیاہتا عورت ہر دو منکوحہ ہیں[1] اور دونوں سے جو اولاد ہو وہی اسی شوہر کی اولاد ہے اور ان میں جسکی اولاد بڑی ہے وہی اولاد اکبر ہے اور جس عورت کو بلا ایجاب و قبول گھر میں رکھا وہ زوجہ نہیں ہے اس سے جو اولاد ہو وہ اس سے ثابت النسب نہیں ہے۔ فقط

سوال ۸۴۵

وزیر خاں کا نکاح مسماۃ نفیسہ کے ساتھ بعمر اٹھارہ سال ہوا۔ رخصتی نہیں ہوئی۔ وزیر خاں بعد نکاح بجرم اعانت قتل عمد بسزا باب حبس بعبور دریائے شور بمیعاد بیس سال ہوا پہلے خطوط آتے تھے بعدہ دو تین سال تک بند رہے وزیر کے چھوٹے بھائی جمن نے یہ بات مشہور کردی کہ وزیر مرگیا اور اپنا نکاح نفیسہ سے کرلیا وزیر خاں کے خطوط بعد میں پھر آنے لگے جمن سے نفیسہ کے دو لڑکے ہوئے پھر جمن مرگیا دو سال بعد جمن کے چھوٹے بھائی ناظر خاں نے مسماۃ مذکورہ سے اپنا نکاح کیا۔ ناظر خاں سے بھی چار لڑکے ہوئے وزیر خاں واپس آگیا اور اپنا دوسرا نکاح کیا۔ وزیر خاں نے ناظر خاں سے کہا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی۔ مجھ سے طلاق لیلے جس میں میرا نکاح ٹوٹ جاوے۔ لیکن پھر طلاق نہیں ہوا۔ تین چار سال بعد ناظر خاں نے مسماۃ نفیسہ کو گھر سے نکالدیا۔ وزیر خاں نے اس کو بلا نکاح کیے رکھ لیا۔ (۱) جب کہ وزیر خاں یہ کہتا تھا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی اور نکاح ثانی جمن کے ساتھ ہوا اس کو صرف بھی نہیں ہوئی کیا وزیر خاں کا نکاح ٹوٹ گیا۔

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(۲) جب کہ وزیر خاں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ اس کی عورت دوسرے کے پاس رہتی ہے تو کیا اس کا صرف یہ کہنا کہ مجھ سے طلاق لے لو ورنہ میرا نکاح قائم ہے کافی ہے۔

(۳) اگر نکاح وزیر خاں کا نہیں ٹوٹا تو اولاد جمن و ناظر کیا شرعاً ثابت النسب ہیں۔

(۴) اب وزیر خاں کا مسماۃ نفیسہ کو رکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

---

[1] وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر [illegible] بلفظ الآخر وحضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً۔ الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۱ ظفیر

(۵) کیا ناظر خاں سے طلاق کی ضرورت نہیں ہے

الجواب - نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں نہیں ٹوٹا[۱] -

(۲) نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں قائم ہے اور اس پر طلاق دینا اس صورت میں واجب نہ تھا[۲] - گنہگار وہ شخص ہے جس نے باوجود اس علم کے کہ عورت مذکورہ کو طلاق نہیں ہوئی اور اس کا شوہر موجود ہے اس سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر میں رکھا[۳] -

(۳) وہ اولاد جمن اور ناظر سے صحیح النسب نہیں ہے کما ورد فی الحدیث الولد للفراش و للعاہر الحجر[۴] - (۴) جائز ہے - (۵) طلاق کی ضرورت نہیں ہے - فقط

آزاد کردوں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا

سوال ۸۴۹ ایک آدمی نے جس کی بیوی نہیں ہے یہ کہا کہ آزاد کردوں گا تو وہ شادی کرے یا نہیں - ؟

الجواب - یہ قول اس شخص کا لغو ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ شخص نکاح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور اس الفاظ سے اس کی زوجہ معلقہ نہیں ہوتی -

لڑکی بالغ ہوگئی اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا کیا کیا جائے

سوال ۸۵۰ زید نے اپنی دختر کا نکاح عمر کے لڑکے سے نابالغی میں کردیا تھا - اب دختر بالغ ہوگئی اور لڑکا دو تین برس میں بالغ ہوگا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے - ؟

الجواب - یہ نکاح لڑکی فسخ نہیں کرسکتی اور کوئی صورت تفریق کی بحالت عدم بلوغ شوہر کے نہیں ہے اور جس وقت شوہر بالغ ہوجاوے اگر وہ طلاق دیدے تو طلاق واقع ہوسکتی ہے بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی عورت کے لئے نہیں ہے - فقط (لڑکے کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے اور لڑکی اتنے صبر و ضبط سے کام لے، روزے رکھے ظفر)

---

[۱] جب طلاق نہیں دی تو نکاح نہیں ٹوٹا - ظفر [۲] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (در مختار) والفجور یعم الزنا وغیرہ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لمن زوجتہ لا ترد ید لامس وقد قال انی احبہا استمتع بہا [۳] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ (بقیہ ص ۵۱۹)

جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہو اس کی سزا

سوال ۸۵۱ ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو ظہر کا جس کو دو تین آدمیوں نے سنا صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ یہ اڑھائی ماہ سے ایسا کرتا ہے۔ ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

الجواب - ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت نہیں ہوتا اور عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد اور سزا نہیں لگ سکتی البتہ جبکہ شبہ ہو گیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے۔ فقط

جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا ہے اس سے وطی

سوال ۸۵۲ زوجہ کے حیض آنے سے پہلے وطی درست ہے یا نہیں؟

الجواب - جبکہ زوجہ قریب البلوغ ہے اگرچہ بالغہ نہ ہو وطی اس سے درست ہے[۱]۔ فقط

عزل کب درست ہے

سوال ۸۵۳ عزل کرنا کس وقت درست ہے۔؟

الجواب - زوجہ حرہ سے عزل مکروہ ہے مگر جب کہ وہ اجازت دیدے[۲]۔

سرکاری عدالت نے ناقص گواہوں سے جرم ثابت کیا تو صحیح نہیں مرد کی بات معتبر ہے

سوال ۸۵۴ زید نے اپنی بیوی کو طلاق واحد دی۔ بعد پندرہ یوم کے رجعت کرلی بعد سولہ سال کے دونوں میں نااتفاقی ہوئی۔ ایک شخص شریک زید کے بہکانے سے زید کے مکان سے فرار ہو گئی۔ بعد چند روز

بقیہ صفحہ ۵۱۸ کا: بن عمر انہم ملغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ وھذا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا (رد المحتار باب المہر ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر۔ مشکوٰۃ باب اللعان ص ۲۸۷ ظفیر

[۱] وقد صرحوا عنہ بان الزوجۃ اذا کانت صغیرۃ لا تطیق الوطی لا تسلم الی الزوج حتی تطیقہ والصحیح انہ غیر مقید بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیہا من سمن او ھزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۰۹ ج ۲)

[۲] ویعزل عن الحرۃ باذنہا لکن فی الخانیۃ انہ یباح فی زماننا لفسادہ قال الکمال فیعتبر عذرا مسقطا لاذنہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۳ ج ۲) ظفیر

اگر تین طلاق کی مقر ہوئی، پنچائت میں گواہوں نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ زید نے طلاق واحد دی تھی یا ثلاثہ زید سے قسم لیگئی، زید نے طلاق واحد کی قسم کھائی، پھر ہندہ نے عدالت دیوانی میں دعوی کر کے فاسق گواہوں کو پیش کر کے عدالت سے طلاق کی ڈگری حاصل کی صورت مسئولہ میں ہندہ کے گواہ معتبر ہوں گے یا زید کی قسم۔

الجواب۔ گواہان مذکورین کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے[1]۔ بلکہ زید کا قول اور حلف معتبر ہے اور اس شریک فاسق سے متارکت درست ہے اور ہندہ بدستور زید کی زوجہ ہے اور اس شریک کو ہندہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے ہکذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط

ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں

سوال ۸۵۵ زید بحیثیت مذہب اسلام میں داخل ہوا اور اس کا نکاح ایک نومسلمہ بالغہ سے ہوا اب جبکہ منکوحہ زید بالغہ ہوئی تو اس کو رخصت کرنے کے لئے ختنہ کی شرط لگاتے ہیں اور زید اس تکلیف سے گریز کرتا ہے یہ گناہ ہے یا نہیں اور رخصت منکوحہ میں ختنہ کی شرط کرنا کیسا ہے۔؟

الجواب۔ ختنہ کرانا شعار اسلام سے ہے زید کا انکار کرنا ختنہ سے معصیت ہے اور مذموم ہے ختنہ اس کو ضرور کرانا چاہئے[3]۔ باقی رخصت کرنا منکوحہ کا شرعاً اس پر موقوف نہیں ہے اس کی زوجہ کو رخصت کر دینا چاہئے۔ فقط

مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے

سوال ۸۵۶ زید نے قسم کھائی کہ اگر میں یہ کام کروں تو میں جس کسی عورت سے اور جب کبھی نکاح کروں تو اس کو اسی وقت طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے، زید نے وہ کام کیا اور قاضی سے مسئلہ دریافت کیا، قاضی نے کہا اب تیرے لئے کسی صورت میں عورت حلال نہیں ہے ایک شخص نے زید سے کہا کہ مرتد ہو جا پھر مسلمان ہو کر کسی عورت سے

---

[1] والفاسق انما ترد شہادتہ بتہمۃ الکذب (رد المحتار کتاب الشہادۃ ج ۴)
[2] غیر مسلم عدالت کا فیصلہ نکاح و طلاق میں شرعاً نافذ نہیں ہے (دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ) ظفیر
[3] ان الختان سنۃ للرجال من جملۃ الفطرۃ لا یمکن ترکہا (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ج ۵)

اگر نکاح کریگا تو صحیح ہوگا۔ اس پر زید مرتد ہوگیا پھر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اور ایک عورت سے نکاح کیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں وہ شخص جس نے زید کو کہا کہ تو مرتد ہوجا الخ کافر ہوگیا کذا فی شرح الفقہ الاکبر[1] اور یہ جو اس نے کہا کہ اس صورت میں حلالہ ساقط ہوجاویگا غلط ہے بلکہ بعد اسلام لانے کے بھی ضرورت ہے کہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے اس وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔ پس نکاح مذکورہ جو بلا حلالہ کے ہوا صحیح نہیں ہوا کما فی الشامی فوجہ الشبہ بین المسلمین ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظھار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق[2] الخ فقط

اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں

سوال ۸۵۷ جو عورت اٹھارہ سال مفرور رہنے کے بعد آوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور عورت مفقود الخبر کی حد شارع نے کس قدر مدت تک رکھی ہے۔؟

الجواب۔ نکاح اس کا باقی ہے عورت کے فرار ہوجانے اور مفقود الخبر ہوجانے سے کسی مدت میں بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔ فقط

بارات کو کھانا دینا درست کیسا ہے؟

سوال ۸۵۸ زید کے لڑکے کی شادی عمر کی لڑکی سے ہونیوالی تھی۔ عمر حسب رواج برادری زید کو طعام بارات کھلانا چاہتا ہے زید انکاری ہے اور کہتا ہے کہ رسم ورنیت کی تمدیج مسلمانوں نے ہندؤں سے سیکھی ہے اور نیز اس دعوت بارات کا ثبوت قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں پایا جاتا لہذا ہمکو بوجہ التزام ما لایلزم اور ہندؤں کے شعار کی وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے عمر کہتا ہے کہ یہ خیال محض لغو ہے بارات کا کھانا عقد ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے صاف ثابت ہے کیونکہ لڑکی کی جانب سے ملک حبش میں دعوت ہوئی تھی۔ علاوہ بریں ولیمۃ العرس کا مسنون ہونا ثابت ہے

---

[1] شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵ [2] رد المحتار ص

اور عرس کا لفظ مرد و عورت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے لہٰذا اس دعوت بارات کا کھانا شرعاً جائز ہے پس از روئے شرع شریف ان دونوں میں سے کس کا قول صحیح و درست ہے؟ اور بارات کا کھانا عندالشرع کیسا ہے؟ اور ملک حبش میں جو دعوت بوقت عقد حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہوئی تھی وہ شاہ نجاشی کی طرف سے جو کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وکیل تھا ہوئی تھی۔ یا خالد بن سعید حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل کی طرف سے ہوئی تھی؟

الجواب۔ یہ ظاہر ہے کہ رسوم کی پابندی جس درجہ پر پہنچ گئی ہے وہ شرعاً مذموم ہے کیونکہ اس کو لازم سمجھ گیا ہے یا بمنزلہ لازم کے ان کے ساتھ معاملہ ہے کہ ان کے ترک کو عار سمجھا جاتا ہے اور گوارا نہیں ہوتا کہ اس عار کو اختیار کیا جائے اگرچہ قرض کی نوبت آجائے اور اگرچہ سود کے ذریعہ قرض حاصل ہو تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی پابندی نامشروع کو شریعت مطہرہ کسی طرح جائز نہیں رکھتی۔ البتہ اگر بارات کا کھانا محض بطور دعوت احباب و اظہار مسرت ہو بشرط عدم ارتکاب منہیات و محظورات شرعیہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض فی نفسہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے عوارض مروجہ کی وجہ سے خرابی آتی ہے۔ اور ولیمہ لعرس یہ نہیں ہے اس کے بجائے اگر اس موقعہ پر مسرت کے اظہار کے لیے دعوت کی تو وہ بارات کا کھانا ہے نہ ولیمہ کے طور پر ہے البتہ اس کی اجازت ہے بشرط عدم لزوم مفاسد کلام نہیں ہے۔ ولیمہ جو مسنون ہے اس کے مخاطب مرد ہیں اور وہ زوج کی طرف سے ہوتا ہے چنانچہ احادیث و تعامل سے یہ ظاہر ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل اس پر صراحۃً دلالت کرتا ہے۔ زیادہ تطویل کی اس میں گنجائش نہیں ہے نہ حاجت ہے اجماع امت یہ مسلمہ ہے کہ ولیمہ مردوں کی طرف سے ہوتا ہے نہ عورتیں کبھی اس کی مخاطب ہوئیں نہ کسی عورت نے اس کو کیا۔ فقط

شوہر و بیوی کے ایک پیر سے مرید ہونے میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا

سوال ۸۵۹ ایک شخص ایک شاہ صاحب کے مرید ہوئے ہیں اور ان کی زوجہ بھی ان کی مرید ہوئی ہے اور بچے بھی ان کے مرید ہیں ایسی حالت میں اس عورت اور شوہر کا نکاح بدستور رہا یا فرق ہوگیا اور زوجہ و شوہر

پیر بھائی بہن ہوتے یا نہیں۔؟

الجواب۔ شوہر اور زوجہ اگر ایک پیر سے مرید ہو گئے تو اس سے نکاح میں اور کسی معاملہ میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ چاہیئے کہ تعلق زوجیت کا زیادہ قوی ہو جاوے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند بیوی صحابہ میں سے دونوں ہی بیعت ہوتے تھے اور ویسے بھی سب مسلمان مرد اور عورتیں بھائی بہن ہیں انما المومنون اخوۃ[1] قرآن شریف میں وارد ہے الحاصل اسمیں کچھ وہم نہ کریں۔

بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں ہے

سوال ۸۶۰/ عبداللہ کا نکاح شریفہ سے بعمر دس سال بشرائط شرعی ہو چکا اور شریفہ کو گیارہ برس کی عمر میں حیض آگیا تو اس سے عبداللہ ہم بستر ہونے کا مجاز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ مجامعت و ہمبستری اس سے درست ہے کوئی شرط اس میں نہیں ہے[2] قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء[3] (الآیۃ) وقال اللہ تعالیٰ وللرجال علیہن درجۃ[4] (الآیۃ)

منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں

سوال ۸۶۱/ جب منکوحہ نابالغہ سے بالغ ہو گئی اور شوہر کے پاس ہو، کیا منکوحہ کے ورثہ کو ہم بستر ہونے کی اطلاع کرنا یا اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ کچھ حاجت اطلاع کرنے اور اجازت لینے کی نہیں ہے[5]

رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح

سوال ۸۶۲/ رنڈی کو پیشہ کر کے کھانا اچھا ہے یا شیعہ سے نکاح کرنا اچھا ہے۔؟

---

[1] سورۃ الاحزاب [2] وقد صرحوا عنہ بان الزوجۃ اذا کانت صغیرۃ لا تطیق الوطء لا تسلم الی الزوج حتی تطیقہ والصحیح انہ غیر مقدر بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیہا من سمن او ھزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۲۹ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ النساء [4] سورۃ النساء [5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہا فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا۔ (اخرجہ مسلم مشکوۃ باب النظر الی المخطوبۃ) ظفیر

الجواب۔ دونوں حرام وناجائز ہیں۔[1]

نافرمانی سے بیوی نکاح سے نہیں نکلتی

سوال ۸۶۳ نافرمانی کرنے پر عورت نکاح سے علیحدہ ہوجاتی ہے یانہیں۔؟ (۲) منکوحہ عورت شوہر کی رضامندی کے بغیر بلا پردہ بازار میں گھومتی ہے۔(۳) منکوحہ عورت مثل طوائف پیشہ زنا اختیار کرے۔ (۴) نکاح کے دن ہی سے مرد عورت کے نفقہ کی خبرگیری نہ کرے اور عورت مرد سے ناموافق ہو اور زنا کے ذریعہ روزی حاصل کرے تو ازروئے شرع ایسی عورت اپنے مرد کی زوجہ بننے کی قابل ہوسکتی ہے جس سے نکاح ہوا تھا۔

الجواب۔ ان افعال قبیحہ سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی۔[2]

زنا کرنے سے نکاح ٹوٹتا ہے یانہیں

سوال ۸۶۴ عورت زانیہ جو کھلم کھلا زنا کرتی ہے کیا ایسی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

الجواب۔ نکاح باقی ہے۔[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث (مشکوۃ باب الکسب ص ۲۴۲) وهی الزانیة والمراد بمهرها اجرتها تسمیته مهرا مجازا الخبیث علی نفسه وهو فی الاصل ضد الطیب فیصدق علی الحرام (حاشیه مشکوۃ ص ۲۴۱) وحرم نکاح الوثنیة (در مختار) وفی الفتح ویدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الی قوله) وکل مذهب یکفر به معتقده (شامی ص ۳۹۷) ظفیر

[2] ارتداد یا شوہر کے طلاق دینے سے ہی بیوی نکاح سے نکلتی ہے۔ وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل (در مختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۹۵ ج ۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الی قوله) لحدیث ابن ماجة الطلاق لمن اخذ بالساق (در مختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر لو تزوج بامرأة الغیر عالما بذلك ودخل بها لا تجب العدة علیها حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها وبه یفتی لانه زنی والمزنی بها لا تحرم علی زوجها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ و ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر [3] بدلیل الحدیث ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان امرأتی لا ترد ید لامس فقال علیه السلام طلقها فقال

بقیہ ص ۵۲۵ پر

ایسے مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے

سوال ۸۶۵ (۳) ایسے ڈیوٹ مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے

الجواب - ان کو کہا جاوے کہ توبہ کریں (اور) ایسی صورت اختیار کی جاوے کہ اس حرامکاری سے میاں بیوی دونوں توبہ کریں اور آئندہ بچنے پر مجبور ہوں۔ فقط

بدعت کرنیوالی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں

سوال ۸۶۶ ہندوستان کی عورتیں اکثر واہیات عقیدہ اور کام برخلاف شرع کرتی ہیں یہاں تک کہ بعض امور میں شرک کی نوبت آتی ہے یعنی مزاروں پر جانا مراد مانگنا۔ ٹوٹکا کرنا۔ اس حالت میں ان کا نکاح رہتا ہے یا نہیں اور توبہ کرنے پر بھی نکاح دہرانا چاہیئے یا پہلا ہی نکاح کافی ہے بعض عورتیں سمجھانے سے بھی نہیں مانتی، اگر ان کو خرچ وغیرہ نہ دیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - نکاح قائم ہے[1]۔ مگر ان سے توبہ کرانی چاہیئے اور آئندہ کو ایسے کاموں سے روکنا چاہیئے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لینے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور ہمیشہ ان کو سمجھاتے رہنا اور تنبیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ نفقہ ان کا واجب شرعی ہے اس کو روکنا نہ چاہیئے۔ فقط

بیوی سے زنا کا جو پیشہ کرادے اس کا نکاح رہا یا ختم ہوگیا

سوال ۸۶۷ جو شخص اپنی زوجہ سے زنا کرا کر کمائی اپنی خوشی سے کھاوے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہوگیا یا نہیں۔؟

(۲) جو شخص اپنی منکوحہ کے اولاد کو تخم حرام قرار دے اس کے نکاح کی کیا صورت ہے اور کیا بذریعہ لعان مرد و عورت کا تعلق زوجیت ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - (۱) وہ شخص بڑا گنہ گار اور بے حیا ہے اس کو توبہ کرنا لازم ہے

(بقیہ صفحہ ۵۲۴) انی احبها وهی جمیلة فقال علیه الصلوٰة والسلام استمتع بها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیه وجاز له وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۲ ج ۲)

[1] وفی النهر تجوز مناکحة المعتزلة لانا لا نکفر احدا من اهل القبلة وان وقع الزام فی مباحث (رد المحتار علی هامش رد المحتار ص ۳۹۵ ج ۲ فصل فی المحرمات۔ ظفیر)

حدیث میں وارد ہے ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء[1] اور اس کی آمدنی بھی حرام ہے حدیث میں ہے ومھر البغی خبیث[2] اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام[3] اور زنا کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

اس کہنے سے نفی ولد کی نہیں ہوئی اس کا نسب ثابت ہے عالمگیری میں ہے ولا ینتفی بمجرد النفی وانما ینتفی باللعان[4] اور لعان کرنے کے بعد تفریق کر دینے حاکم کے طلاق بائن عورت پر واقع ہوتی ہے کما فی الدر المختار فان التعنا ولو اکثرہ بانت بتفریق الحاکم[5] لیکن لعان کے لئے چوں کہ دار الاسلام کا ہونا شرط ہے اور وہ اس زمانہ میں مفقود ہے اس واسطے بدون طلاق دینے کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

زنا کے بعد نکاح باقی رہتا ہے اور ایسی بیوی کو رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے

سوال ۸۶۹ زید و عمر دونوں ہم زلف ہیں عمر زید کی بیوی یعنی اپنی سالی کو لے کر مفرور ہو گیا۔ کچھ عرصہ تک اپنی سالی سے حرام کرتا رہا اس کے بعد باہمی نزاع ہو کر مسمی عمر اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ اس عورت مذکورہ نے بلا طلاق کے نکاح کر لیا تو اس صورت میں اس کا اصلی شوہر مسمی زید اس کو اگر وہ رضامند ہو اپنے یہاں رکھ سکتا ہے یا نہیں اور آیا وہ عورت زید کے نکاح میں رہی یا نکاح سے باہر ہو گئی دوسرے یہ امر کہ آیا عمر کی بیوی کا نکاح قائم رہا یا نہیں کیوں کہ اس کے شوہر عمر و نے اپنی سالی سے زنا کیا ہے۔؟

الجواب ۔ زید کے نکاح میں اس کی زوجہ داخل ہے مفرور ہو جانے اور زنا کاری سے وہ عورت زید کی نکاح سے خارج نہیں ہوئی[6]۔ زید اس کو رکھے اور توبہ کرا لے اور

---

[1] مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق صد ۴۳۲ [2] مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال صد ۲۴۱ [3] مشکوٰۃ باب الفضائل صد ۲۴۳ [4] عالمگیری مصطفائی باب ثبوت النسب صد ۱۶۳/۲ج [5] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب اللعان صد ۸۱۰ ج ۲۔ ظفیر [6] والمزنی بہا لا تحرم علی زوجہا رد المحتار فصل فی المحرمات صد ۴۰۲/۲ج ظفیر

عمر کا نکاح اپنی زوجہ سے قائم ہے سالی سے زنا کرنے سے اس کا نکاح باطل نہیں ہوا[1]۔ البتہ عمر معصیت کا مرتکب ہوا، توبہ کرے۔ فقط

[1] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ / ۲۲۰)

تم الجزء السابع من فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل بتوفیق اللہ تعالیٰ وکرمہ تحت اشراف فضیلۃ الشیخ حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد طیب دامت فیوضہ مدیر دار العلوم دیوبند وحفید موسس الدار الموصوف علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی غفر اللہ ذنوبہ ورفع شانہ ویلیہ الجزء الثامن انشاء اللہ تعالیٰ

(۹/ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ)